

سُنَنِ ابْنِ شَرِيف مُتَرَجِم

تأليف

حافظ أبي عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجة القزويني

مترجم

مولانا محمد اسلم آيين

مكتبة العلم

سنن ابن ماجہ شریف

جلد سوم

تألیف

حافظ أبي عبد الله محمد بن يزيد ابن ماجه القزويني رحمه الله

مترجم

مولانا محمد قاسم امین مدظلہ العالی

مکتبۃ العلم

ناشر

۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان
7231788-7211788

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں۔

نام کتاب: سنن ابن شریف

تالیف: حافظ ابی عبد اللہ محمد بن یزید
ابن مکیہ القزوی رحمہ اللہ

مترجم: مولانا محمد قاسم امین

طابع: خالد مقبول

مطبع: افضل شریف پرنٹرز

ملنے کے پتے

مکتبہ رحمانیہ اقرء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7224228

مکتبہ بیوم اسلامیہ اقصیٰ سنٹر غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7221395

مکتبہ جویریہ ۱۸- اردو بازار ۵ لاہور ۵ پاکستان۔ 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت،
طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ
کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر

(ادارہ)

گزار ہوں گے۔

﴿فہرست﴾

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۳۴	کس چیز سے ذبح کیا جائے؟	۱۷	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کا ذکر
۳۵	کھال اتارنا	۱۸	قربانی کرنا واجب ہے یا نہیں؟
۳۶	دودھ والے جانور کو ذبح کرنے کی ممانعت	۱۹	قربانی کا ثواب
	عورت کا ذبیحہ	۲۰	کیسے جانور کی قربانی مستحب ہے؟
	بد کے ہوئے جانور کو ذبح کرنے کا طریقہ	۲۱	اونٹ اور گائے کتنے آدمیوں کی طرف سے کافی ہے؟
۳۷	چوپایوں کو باندھ کر نشانہ لگانا اور مشلہ کرنا منع ہے	۲۲	کتنی بکریاں ایک اونٹ کے برابر ہوتی ہیں؟
۳۸	نجاست کھانے والے جانور کے گوشت سے ممانعت		کون سا جانور قربانی کے لئے جائز ہے؟
	گھوڑوں کے گوشت کا بیان	۲۳	کس جانور کی قربانی مکروہ ہے؟
۳۹	پالتو گدھوں کا گوشت	۲۵	صحیح سالم جانور قربانی کے لئے خریدا پھر خریدار کے
۴۰	خچر کے گوشت کا بیان		پاس آنے کے بعد جانور میں کوئی عیب پیدا ہو گیا
۴۱	پیٹ کے بچہ کو ذبح کرنا اس کی ماں کا ذبح کرنا (ہی) ہے		ایک گھرانے کی طرف سے ایک بکری کی قربانی
	کتاب (العید)	۲۶	جس کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو وہ ذی الحجہ کے پہلے
			دس دن اور ناخن نہ کتروائے
۴۳	شکاری اور کھیت کے کتے کے علاوہ باقی کتوں کو مارنے کا حکم	۲۷	نماز عید سے قبل قربانی ذبح کرنا ممنوع ہے
	کتا پالنے سے ممانعت الایہ کہ شکار کھیت یا ریوڑ کی حفاظت کے لئے ہو	۲۸	اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا
۴۴	کتے کے شکار کا بیان	۲۹	قربانی کی کھالوں کا بیان
۴۵	مبوسی کے کتے کا شکار		قربانیوں کا گوشت عید گاہ میں ذبح کرنا
۴۶	تیار کمان سے شکار	۳۰	کتاب (الزبائح)
۴۷	شکار رات بھر غائب رہے		عقیقہ کا بیان
۴۸	معراض (بے پرادر بے پیکان کے تیر) کے شکار کا	۳۱	فرعہ اور عتیرہ کا بیان
		۳۲	ذبح اچھی طرح اور عمدگی سے کرنا
		۳۳	ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۸	شرید کے درمیان سے کھانا منع ہے	۴۸	جانور کی زندگی میں ہی اس کا جو حصہ کاٹ لیا جائے
۲۹	نوالہ نیچے گر جائے تو؟	۴۹	مچھلی اور مڈی کا شکار
۶۹	شرید باقی کھانوں سے افضل ہے	۵۰	جن جانوروں کو مارنا منع ہے
۷۰	کھانے کے ہاتھ پونچھنا	۵۱	چھوٹی کنکری مارنے کی ممانعت
۷۱	کھانے کے بعد کی دعا	۵۲	گرگٹ (اور چھپکلی) کو مار ڈالنا
۷۲	مل کر کھانا	۵۳	ہر دانت والا درندہ حرام ہے
۷۳	کھانے میں پھونک مارنا	۵۴	بھیرے اور لومڑی کا بیان
	جب خادم کھانا (تیار کر کے) لائے تو کچھ کھانا اسے بھی دینا چاہئے	۵۵	بجو کا حکم
۷۴	خوان اور دستر کا بیان	۵۶	گودہ کا بیان
	کھانا اٹھائے جانے سے قبل اٹھنا اور لوگوں کے فارغ ہونے سے قبل ہاتھ روک لینا منع ہے	۵۷	خرگوش کا بیان
۷۵	جس کے ہاتھ میں چکنا ہٹ ہو اور وہ اسی حالت میں رات گزار دے	۵۸	جو مچھلی مر کر سطح آب پر آ جائے؟
۷۶	کسی کے سامنے کھانا پیش کیا جائے تو؟	۵۹	کوئے کا بیان
	مسجد میں کھانا		بلی کا بیان
۷۷	کھڑے کھڑے کھانا		کتاب اللہ رحمہ
۷۸	کدو کا بیان	۶۰	کھانا کھانے کے فضیلت
۷۹	گوشت (کھانے) کا بیان	۶۱	ایک شخصیت کا کھانا دو کے لئے کافی ہو جاتا ہے
۸۰	(جانور کے) کون سے حصے کا گوشت عمدہ ہے	۶۲	مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں
	بھنا ہوا گوشت	۶۳	کھانے میں عیب نکالنا منع ہے
	دھوپ میں خشک کیا ہوا گوشت		کھانے سے قبل ہاتھ دھونا (اور کلی کرنا)
	کٹی اور تلی کا بیان	۶۴	تکیہ لگا کر کھانا
	نمک کا بیان	۶۵	کھانے سے قبل "بسم اللہ" پڑھنا
	سرکہ بطور سالن	۶۶	دائیں ہاتھ سے کھانا
		۶۷	کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا پیالہ صاف کرنا
			اپنے سامنے سے کھانا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۹۵	دہی اور گھی کا استعمال	۸۱	روغن زیتون کا بیان
	پھل کانے کا بیان		دودھ کا بیان
۹۶	اوندھے ہو کر کھانا منع ہے	۸۲	میٹھی چیزوں کا بیان
	کتاب اللہ ربہ		لکڑی اور تر کھجور ملا کر کھانا
۹۷	خمر ہر برائی کی کنجی ہے	۸۳	کھجور کا بیان
۹۸	جو دنیا میں شراب پئے گا وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا		جب موسم کا پہلا پھل آئے
	شراب کا رسیا	۸۴	تر کھجور خشک کھجور کے ساتھ کھانا
۹۹	شراب نوشی کرنے والے کی کوئی نماز قبول نہیں		دود و تین تین کھجوریں ملا کر کھانا منع ہے
	شراب کس کس چیز سے بنتی ہے؟		اچھی کھجور ڈھونڈ کر کھانا
۱۰۰	شراب میں دس جہت سے لعنت ہے	۸۵	کھجور مکھن کے ساتھ کھانا
۱۰۱	شراب کی تجارت	۸۶	میدہ کا بیان
۱۰۲	لوگ شراب کے نام بدلیں گے (اور پھر اس کو حلال سمجھ کر استعمال کریں گے)		باریک چپاتیوں کا بیان
	ہر نشہ آور چیز حرام ہے	۸۷	فالودہ کا بیان
۱۰۳	جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے	۸۸	گھی میں چڑی ہوئی روٹی
۱۰۴	دو چیزیں (کھجور اور انگور) اکٹھے بھگو کر شراب بنانے کی ممانعت	۸۹	گندم کی روٹی جو کی روٹی
	نبذ بنانا اور پینا	۹۰	میانہ روی سے کھانا اور سیر ہو کر کھانے کی کراہت
۱۰۵	شراب کے برتنوں کے برتنوں میں نبذ بنانے کی ممانعت	۹۱	ہر وہ چیز جس کو جی چاہے کھا لینا اسراف میں داخل ہے
۱۰۶	ان برتنوں میں نبذ بنانے کی اجازت کا بیان		کھانا پھینکنے سے ممانعت
۱۰۷	منکے میں نبذ بنانا		بھوک سے پناہ مانگنا
۱۰۸	برتن کو ڈھانپ دینا چاہیے چاندی کے برتن میں پینا	۹۲	رات کا کھانا چھوڑ دینا
۱۰۹	تین سانس میں پینا	۹۳	دعوت و ضیافت
۱۱۰		۹۴	اگر مہمان کوئی خلاف شرع بات دیکھے تو واپس لوٹ جائے
۱۱۱			گھی اور گوشت ملا کر کھانا
			جب گوشت پکائیں تو شور بہ زیادہ رکھیں
			لہسن، پیاز اور گندنا کھانا

صفحہ	محتویہ	صفحہ	محتویہ
۱۲۶	گلے پڑنے یا گھنڈی پڑنے کا علاج اور دبانے کی ممانعت	۱۱۲	مشکیزوں کا منہ اُلٹ کر پینا
	عرق النساء کا علاج		مشکیزہ کو منہ لگا کر پینا
۱۲۷	زخم کا علاج		کھڑے ہو کر پینا
	جو طب سے ناواقف ہو اور علاج کرے	۱۱۳	جب مجلس میں کوئی چیز پیے تو اپنے بعد دائیں طرف
۱۲۸	ذات الجنب کی دوا		والے کو دے اور وہ بھی بعد میں دائیں والے کو دے
	بخار کا بیان	۱۱۴	برتن میں سانس لینا
۱۲۹	بخار دوزخ کی بھاپ سے ہے اس لئے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو		مشروب میں پھونکنا
	کچھنے لگانے کا بیان	۱۱۵	چلو سے منہ لگا کر پینا
۱۳۰	کچھنے لگانے کی جگہ	۱۱۶	میزبان (ساق) آخر میں پیے
۱۳۲	کچھنے کن دنوں میں لگائے جائیں؟		شیشہ کے برتن میں پینا
۱۳۳	داغ دے کر علاج کرنا		کتاب (الطیب)
۱۳۴	داغ لینے کا جواز	۱۱۷	اللہ تعالیٰ نے جو بیماری بھی اتاری اس کا علاج بھی نازل فرمایا
۱۳۵	اشہد کا سرمہ لگانا	۱۱۸	بیمار کی طبیعت کسی چیز کو چاہے تو (حتی المقدور) مہیا کر دینی چاہئے
۱۳۶	طاق مرتبہ سرمہ لگانا		پرہیز کا بیان
	شراب سے علاج کرنا منع ہے	۱۲۰	مریض کو کھانے پر مجبور نہ کرو
۱۳۸	قرآن سے علاج (کر کے شفاء حاصل) کرنا		ہریرہ کا بیان
	مہندی کا استعمال	۱۲۱	کلوئی کا بیان
	اونٹوں کے پیشاب کا بیان	۱۲۲	شہد کا بیان
	برتن میں مکھی گر جائے تو کیا کریں؟	۱۲۳	کھنٹی اور عجوہ کھجور کا بیان
۱۳۹	نظر کا بیان	۱۲۴	سنا اور سنوت کا بیان
۱۴۰	نظر کا دم کرنا		نماز شفاء ہے
	وہ دم جن کی اجازت ہے	۱۲۵	ناپاک اور خبیث دوا سے ممانعت
۱۴۱	سانپ اور بچھو کا دم		مسبل دوا

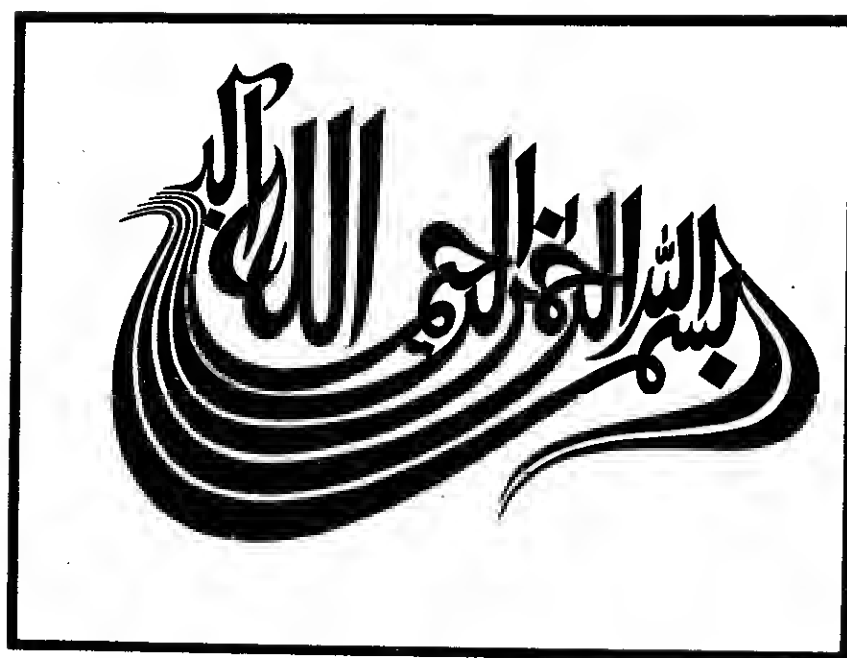
صفحہ	عنون	صفحہ	عنون
۱۶۱	عورت آنچل کتنا لمبا رکھے؟	۱۳۲	جو دم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسروں کو کئے
	سیاہ عمامہ		اور جو دم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کئے گئے
۱۶۲	درمیان لٹکانا	۱۳۳	بخار کا تعویذ
	ریشم پہننے کی ممانعت	۱۳۴	دم کر کے پھونکنا
۱۶۳	جس کو ریشم پہننے کی اجازت ہے	۱۳۵	تعویذ لٹکانا
	ریشم کی گوٹ لگانا جائز ہے	۱۳۶	آسیب کا بیان
۱۶۴	عورتوں کے لئے ریشم اور سونا پہننا		قرآن کریم سے (علاج کر کے) شفاء حاصل کرنا
	مردوں کا سرخ لباس پہننا	۱۳۷	دودھاری والا سانپ مار ڈالنا
۱۶۵	کسم کارنگا ہوا کپڑا پہننا مردوں کے لئے صحیح نہیں		نیک فال لینا پسندیدہ ہے اور بد فال لینا نا پسندیدہ ہے
۱۶۶	مردوں کے لئے زرد لباس	۱۳۹	جذام
	جو چاہو پہنو بشرطیکہ اسراف یا تکبر نہ ہو		جادو
	شہرت کی خاطر کپڑے پہننا	۱۵۱	گھبراہٹ اور نیند اچاٹ ہونے کے وقت کی دعا
۱۶۷	مردار کا چڑا دباغت کے بعد پہننا	۱۵۳	کتاب (اللباس)
۱۶۸	بعض کا قول کہ مردار کی کھال اور پٹھے نفع نہیں اٹھایا جا سکتا	۱۵۵	آنحضرت کے لباس کا بیان
	(نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے) جوتوں کی کیفیت		نیا کپڑا پہننے کی دعا
۱۶۹	جوتے پہننا اور اتارنا	۱۵۶	ممنوع لباس
	ایک جوتا پہن کر چلنے کی ممانعت	۱۵۷	بالوں کا کپڑا پہننا
	کھڑے کھڑے جوتا پہننا	۱۵۸	سفید کپڑے
	سیاہ موزے		تکبر کی وجہ سے کپڑا لٹکانا
۱۷۰	مہندی کا خضاب	۱۵۹	پانچامہ کہاں تک رکھنا چاہئے؟
	سیاہ خضاب کا بیان		قیص پہننا
۱۷۱	زرد خضاب	۱۶۰	قیص کی لمبائی کی حد
	خضاب ترک کرنا		قیص کی آستین کی حد
۱۷۲	جوڑے اور چوٹیاں بنانا		گھنڈیاں کھلی رکھنا
			پانچامہ پہننا

صفحہ	موضوع	صفحہ	موضوع
۱۸۹	مصافحہ	۱۷۳	زیادہ (لجے) بال رکھنا مکروہ ہے کہیں سے بال کترنا اور کہیں سے چھوڑ دینا، انگشتی کا نقش
۱۹۰	ایک مرد دوسرے مرد کا ہاتھ چومے (داخل ہونے سے قبل) اجازت لینا	۱۷۴	(مردوں کے لئے) سونے کی انگشتی
۱۹۱	مرد سے کہنا کہ صبح کیسی کی؟	۱۷۵	انگشتی پہننے میں نگینہ ہتھیلی کی طرف کی رکھنا
۱۹۲	جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کا اکرام کرو		دائیں ہاتھ میں انگشتی پہننا
	چھینکنے والے کو جواب دینا		انگوٹھے میں انگشتی پہننا
۱۹۳	مرد اپنے ہم نشین کا اعزاز کرے	۱۷۶	گھر میں تصاویر (رکھنے سے ممانعت)
	جو کسی نشست سے اٹھے پھر واپس آئے تو وہ اس نشست کا زیادہ حقدار ہے	۱۷۷	تصاویر یا مال جگہ میں ہوں
	عذر کرنا		سرخ زین پوش (کی ممانعت)
۱۹۴	مزاح کرنا		چیتوں کی کھال پر سواری
۱۹۵	سفید بال اکھیڑنا		<u>کتاب اللادب</u>
	کچھ سایہ اور کچھ دھوپ میں بیٹھنا	۱۷۸	والدین کی فرمانبرداری اور ان کے ساتھ حسن سلوک
	اوندھے منہ لیٹنے سے ممانعت	۱۸۰	ان لوگوں سے تعلقات اور حسن سلوک جاری رکھو جن سے تمہارے والد کے تعلقات تھے
۱۹۶	علم نجوم سیکھنا کیسا ہے؟		والد کو اولاد کے ساتھ حسن سلوک کرنا خصوصاً بیٹیوں سے اچھا برتاؤ کرنا
	ہوا کو برا کہنے کی ممانعت	۱۸۲	پڑوس کا حق
۱۹۷	کون سے نام اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں؟		مہمان کا حق
	نا پسندیدہ نام	۱۸۳	یتیم کا حق
۱۹۸	نام بدلنا	۱۸۴	رستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا
۱۹۹	نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک اور کنیت	۱۸۵	پانی کے صدقہ کی فضیلت
	دونوں کا بیک وقت اختیار کرنا	۱۸۶	نزی اور مہربانی
	اولاد ہونے سے قبل ہی مرد کنیت اختیار کرنا		غلاموں کی باندیوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا
۲۰۰	القابات کا بیان	۱۸۷	سلام کو رواج دینا (پھیلا نا)
	خوشامد کا بیان	۱۸۸	سلام کا جواب ذی کافروں کو سلام کا جواب کیسے دیں؟
			ب اور عورتوں کو سلام کرنا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۲۵	کتاب الدعاء	۲۰۱	جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ بمنزلہ امانت دار ہے
۲۲۶	دعا کی فضیلت	۲۰۲	حمام میں جانا
۲۳۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا بیان	۲۰۳	بال صفا پاؤں استعمال کرنا
۲۳۲	ان چیزوں کا بیان جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی		وعظ کہنا اور قصے بیان کرنا
۲۳۳	جامع دعائیں		شعر کا بیان
۲۳۵	غفو (درگزیر) اور عافیت (تندرستی) کی دعا مانگنا	۲۰۴	نا پسندیدہ اشعار
۲۳۵	جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اپنے آپ سے	۲۰۵	چوسر کھیلنا
	ابتداء کرے (پہلے اپنے لئے مانگے)	۲۰۶	کبوتر بازی
	دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلدی نہ کرے		تنہائی کی کراہت
	کوئی شخص یوں نہ کہے کہ اے اللہ! اگر آپ چاہیں تو مجھے دیں۔	۲۰۷	سوتے وقت آگ بجھا دینا
۲۳۶	اسم اعظم		راستہ میں پڑاؤ ڈالنے کی ممانعت
۲۳۸	اللہ عز وجل کے اسماء کا بیان	۲۰۸	ایک جانور پر تین کی سواری
۲۴۴	والد اور مظلوم کی دعا		لکھ کر مٹی سے خشک کرنا
۲۴۵	دعا میں حد سے بڑھنا منع ہے		تین آدمی ہوں تو دو (آپس میں) سرگوشی نہ کریں
	دعا میں ہاتھ اٹھانا	۲۰۹	جس کے پاس تیر ہو تو اسے پیکان سے پکڑے
۲۴۶	صبح شام کی دعا	۲۱۲	قرآن کا ثواب
۲۴۸	سونے کے لئے بستر پر آئے تو کیا دعا مانگے؟	۲۱۲	یاد الہی کی فضیلت
۲۵۰	رات میں بیدار ہو تو کیا پڑھے؟	۲۱۷	لا الہ الا اللہ کی فضیلت
۲۵۱	ختی اور مصیبت کے وقت کی دعا	۲۱۹	اللہ کی حمد و ثناء کرنے والوں کی فضیلت
۲۵۲	کوئی شخص گھر سے نکلے تو یہ دعا مانگے	۲۲۱	سبحان اللہ کہنے کی فضیلت
	گھر داخل ہوتے وقت کی دعا	۲۲۲	اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنا
	سفر کرتے وقت کی دعا	۲۲۳	نیکی کی فضیلت
	باد و باراں کا منظر دیکھتے وقت یہ دعا پڑھے		لاحول ولا قوۃ الا باللہ کی فضیلت

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۷۶	سودا اعظم (کے ساتھ رہنا) ہونے والے فتنوں کا ذکر	۲۵۴	مصیبت زدہ کو دیکھے تو یہ دعا پڑھے
	فتنہ میں حق پر ثابت قدم رہنا		کنارِ تعبیر (۱۱۷۱)
۲۸۱	جب دو (یا اس سے زیادہ) مسلمان اپنی تلواریں لے	۲۵۵	مسلمان اچھا خواب دیکھے یا اس کے بارے میں کسی
۲۸۴	کرا آئے سامنے ہوں		اور کو خواب دکھائی دے
۲۸۵	فتنہ میں زبان روک رکھنا	۲۵۷	خواب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت
۲۸۹	گوشہ نشینی	۲۵۸	خواب تین قسم کا ہوتا ہے
۲۹۱	مشتبہ امور سے رک جانا	۲۵۹	جو ناپسندیدہ خواب دیکھے
۲۹۲	ابتداء میں اسلام بیگانہ تھا		خواب میں جس کے ساتھ شیطان کھیلے تو وہ خواب
	فتنوں سے سلامتی کی امید کس کے متعلق کی جاسکتی ہے		لوگوں کو نہ بتائے
۲۹۳	امتوں کا فرقوں میں بٹ جانا	۲۶۱	خواب کی تعبیر جیسے بتائی جائے (ویسے ہی) واقع ہو
۲۹۵	مال کا فتنہ		جاتی ہے لہذا دوست (خیر خواہ) کے علاوہ کسی اور
۲۹۶	عورتوں کا فتنہ		خواب نہ سنائے
۲۹۹	نیک کام کروانا برا کام چھڑوانا		خواب کی تعبیر کیسے دی جائے؟
۳۰۳	اللہ تعالیٰ کا ارشاد اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو.....	۲۶۲	جھوٹ موٹ خواب ذکر کرنا
	کی تفسیر		جو شخص گفتار میں سچا ہو اسے خواب بھی سچے ہی آتے
۳۰۴	سزاؤں کا بیان		ہیں
۳۰۶	مصیبت پر صبر کرنا		خواب کی تعبیر
۳۱۱	زمانہ کی سختی	۲۶۸	لا الہ الا اللہ کہنے والوں سے ہاتھ روکنا
۳۱۲	علامات قیامت	۲۷۱	اہل ایمان کے خون اور مال کی حرمت
۳۱۵	قرآن اور علم کا اٹھ جانا	۲۷۱	لوٹ مار کی ممانعت
۳۱۷	امانت (ایمانداری) کا اٹھ جانا	۲۷۳	مسلمان سے گالی گلوچ، فسق اور اس سے قتال کفر ہے
۳۱۸	قیامت کی نشانیاں	۲۷۴	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ میرے بعد کافر
۳۲۰	زمین کا دھنسا		نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانا شروع کر دو
۳۲۱	بیداء کا لشکر		تمام اہل اسلام اللہ تعالیٰ کے ذمہ (پناہ) میں ہیں
۳۲۲	دابۃ الارض کا بیان	۲۷۵	تعصب کرنے کا بیان

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۶۹	شرم کا بیان	۳۲۳	آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا
۳۷۰	حلم اور بردباری کا بیان	۳۲۴	فتنہ و جال حضرت عیسیٰ بن مریم خروج یا جوج ماجوج
۳۷۱	غم اور رونے کا بیان	۳۳۹	حضرت امام مہدی کی تشریف آوری
۳۷۳	عمل کے قبول نہ ہونے کا ذکر رکھنا	۳۴۱	بڑی بڑی لڑائیاں
۳۷۴	ریا اور شہرت کا بیان	۳۴۴	ترک کا بیان
۳۷۵	حسد کا بیان		<u>کتاب الزہر</u>
۳۷۶	بغاوت اور سرکشی کا بیان	۳۴۶	دنیا سے بے رغبتی کا بیان
۳۷۷	تقویٰ اور پرہیزگاری کا بیان لوگوں کی تعریف کرنا	۳۴۸	دنیا کی فکر کرنا کیسا ہے؟
۳۷۹	نیت کے بیان میں	۳۴۹	دنیا کی مثال
۳۸۱	انسان کی آرزو اور عمر کا بیان	۳۵۱	جس کو لوگ کم حیثیت جانیں
۳۸۲	نیک کام کو ہمیشہ کرنا	۳۵۲	فقیری کی فضیلت
۳۸۴	گناہوں کا بیان	۳۵۳	فقیروں کا مرتبہ
۳۸۵	توبہ کا بیان	۳۵۴	فقیروں کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت
۳۸۹	موت کا بیان اور اس کے واسطے تیار رہنا	۳۵۶	جو بہت مالدار ہیں ان کا بیان
۳۹۱	قبر کا بیان اور مردے کے گل جانے کا بیان	۳۵۸	قناعت کا بیان
۳۹۴	حشر کا بیان	۳۶۰	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کی زندگی کے متعلق بیان
۳۹۷	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا حال	۳۶۱	آنحضرت کی آل کا نمیند کے لئے بستر کیسا تھا؟
۴۰۰	روز قیامت رحمت الہی کی امید		آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی زندگی کیسے
	تقویٰ اور پرہیزگاری کا بیان	۳۶۲	گزری؟
۴۰۳	حوض کا ذکر	۳۶۴	عمارت تعمیر کرنا
۴۰۶	شفاعت کا ذکر	۳۶۵	توکل اور یقین کا بیان
۴۱۱	دوزخ کا بیان	۳۶۶	حکمت کا بیان
۴۱۴	جنت کا بیان	۳۶۷	تواضع کا بیان اور کبر کے چھوڑ دینے کا بیان



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الاضاحی

قربانیوں کا بیان

پاب: رسول اللہ ﷺ کی قربانیوں

۱: باب اصاحی رسول

کا ذکر

اللہ ﷺ

۳۱۲۰: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ دو سیاہ سفید رنگ ملے ہوئے سینک دار مینڈھوں کی قربانی کرتے تھے اور ذبح کے وقت بسم اللہ اور اللہ اکبر کہتے اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پہلو پر پاؤں رکھ کر اپنے ہاتھ سے ذبح کر رہے تھے۔

۳۱۲۰: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَسَاةً يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُضْحِي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَيُسَمِّي وَيُكَبِّرُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبَحُ بِيَدِهِ وَأَضْعَا قَدَمَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا.

۳۱۲۱: حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے عید کے روز دو مینڈھوں کی قربانی دی۔ جب آپؐ نے ان کو قبلہ رو کیا تو یہ کلمات ارشاد فرمائے: ”میں نے یکسو ہو کر اپنا چہرہ اُس ذات کی طرف کر لیا جس نے آسمان و زمین کو پیدا فرمایا اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ بلاشبہ میری نماز قربانی زندگی اور موت تمام جہانوں کے پروردگار اللہ کیلئے ہے۔ اللہ کا کوئی شریک نہیں اسی کا مجھے حکم دیا گیا اور میں سب سے پہلے اسلام لانے والا ہوں۔ اے اللہ! یہ قربانی آپ کی عطا سے ہے اور آپ ہی کی رضا

۳۱۲۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي عِيَّاشٍ الزُّرْقِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عِيدٍ بِكَبْشَيْنِ فَقَالَ حِينَ وَجَّهَهُمَا إِلَيَّ وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي قَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ أُمِّهِ.

کے لیے ہے محمد (ﷺ) کی طرف سے اور ان (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی اُمت کی طرف سے۔

۳۱۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا سَفِيَّانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُضْحِيَ اشْتَرَى كَبْشَيْنِ عَظِيمَيْنِ سَمِيْنَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوءَيْنِ فَلَذَبَحَ أَحَدَهُمَا عَنْ أَمْتِهِ لِمَنْ شَهِدَ لِلَّهِ بِالْتَّوْحِيدِ وَ شَهِدَ لَهُ بِالْبَلَاغِ وَ ذَبَحَ الْآخَرَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۱۲۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول (ﷺ) جب قربانی کا ارادہ فرماتے تو دو بڑے موٹے سینگ دار سفید و سیاہ رنگ کے خسی مینڈھے خریدتے۔ ان میں سے ایک اپنی اُمت کے ان افراد کی طرف سے ذبح کرتے جو اللہ کے ایک ہونے اور رسول اللہ (ﷺ) کے احکامات پہنچانے کی شہادت دیں اور دوسری اپنی طرف سے اور اپنی آل کی طرف سے ذبح کرتے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ اَفْعُولُہ کے وزن پر ہے اصل میں اُضْحُوْیۃ تھا۔ واو اور یاء جمع ہوتے اور یائے سابق بالسون ہے اس لئے واو کو یا کر کے یاء کا یا میں ادغام ہو گیا اور حاء کو باہ کی مناسبت سے کسرہ (زیر) دے دیا گیا۔ بقول فراء اضحیہ مذکر و مؤنث دونوں طرح آتا ہے نوادر ابن الاعرابی میں ہے کہ اضحیہ لغت میں بکری یا اس کے مثل جانور کو کہتے ہیں جو ایام اضحیٰ میں ذبح کیا جائے یہ چونکہ وقت ضحیٰ یعنی دن چڑھے ذبح کیا جاتا ہے اس لئے اس کو اضحیہ کہتے ہیں گویا یہ از قبل تسمیہ شئی باسم وقته ہے اصطلاح شرع میں اضحیہ اس مخصوص جانور کو کہتے ہیں جو بہ نیت قربت ایک خاص وقت میں ذبح کیا جائے حیوان مخصوص سے مراد گائے بیل بھیڑ بکری اور اونٹ ہے اور وقت خاص سے مراد ایام نحر ہیں۔

۲: بَابُ الْأَضَاحِيِّ وَاجِبَةٌ هِيَ أَمْ لَا؟ باب: قربانی کرنا واجب ہے یا نہیں؟

۳۱۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّاتَنَا

۳۱۲۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول (ﷺ) نے فرمایا: جس کو وسعت ہو پھر بھی وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب بھی نہ آئے۔

۳۱۲۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الصَّحَابِ أَوْاجِبَةٌ هِيَ؟ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۱۲۴: حضرت محمد بن سیرینؓ نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے قربانی کے متعلق دریافت کیا کہ کیا یہ واجب ہے؟ فرمایا: اللہ کے

۱۔ ہمیں بھی ذبح کے وقت یہی دعا پڑھنی چاہیے اور ”أَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ“ کی بجائے ”أَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ“ پڑھنا چاہیے۔ آپ (ﷺ) نے دو قربانیاں کیں۔ ایک اپنی طرف سے اور دوسری تمام اُمت کی طرف سے۔ معلوم ہوا کہ نقلی قربانی میں کئی افراد کی طرف سے ایک جانور ہو سکتا ہے۔ اگر وسعت ہو تو رسول اللہ (ﷺ) کی طرف سے بھی قربانی کرنی چاہیے۔ (عبدالرشید)

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مِنْ بَعْدِهِ وَجَرَتْ بِهِ السَّنَةُ حَدَّثَنَا
هَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ
أَرْطَاةَ ثَنَّ جَبَلَةُ بْنُ سَحِيمٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَدْ كَرِ مِثْلَهُ
رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اور آپ صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد اہل اسلام قربانی کرتے رہے اور یہی
طریقہ جاری ہوا۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

سواء.

۳۱۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنِ
ابْنِ عُيُونٍ قَالَ أَتَانَا أَبُو رَمْلَةَ عَنْ مَخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا
وَقُوفًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلَى كُلِّ
أَهْلٍ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَضْحِيَّةً وَغَيْرَةَ.
۳۱۲۵: حضرت مخنف بن سلیم فرماتے ہیں کہ ہم عرفہ کے
دن نبی ﷺ کے قریب ہی وقوف کیے ہوئے تھے۔
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! ہر گھر والوں
پر ہر سال ایک قربانی اور ایک عتیرہ واجب ہے۔
تمہیں معلوم ہے عتیرہ کیا ہے؟ وہی جسے لوگ رجبہ کہتے
آتَذَرُونَ مَا الْغَيْرَةُ هِيَ الَّتِي يُسَمِّيَهَا النَّاسُ

ہیں۔

الرَّجْبِيَّةُ.

☆ خلاصۃ الباب وجوب و سنت قربانی کی مشروعیت کے بارے میں مذاہب کی تفصیل یہ ہے کہ (۱) امام ابو حنیفہ اور
صاحبین امام مالک اور امام احمد کی ایک روایت میں واجب ہے۔ (۲) امام شافعی اور امام احمد اور امام مالک کی مشہور
روایت میں سنت ہے جو قربانی کے وجوب کے قائل ہیں وہ قرآن مجید: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكِ وَانْحَرِي﴾ سے استدلال کرتے
ہیں کیونکہ وانحر امر ہے اور امر وجوب کے لئے ہوتا ہے اور بہت سی احادیث بھی وجوب پر دلالت کرتی ہیں۔ عتیرہ کے
بارے میں جو احادیث وارد ہوئی ہیں بعض تو اس کے وجوب پر دال ہیں اور بعض صرف اجازت پر دال ہیں اور بعض اس کی
ممانعت پر دال ہیں۔ جیسے حدیث ابو ہریرہ لا فرع ولا عتیرہ بقول قاضی عیاضؒ کے جہور اہل علم کے نزدیک جواز والی
احادیث منبوخ ہیں۔ عتیرہ کی تفسیر کے بارے میں حدیث باب میں ہے کہ وہ رجبہ ہے رجبہ وہ بکری ہے جو ماہ رجب میں
ذبح کر کے کھائی اور کھلائی جاتی تھی امام نوویؒ نے رجبہ اور عتیرہ کو ایک ہی کہا ہے اور اس پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے۔

باب: قربانی کا ثواب

۳: بَابُ ثَوَابِ الْأَضْحِيَّةِ

۳۱۲۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنِي أَبُو الْمُشْتَمِ عَنْ هَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَمِلَ ابْنُ
آدَمَ يَوْمَ النَّحْرِ عَمَلًا أَحَبَّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هِرَاقَةَ دَمٍ
وَأَنَّهُ لِيَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَظْلَافِهَا وَأَشْعَارِهَا وَإِنَّ
الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ
۳۱۲۶: سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ نبی
ﷺ نے فرمایا: دس ذی الحجہ کو ابن آدم کوئی ایسا عمل
نہیں کرتا جو اللہ کو خون بہانے سے زیادہ پسندیدہ ہو اور
روزِ قیامت قربانی کا جانور سینگوں، کھروں اور بالوں
سمیت پیش ہوگا اور خون زمین پر گرنے سے قبل اللہ
کے ہاں مقامِ قبولیت حاصل کر لیتا ہے۔ اس لیے خوش

قَطِيبُوا بِهَا نَفْسًا.

دلی سے قربانی کیا کرو۔

۳۱۲۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ ثَنَا سَلَامُ بْنُ مُسْكِينٍ ثَنَا عَائِدَةُ اللَّهِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَارَسُولَ اللَّهِ! مَا هَذِهِ الْأَضَاحِي؟ قَالَ سُنَّةُ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا فَمَا لَنَا فِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ قَالُوا فَالْصُّوفُ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِنَ الصُّوفِ حَسَنَةٌ.

۳۱۲۷: حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا: تمہارے والد ابراہیم کی سنت ہیں۔ انہوں نے عرض کیا: ان میں ہمیں کیا ملے گا؟ فرمایا: ہر بال کے بدلہ نیکی۔ عرض کیا: اور اُن میں؟ فرمایا: اُن کے ہر بال کے بدلہ (بھی) نیکی۔

۴: بَابُ مَا يَسْتَحِبُّ مِنَ الْأَضَاحِي

پاب: کیسے جانور کی قربانی مستحب ہے؟

۳۱۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلَ يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ سَوَادٍ.

۳۱۲۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے نر مینڈھے کی قربانی دی جس کا منہ پاؤں اور آنکھیں سیاہ تھیں۔

۳۱۲۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ بْنِ حُلَيْبٍ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي سَعِيدٍ الزُّرْقِيِّ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى شِرَاءِ الضَّحَايَا.

۳۱۲۹: حضرت یونس بن میسرہؓ فرماتے ہیں کہ میں صحابی رسولؐ حضرت ابوسعید زرقی رضی اللہ عنہ کے ساتھ قربانی خریدنے گیا تو ابوسعیدؓ نے ایک چتکبرے مینڈھے کی طرف اشارہ کیا، جو جسم میں نہ بہت اونچا تھا، نہ پست اور فرمایا کہ میرے لیے یہ خرید لو۔ شاید انہوں نے اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مینڈھے کے مشابہ سمجھا۔

قَالَ يُونُسُ فَأَشَارَ أَبُو سَعِيدٍ إِلَى كَبْشٍ أَذْغَمَ لَيْسَ بِالْمُرْتَفِعِ وَلَا الْمُنْضَعِ فِي جِسْمِهِ فَقَالَ لِي اشْتَرِي هَذَا كَأَنَّهُ شَبَّهَ بِكَبْشِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۳۱۳۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا أَبُو عَائِدَةَ أَنَّهُ سَمِعَ سَلِيمَ بْنَ عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ الْبَاهِلِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ خَيْرُ الْكَفَنِ الْخُلَّةُ وَخَيْرُ الضَّحَايَا الْكَبْشُ الْأَقْرَنُ.

۳۱۳۰: حضرت ابو امامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بہترین کفن یہ ہے کہ جوڑا (ازار اور چادر) ہو اور بہترین قربانی سینگوں والا مینڈھا ہے۔

☆ خلاصۃ الباب: یہ صحابہ کرام کی شان تھی کہ ہر بات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے تھے حتیٰ کہ قربانی کا جانور جیسا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدا ویسا ہی صحابہ کرامؓ نے خریدا ہے۔

۵: بَابُ عَنْ كَمْ تُجَزَى الْبَذَنَةُ

وَالْبَقَرَةُ

بَابُ: اُونٹ اور گائے کتنے آدمیوں کی

طرف سے کافی ہے؟

۳۱۳۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں تھے کہ عید قربان (عید الاضحیٰ) آگئی تو ہم اُونٹ میں دس اور گائے میں سات افراد شریک ہوئے۔

۳۱۳۱: حَدَّثَنَا هَدِيَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ أَنَّنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى أَنَّنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْجَزُورِ عَنْ عَشْرَةِ وَالْبَقَرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ.

۳۱۳۲: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں: ہم نے حدیبیہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اُونٹ سات افراد کی طرف سے گائے بھی سات افراد کی طرف سے قربان کی۔

۳۱۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا بِالْحُدَيْبِيَّةِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْبَذَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ.

۳۱۳۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جن ازواج مطہرات (رضی اللہ عنہن) نے حجۃ الوداع میں عمرہ کیا (پھر حج کیا یعنی حج تمتع کیا) اُن کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

۳۱۳۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَمْرٍَا مِمَّنْ اعْتَمَرَ مِنْ نِسَائِهِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَقَرَةً بَيْنَهُنَّ.

۳۱۳۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اُونٹ کم ہو گئے تو آپ ﷺ نے صحابہؓ کو گائے ذبح کرنے کا حکم دیا۔

۳۱۳۴: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَمْرٍو عَنْ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي حَاضِرٍ الْأَزْدِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَلَّتِ الْأَيْلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَنْحَرُوا الْبَقَرَةَ.

۳۱۳۵: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں آل محمد (ﷺ) کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

۳۱۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ أَبُو طَاهِرٍ أَنَّنَا ابْنُ وَهْبٍ أَنَّنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحَرَ عَنْ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بَقَرَةً وَاحِدَةً.

خلاصہ الباب ☆ امام اسحاق بن راہویہ اور سعید بن المسیب کے نزدیک ایک اُونٹ کی دس آدمیوں کی طرف سے قربانی کرنا جائز ہے۔ لیکن جمہور ائمہ اور صحابہ کرام میں سے حضرت انسؓ ابو سعید علیؓ ابن عمرؓ ابن مسعودؓ ابن عباسؓ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے یہی مروی ہے کہ ایک اُونٹ میں قربانی کے ساتھ حصے ہیں دس نہیں جمہور ائمہ کے دلائل بہت کثیر اور واضح ہیں۔

۶: بَابُ كَمْ تُجْزَى مِنَ الْغَنَمِ عَنْ

چاپ: کتنی بکریاں ایک اونٹ کے برابر

الْبَدَنَةِ

ہوتی ہیں؟

۳۱۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَمَّرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ
الْبُرْسَانِيُّ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ عَطَاءُ الْخُرَّاسَانِيُّ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ آتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ عَلَيَّ بَدَنَةً وَ أَنَا
مُوسِرٌ بِهَا وَلَا أَجِدُهَا فَأَشْتَرِيهَا فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَعَ
سَعَ شَيْئًا فَيَذْبَحُهَا.

۳۱۳۶: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ کی
خدمت میں ایک مرد حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے
ذمہ ایک اونٹ ہے اور میں مالی اعتبار سے خرید پر
وسعت رکھتا ہوں لیکن اونٹ ملتا ہی نہیں کہ خریدوں۔
نبیؐ نے اُس سے فرمایا: سات بکریاں خرید کر ذبح کر دو۔

۳۱۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ وَ عَبْدُ
الرَّحِيمِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ وَ ثَنَا
الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ
عَبَّاسَةَ بِنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ بَدِي
الْحُلَيْفَةِ مِنْ يَهَامَةَ فَأَصْبْنَا إِبِلًا وَ غَنَمًا فَعَجَلَ الْقَوْمُ فَأَغْلَيْنَا
الْقُدُورَ قَبْلَ أَنْ تُقَسَمَ فَاتَّانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَأَمَرَهُمَا فَأَكْفَفْتُ ثُمَّ عَدَلُ الْجُزُورَ بِعَشْرَةٍ مِنَ
الْغَنَمِ.

۳۱۳۷: حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ ہم
رسول اللہؐ کے ساتھ تھے۔ جب ہم تہامہ کے ذوالحلیفہ
میں پہنچے تو ہمیں (غنیمت میں) بہت سے اونٹ اور
بکریاں ملیں تو لوگوں نے جلدی سے کام لیا اور تقسیم
سے قبل ہی ہانڈیاں چڑھا دیں۔ اس کے بعد رسول
اللہؐ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپؐ کے حکم پر
ہانڈیاں الٹ دی گئیں (کیونکہ تقسیم سے قبل غنیمت کا مال
استعمال کرنا درست نہیں) پھر آپؐ نے (مال غنیمت کی
تقسیم میں) اونٹ کو دس بکریوں کے برابر رکھا۔

خلاصۃ الباب ☆ احناف کے نزدیک ایک بکری ایک آدمی کی طرف سے ٹھیک ہے ایک سے زیادہ کی طرف سے جائز
نہیں جن احادیث میں آیا ہے کہ ایک گھروالوں کی طرف سے ایک بکری کافی ہے اس کی توجیہ یہ ہے کہ ثواب اہل بیت
کے لئے ہے۔

۷: بَابُ مَا تُجْزَى مِنَ الْأَصَاحِي

چاپ: کونسا جانور قربانی کیلئے کافی ہے؟

۳۱۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمَحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ الْجَهَنِّي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَعْطَاهُ غَنَمًا فَقَسَمَهَا عَلَى أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عِتُودٌ
فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحَّ بِه

۳۱۳۸: حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکریاں دیں۔
انہوں نے قربانی کے لیے اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر
دیں۔ ایک یکسالہ بچہ باقی رہا تو انہوں نے رسول اللہ
ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی

قربانی تم کرلو۔

اَنْتَ.

۳۱۳۹: حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھ ماہ کے بھیڑ کی قربانی جائز ہے۔ (بشرطیکہ اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہو)۔

۳۱۳۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى مَوْلَى الْأَسْلَمِيِّينَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بِلَالٍ بَنْتُ هَلَالٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَجُوزُ الْجَزَعُ مِنَ الضَّانِ أَصْحَابَهُ.

۳۱۴۰: حضرت کلب فرماتے ہیں کہ ہم بنو سلیم کے ایک صحابی رسول جن کا نام مجاشع تھا کے ساتھ تھے کہ بکریاں کم ہو گئیں تو ان کے حکم سے ایک صاحب نے اعلان کیا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ کچھ ماہ کا بھیڑ ایک سال کے بکرے کی جگہ کافی ہو جاتا ہے۔

۳۱۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَانَا الثَّوْرِيُّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كَلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُقَالُ لَهُ مُجَاشِعٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ فَعَزَّتِ الْغَنَمُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِنَّ الْجَذَعَ يُوفَى مِمَّا تُوفَى مِنْهُ النَّبِيُّ.

۳۱۴۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو برس کا جانور ذبح کیا کر الا یہ کہ تمہیں تنگی ہو تو چھ ماہ کا بھیڑ ذبح کر سکتے ہو۔

۳۱۴۱: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ حَيَّانَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنبَانَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَذْبَحُوا الْأُمْسِنَةَ إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَزَعَةً مِنَ الضَّانِ.

خلاصۃ الباب ☆ اونٹ گائے بکری میں شی یا اس سے زائد کی قربانی درست ہے سوائے ضأن یعنی بھیڑ یا دنبہ کے اس کا جذبہ بھی جائز ہے فقہاء کے مذہب میں بھیڑ سے جذع وہ ہے کہ جس کی عمر کے چھ ماہ پورے ہو چکے ہوں۔ امام مالک اور امام احمد بھی اسی کے قائل ہیں البتہ امام شافعی فرماتے ہیں کہ بھیڑ بکری میں بھی وہی جائز ہے جو دوسرے سال میں لگ گیا ہے۔ شی کی تعریف یہ ہے کہ دنبہ اور بھیڑ بکری سے شی وہ بچہ ہے جو ایک سال کا ہو کر دوسرے سال میں لگ جائے اور گائے سے شی وہ ہے جو دو سال کا ہو کر تیسرے سال میں لگ جائے اور اونٹ سے شی وہ ہے جو پانچ سال کا ہو کر چھٹے سال میں لگ جائے۔ عربی شاعر کا قول اس کی تائید میں موجود ہے۔

باب: کس جانور کی قربانی مکروہ ہے؟

۸: بَابُ مَا يُكْرَهُ أَنْ يُضْحَى بِهِ

۳۱۴۲: سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایسے جانور کی قربانی سے منع فرمایا جس کا کان آگے سے یا پیچھے سے پھٹا ہوا ہو یا اس کے کان میں سوراخ ہو یا اس کا کوئی ایک عضو یا سب اعضاء کٹے

۳۱۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُضْحَى بِمُقَابِلَةٍ أَوْ مُدَابِرَةٍ أَوْ شَرْقَاءَ أَوْ خَرْقَاءَ أَوْ

جدعاء۔

ہوئے ہوں۔

۳۱۴۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ حُجَّيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ.

۳۱۴۳: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (قربانی کی) آنکھ اور کان غور سے دیکھنے کا حکم دیا۔ (تاکہ اطمینان ہو کہ یہ اعضاء سلامت ہیں)۔

۳۱۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَ أَبُو دَاوُدَ وَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ أَبُو الْوَلِيدِ قَالُوا ثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ سَلِيمَانَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ عُيَيْدَ بْنَ فَيْرُوزٍ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حَدَّثَنِي بِمَا كَرِهَ أَوْ نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَضَاحِيِّ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا بِيَدِهِ وَ يَدِي أَقْصَرُ مِنْ يَدِهِ أَرْبَعٌ لَا تُجْرَى فِي الْأَضَاحِيِّ الْعَوَارِءُ الْبَيْنُ عَوْرُهَا وَ الْمَرِيضَةُ الْبَيْنُ مَرَضُهَا وَ الْعَرَجَاءُ الْبَيْنُ ظَلَعُهَا وَ الْكَسِيرَةُ الْبَيْنُ لَا تَنْقَى قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ نَقْصٌ فِي الْأُذُنِ قَالَ فَمَا كَرِهْتَ مِنْهُ فَدَعْبُهُ وَ لَا تُحَرِّمُهُ عَلَى أَحَدٍ.

۳۱۴۴: حضرت عبید بن فیروز کہتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازبؓ سے عرض کیا کہ جو قربانی رسول اللہ ﷺ نے مکروہ یا ممنوع قرار دی مجھے اس کے متعلق بتائیے۔ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرح اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا اور میرا ہاتھ آپ ﷺ کے دست مبارک سے چھوٹا ہے کہ چار جانوروں کی قربانی درست نہیں: ایک کان، جس کا کاننا پن ظاہر ہو۔ دوسرا بیمار جس کی بیماری واضح ہو۔ تیسرا لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو۔ چوتھا اتنا دبلا کہ اس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو۔ عبید نے کہا کہ میں کان میں غیب کو بھی پسند نہیں کرتا۔ فرمایا: جو تمہیں پسند نہ ہو چھوڑ دو لیکن دوسروں پر حرام مت کرو۔

۳۱۴۵: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَ جُرَيْجَ بْنَ كَلْبٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَضْحَى بِأَعْضَابِ الْقُرْنِ وَالْأُذُنِ.

۳۱۴۵: حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینک ٹوٹے اور کن کٹے جانور کی قربانی سے منع فرمایا۔ (یعنی قربانی مکمل اعضاء والے جانور کی کجائے)۔

خلاصۃ الباب ☆ حاصل ان ارشادات کا یہ ہے کہ صحت مند اور مکمل اعضاء والے جانور کی قربانی درست ہے اور معیوب جانور مثلاً اندھے کانے اور ایسا لنگڑا جو قربان گاہ تک نہ پہنچ سکے اور بہت دبلے جانور کی قربانی جائز نہیں۔ اسی طرح جس جانور کا کان یا دم کٹی ہو وہ بھی جائز نہیں اور جس جانور کے کان یا دم کا زیادہ حصہ نہ ہو وہ بھی جائز نہیں اور اگر کان یا دم کا قلیل حصہ کٹا ہو اور باقی ماندہ حصہ زیادہ ہو تو جائز ہے صاحبین رحمہم اللہ علیہم کے نزدیک نصف سے زیادہ اکثر ہے۔

۹: بَابُ مَنْ اشْتَرَى اُضْحِيَّةً

چاپ: صحیح سالم جانور قربانی کیلئے خریدا پھر
خریدار کے پاس آنے کے بعد جانور میں کوئی

صَحِيحَةٌ فَاصَابَهَا

عِنْدَهُ شَيْءٌ

عیب پیدا ہو گیا

۳۱۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ
الْمَلِكِ أَبُو بَكْرٍ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ جَابِرِ
بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَرْظَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْحُدْرِيِّ قَالَ ابْتِغْنَا كَبْشًا نَضَحِي بِهِ فَاصَابَ الذَّنْبُ مِنْ
الْيَتَةِ أَوْ أُذُنِهِ فَسَأَلْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَنَا أَنْ نَضَحِي بِهِ.

۳۱۴۶: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے
قربانی کے لیے ایک مینڈھا خریدا۔ پھر بھیڑیا اس کے
کان اور سرین میں سے کھا گیا تو ہم نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ ﷺ نے ہمیں اسی کی
قربانی کا حکم دیا۔

☆ خلاصۃ الباب ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اگر خریدنے کے بعد کوئی ایسا عیب پیدا ہو جائے جو قربانی سے مانع ہو تو وہی عیب
دار جانور کافی ہے۔ حنفیہ کے نزدیک اس کی بابت قدرے تفصیل ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر قربانی کنندہ شخص مالدار ہو تو اس
پر دوسرا جانور خرید کر قربانی کرنا واجب ہے اور اگر وہ فقیر و متکدست ہو تو اس کے لئے وہی عیب دار کافی ہے۔

۱۰: بَابُ مَنْ ضَحَّى بِشَاةٍ

چاپ: ایک گھرانے کی طرف سے ایک بکری

کی قربانی

عَنْ أَهْلِهِ

۳۱۴۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا أَبُو
فَدَيْكٍ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ عَمَارَةَ بْنِ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ صَيَّادٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوبَ
الْأَنْصَارِيَّ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا فِيكُمْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ يَضَحِي
بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَيَأْكُلُونَ وَيُطْعَمُونَ ثُمَّ تَبَاهِي
النَّاسُ فَصَارَ كَمَا تَرَى.

۳۱۴۷: حضرت عطاء بن یسارؓ فرماتے ہیں کہ میں
حضرت ابویوب انصاریؓ کے عہد مبارک میں قربانی
کیسے ہوتی تھی؟ فرمایا: نبی ﷺ کے عہد مبارک میں
مرد ایک بکری اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی
طرف سے قربانی کرتا تھا۔ پھر وہ خود بھی کھاتے اور
دوسروں کو بھی کھلاتے پھر لوگ فخر کرنے لگے اور اب کی
حالت تو تم دیکھ ہی رہے ہو۔

۳۱۴۸: حَدَّثَنَا اسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مَهْدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا
عَبْدُ الرَّزَّاقِ جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَسَّارٍ عَنْ
الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ حَمَلْنِي أَهْلِي عَلَى الْجَفَاءِ

۳۱۴۸: حضرت ابوسریحہ کہتے ہیں کہ میرے اہل خانہ
نے مجھے شفقت پر ابھارا جبکہ میں سنت (نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم) پر عامل تھا۔ پہلے گھر والے ایک دو بکریوں کی
قربانی کرتے تھے اور اب ہمیں ہمارے پڑوسی بخیل

عَدَمًا غَمَلْتُ مِنَ السُّنَّةِ كَانَ أَهْلُ الْبَيْتِ يُضَحُّونَ بِالشَّاةِ کہتے ہیں (اس بات پر کہ ہم صرف ایک دو بکریاں وَالشَّائِيْنَ وَالْآنَ يُبَحِّلُنَا جِيْرَانَنَا۔ قربان کریں)۔

خلاصۃ الباب ✽ ان احادیث سے تکبر اور فخر کی مذمت کی گئی ہے کہ ریاء و نمود کے لئے قربانی نہ کی جائیں ورنہ اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کئی قربانی کرنا خلاف سنت نہیں ورنہ اسراف کے زمرے میں آتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو سو اونٹ بھی ذبح کئے تھے۔ جمہور ائمہ کرامؒ کے نزدیک ایک بکری ایک آدمی ہی کی طرف سے قربان کی جاسکتی ہے جن احادیث میں پورے گھرانے کی طرف سے کرنے کا ذکر ہے صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ قیم اور منتظم اہل بیت پر محمول ہے کیونکہ مالدار کی اس کو حاصل ہے پس اصل عبارت حدیث کی اس طرح تھی علیٰ کل قیم اہل بیت فی کل عام اضحاة غیرہ پس مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کے قائم مقام کر دیا گیا اب مطلب حدیث کا یہ ہے کہ ہر گھر کے منتظم پر قربانی واجب ہے اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ سب کی طرف سے ایک قربانی کافی ہو۔

۱۱ : بَابُ مَنْ ارَادَ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا

يَأْخُذُ فِي الْعَشْرِ مِنْ شَعْرِهِ ذِي الْحِجَةِ کے پہلے دس دن بال اور ناخن نہ

وَأَظْفَارِهِ کتروائے

۳۱۴۹ : حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ غِيثَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَوْفٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَ ارَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا بَشَرِهِ شَيْئًا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ذی الحجہ کے پہلے دس دن ہوں اور تم میں سے کسی کا قربانی کا ارادہ ہو تو وہ اپنے بال اور بدن میں سے کچھ بھی نہ لے۔ (ایسا کرنا مستحب ہے اور قربانی کے بعد ناخن اور بال اُتارے)۔

۳۱۵۰ : حَدَّثَنَا خَاتِمُ بْنُ بَكْرِ الصَّبِيُّ أَبُو عَمْرٍو ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ يَزِيدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ وَ يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ قَالُوا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُمَرَ وَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ هَلَالَ ذِي الْحِجَةِ فَارَادَ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَقْرَبَنَّ لَهُ شَعْرٌ وَلَا ظَفْرًا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جو بھی ذی الحجہ کا چاند دیکھے اور اس کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو وہ اپنے بال اور ناخن نہ اُتارے۔ (یعنی کیم ذی الحجہ سے بوقت قربانی تک ان چیزوں سے اجتناب کرے۔ قربانی کے بعد بال کٹوا لے اور ناخن کتروائے)۔

☆ خلاصۃ الباب حنفیہ اور کئی علماء کے نزدیک یہ حکم استحبابی ہے یعنی قربانی کرنے تک بال ناخن وغیرہ نہ کترانا باعث اجر و ثواب ہے، افسوس ہے کہ لوگوں نے اس سنت کو ترک کر دیا اور بعض علماء کے نزدیک تو بال کترنا یا ناخن تراشنا قربانی سے پہلے دس دنوں میں حرام ہے۔

۱۲: بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ الْأُضْحِيَّةِ قَبْلَ

پاب: نماز عید سے قبل قربانی ذبح کرنا

الصَّلَاةِ

ممنوع ہے

۳۱۵۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے نحر کے دن نماز عید سے قبل قربانی کا جانور ذبح کر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے دوبارہ قربانی کرنے کا امر فرمایا۔

۲۱۵۱: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ غَلِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا ذَبَحَ يَوْمَ النَّحْرِ يَغْنَى قَبْلَ الصَّلَاةِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعِيدَ.

۳۱۵۲: حضرت جندب بجليؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عید قربان نبی ﷺ کے ساتھ ادا کی اور کچھ لوگوں نے نماز عید سے قبل ہی جانور ذبح کر دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس نے بھی نماز سے قبل جانور ذبح کیا ہے وہ دوبارہ قربانی کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا تو وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۳۱۵۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدَبِ الْبَجَلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ شَهِدْتُ الْأَضْحَى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَبَحَ أَنَسٌ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ ذَبْحَ مِنْكُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ أُضْحِيَّتَهُ وَمَنْ لَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللَّهِ.

۳۱۵۳: حضرت عویمر بن اشقرؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے نماز عید سے قبل جانور ذبح کر دیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا: دوبارہ قربانی کرو۔

۳۱۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عُوَيْمِرِ بْنِ أَشْقَرٍ أَنَّهُ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَغِدْ أُضْحِيَّتَكَ.

۳۱۵۴: حضرت ابو زید انصاریؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انصار کے ایک گھر کے قریب سے گزرے تو آپ ﷺ کو گوشت بھنے کی خوشبو محسوس ہوئی۔ فرمایا: کس نے قربانی ذبح کر لی؟ تو ایک انصاری باہر آئے اور عرض کیا: میں نے اے اللہ کے رسول! اور نماز سے قبل اس لیے ذبح کیا کہ گھر والوں اور پڑوسیوں کو

۳۱۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ غَيْرُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ عُمَرُو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ، أَبُو مُوسَى ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا أَبِي عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ مَرَّ رَسُولُ

اللہ ﷺ بَدَارٍ مِنْ دُورِ الْأَنْصَارِ فَوَجَدَ رِيحَ قَتَارٍ . فَقَالَ مَنْ هَذَا الَّذِي ذَبَحَ فَحَرَجَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِّنَّا فَقَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَصْلِيَ لِأَطْعَمَ أَهْلِي وَجُرَّانِي فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا عِنْدِي إِلَّا جَذَعٌ أَوْ حَمَلٌ مِنَ الصَّانِ قَالَ أَذْ بَغَهَا وَلَنْ تُجْزَى جَذَعَةٌ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ .

کھلاؤں۔ آپ ﷺ نے ان کو دوبارہ قربانی کرنے کا امر فرمایا تو اس نے عرض کیا: اسی اللہ کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میرے پاس صرف بھیڑ کا بچہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے ہی ذبح کر لو اور تمہارے بعد یہ کسی اور کے لیے کافی نہ ہوگا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ شہری کے لئے عید کی نماز سے قبل قربانی جائز نہیں ہاں دیہاتی طلوع فجر کے بعد ہی قربانی کر سکتا ہے کیونکہ اس پر نماز عید واجب نہیں ہے اس لئے قربانی میں مشغول ہونے سے کوئی خطرہ نہیں ہے۔

۱۳ : بَابُ مَنْ ذَبَحَ أَضْحِيَّتَهُ بِيَدِهِ

۳۱۵۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْبَحُ أَضْحِيَّتَهُ بِيَدِهِ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلَى صَفَاحِهَا .

پاب : اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا

۳۱۵۵ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اپنی قربانی اپنے ہاتھوں سے ذبح کر رہے ہیں۔ اُس (جانور) کے پہلو پر پاؤں رکھ کر۔

۳۱۵۶ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ بْنُ عَمَّارٍ بْنُ سَعْدٍ مُؤَدِّنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَبَحَ أَضْحِيَّتَهُ عِنْدَ طَرَفِ الرُّفَاقِ طَرِيقَ بَنِي زُرَيْقٍ بِيَدِهِ بِشَفْرَةٍ .

۳۱۵۶ : مؤذن رسول حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی زریق کے راستہ میں گلی کے کنارے اپنی قربانی اپنے ہاتھوں سے چھری سے ذبح کی۔

خلاصۃ الباب ☆ افضل یہی ہے کہ قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا چاہئے اگر اچھی طرح سے قربان کرنا جانتا ہو ورنہ دوسرے آدمی کے ذریعہ قربانی کرے۔

۱۴ : بَابُ جُلُودِ الْأَضَاحِ

۳۱۵۷ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ ثَنَا أَبُو جَرِيحٍ أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ مُجَاهِدًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبِي لَيْلَى أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ

پاب : قربانی کی کھالوں کا بیان

۳۱۵۷ : حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنی قربانی کا گوشت کھالیں اور جھولیں (وغیرہ) سب کے سب مساکین میں تقسیم کرنے کا امر فرمایا۔

يَقْسِمُ بَدَنَهُ كُلَّهَا لِحَوْمِهَا وَجُلُودِهَا وَجَلَالِهَا لِلْمَسَاكِينِ.

۱۵: بَابُ الْأَكْلِ مِنْ لَحُومِ الضَّحَايَا

۳۱۵۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ مِنْ كُلِّ جَزُورٍ بِضَعَةٍ فَجَعَلَتْ فِي قِنَبِرٍ فَكُلُوا مِنَ اللَّحْمِ وَحَسُوا مِنَ الْمَرْقِ.

باب: قربانیوں کا گوشت کھانا

۳۱۵۸: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تو قربانی کے ہر اونٹ سے گوشت کا ایک پارچہ لے کر ہنڈیا میں ڈال دیا گیا۔ سب نے گوشت کھایا اور شور بہہ پیا۔

۱۶: بَابُ إِذْخَارِ لَحُومِ الْأَضَاحِيِّ

۳۱۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لَحُومِ الْأَضَاحِيِّ لِجَهْدِ النَّاسِ ثُمَّ رَخَّصَ فِيهَا.

باب: قربانیوں کا گوشت جمع کرنا

۳۱۵۹: سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کا گوشت جمع کر لینے سے اس لیے منع فرمایا تھا کہ لوگ محتاج تھے بعد میں آپ نے اس کی اجازت فرمادی تھی۔

۳۱۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي الْمَلْحِ عَنْ نَيْشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لَحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَكُلُوا وَادْخَرُوا.

۳۱۶۰: حضرت نبیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں تین یوم سے زیادہ قربانیوں کے گوشت رکھنے سے منع کیا تھا۔ سو اب کھالیا کرو اور جمع بھی کر سکتے ہو۔

۱۷: بَابُ الذَّبْحِ بِالْمُصَلَّى

۳۱۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَنْفِيٍّ ثَنَا أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَذْبَحُ بِالْمُصَلَّى.

باب: عید گاہ میں ذبح کرنا

۳۱۶۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی عید گاہ میں ذبح کرتے تھے (عید گاہ شہر سے باہر تھی)۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الذبائح

ذبیحوں کا بیان

۱: بَابُ الْعَقِيقَةِ

باب: عقیقہ کا بیان

۳۱۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ تُكَافِئَتَانِ وَ عَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ.

۳۱۶۲: حضرت امّ کرز رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں کافی ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کافی ہے۔

۳۱۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عَفَّانُ تَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنَّنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ خُنَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَعُقَّ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ وَ عَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً.

۳۱۶۳: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں لڑکے کی طرف سے (بالترتیب) دو بکریوں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرے کے عقیقہ کا امر فرمایا۔

۳۱۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ تَنَا هَشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ غَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ أَنَّ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةً فَأَهْرَبُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِطُوا عَنْهُ الْأَذَى.

۳۱۶۴: حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے لہذا اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس سے نجاست کو دور کرو۔ (یعنی ساتویں روز اسکو پاک کرنا چاہیے اور اسکے بال منڈوا دینے چاہئیں)۔

۳۱۶۵: حَدَّثَنَا هَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ تَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ تَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ

۳۱۶۵: حضرت سرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر لڑکا اپنے عقیقہ (کے

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَةِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُخْلَقُ رَأْسُهُ وَيُسَمَّى.

عوض) میں گروی رکھا ہوا ہے اور ساتویں روز اس کی طرف سے عقیقہ ذبح کیا جائے اور سر موٹا جائے اور اُس کا نام رکھا جائے۔

۳۱۶۶: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنُ كَسْبٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ يَزِيدَ بْنَ عَبْدِ الْمُزَنَّى حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَغُفُّ عَنِ الْغُلَامِ وَلَا يَمَسُّ رَأْسَهُ بِلَدَمٍ.

۳۱۶۶: حضرت یزید بن عبدالمزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لڑکے کی طرف سے عقیقہ کیا جائے اور (عقیقہ کا خون) لڑکے کے سر کو نہ لگایا جائے۔

خلاصۃ السباب ☆ ذبائح ذبح کی جمع ہے۔ ذبیحہ اور ذبح دراصل مذبح یا نور کو کہتے ہیں جو نو مولود بچہ کی طرف سے جانور ذبح کیا جاتا ہے اس کو عقیقہ کہتے ہیں یہ مستحب ہے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک ساتویں دن کرنا اور اسی دن اس کا نام رکھنا چاہئے۔ اور اسکے بال منڈا کر ان کے وزن کے برابر چاندی صدقہ کرنی چاہئے۔

پاؤں: فرعہ اور عتیرہ کا بیان

۲: بَابُ الْفُرْعَةِ وَالْعَتِيرَةِ

۳۱۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ أَبِي إِلْيَاسٍ عَنْ نَيْشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا كُنَّا نَعْتِيرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ الذَّبْحُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَيِّ شَهْرٍ كَانَ وَبَرُّوْا اللَّهَ وَأَطِيعُوا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا كُنَّا نَفْرِغُ فَرْعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَأْمُرُنَا بِهِ قَالَ فِي كُلِّ سَبَائِمَةٍ فَرْعٌ تَغْدُوهُ مَا شِئْتُمْ حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَتْ دَبْحَتَهُ فَتَضُدُّهُ بِلَحْمِهِ (أَرَاهُ قَالَ) عَلَى السَّبِيلِ فَإِنَّ ذَلِكَ هُوَ خَيْرٌ.

۳۱۶۷: حضرت نیشہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ کو پکارا اور کہا: اے اللہ کے رسول! ہم جاہلیت میں رجب میں بکری ذبح کیا کرتے تھے تو آپ ہمیں اس بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا: اللہ کیلئے جس ماہ چاہو ذبح کرو (رجب کی خصوصیت نہیں) اور نیکی اللہ کیلئے کیا کرو اور کھانا کھلایا کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم جاہلیت میں فرع (پہلو ٹنا بچہ) ذبح کیا کرتے تھے۔ آپ اس کی بابت ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں؟ فرمایا: ہر چرنے والے جانور میں ذبح ہے جسے تمہارا جانور جنے پھر رجب وہ بار برداری کے لائق (جوان) ہو جائے تو تم اسے ذبح کر کے مسافروں پر اس کا گوشت صدقہ کر دو۔ ایسا کرنا بہتر ہے (بہ نسبت اسکے کہ بچہ کو ہی ذبح کرے)۔

۳۱۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

۳۱۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ فرعہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا فَرْعَةَ وَلَا عَثِيرَةَ. ہے نہ عتیرہ۔

قَالَ هِشَامٌ فِي حَدِيثِهِ وَالْفَرْعَةُ أَوَّلُ النَّسَاجِ هِشَام کہتے ہیں کہ فرعہ پہلونا بچہ ہے اور عتیرہ بکری ہے جسے گھروالے (ماہ) رجب میں ذبح کریں۔

۳۱۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا فَرْعَةَ وَلَا عَثِيرَةَ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ تو فرعہ کچھ ہے اور نہ ہی عتیرہ۔ ابن ماجہ نے کہا یہ حدیث

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ هَذَا مِنْ فَرَائِدِ الْعَدَنِيِّ۔ محمد بن ابی عمر عدنی کی نادر حدیثوں میں سے ہے۔

خلاصہ الباب ☆ عتیرہ وہ بکرا ہے جس کو اہل جاہلیت ماہ رجب میں غیر اللہ کے نام پر ذبح کرتے تھے اس کو رجبیہ بھی کہتے تھے۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ دور جاہلیت میں کچھ قربانیاں تھیں جن میں عقیقہ، رجبیہ اور عتیرہ بھی ہے اور فرع بھی جاہلیت میں مردج تھی یعنی اونٹنی کا پہلا بچہ جس کو مشرک ذبح کرتے تھے۔ عتیرہ کے متعلق مختلف احادیث وارد ہوئی ہیں بعض تو اس کے وجوب پر دال ہیں۔ جیسے حدیث محف بن سلیم رضی اللہ عنہ اور حدیث عائشہؓ یہ دونوں ابوداؤد میں ہیں اور بعض صرف اجازت پر دال ہیں جیسے حدیث نیشہ ہذلی یہ بھی ابوداؤد میں ہے اور بعض اس کی مخالفت پر دال ہیں جیسے حدیث ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما جو احادیث باب ہیں۔ اب امام شافعیؒ و بیہقی وغیرہ نے تو یہ کیا ہے کہ احادیث اذن (جواز) ندب (استحباب) پر محمول ہیں اور احادیث نہی عدم وجوب پر۔ پس لَا فَرْعَةَ وَلَا عَثِيرَةَ کے معنی یہ ہیں لَا فَرْعَ وَاجِبَ وَلَا عَثِيرَةَ وَاجِبَةَ لیکن بقول قاضی عیاضؒ جمہور اہل علم کے نزدیک جواز والی احادیث منسوخ ہیں شیخ حازمی نے بھی اسی پر جزم کیا ہے۔

باب: ذبح اچھی طرح اور عمدگی سے کرنا

۳: بَابُ إِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ

۳۱۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَالْيَحْدَ أَحَدَكُمْ شَفَرَتَهُ وَلْيُرِخْ ذَبِيحَتَهُ۔ حضرت شداد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز میں احسان (رحم و انصاف اور عمدگی کو) فرض فرمایا۔ لہذا جب تم قتل کرو تو عمدگی سے قتل کرو اور جب تم ذبح کرو تو عمدگی سے ذبح کرو اور تم میں سے ایک اپنی چھری کو خوب تیز کرے اور (اس طرح) اپنے ذبیحہ کو راحت پہنچائے۔

۳۱۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ أَبِي حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد کے قریب سے

سَعِيدُ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَجْرُ شَاةً بِأُذُنِهَا فَقَالَ دَعْ أُذُنَهَا وَخُذْ بِسَافَتِهَا.

گزرے۔ وہ ایک بکری کا کان پکڑ کر اُسے گھسیٹ رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا کان چھوڑ دو اور گردن پکڑ لو۔

۳۱۷۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَحْمَرَ حُسَيْنِ الْجُعْفِيِّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ حَيَوَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَدِّ الشِّفَارِ 'وَأَنْ تَوَارَى عَنِ الْبَهَائِمِ وَقَالَ إِذَا ذَبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْهَرْ.

۳۱۷۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھریاں تیز کرنے اور دوسرے جانوروں سے چھپا کر ذبح کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی ذبح کرے تو جلدی سے ذبح کر ڈالے۔

دوسری سند سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

باب: ذبح کے وقت بسم اللہ کہنا

۳۱۷۳: حضرت ابن عباسؓ آیت: ”شَیَاطِينُ اٰیَةِ“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ شیاطین کہا کرتے تھے کہ جس جانور پر اللہ کا نام لیا جائے اُسے مت کھاؤ اور جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اُسے کھا لیا کرو۔ اس پر اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ”جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اُسے مت کھاؤ۔“

۳۱۷۴: اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کچھ لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں (فروخت کرنے کیلئے) ہمیں معلوم نہیں کہ اس پر (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لیا گیا یا نہیں؟ فرمایا: تم اللہ کا نام لے کر کھا لیا کرو اور یہ لوگ قریب ہی میں اسلام لائے تھے۔

۴: بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الذَّبْحِ

۳۱۷۳: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سَمَاقٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (إِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ) قَالَ كَانُوا يَقُولُونَ مَا ذَكَرَ عَلَيْهِ اسْمُ اللَّهِ فَلَا تَأْكُلُوا وَمَا لَمْ يَذْكُرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلُوهُ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يَذْكُرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ).

۳۱۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ قَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِلَحْمٍ لَا نَدْرِي ذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا؟ قَالَ سَمُّوا أَنْتُمْ وَكُلُوا أَوْ كَانُوا حَدِيثَ عَهْدٍ بِالْكَفْرِ.

☆ خلاصۃ الباب ان احادیث سے معلوم ہوا کہ غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا جانور حرام ہے اور اس کا کھانا بھی حرام ہے۔ ذبح اختیاری کی شرائط میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ذبح کرنے والا ملت تو حید والا ہو اعتقاداً جیسے مسلمان بازاریہ دعویٰ جیسے کتابی اور یہ کہ وہ شخص حلال ہو اور حرم سے باہر ہو اور تسمیہ سے حلال ہوگا امام ابو حنیفہ کے نزدیک اگر عمداً (ارادنا) تسمیہ ترک کر دیا تو ذبح حرام ہوگا اور اگر بھولے سے رہ جائے تو حلال ہے امام شافعی کے نزدیک مسلمان کا ذبیحہ حلال ہے چاہے ارادنا اس نے تسمیہ ترک کر دیا ہو۔ امام مالک کے نزدیک دونوں صورتوں میں وہ جانور حرام ہوگا امام ابو حنیفہ کا مذہب بین بین اور وسط ہے۔ خیر الامور اوسطها (سب کاموں میں بہترین وہ ہے جو درمیانہ ہو)۔

پاپ: کس چیز سے ذبح کیا جائے؟

۵: بَابُ مَا يُذَكَّى بِهِ

۳۱۷۵: حضرت محمد بن صفیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے تیز دھار سفید پتھر سے دو خرگوش ذبح کیے اور نبی ﷺ کی خدمت میں لایا۔ آپ ﷺ نے مجھے ان کو کھانے کا حکم دیا۔

۳۱۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ قَالَ ذَبَحْتُ أَرْبَعِينَ بِمَرُورَةٍ فَاتَيْتُ بِهِمَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهِمَا.

۳۱۷۶: حضرت زید بن ثابتؓ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیے نے بکری کو دانت لگائے تو لوگوں نے اسے سفید تیز دھار پتھر سے ذبح کر دیا۔ نبی ﷺ نے ان کو وہ بکری کھانے کی اجازت دی۔

۳۱۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ خَلْفِ بْنِ خَلْفٍ ثَنَا غُنْدَرٌ ثَنَا شُعْبَةُ سَمِعْتُ حَاضِرَ بْنَ مَهْجَرٍ يُحَدِّثُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ ذَنْبًا نَبَّ فِي شَاةٍ فَلَذَبَحُوهَا بِمَرُورَةٍ فَرَخَّصَ لَهُمُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَكْلِهَا.

۳۱۷۷: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم شکار کرتے ہیں، کبھی چھری نہیں ملتی البتہ تیز دھار پتھر یا لاٹھی کی ایک جانب (تیز دھار) میسر ہوتی ہے۔ فرمایا: خون بہاؤ جس سے چاہو اور اس پر اللہ کا نام لو۔

۳۱۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مُرَيْ بْنِ قَطْرِ بْنِ عَدِيٍّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَصِيدُ الصَّيْدَ فَلَا نَجِدُ سِكِّينًا إِلَّا الظَّرَازَةَ وَشِقَّةَ الْعَصَا قَالَ أَمَرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ.

۳۱۷۸: حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم جنگلوں میں ہوتے ہیں اُس وقت کبھی ہمارے پاس چھری نہیں ہوتی۔ فرمایا: دانت اور ناخن کے علاوہ جو چیز بھی خون بہا

۳۱۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عُيَيْدٍ الطَّنَافِيسِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَسَلَّمَ إِنَّا نَكُونُ فِي الْمَغَازِي فَلَا يَكُونُ مَعَنَا مُدَيٌّ فَقَالَ مَا نَهَرَ الدَّمَ وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ

فَكُلْ غَيْرَ السِّنِّ وَأَطْفِرْ فَإِنَّ السِّنَّ عَظْمٌ وَالظُّفْرُ مَذَى دے اور اس پر اللہ کا نام لے لیا جائے اُسے کھا سکتے ہو الحَبْشَةُ۔ کیونکہ دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ثابت ہوا کہ ہر دھار دار تیز چیز سے ذبح کرنا درست ہے۔ حنفیہ کے نزدیک دانت اور ناخن جو اکھڑے ہوئے ہوں سے ذبح کرنا مکروہ ہے تاہم اس ذبح کا گوشت کھانے میں کوئی مضائقہ نہیں امام مالک سے بھی ایک روایت اسی کے مطابق ہے۔ امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک ان سے ذبح کیا ہوا جانور حلال نہیں مردار ہے حدیث باب ان کی دلیل ہے احناف فرماتے ہیں کہ حدیث باب میں دانت اور ناخن سے مراد وہ ہیں جو اکھڑے ہوئے نہ ہوں کیونکہ حبشیوں کا یہی طریقہ تھا چنانچہ وہ اپنی قوت کے اظہار کی غرض سے ناخن بڑھاتے۔ دانتوں کو ریتی سے تیز کرتے اور لڑائی کے موقع پر ناخن سے نوچتے اور دانتوں سے کاٹ کھاتے تھے۔ نیز پرند وغیرہ جانوروں کو ناخن سے اور بڑے جانوروں کو دانتوں سے زخمی کرتے اور اسی کو ذبح سمجھتے تھے اس لئے حدیث میں فرمایا کہ ناخن حبشیوں کی چھری ہے مطلب یہ ہے کہ ناخن کے ذریعہ سے جانوروں کو چیر پھاڑ کر کھانا تو حبشیوں کا کام ہے جو غیر مسلم ہیں حالانکہ مسلمانوں کو یہ حکم ہے کہ وہ غیر مسلموں کے طور و طریق کو اختیار نہ کریں بلکہ ان کے خلاف کریں۔

باب: کھال اُتارنا

۲: بَابُ السَّلْخِ

۳۱۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَنَا هَلَالُ بْنُ مَيْمُونٍ الْجُهَنِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ قَالَ عَطَاءٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِغُلَامٍ يَسْلُخُ شَاةً فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَحَّ حَتَّى أُرِيكَ فَأَدْخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ فَلَحَسَ بِهَا حَتَّى تَوَارَتْ إِلَى الْإِبْطِ وَقَالَ يَا غُلَامُ! هَكَذَا فَاسْلُخْ ثُمَّ مَضَى وَصَلَّى لِلنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔ حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک لڑکے کے قریب سے گزرے۔ وہ بکری کی کھال اُتار رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُس سے فرمایا: تم ذرا الگ ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں دکھاؤں (کھال کیسے اُتارتے ہیں) پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک کھال اور گوشت کے درمیان ڈالا۔ یہاں تک کہ بغل تک چھپ گیا اور فرمایا: ارے لڑکے! اس طرح کھال اُتارا کرو۔ پھر آپ ﷺ چلے گئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی اور وضو نہ فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ ہم سب قربان ہوں ایسے نبی، رؤف و رحیم (ﷺ) پر جو ایسے معمولی کاموں کی تعلیم ارشاد فرماتے تھے۔

۷: بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَبْحِ

بَابُ: دودھ والے جانور کو ذبح

ذَوَاتِ الدَّرِّ

کرنے کی ممانعت

۳۱۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَلْفُ ابْنِ خَلِيفَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبَانَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ جَمِيعًا عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَخَذَ الشَّفْرَةَ لِيَذْبَحَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِيَّاكَ وَالْحُلُوبَ.

۳۱۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص (رضی اللہ عنہ) آئے اور چھری لی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی خدمت میں پیش کرنے) کیلئے جانور ذبح کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے ارشاد فرمایا: دودھ والا جانور ذبح نہ کرنا۔

۳۱۸۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي قَحْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ وَلِعَمْرٍ أَنْطَلِقْنَا إِلَى الْوَاقِفِيِّ قَالَ فَأَنْطَلَقْنَا فِي الْقَمَرِ حَتَّى أَتَيْنَا الْخَانِطَ . فَقَالَ مَرْحَبًا وَ أَهْلًا ثُمَّ أَخَذَ الشَّفْرَةَ ثُمَّ جَالَ فِي الْغَنَمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِيَّاكَ وَالْحُلُوبَ . أَوْ قَالَ ذَاتِ الدَّرِّ.

۳۱۸۱: حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابو بکر بن ابوقحافہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے اور حضرت عمرؓ سے کہا کہ ہمارے ساتھ واقفی کے پاس چلو۔ ہم چاندنی رات میں چلتے ہوئے واقفی کے پاس پہنچے تو وہ کہنے لگا: مرحبا! خوش آمدید! پھر چھری لی اور بکریوں میں گھومے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دودھ والی بکری سے بچنا۔ (اُسے ذبح نہ کرنا)۔

☆ خلاصۃ الباب ثابت ہوا کہ دودھ والے جانور کو بغیر عذر کے ذبح کرنا مکروہ ہے۔

۸: بَابُ ذَبْحِ الْمَرْأَةِ

بَابُ: عورت کا ذبیحہ

۳۱۸۲: حَدَّثَنَا هَذَا بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَمْرَأَةً ذَبَحَتْ شَاةً بِخَجَرٍ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَرِهِ بِأَسَا.

۳۱۸۲: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے تیز دھار پتھر سے بکری ذبح کی۔ جب رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس میں کچھ حرج نہ سمجھا۔

۹: بَابُ ذِكَاةِ النَّادِ مِنَ

بَابُ: بد کے ہوئے جانور کو ذبح

الْبَهَائِمِ

کرنے کا طریقہ

۳۱۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ

۳۱۸۳: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے

عَبِيدُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ جَدِّهِ زَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا بَعِثَ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهَا أَوْابِدَ (أَجْسَبُهُ قَالَ) كَأَوْابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا۔

ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے۔ ایک اونٹ بدک گیا تو کسی شخص نے اسے تیر مارا۔ اس پر نبی ﷺ نے فرمایا: (کبھی) اونٹ بھی بدک جاتے ہیں وحشی جانوروں کی طرح۔ سو جو تمہارے ہاتھ نہ آئے اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

۳۱۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعَشْرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَكُونُ الرَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَقِّ وَاللَّيَّةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَعِلْهَا لَا جَزَاكَ۔

۳۱۸۴: حضرت ابو العشراء کہتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ذبح صرف حلق اور سینہ کے درمیان ہوتا ہے؟ فرمایا: اگر تم اسکی ران میں بھی نیزہ مار دو تو کافی ہے۔

خلاصہ الباب ☆ اس حدیث میں ذبح اضطراری کا ذکر ہوا ہے اس کا حکم مثل ذبح اختیاری کے ہے یعنی جس طرح وہ حلال ہے اسی طرح یہ ذبیحہ بھی حلال ہے لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ بدوق اور توپ تیر کی مثل نہیں ہیں اس لیے بدوق اور توپ کا مارا ہوا حلال نہ ہوگا۔

۱۰: بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ وَ

پاؤں: چوپایوں کو باندھ کر نشانہ لگانا اور مثلہ

کرنا منع ہے

عَنِ الْمُثَلَّةِ

۳۱۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مُوسَى ابْنِ مُحَمَّدٍ ابْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُمَثَّلَ بِالْبَهَائِمِ۔

۳۱۸۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے اعضاء (یعنی) ناک، کان وغیرہ کاٹنے سے منع فرمایا۔

۳۱۸۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ ابْنِ أَنَسٍ ابْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ۔

۳۱۸۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جانوروں کو باندھ کر نشانہ لگانے سے منع فرمایا۔

۳۱۸۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَالِدٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَتَّخِذُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا۔

۳۱۸۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی ذی روح چیز کو (باندھ کر) نشانہ مت بناؤ۔ (یعنی تختہ مشق نہ بناؤ)۔

۳۱۸۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ أَنَا ثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَمَاتے
بْنُ جُرَيْجٍ ثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی بھی جانور کو باندھ کر مار
نہی رسول اللہ ﷺ اَنْ يَقْتُلَ شَيْئًا مِنَ الدَّوَابِّ صَبْرًا۔ ڈالنے سے منع فرمایا۔

☆ خلاصۃ الباب کیونکہ ان کو باندھ کر نشانہ بنانے سے ان کو عذاب دینا ہے اور یہ فعل حرام ہے۔

۱۱: بَابُ النَّهْيِ عَنْ لُحُومِ

بَاب: نجاست کھانے والے جانور کے

الْجَلَالَةِ

گوشت سے ممانعت

۳۱۸۹: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْجَلَالَةِ وَالْبَانِيهَا۔
۳۱۸۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاست کھانے
والے جانور کے گوشت اور دودھ (دونوں چیزوں) سے منع فرمایا۔

☆ خلاصۃ الباب حنفیہ کے نزدیک جلالہ جانور کو کئی روز تک بند رکھ کر ذبح کرنا جائز ہے اور اس کا گوشت کھانا درست ہے اور بعض دوسرے ائمہ کے نزدیک ظاہر احادیث کی بناء پر اس کا گوشت حرام ہے۔

۱۲: بَابُ لُحُومِ الْخَيْلِ

بَاب: گھوڑوں کے گوشت کا بیان

۳۱۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔
۳۱۹۰: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
زمانہ مبارک میں ایک گھوڑا ذبح کر کے اُس کا گوشت کھایا۔

۳۱۹۱: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَكَلْنَا زَمَنَ خَيْبَرِ الْخَيْلِ وَحُمَرِ الْوَحْشِ۔
۳۱۹۱: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگِ خیبر کے دنوں میں ہم نے گھوڑوں اور
گورخروں کا گوشت کھایا۔

☆ خلاصۃ الباب گھوڑے کے گوشت کے بارے میں امام ابو حنیفہ اور امام مالک کا مذہب یہ ہے کہ اس کا گوشت مکروہ ہے حضرت ابن عباسؓ ابو عبیدہؓ اور اعلیٰ کا بھی یہی مذہب ہے۔ ان حضرات کی دلیل قرآن کی آیت وَالْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ لَنْزِكْهَا وَزِينَةُ اللَّهِ تَالِي كَافِرَانِ ہے اور گھوڑے پیدا کئے اور فحش اور گدھے کہ ان پر سوار ہوا اور زینت کے لئے وجہ استدلال یہ ہے کہ آیت میں ان چیزوں کی اخلاص کی علت سواری اور زینت قرار دی ہے اور گوشت کا کھانا ذکر نہیں کیا حالانکہ کھانے کی منفعت سواری اور زینت کی منفعت سے اقویٰ و اعلیٰ ہے جبکہ آیت احسان جتلانے کے موقع پر ہے

پس اگر ان کا کھانا جائز ہوتا ہے تو اعلیٰ منفعت ضرور بیان ہوتی کیونکہ حکم کی شان سے بعید ہے کہ اعلیٰ نعت سے احسان چھوڑ دے اور ادنیٰ منفعت کو جتانے دوسری دلیل صاحب ہدایہ نے یہ ذکر کی ہے کہ گھوڑا دشمن (کفار) کو مرعوب کرنے کا ذریعہ ہے چنانچہ عہد نبوی میں گھوڑے کی سواری، شمشیر زنی اور تیر اندازی وغیرہ کی مشق کرنا سامان جہاد تھا۔ پس اس کے احترام کی خاطر اس کا کھانا مکروہ ہوگا کیونکہ جو دشمن کو مرعوب کرنے کا سبب ہو وہ مستحق اکرام ہے اور ذبح کرنے میں اس کی تذلیل و اہانت ہے۔

باب: پالتو گدھوں کا گوشت

۱۳: بَابُ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

۳۱۹۲: حضرت ابواسحق شیبانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے پالتو گدھوں کے گوشت کے متعلق پوچھا تو فرمایا: ہمیں جنگ خیبر کے روز بھوک لگی۔ ہم نبیؐ کے ساتھ تھے۔ لوگوں کو غنیمت میں گدھے ملے جو شہر سے باہر تھے۔ ہم نے ان کو خر کیا اور ہماری ہانڈیاں جوش مار رہی تھیں کہ نبیؐ کے منادی نے پکار کر کہا: ہانڈیاں اُلے، دو اور پالتوں گدھوں کا تھوڑا سا گوشت بھی مت کھاؤ۔ تو ہم نے ہانڈیاں اُلٹ دیں۔ ابواسحق کہتے ہیں میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہا کہ آپؐ نے گدھا بالکل حرام فرمایا؟ کہنے لگے رسول اللہؐ نے اسلئے حرام فرمایا کہ یہ نجاست کھاتا ہے۔ ۳۱۹۳: حضرت مقدام بن معدی کربندی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی اشیاء کا حرام ہونا بتایا، ان میں پالتو گدھوں کا بھی ذکر کیا۔

۳۱۹۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ فَقَالَ أَصَابَنَا مُجَاعَةٌ يَوْمَ خَيْبَرَ وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ قَدْ أَصَابَ الْقَوْمَ حُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْمَدِينَةِ فَتَحَرَّنَاهَا وَإِنْ قُدِّرْنَا لَعَلِّي إِذَا نَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ اكْفِسُوا الْقُدُورَ وَلَا تَطْعَمُوا مِنْ لُحُومِ الْحُمُرِ شَيْئًا فَافْكُنَاهَا.

فَقُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى حَرَمُهَا تَحْرِيمًا قَالَ نَحَدِّثُهَا إِنَّمَا حَرَمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَتَّةَ مِنْ أَجْلِ أَنَّهَا تَأْكُلُ الْعَذِرَةَ.

۳۱۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبِ الْكِنْدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَرَّمَ أَشْيَاءَ حَتَّى ذَكَرَ الْحُمُرَ الْأَهْلِيَّةَ.

۳۱۹۴: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُلْقِيَ لُحُومَ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ نَبْتَةً وَ نَضِيجَةً ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِهِ بَعْدُ.

۳۱۹۴: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پالتو گدھوں کا گوشت پھینک دینے کا حکم فرمایا، کچا ہو خواہ پکا۔ پھر اس کے بعد اس کی اجازت نہیں دی۔

۳۱۹۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمِيدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا الْمُغِيرَةُ
 بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ
 الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ خَيْبَرَ فَأَمْسَى النَّاسُ قَدْ
 أَوْقَدُوا النَّيِّرَ أَنْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَا
 تُوقِدُونَ؟ قَالُوا عَلَى لُحُومِ الْحُمْرِ الْإِنْسِيَةِ فَقَالَ أَهْرَيْقُوا
 مَا فِيهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَوْ نَهْرَيْقُ مَا
 فِيهَا وَنَغْسِلُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ
 ذَاكَ.

۳۱۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
 أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ
 أَنَّ مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَادَى أَنَّ اللَّهَ وَرَسُولُهُ يَنْهَيَانَكُمْ عَنْ
 لُحُومِ الْحُمْرِ الْأَهْلِيَّةِ فَإِنَّهَا رَجَسٌ.

۳۱۹۷: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح
 وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا الثَّوْرِيُّ وَ
 مَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ
 بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ فَلْتُ قَالَ فَالْبِغَالُ
 ؟ قَالَ لَا.

۳۱۹۵: حضرت سلمہ بن اکوعؓ فرماتے ہیں۔ ہم رسول
 اللہ ﷺ کے ساتھ جنگ خیبر میں شریک ہوئے۔ شام
 ہوئی تو لوگوں نے آگ روشن کی (چولہے جلانے)۔
 نبی ﷺ نے پوچھا: کیا پکا رہے ہو؟ لوگوں نے عرض
 کیا: پالتو گدھوں کا گوشت۔ فرمایا: ان (ہانڈیوں)
 میں جو کچھ ہے، انڈیل دو اور ان کو توڑ ڈالو۔ ایک شخص
 نے عرض کیا: کیا جو کچھ ان میں ہے اُسے انڈیل کر
 (ہانڈیاں) دھونے لیں؟ نبی ﷺ نے فرمایا: چلو! ایسا
 (ہی) کرلو۔

۳۱۹۶: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول
 اللہ ﷺ کے منادی نے پکار کر کہا: بلاشبہ اللہ اور اس
 کے رسولؐ دونوں تمہیں پالتو گدھوں کے گوشت سے منع
 فرماتے ہیں کیونکہ یہ ناپاک ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ حمر ہمار کی جمع ہے اس کی دو قسمیں ہیں: (۱) ہمارا بلی یعنی گھریلو گدھا (۲) ہمارا وحشی یعنی گورخر (جنگلی
 گدھا) ان کے علاوہ ایک جنگلی سفید گدھا ہوتا ہے جس پر سیاہ دھاریاں ہوتی ہیں۔ ہمارا بلی یعنی گھریلو گدھا حرام ہے از
 روئے احادیث لیکن ہمارا وحشی یعنی جنگلی گدھا حلال ہے گھریلو گدھے کی حرمت کی دلیل احادیث باب کے علاوہ دوسری
 کتب حدیث میں ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ صحابہ کرامؓ نے خیبر کے موقع پر گھریلو گدھوں کا گوشت پکایا کہ اتنے میں نبی
 کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ ہانڈیوں کو الٹ دو اور گدھوں کے گوشت میں سے مت کھاؤ آخر ہم نے
 ان کو الٹ دیا۔

باب: خچر کے گوشت کا بیان

۱۴: بَابُ لُحُومِ الْبِغَالِ

۳۱۹۷: حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے
 کہ حضرت جابر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے بیان فرمایا:
 ہم (زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں) گھوڑے کا
 گوشت کھا لیا کرتے تھے۔ میں نے عرض کیا: اور
 خچروں کا؟ فرمایا: نہیں۔

۳۱۹۷: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ ح
 وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا الثَّوْرِيُّ وَ
 مَعْمَرٌ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ
 بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ فَلْتُ قَالَ فَالْبِغَالُ
 ؟ قَالَ لَا.

۳۱۹۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى ثَنَا بَقِيَّةُ حَدَّثَنِي قُورٌ بْنُ
يَزِيدُ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمُقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيكَرَبٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ نَهَى رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبَعَالِ وَالْحَمِيرِ.

۳۱۹۸: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے، خیر اور گدھے کا گوشت (کھانے) سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے بھی خیر کے گوشت کا حرام ہونا معلوم و ثابت ہوا۔

۱۵: بَابُ ذِكَاةِ الْجَنِينِ ذَكَاةُ

باب: پیٹ کے بچہ کو ذبح کرنا، اس کی ماں کا

ذبح کرنا (ہی) ہے

أُمِّهِ

۳۱۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَ أَبُو
خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ أَبِي
الْوَدَّاعِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ
الْجَنِينِ فَقَالَ كُلُّوهُ إِنْ شِئْتُمْ فَإِنَّ ذَكَاتُهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ.

۳۱۹۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیٹ کے بچہ کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: اگر چاہو تو اسے کھا سکتے ہو کیونکہ اس کا ذبح کرنا، اس کی ماں کا ذبح کرنا ہی ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ الْكُوسَجَ إِسْحَاقَ ابْنَ
مَنْصُورٍ يَقُولُ فِي قَوْلِهِمْ فِي الذَّكَاءِ لَا يَقْضَى بِهَا مَذْمَةٌ قَالَ
قَالَ مَذْمَةٌ بِكُسْرِ الدَّالِ مِنَ الدَّمَامِ وَ يَفْتَحُ الدَّالِ مِنَ الدَّمِ.

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں شکمی بچہ کے ذبیحہ کا حکم بیان ہوا ہے۔ جنین اس بچہ کو کہتے ہیں جو ابھی رحم مادر میں ہو۔ مسئلہ کی تشریح یہ ہے کہ کسی بکری وغیرہ کو ذبح کیا گیا اس کے پیٹ سے زندہ بچہ نکلا تو باتفاق ائمہ اس کو ذبح کرنا واجب ہے اس کے بغیر حلال نہ ہوگا اور اگر وہ مردہ نکلا تو اس کی بابت اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہ زفر حسن بن زیاد حماد اور ابراہیم نخعی کے نزدیک وہ کسی مال میں بھی حلال نہیں۔ علامہ ابن حزم ظاہری نے اسی کو اختیار کیا ہے صاحبین ائمہ ثلاثہ سفیان ثوری اور بہت سے علماء کے نزدیک اگر اس کی خلقت پوری اور جسمانی ساخت مکمل ہو چکی ہو تو ذبح کرنے کی ضرورت نہیں اس کے بغیر ہی کھانا حلال ہے۔ حدیث باب ان حضرات کی دلیل ہے جو تقریباً گیارہ صحابہ کرام سے مروی ہے۔ وجہ استدلال یہ ہے کہ حدیث کی روایت رفع (پیش) کے ساتھ ہے پس زکوۃ الجنین مبتداء ہے اور زکوۃ امہ خبر ہے اور معنی یہ ہیں زکوۃ الام نائبة عن ذکاب الجنین کہ ماں کو ذبح کرنا اس بچہ کو بھی ذبح کرنا ہے یعنی ماں کا ذبح ہو جانا اس کے بچہ کے حلال ہونے کے لئے کافی ہے جیسے کہا جاتا ہے لسان الوزير لسان الامیر۔ بیع الوصی بیع الیتیم کہ وزیر کی زبان امیر و حاکم کی زبان ہے۔ اسی طرح وصی کا فروخت کرنا یتیم کا فروخت کرنا ہے یعنی دونوں کا ایک حکم ہے۔ اس استدلال کا پہلا جواب یہ ہے کہ اول تو حدیث مذکور متعدد طرق سے مروی ہے تاہم اس کے طرق ضعیف ہیں۔ چنانچہ شیخ عبدالحق نے الاحکام میں کہا

ہے کہ یہ حدیث اپنی تمام اسانید کے ساتھ ناقابل حجت ہے اور ابن القطان نے بھی اسی کو ثابت رکھا ہے۔ شیخ بامی مالکی کہتے ہیں کہ ہمارے اصحاب اس بارے میں ایسی احادیث میں لگ گئے ہیں جو نہ صحیح ہیں اور نہ ثابت۔ شیخ ابن حزم ظاہری بھی سر حدیث سے ناخوش ہیں اسی لئے انہوں نے امام ابو حنیفہ کا قول اختیار کیا ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ حدیث میں نیابت مراد نہیں جیسا کہ ائمہ ثلاثہ و صاحبین فرماتے ہیں بلکہ اس سے مراد تشبیہ ہے یعنی زکاۃ جنین زکاۃ ام کے مانند ہے مطلب یہ ہے کہ جنین کو بھی اسی طرح ذبح کیا جائے گا جیسے اس کی ماں کو ذبح کیا گیا ہے اور دلیل یہ ہے کہ حدیث میں پہلے جنین کو ذکر کیا گیا ہے جو منوب عنہ ہے اگر نیابت مراد ہوتی تو پہلے نائب کو ذکر کیا جاتا یعنی یوں کہا زکاۃ الام زکاۃ الجنین۔ جیسے لسان الوزیر لسان الامیر اور بیع الوسی بیع الیتیم میں ہے۔ بہر کیف حدیث میں تشبیہ مراد ہے بغیر حرف تشبیہ کے ذکر کے۔ امام ابو حنیفہ اور امام زفر و حسن کی نقلی دلیل آیت قرآنیہ ہے حرمت علیکم المیتة والدم حرام ہوا تم پر مردہ جانور اور بہتا ہوا خون۔ میتہ اس کو کہتے ہیں جس میں حیات نہ ہو اور ظاہر ہے کہ جنین مذکور میں بھی حیات زندگی نہیں پس وہ حکم آیت کے بموجب حرام ہوا۔ (۲) ابراہیم نخعی کا اثر بھی امام ابو حنیفہ کی دلیل ہے کہ ایک جان کا ذبح کرنا دو کا ذبح نہیں ہو سکتا۔ پس صرف ماں کو ذبح کرنے سے ماں اور بچہ دونوں کیسے ذبح ہو جائیں گے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الصيد

شکار کا بیان

باب: شکاری اور کھیت کے کتے کے علاوہ

۱: بَابُ قَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ

باقی کتوں کو مارنے کا حکم

أَوْ زُرْعٍ

۳۲۰۰: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا پھر فرمایا: لوگوں کو کتوں سے کیا غرض: پھر ان کو شکاری کتا رکھنے کی اجازت فرمادی۔

۳۲۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي النَّبَاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا لَهُمْ وَلِلْكِلابِ ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ.

۳۲۰۱: حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: لوگوں کو کتوں سے کیا غرض؟ پھر ان کو کھیت اور باغ کی حفاظت کے لیے کتا رکھنے کی اجازت فرمادی۔

۳۲۰۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمرٍ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي النَّبَاحِ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا لَهُمْ وَلِلْكِلابِ ثُمَّ رَخَّصَ لَهُمْ فِي كَلْبِ الزَّرْعِ وَ كَلْبِ الْعَيْنِ.

۳۲۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

۳۲۰۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمرَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَتْلِ الْكِلَابِ.

۳۲۰۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بلند آواز سے کتوں کو مارنے کا حکم فرماتے سنا اور کتوں کو قتل کر دیا جاتا تھا

۳۲۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَافِعًا صَوْتَهُ يَأْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ وَ كَانَتْ الْكِلَابُ

تَقْتُلُ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةً. سوائے شکاریار یوڑ کے کتے کے۔

☆ خلاصۃ الباب مطلب حدیث کا یہ ہے کہ کتا ایک نجس جانور ہے اس کو پالنا بے فائدہ ہے لوگوں کو اس سے کیا غرض۔ البتہ شکاری کتا باغ اور کھیت کی حفاظت کے لئے رکھنا جائز ہے۔

۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ افْتِنَاءِ الْكَلْبِ إِلَّا كَلْبَ دَاب: کتا پالنے سے ممانعت، الا یہ کہ شکاری

صَيْدٍ أَوْ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ کھیت یار یوڑ کی حفاظت کے لیے ہو

۳۲۰۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ افْتَنِيَ كَلْبًا فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ.

۳۲۰۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کتا پالا تو ہر روز اس کے عمل سے ایک قیراط اجر کی کمی کی جاتی ہے۔ الا یہ کھیت یار یوڑ کی حفاظت کے لیے پالے۔

۳۲۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي شِهَابٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ لَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا الْأَسْوَدَ الْهَيْمَ وَمَا مِنْ قَوْمٍ اتَّخَذُوا كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ إِلَّا نَقَصَ مِنْ أُجُورِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ.

۳۲۰۵: حضرت عبد اللہ بن معقل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کتا مخلوقات میں سے ایک مخلوق نہ ہوتی تو میں سب کے قتل کا حکم دے دیتا۔ تاہم بالکل سیاہ کتے کو مار دیا کرو اور جو لوگ بھی کتا پالیں، اُن کے آجروں میں سے ہر روز دو قیراط کم کر دیئے جاتے ہیں۔ الا یہ کہ شکاری یا کھیت کی حفاظت کے لیے ہو۔

۳۲۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَصِيفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ افْتَنَى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زُرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطًا.

۳۲۰۶: حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو (کتا) کھیت یار یوڑ کی حفاظت کے کام بھی نہ آتا ہو اُس کے (مالک کے) عمل سے ہر روز ایک قیراط کم کر دیا جاتا ہے۔

فَقِيلَ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ إِيَّيْ وَ رَبِّ هَذَا الْمَسْجِدِ! کسی نے اُن سے عرض کیا کہ آپ نے خود نبی سے سنا؟ فرمایا: جی ہاں! اس مسجد (نبوی) کے رب کی قسم۔

☆ خلاصۃ الباب ان احادیث میں کتا پالنے پر وعید سنائی گئی ہے کہ پالنے والے کے نیک عمل سے ایک قیراط روزانہ کم کیا جاتا ہے اور بعض روایات کے مطابق دو قیراط یومیہ کم ہوتے ہیں اور قیراط احد پہاڑ سے بھی بڑا ہے۔

۳: بَابُ صَيْدِ الْكَلْبِ

وَاب: کتے کے شکار کا بیان

۳۲۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا الصَّحَّاحُ ابْنُ مُخَلَّدٍ ثَنَا حَيَوَةُ بْنُ شَرِيحٍ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ ابْنُ يَزِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْحَوَّلَانِيُّ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْحُسَيْنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا بِأَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ نَأْكُلُ فِي آيَتِهِمْ وَبِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مَا ذَكَرْتَ أَنْكُمْ فِي أَرْضِ أَهْلِ كِتَابٍ فَلَا تَأْكُلُوا فِي آيَتِهِمْ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا مِنْهَا بُدًّا فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا مِنْهَا بُدًّا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَمْرِ الصَّيْدِ فَمَا أَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ وَمَا صَدَّتْ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَادْكُرْ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ وَمَا صَدَّتْ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَادْرُسْكَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ .

۳۲۰۷: حضرت ابو ثعلبہؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اہل کتاب کے علاقہ میں رہتے ہیں۔ ان کے برتنوں میں کھانا بھی کھا لیتے ہیں اور شکاروں کے علاقہ میں رہتے ہیں۔ میں اپنے کمان اور اپنے سدھائے ہوئے کتے کے ذریعہ شکار کرتا ہوں اور اپنے اس کتے کے ذریعہ بھی شکار کر لیتا ہوں جو سدھایا ہوا نہیں۔ رسول اللہؐ نے فرمایا: تم نے جو کہا کہ تم اہل کتاب کے علاقہ میں رہتے ہو تو تم انکے برتنوں میں نہ کھایا کرو الا یہ کہ سخت مجبوری ہو تو ان کے برتنوں کو دھو لو۔ پھر ان میں کھانا کھاؤ اور جو تم نے شکار کر لیا تو جو تم تیر کمان سے شکار کرو اللہ کا نام لے کر کھا لو اور جو سدھائے ہوئے کتے سے شکار کرو تو اسے بھی اللہ کا نام لے کر کھاؤ اور جو بے سدھائے کتے سے شکار کرو اور تمہیں ذبح کرنے کا موقع مل جائے تو (ذبح کر کے) کھاؤ۔

۳۲۰۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ثَنَا بَيَّانُ بْنُ بَشِيرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بِهِذِهِ الْكِلَابِ قَالَ إِذَا أُرْسِلَتْ كِلَابُكَ الْمُعَلَّمَةُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا فَقُلْ مَا أَمْسَكَنَّ عَلَيْكَ إِنْ قَتَلْنَ إِلَّا أَنْ يَأْكُلَ الْكَلْبُ فَإِنْ أَكَلَ الْكَلْبُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِمْ وَإِنْ خَالَطَتْهَا كِلَابُ أُخْرَى فَلَا تَأْكُلْ .

۳۲۰۸: حضرت عدی بن حاتمؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ سے دریافت کیا: ہم لوگ کتوں کے ذریعہ شکار کرتے ہیں۔ فرمایا: جب تم اپنے سدھائے ہوئے کتے چھوڑو اور ان پر اللہ کا نام لو۔ تو جو شکار وہ تمہارے لیے پکڑ لائیں اُسے کھاؤ اگر چہ وہ اسکو جان سے مار ڈالیں۔ الا یہ کہ کتا خود بھی اس شکار میں سے کچھ کھالے۔ لہذا اگر کتا اس شکار میں سے کھالے تو تم اس شکار کو مت کھاؤ کیونکہ اس صورت میں مجھے خدشہ ہے کہ اس شکار کو کتے نے اپنے لیے پکڑ رکھا ہو اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ دوسرے کتے بھی شامل ہو جائیں تو پھر بھی تم نہ کھاؤ۔

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ سَمِعْتُهُ يُعْنَى ابْنُ الْمُنْدَرِ يَقُولُ حَجَّجْتُ ثَمَانِيَةَ وَخَمْسِينَ حِجَّةً أَكْثَرَهَا اسْتَاذَ عَلِيَّ بْنَ مَنْدَرٍ (راوی حدیث) کو فرماتے سنا کہ میں نے پچاسی حج کیے جن میں اکثر بیدل تھے۔

☆ خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ جس طرح کسی شکار کو تیر-تلوار سے مارنا جائز ہے اسی طرح جانور کے ذریعہ کتا، چیتا، عقاب باز وغیرہ سے شکار کرنا بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ کتا وغیرہ اور باز عقاب معلم (سکھائے ہوئے ہوں) اور اس کے علاوہ اور کئی شرائط ہیں (۱) شکاری مسلمان ہے یا کتابی ہو۔ (۲) کتے یا باز کو چھوڑنا۔ (۳) اس کے چھوڑنے میں غیر مسلم یا غیر کتابی کا کتا شریک نہ ہو۔ (۴) تسمیہ کو ادا کرنا نہ چھوڑنا۔ (۵) چھوڑنے اور شکار پکڑنے کے درمیان دوسرے کام میں مشغول نہ ہونا۔ (۶) شکاری جانور کا تعلیم یافتہ ہونا۔ (۷) چھوڑنے کے طریقہ پر چلا جانا۔ (۸) غیر معلم کا شریک نہ ہونا (یہ شرط حدیث باب میں موجود ہے) شکار کو زخم لگا کر قتل کرنا۔ (۱۰) شکار کو نہ کھانا۔ (۱۱) شکار کی خورش نیشہ ارددانت اور چنگل سے نہ ہو۔ (۱۲) حشرات الارض سے نہ ہو۔ (۱۳) مچھلی کے علاوہ دریائی (آبی) جانور نہ ہو۔ (۱۴) اپنے پروں یا پاؤں سے خود کو بچانے پر قادر ہو۔ (۱۵) شکار کرنے سے پہلے شکار کا مرجانا (ذبح کرنے سے پہلے)۔

باب: مجوسی کے کتے کا شکار

۴: بَابُ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوسِ

۳۲۰۹: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيكَ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بُرَّةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَهْنَانَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِهِمْ وَطَائِرِهِمْ يُعْنَى الْمَجُوسِ۔

۳۲۰۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہمیں مجوسیوں کے (شکار پر چھوڑے ہوئے) کتوں اور پرندوں کے شکار سے منع کیا گیا ہے۔

۳۲۱۰: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ هَلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْكَلْبِ الْأَسْوَدِ الْبَهِيمِ فَقَالَ شَيْطَانٌ۔

۳۲۱۰: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خالص سیاہ کتے کی بابت دریافت کیا تو فرمایا: وہ شیطان ہے۔

☆ خلاصہ الباب مجوسی کا ذبیحہ حرام ہے تو اس کا شکار بھی حلال نہ ہوگا۔

۱۔ پرندے یا کتے کا مالک خواہ مسلمان ہو لیکن اسے مجوسی چھوڑے تو اس کا شکار حلال نہیں اور مالک مجوسی ہو اور چھوڑنے والا مسلمان ہو۔ اللہ کا نام لے کر چھوڑے تو اس کا شکار حلال ہے۔ (عبد الرشید)

۲۔ شاید امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقصد یہ ہے کہ خالص سیاہ کتا شیطان ہے اور شیطان کافر ہے اور کافر کا ذبیحہ حلال نہیں۔ اس لیے خالص سیاہ کتے کا شکار حلال نہیں۔ لیکن اکثر اہل علم اس کے قائل ہیں کہ خالص سیاہ کتے کا شکار بھی حلال ہے اور ”شیطان“ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ شریر اور ایذا رساں ہے۔ (عبد الرشید)

۵: بَابُ صَيْدِ الْقَوْسِ

بَابُ: تِيَارِ كَمَا نَ سَ شَكَار

۳۲۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو عَيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ وَ
عَيْسَى بْنُ يُونُسَ الرَّمْلِيُّ قَالَا قَتْنَا ضَمْرَةَ بْنَ رَبِيعَةَ عَنْ
الْأَزْوَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ
أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كُلُّ مَا رَدَّتْ
عَلَيْكَ قَوْسُكَ.

۳۲۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ قَتْنَا
مُجَالِدَ بْنَ سَعِيدٍ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا قَوْمٌ نَرْمِي قَالَ إِذَا رَمَيْتَ وَخَزَقْتَ فَكُلْ مَا
خَرَقْتَ.

☆ خلاصۃ الباب تیر سے شکار بھی حلال ہے بشرطیکہ تیر مارتے وقت تسمیہ کہہ لیا ہو اور اس شکار کو بحروح (زخمی) کر دیا ہو اور وہ مر گیا ہو اور اگر اس کو زندہ پالیا ہو تو اب وہ صید (شکار) نہیں لہذا زکوۃ اضطرابی کافی نہیں ہوگی بلکہ اختیاری ذبح ضروری ہوگا۔

۶: بَابُ الصَّيْدِ يَغِيبُ لَيْلَةً

بَابُ: شَكَار رَاتِ بَہرِ غَائِبِ رَہے

۳۲۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَاَنَا
مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ
يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ
عَنْيَ لَيْلَةً قَالَ إِذَا وَجَدْتَ فِيهِ سَهْمَكَ، وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ
غَيْرَهُ فَكُلْهُ.

☆ خلاصۃ الباب ایک شکار کے تیر لگا اور وہ گر پڑا پھر وہ بمشقت تمام برداشت کر کے اٹھ بھاگا اور صید کی نظر سے غائب ہو گیا شکاری اس کو برابر تلاش کرتا رہتا آ نکد اس کو پالیا مگر اس وقت وہ مردہ ہو چکا تھا تو اس کا کھانا حلال ہے یا حرام۔ اس کی بابت بہت اختلاف ہے کئی مذاہب ہیں۔ حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ اگر شکاری اس کی تلاش میں رہا تو کھانا استحساناً جائز ہے اور اگر اس کی تلاش سے بیٹھ رہا پھر اس کو پایا تو نہیں کھایا جائے گا پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شاید اس کو دوام الارض نے مارا ڈالا ہو۔ صاحب عین الہدایہ کی تحقیق یہ ہے کہ ہمارے یہاں جو یہ حکم ہے کہ شکار مذکور کو نہ کھایا جائے اس سے مراد یہ ہے کہ ترک کرنا احتیاطاً ہے یہ مراد نہیں کہ حرام ہے اس لئے کہ دیگر احادیث صحاح حلال ہونے کا فائدہ دیتی ہیں بشرطیکہ اس کو یقین ہو کہ شکار کی موت تیر کے علاوہ کسی اور سبب سے واقع نہیں ہوئی۔ چنانچہ صحیح مسلم کی حدیث ابو ثعلبی

حششی میں اس شخص کی بابت جس نے تین روز کے بعد اپنا شکار پایا ارشاد ”اس کو کھا جب تک کہ وہ بدبودار نہ ہو۔ اس طرح حدیث باب ہے اور بخاری کی روایت میں ”او یوم او یومین“۔ بہر کیف مذکور مٹی برا احتیاط ہے اور وجہ احتیاط وہی حدیث ہے جو صاحب ہدایہ نے ذکر کی ہے جو مسند اور مرسل دونوں طرح مروی ہے پس یہ حدیثیں مقید ترک ہیں اور مذکورہ احادیث مفید جواز ہیں اگرچہ بنظر اسناد ان کے درمیان مساوات نہیں ہے تاہم ترجیح محرم کے پہلو سے احتیاط ہونی چاہئے۔

۷: باب صید : معراض (بے پر اور بے پیکان کے

المعراض التیر کے شکار کا بیان

۳۲۱۴: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبْدِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ قَالَ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِنَةَ عَنْ غَامِرٍ عَنْ عَبْدِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بَنِي حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ بِالْمُعْرَاضِ قَالَ مَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فُكُلٌ مَا أَصَبْتَ بِعَرَضِهِ فَهُوَ وَقِيدٌ.

۳۲۱۴: حضرت عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے معراض سے شکار کی بابت دریافت کیا تو فرمایا: جو اس کی دھار اور نوک سے مرے وہ کھا لو اور جو اس کا عرض لگنے سے مرے تو وہ مردار ہے۔ (یعنی وہ چوٹ اور صدمہ سے مرا ہے اس لیے مت کھاؤ)۔

۳۲۱۵: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ النَّخَعِيِّ عَنْ عَبْدِ بَنِي حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعْرَاضِ فَقَالَ لَا تَأْكُلُ إِلَّا أَنْ يَخْرُقَ.

۳۲۱۵: حضرت عدی رضی اللہ عنہ بن حاتم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے معراض (کے شکار) کی بابت دریافت کیا تو فرمایا: مت کھاؤ، الا یہ کہ وہ زخم کر دے (دھار سے) تو کھا سکتے ہو۔

خلاصہ/الباب ☆ خلیل نے ذکر کیا ہے کہ معراض بے پر کے تیر کو کہتے ہیں جس کا درمیانی حصہ موٹا ہوتا ہے۔ ابن درید اور ابن سیدہ کا بیان ہے کہ یہ ایک لمبا تیر ہوتا ہے جس میں باریک باریک چار پر ہوتے ہیں جب اس کو پھینکتے ہیں تو یہ سیدھا نہیں جاتا بلکہ چوڑا ہو جاتا ہے علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ معراض چوڑے پیکان کو کہتے ہیں جو بھاری اور بوجھل ہوتا ہے۔ ابن التین کا قول ہے کہ معراض ایک قسم کی لاٹھی ہوتی ہے جس کی ایک جانب میں لو ہا لگا ہوتا ہے اور بعض نے یہ بھی کہا ہے کہ ایک لکڑی ہوتی ہے جس کی دونوں جانب باریک اور درمیانی حصہ موٹا ہوتا ہے ان احادیث کی بناء پر ائمہ اربعہ سفیان ثوری اور امام اسحاق کا بھی یہی مذہب ہے۔

۸: بَابُ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ

وہی حیۃ

۳۲۱۶: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ حُمَيْدٌ بَنِي كَسْبٍ ثَنَا مَعْنٌ بَنِي حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبَهِيمَةِ فَقَالَ لَا تَأْكُلُ إِلَّا أَنْ يَخْرُقَ.

۳۲۱۶: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے

عِيسَى عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ ابْنِ عَمَرَ
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَمَا قُطِعَ
مِنْهَا فَهُوَ مَيْتَةٌ.

فرمایا: جانور ابھی زندہ ہو اور اسی حالت میں اس کا کوئی
حصہ (مثلاً پاؤں یا کسی حصہ کا گوشت) کاٹ لیا جائے تو
وہ مکروہ دار ہے۔

۳۲۱۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ ثَنَا
أَبُو بَكْرِ الْهَذَلِيُّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ
يَجُبُونَ أَسْنِمَةَ الْإِبِلِ وَيَقْطَعُونَ أَذْنَابَ الْغَنَمِ إِلَّا فَمَا قُطِعَ
مِنْ حَيٍّ فَهُوَ مَيْتٌ.

۳۲۱۷: حضرت تميم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخر زمانہ میں کچھ لوگ
اونٹوں کی کوبائیں اور بکریوں کی دمیں کاٹ لیا کریں
گے۔ غور سے سنو! زندہ جانور کا جو حصہ بھی کاٹ لیا
جائے وہ مردار ہے۔

باب: مچھلی اور مڈی کا شکار

۳۲۱۸: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ
أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ أُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ الْحُوتُ وَالْجَرَادُ.

۳۲۱۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو
مردار ہمارے لیے حلال کئے گئے، مچھلی اور مڈی۔

۳۲۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرِيُّ بْنُ خَلْفٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ
قَالَ ثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ يُحْيَى بْنُ عُمَارَةَ ثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ عَنْ أَبِي
عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ
الْجَرَادِ فَقَالَ أَكْثَرُ جُنُودِ اللَّهِ لَا أَكَلَهُ وَلَا أَحْرَمَهُ.

۳۲۱۹: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مڈی کے متعلق دریافت کیا گیا
تو فرمایا: اللہ کے لشکروں میں سب سے زیادہ یہی ہے۔
نہ میں اسے کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔

۳۲۲۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ (سَعْدٍ) الْبُقَالِ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ
أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَهَا دَيْنَ الْجَرَادِ عَلَى الْأَطْبَاقِ.

۳۲۲۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات تھالوں میں
رکھ کر مڈیاں ایک دوسرے کو ہدیہ بھیج کر تھیں۔

۳۲۲۱: حَدَّثَنَا هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحِمَالِيُّ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ
الْقَاسِمِ ثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ غِلَاثَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ
مُحَمَّدٍ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا عَلَى الْجَرَادِ قَالَ
اللَّهُمَّ اهْلِكْ كِبَارَةً وَاقْتُلْ صَغَارَةً وَافْسِدْ بَيْضَهُ وَاقْطَعْ
دَابِرَهُ وَخُذْ بِأَفْوَاهِهَا عَنْ مَعَايِشِنَا وَارْزُقْنَا إِنَّكَ سَمِيعُ
الدَّعَاءِ.

۳۲۲۱: حضرت جابر بن انس سے روایت ہے کہ نبی جب
مڈیوں کے لیے بدعا کرتے تو فرماتے: اے اللہ!
بڑی مڈیوں کو ہلاک کر دیجئے اور ان کے انڈے خراب
کر دیجئے (کہ مزید پیدا نہ ہوں) اور ان کو جڑ سے ختم
کر دیجئے (کہ نسل ہی نہ رہے) اور ان کے منہ ہماری
روزیوں سے روک دیجئے (کہ غلہ و اناج نہ کھالیں)
بلاشبہ آپ ہی دعا سننے والے ہیں۔ ایک شخص نے عرض

فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ تَدْعُو أَعْلَى
جُنْدٍ مِنْ أَجْنَادِ اللَّهِ بِقَطْعِ دَابِرِهِ؟ قَالَ إِنَّ الْجَرَادَ فَتَرُهُ
الْحَوْتَ فِي الْبَحْرِ.
کیا: اے اللہ کے رسول! آپ اللہ کی مخلوق کو کیسے بدوعا
دے رہے ہیں کہ اللہ اس کی نسل ہی ختم کر دیں؟ آپ
ﷺ نے فرمایا: مٹی سمندر میں مچھلی کی پھینک سے
پیدا ہوتی ہے۔

قَالَ هَاشِمٌ قَالَ زِيَادٌ فَحَدَّثَنِي مَنْ رَأَى الْحَوْتَ
يَنْثُرُهُ.
ہاشم کہتے ہیں کہ زیاد نے فرمایا کہ مجھے ایک شخص
نے بتایا کہ اس نے دیکھا مچھلی پھینک رہی تھی مٹی کو۔

۳۲۲۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْمَهْزَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ
النَّبِيِّ ﷺ فِي حَاجَةٍ أَوْ عُمْرَةٍ فَاسْتَقْبَلَنَا رَجُلٌ مِنْ جَرَادٍ أَوْ
صَرَبٍ مِنْ جَرَادٍ فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهُنَّ بِأَسْوَاطِنَا وَنَعَالِنَا فَقَالَ
النَّبِيُّ ﷺ كُلُّوهُ فَإِنَّهُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ.
۳۲۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں حج یا عمرہ کے
لیے نکلے۔ ہمارے سامنے مٹیوں کا ایک گروہ آیا۔ ہم
انہیں جوتوں اور کوڑوں سے مارنے لگے تو نبی ﷺ
نے فرمایا: انہیں کھا لو کیونکہ یہ سمندر کا شکار ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ ثابت ہوا کہ کبھی اور تلی اور مردار مچھلی اور مٹی حلال ہیں۔ گوہ کے بارے میں مختلف روایات ہیں بعض
سے حلال ہونا معلوم ہوتا ہے اور بعض سے حرام ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے ائمہ کرام کا اس میں اختلاف ہے۔ امام طحاوی
فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب کے نزدیک اصح یہ ہے کہ گوہ کا کھانا مکروہ تحریمی نہیں بلکہ تنزیہی ہے۔ امام محمد نے مؤطا میں
حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اثر نقل کر کے کہا ہے کہ ہمارے نزدیک اس کا ترک زیادہ پسندیدہ ہے اور اپنی امام ابو حنیفہ کا قول
ہے۔ سچ ہے کہ احناف احتیاط کرنے والے ہیں جیسے اپنے آقا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پڑھا اور سنا کہ
آپ نے گوہ نہیں کھائی۔

۱۰: بَابُ مَا يُنْهَى عَنْ قَتْلِهِ

پاب: جن جانوروں کو مارنا منع ہے

۳۲۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَبْدِ
الْوَهَّابِ قَالَا ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ ثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ
سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
عَنْ قَتْلِ الصُّرَدِ وَالصَّفَدِ وَالنَّمْلَةِ وَالْهُدْهِدِ.
۳۲۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ چڑیا، مینڈک، چیونٹی اور ہد ہد کو
مارنے سے (اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے) منع
فرمایا۔

۳۲۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا
مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ أَرْبَعٍ مِنْ
۳۲۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار جانوروں کو مار
ڈالنے سے منع فرمایا: (۱) چیونٹی (۲) شہد کی مکھی

(۳) ہند اور (۴) چڑیا۔

الدَّوَابِّ النَّمْلَةُ وَالنَّحْلُ وَالْهُدُودُ وَالصُّرَدُ.

۳۲۲۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ وَأَحْمَدُ بْنُ عِيْسَى الْمَصْرِيَّانِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَابْنِ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ قَرَصَتْهُ نَمْلَةٌ فَأَمَرَ بِقَرِيَةِ النَّمْلِ فَأُخْرِقَتْ فَأَوْحَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَيْهِ فِي أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ أَهْلَكَتْ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ؟

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو صَالِحٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ وَقَالَ قَرَصَتْ.

ہے۔

خلاصہ الباب ☆ ان چیزوں کو مارنے سے منع فرمایا۔ شاید اس لئے کہ ہد ہد نے تو حضرت سلیمان علیہ السلام کو پیغام پہنچایا تھا اور بہت چھوٹا جانور ہے اسی طرح مرد بھی چھوٹی چیز ہے بہت کم گوشت اس سے نکلتا ہے۔ چیونٹی گھر سے بڑا اناج اٹھا کر لے جاتی ہے خلاصہ یہ کہ مذکورہ جانور بے ضرر ہوتے ہیں۔

جواب: چھوٹی کنکری مارنے کی ممانعت

۱۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَذْفِ

۳۲۲۶: حضرت سعید بن جبیرؓ فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن مغفلؓ کے ایک عزیز نے چھوٹی کنکری انگلی پر رکھ کر ماری تو انہوں نے اسے روکا اور فرمایا: نبیؐ نے اس سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس سے نہ تو شکار ہوتا ہے نہ دشمن کو نقصان پہنچتا ہے البتہ کسی کا دانت ٹوٹ سکتا ہے آنکھ پھوٹ سکتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ اُس عزیز نے دوبارہ ایسا ہی کیا تو عبد اللہ بن مغفلؓ نے فرمایا: میں نے تمہیں یہ بتایا کہ نبیؐ نے اس سے منع فرمایا پھر تم نے دوبارہ وہی حرکت کی۔ اب میں تم سے کبھی بات نہ کروں گا۔

۳۲۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ غُلَيْبٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْ قَرِيبَا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ خَذَفَ فَنَهَاهُ وَقَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهَا لَا تَصِيدُ صَيْدًا وَلَا تَسْكَأُ عُذْوًا وَلَكِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَنْفَقُ الْعَيْنَ قَالَ فَقَادَ فَقَالَ أَحَدُكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ ثُمَّ عُذْتُ لَا أَكَلِمَكَ أَبَدًا.

۳۲۲۷: حضرت عبد اللہ بن مغفلؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری انگلی پر رکھ کر

۳۲۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهَبَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهَا لَا تَقْلُ الصَّيْدَ وَلَا تَنْكِي الْعُدُوَّ وَلَكِنَّهَا تَفْقَأُ الْعَيْنَ وَتَكْسِرُ السِّنَّ.

مارنے سے منع کیا اور فرمایا: اس سے نہ تو شکار ہوتا ہے نہ دشمن کو نقصان پہنچتا ہے البتہ آنکھ پھوٹ سکتی ہے اور دانت ٹوٹ سکتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس کھیل کا فائدہ تو کوئی نہیں البتہ اس کا نقصان ہے کہ کسی کی آنکھ یا سر میں چوٹ لگ سکتی ہے جیسے آج کل گلی ڈنڈا اور ٹیلی سے سنگریزے پھینکنا وغیرہ۔

باب: گرگٹ (اور چھپکلی) کو مار ڈالنا

۱۲: بَابُ قَتْلِ الْوَزَغِ

۳۲۲۸: حضرت ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گرگٹ مارنے کا حکم دیا۔

۳۲۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أُمِّ شَرِيكِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا بِقَتْلِ الْوَزَغِ.

۳۲۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے گرگٹ کو پہلی ضرب میں مار ڈالا اُسے اتنی نیکیاں ملیں گی اور جس نے دوسری ضرب میں مار ڈالا اُسے اتنی (پہلی مرتبہ سے کم) نیکیاں ملیں گی اور جس نے تیسری ضرب میں مار ڈالا اُسے اتنی (دوسری مرتبہ سے کم) نیکیاں ملیں گی۔

۳۲۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي الشَّوَّازِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ثَنَا سَهِيلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغًا فِي أَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهُ كَذَا حَسَنَةً وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَذَا وَكَذَا أَذْنَى مِنَ الْأُولَى وَمَنْ قَتَلَهَا فِي الثَّلَاثَةِ فَلَهُ كَذَا حَسَنَةً (أَذْنَى مِنَ الْأَذْنَى ذِكْرُهُ فِي الْمَرَّةِ الثَّانِيَةِ).

۳۲۳۰: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گرگٹ کو بد معاش و بدکار فرمایا۔

۳۲۳۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنُ الشَّرْحِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِلْوَزَغِ الْفَوَيْسِقَةُ.

۳۲۳۱: فاکہ بن مغیرہ کی آزاد کردہ باندی حضرت سائبہ فرماتی ہیں کہ میں سیدہ عائشہ کے گھر گئی۔ دیکھا کہ گھر میں ایک برچھا رکھا ہوا ہے۔ تو عرض کیا: اے ام المؤمنین! آپ اس سے کیا کرتی ہیں؟ فرمانے لگیں: ہم اس سے گرگٹ (اور چھپکلیاں) مارتی ہیں۔ اس لیے کہ اللہ کے نبی نے ہمیں بتایا کہ سیدنا ابراہیم کو جب آگ میں ڈالا گیا تو زمین کے ہر جانور نے آگ

۳۲۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَارِمٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَائِبَةَ مَوْلَاةِ الْفَاكِهَةِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ فَرَأَتْ فِي بَيْتِهَا زُمَحًا مَوْضُوعًا فَقَالَتْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا! مَا تَصْنَعِينَ بِهَذَا قَالَتْ نَقْتُلُ بِهِ هَذِهِ الْوَزَاغَ فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا أَنَّ إِبْرَاهِيمَ لَمَّا أُلْقِيَ فِي النَّارِ لَمْ تَكُنْ فِي الْأَرْضِ دَابَّةٌ

إِلَّا أَطْفَاتِ الشَّارِ غَيْرِ الْوَرْغِ فَإِنَّهَا كَانَتْ تَنْفُخُ بِجَحَانِ كِي كُوشِشِ كِي۔ سوائے گرگٹ کے کہ یہ اس میں عَلَيْهِ فَاَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْوِكُ مَا رِبَا تَهَا (تا کہ اور بھڑکے) اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اسے مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

☆ خلاصۃ الباب یہ جانور ہوتے تو بے ضرر ہیں لیکن بعض نے فرمایا ہے کہ ان میں زہر ہوتا ہے اور دل کو ان سے نفرت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو توفیق دے کہ جن چیزوں کو مارنے کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے ہم مسلمان بھی اس کو ماریں چھپکلی کے متعلق تو یہ بھی مشہور ہے کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ کی دشمن تھی، ہم مسلمانوں کو بھی اس سے دشمنی رکھنی چاہئے۔

۱۳: بَابُ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ
۳۲۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي أَبُو إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُسَيْبِيُّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ. قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلَمْ أَسْمَعْ بِهِذَا حَتَّى دَخَلْتُ الشَّامَ.

۳۲۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ وَاسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سَفْيَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَكُلْ كُلَّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ حَرَامٌ.

۳۲۳۴: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ.

☆ خلاصۃ الباب صاحب ہدایہ نے سبع کی تعریف یوں کی ہے والسبع کل مختطف منتهب جارح قاتل عادۃ یعنی سبع ہر وہ جانور ہے جو عادۃً اچک لینے والا غارت گرجھی کرنے والا۔ قاتل اور ناحق حملہ کرنے والا ہو۔ کچلیوں والے درندے جو دانتوں سے شکار کر کے کھاتے ہیں جیسے شیر، بھیڑیا، چیتا، سیاہ گوش، بچو، لومڑی، جنگلی بلی وغیرہ ان کا گوشت

۳۲۳۵: حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَرَمَاتے ہیں کہ جنگِ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندہ اور پنجے والے پرندہ کو کھانے سے منع فرمایا۔

۳۲۳۶: حضرت ابو ثعلبہ خثنی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ہر دانت والے درندے کو کھانے سے منع فرمایا۔

۳۲۳۷: امام زہری فرماتے ہیں، جب تک میں شام نہیں گیا تب تک میں نے یہ حدیث نہیں سنی تھی۔

۳۲۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر دانت والے درندے کا کھانا حرام ہے۔

۳۲۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جنگِ خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے درندہ اور پنجے والے پرندہ کو کھانے سے منع فرمایا۔

کھانا احناف، ابراہیم نخعی، امام شافعی، امام احمد، ابو ثور، اصحاب حدیث اور اکثر اہل علم کے نزدیک جائز نہیں۔ بچہ گیر پرندے جو اپنے چنگل سے شکار کرتے ہیں جیسے شکرہ، عقاب، باز، شاہین، گدھ، کوا وغیرہ ان کا کھانا بھی احناف، نخعی، امام شافعی، امام احمد، ابو ثور اور اکثر اہل علم کے نزدیک جائز نہیں۔ امام مالک، لیث بن سعد، اوزاعی، یحییٰ بن سعید کے نزدیک پرندوں میں سے کوئی چیز حرام نہیں۔ یہی ابن عباس اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

۱۴: بَابُ الذِّئْبِ وَالتَّغْلَبِ

پاب: بھیڑیے اور لومڑی کا بیان

۳۲۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ابْنِ الْمُخَارِقِ عَنْ جَبَّانِ بْنِ جَزْعٍ عَنْ أَحِبِّهِ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْعٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَشْتُكَ لِأَسْأَلَكَ عَنْ أَحْنَشِ الْأَرْضِ مَا تَقُولُ فِي التَّغْلَبِ قَالَ وَمَنْ يَأْكُلُ التَّغْلَبَ؟ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَقُولُ فِي الذِّئْبِ؟ قَالَ وَيَا كُلَّ الذِّئْبِ أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ؟

۳۲۳۵: حضرت خزیمہ بن جزءؓ فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اسلئے حاضر ہوا کہ آپؐ سے زمین کے کچھ جانوروں کی بابت دریافت کروں۔ آپؐ لومڑی کی بابت کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: لومڑی کون کھاتا ہے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپؐ بھیڑیے کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: جس میں بھلائی اور خیر ہو وہ بھلا لومڑی کھائے گا؟

۱۵: بَابُ الصَّبُعِ

پاب: بچو کا حکم

۳۲۳۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْدٍ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ (وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ) قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الصَّبُعِ أَصِيدَ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَكَلَهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَشَى سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ.

۳۲۳۶: حضرت عبد الرحمن بن ابی عمارؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے بچو کے متعلق دریافت کیا کہ یہ شکار ہے؟ فرمایا: جی ہاں! میں نے عرض کیا: میں اسے کھا سکتا ہوں؟ فرمایا: جی ہاں۔ میں نے عرض کیا: یہ بات آپؐ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ فرمایا: جی ہاں۔

۳۲۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ابْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ جَبَّانِ بْنِ جَزْعٍ عَنْ خُزَيْمَةَ ابْنِ جَزْعٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا تَقُولُ فِي الصَّبُعِ قَالَ وَمَنْ يَأْكُلُ الصَّبُعَ.

۳۲۳۷: حضرت خزیمہ بن جزءؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم بچو کی بابت کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: کون ہے جو بچو کھائے۔

خلاصۃ الباب ☆ بعض حضرات کا یہی مذہب ہے کہ بچو حلال ہے حنفیہ کے نزدیک یہ درندہ ہے اور درندوں کی طرح اس کا کھانا بھی حرام ہے حضرات حنفیہ کی دلیل حدیث ۳۲۳۷ ہے اس کے علاوہ حدیث ابوالدرداءؓ ہے جس کی تخریج امام احمد اسحاق بن راہویہ اور ابویعلیٰ موصلی نے اپنے اسانید میں عبد اللہ بن یزید سعدی سے کی ہے۔ اور حدیث خزیمہ بن جزءؓ

ہے جس کی تخریج امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے۔ نیز حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما ہے جس کی تخریج امام مسلم اور امام ابو داؤد رحمہم اللہ نے کی ہے۔

باب: گوہ کا بیان

۱۶: بَابُ الصَّبِّ

۳۲۳۸: حضرت ثابت بن یزید انصاریؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبیؐ کے ساتھ تھے۔ لوگوں نے بہت سی گوہ پکڑ کر بھونیں اور کھانے لگے۔ میں نے بھی ایک گوہ پکڑی اور بھون کر نبیؐ کی خدمت میں پیش کی۔ آپؐ نے ایک شاخ لی اور اس سے اپنی انگلیوں پر شمار کرنے لگے۔ پھر فرمایا: بنی اسرائیل کے ایک گروہ کی صورتیں مسخ کی گئیں اور زمین کے جانوروں کی صورتیں ان کو دی گئیں۔ مجھے معلوم نہیں۔ ہو سکتا ہے وہ یہی ہو۔ میں نے عرض کیا: لوگوں نے تو بھون بھون کر خوب کھائیں۔ تو آپؐ نے نہ خود کھائی نہ منع فرمایا۔

۳۲۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ يَزِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَابَ النَّاسُ ضَبَابًا فَاشْتَوَوْهَا فَأَكَلُوهَا مِنْهَا فَاصْبَتْ مِنْهَا ضَبًّا فَشَوِيئَتْ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ جَرِيدَهُ فَجَعَلَ يُعَدُّ بِهَا أَصَابِعَهُ فَقَالَ إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِيخَتْ دَوَابٌّ فِي الْأَرْضِ وَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلَّهَا هِيَ فَقُلْتُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ اشْتَوَوْهَا فَأَكَلُوهَا فَلَمْ يَأْكُلْ وَلَمْ يَنْهَ.

۳۲۳۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کی حرمت بیان نہیں فرمائی، البتہ اسے ناپسند فرمایا اور یہ عام چرواہوں کی خوراک ہے اور اللہ نے اس سے بہت لوگوں کو نفع بخشا اور اگر میرے پاس گوہ ہوتی تو میں ضرور کھاتا۔

۳۲۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الْهَرَوِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُحَرِّمِ الصَّبَّ وَلَكِنْ قَدَرَهُ وَإِنَّهُ لَطَعَامٌ غَامِةٌ الرِّعَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَنْفَعُ بِهِ غَيْرَ وَاحِدٍ وَلَوْ كَانَ عِنْدِي لَا كَلْتُهُ.

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسا ہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۳۲۴۰: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ نماز سے فارغ ہوئے تو اہل صفہ میں سے ایک شخص نے پکار کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول!

۳۲۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَادَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ

الصُّفَّةِ حِينَ انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَرْضَنَا أَرْضٌ مَضْبُةٌ فَمَا تَرَى فِي الصَّبَابِ قَالَ بَلَغَنِي أَنَّهُ أُمَّةٌ مُسْحَتْ فَلَمْ يَأْمُرْ بِهِ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُ.

ہمارے علاقہ میں گوہ بہت ہوتی ہے۔ گوہ کے متعلق آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ ایک گروہ کی شکلیں مخ کر دی گئی تھیں، گوہ کی صورت میں۔ نیز آپ نے کھانے کا حکم بھی نہ دیا اور منع بھی نہ فرمایا۔

۳۲۴۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمَصِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيْفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْسِي بِضَبِّ مَشْوِيٍّ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ فَأَهْوَى بِيَدِهِ لِيَأْكُلَ مِنْهُ فَقَالَ لَهُ مَنْ حَضَرَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! إِنَّهُ لَحُمٌ ضَبِّ فَرَفَعَ يَدَهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ خَالِدٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْرَامُ الضَّبِّ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَارِضِي فَأَجِدُنِي أَغَافُهُ قَالَ فَأَهْوَى خَالِدٌ إِلَى الضَّبِّ فَأَكَلَ مِنْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ.

۳۲۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا أَحْرَمُ يُعْنَى الضَّبُّ.

۳۲۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَرَرْنَا بِمَرِّ الظُّهْرَانِ فَأَنفَجْنَا أَرْضَنَا فَسَعَوْا عَلَيْهَا فَلَعَبُوا فَسَعَيْتُ حَتَّى أَذَرْتُهَا فَاتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثْتُ بِعَجْزِهَا وَوَرِكَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهَا.

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ خالد بن ولیدؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ کی خدمت میں بھیجی ہوئی گوہ پیش کی گئی جب آپؐ کے قریب کی گئی تو آپؐ نے کھانے کیلئے ہاتھ بڑھایا۔ حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ گوہ کا گوشت ہے۔ اس پر آپؐ نے اس سے ہاتھ اٹھالیا تو حضرت خالدؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا گوہ حرام ہے؟ فرمایا: نہیں! حرام تو نہیں لیکن ہمارے علاقہ میں ہوتی نہیں، اس لیے مجھے پسند نہیں تو حضرت خالدؓ نے ہاتھ گوہ کی طرف بڑھایا اور گوہ کھائی حالانکہ رسول اللہ ﷺ ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔

۳۲۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا أَحْرَمُ يُعْنَى الضَّبُّ.

۳۲۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَرَرْنَا بِمَرِّ الظُّهْرَانِ فَأَنفَجْنَا أَرْضَنَا فَسَعَوْا عَلَيْهَا فَلَعَبُوا فَسَعَيْتُ حَتَّى أَذَرْتُهَا فَاتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثْتُ بِعَجْزِهَا وَوَرِكَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهَا.

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گوہ کو حرام نہیں کہتا۔

باب: خرگوش کا بیان

۳۲۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَرَرْنَا بِمَرِّ الظُّهْرَانِ فَأَنفَجْنَا أَرْضَنَا فَسَعَوْا عَلَيْهَا فَلَعَبُوا فَسَعَيْتُ حَتَّى أَذَرْتُهَا فَاتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثْتُ بِعَجْزِهَا وَوَرِكَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهَا.

۳۲۴۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُهْدِيٍّ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَرَرْنَا بِمَرِّ الظُّهْرَانِ فَأَنفَجْنَا أَرْضَنَا فَسَعَوْا عَلَيْهَا فَلَعَبُوا فَسَعَيْتُ حَتَّى أَذَرْتُهَا فَاتَيْتُ بِهَا أَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثْتُ بِعَجْزِهَا وَوَرِكَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهَا.

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ ہم مر الظہر ان نامی جگہ سے گزرے۔ ہم نے ایک خرگوش کو چھیڑا اور اسے پکڑنے کے لیے دوڑے لیکن بالآخر تھک گئے۔ پھر میں دوڑا اور میں نے اسے پکڑ لیا اور حضرت ابو طلحہؓ کے پاس لایا۔ انہوں نے اسے ذبح کیا اور اس کی ران اور سرین کا حصہ نبی ﷺ کے پاس بھیجا۔ آپ ﷺ نے قبول فرمایا۔

۳۲۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
أَنبَأَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِأَرْنَبَيْنِ
مُعَلَّقَتُهُمَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ هَذَيْنِ الْأَرْنَبَيْنِ فَلَمْ
أَجِدْ خَبِيذَةً أَذْكِيهِمَا بِهَا فَذَكَيْتُهُمَا بِمَرْوَةِ أَفْأَكُلُ قَالَ
كُلْ

۳۲۴۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ وَاصِحٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ عَنْ
حَبَّانَ بْنِ جَزْءٍ عَنْ أَخِيهِ خُرَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُكَ لِأَسْأَلَكَ عَنْ أَحْشَاشِ
الْأَرْضِ مَا تَقُولُ فِي الصَّبِّ قَالَ لَا أَكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ قَالَ قُلْتُ
فَإِنِّي أَكُلُ مِمَّا لَمْ تُحَرِّمْ وَلَمْ ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فَقَدْ ثَأَمْتُ مِنَ الْأَمَمِ وَرَأَيْتُ خَلْقًا رَأَيْتُ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُ فِي الْأَرْنَبِ ؟ قَالَ
لَا أَكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ قُلْتُ فَإِنِّي أَكُلُ مِمَّا لَمْ تُحَرِّمْ وَلَمْ ؟ يَا
رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ثُبْتُ أَنَّهَا تَذْمَى

کیا: اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم خرگوش کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ فرمایا: خود کھاتا نہیں اور دوسروں
کیلئے حرام نہیں بتاتا۔ میں نے عرض کیا: جس چیز کی حرمت آپ بیان نہ فرمائیں میں اُسے کھاؤں گا اور آپ خود کیوں نہیں
کھاتے؟ فرمایا: مجھے بتایا گیا ہے کہ اسے حیض آتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ احناف اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک خرگوش حلال ہے۔ ان احادیث کی بناء پر۔ صاحب ہدایہ نے
عقلی دلیل یہ دی ہے کہ خرگوش درندوں میں سے ہے اور نہ مردار خور جانوروں میں سے یہ تو ہرن کے مشابہ ہو گیا اور
ہرن کا کھانا بالاتفاق جائز ہے۔

باب: جو مچھلی مر کر سطح آب پر

۱۸: بَابُ الطَّافِي مِنْ صَيْدِ

آجائے؟

الْبَحْرِ

۳۲۴۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ مِنْ آلِ بْنِ الْأَزْرُقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَحْرُ الطَّهُورُ مَاءٌ هِ الْجِلُّ مَيْتُهُ.

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے اور پانی کا مُردار حلال ہے۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بَلَعْنِي عَنْ أَبِي غُبَيْدَةَ الْجَوَادِ أَنَّهُ قَالَ هَذَا يَصِفُ الْعِلْمَ لِأَنَّ الدُّنْيَا بَرٌّ وَبَحْرٌ فَقَدْ أَفْكَكَ فِي الْبَحْرِ وَبَقِيَ الْبَرُّ.

امام ابن ماجہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ جواد نے فرمایا: یہ حدیث نصف علم ہے کیونکہ دنیا بحر و بر ہے تو بحر کا حکم اس میں بیان ہو گیا اور بر کا باقی رہ گیا۔

۳۲۴۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَلْقَى الْبَحْرُ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوا وَمَاتَ فِيهِ فَطَفَا فَلَا تَأْكُلُوهُ.

۳۲۴۷: حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو دریا کنارہ پر ڈال دے یا پانی کم ہونے سے مرجائے وہ تم کھا سکتے ہو اور جو دریا میں مر کر اوپر تیرنے لگے (اور اُس کا پیٹ اوپر کی طرف ہو یعنی طانی ہو) تو اُسے مت کھاؤ۔

خلاصۃ الباب ☆ امام مالک اور اہل علم کی ایک جماعت اور ایک قول میں امام شافعی بھی قائل ہیں کہ دریائی جانور علی الاطلاق حلال نہیں البتہ امام شافعی کہتے کتے خنزیر اور انسان کا استثناء کیا ہے کہ یہ حلال نہیں۔ ان حضرات کی دلیل احادیث باب ہیں اور آیت احل لکم صید البحر کہ تمہارے لئے سمندر کا شکار حلال ہے۔ احناف کے نزدیک سمندر اور دریا کا کوئی جانور حلال نہیں سوائے مچھلی کہ وہ حلال ہے۔ احناف فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ویسبحم علیہم السجائن کہ وہ پیغمبران پر خبیث چیزوں کو حرام کرتا ہے۔ اور مچھلی کے علاوہ سب خبیث ہیں اور ظاہر ہے کہ مچھلی کے علاوہ دیگر جانوروں کو طہایع سلیم مکروہ جانتی اور ان سے گھن کرتی ہیں نیز بہت سے دریائی جانوروں کی ممانعت حدیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ حضرت عبد الرحمن بن عثمان قرشی کی حدیث ہے جس کی تخریج امام ابو داؤد احمد اسحاق بن راہویا حاکم اور طیلسی نے کی ہے۔ آیت کریمہ کا جواب یہ ہے کہ اس میں لفظ صید سے مراد اسم نہیں جو ذات شکار ہے بلکہ اس سے مراد مصدر ہے یعنی اصطیاد۔ شکار کھیلنا اور یہ صرف حلال جانوروں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ کھانے کے علاوہ دیگر منافع کے لئے شیر وغیرہ کا شکار کرنا بھی جائز ہے۔ اور جو مچھلی بغیر آفت اپنی موت مر کر پانی کی سطح پر آ گئی ہو اور اس کا پیٹ آسمان کی طرف ہو یعنی وہ چت ہو گئی ہو جس کو مک طانی کہتے ہیں ہمارے احناف کے نزدیک اس کا کھانا مکروہ ہے۔ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک طانی مچھلی کے کھانے میں کوئی حرج نہیں۔ احناف کی دلیل ۳۲۴۷ حدیث باب ہے اور اس حدیث کی تخریج امام ابو داؤد نے بھی کی یعنی جس مچھلی کو دریا پھینک دے یا پانی ٹوٹ جائے تو اس کو کھاؤ اور جو اس میں مرجائے اور پانی کی سطح پر آ جائے اس کو مت کھاؤ۔

۱۹: بَابُ الْغُرَابِ

پاب: کوئے کا بیان

۳۲۴۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ النَّيْسَابُورِيُّ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُوةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ يَأْكُلُ الْغُرَابَ وَقَدْ سَمَاهُ رَسُولُ اللَّهِ فَاسِقًا وَاللَّهِ مَا هُوَ مِنَ الطَّيِّبَاتِ.

۳۲۴۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ کون ہے جو کوؤں کو کھائے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو فاسق بتایا۔ بخدا! یہ پاکیزہ جانوروں میں سے نہیں۔

۳۲۴۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا الْمُسَوْدِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرِ الصَّدِيقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْحَيَّةُ فَاسِقَةٌ وَالْعُقْرَبُ فَاسِقَةٌ وَالْفَارَةُ فَاسِقَةٌ وَالْغُرَابُ فَاسِقٌ.

۳۲۴۹: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سانپ فاسق ہے اور بچھو فاسق ہے۔ چوہا فاسق ہے اور کوؤا فاسق ہے۔

اس حدیث کے راوی حضرت قاسم سے پوچھا گیا کہ کیا کوؤا کھایا جاسکتا ہے؟ فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے اس کو فاسق فرمانے کے بعد کون ہے جو اسے کھائے۔

فَقِيلَ لِلْقَاسِمِ أَبُو كُلِّ الْغُرَابِ؟ قَالَ مَنْ يَأْكُلُهُ بَعْدَ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَاسِقًا.

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں کوئے سے مراد دیسی کوا ہے جو مردار اور ناپاکی کھاتا ہے جس کی گردن کا رنگ بیروں کی بہ نسبت سفید ہوتا ہے اس کا کھانا حرام ہے کیونکہ یہ حیوانات جبثیہ فاسقہ کے ساتھ ملحق ہے لیکن غراب زرع (کھیتی کا کو) حلال ہے کیونکہ یہ دانہ کھاتا ہے ناپاکی نہیں کھاتا اور نہ سباع طیور میں ہے پس یہ نہ خبائث میں سے ہے اور نہ حدیث مذکور کی نہیں میں داخل ہے۔ ائمہ ثلاثہ کا اصح قول یہی ہے۔

۲۰: بَابُ الْهَرَّةِ

پابی: بلی کا بیان

۳۲۵۰: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ أَنبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا عُمَرُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْهَرَّةِ وَتَمْنِهَا.

۳۲۵۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بلی کا گوشت حرام ہے۔ یہی مذہب ہے ابو ہریرہ امام ابو یوسف کا کہ بلی کا بچنا مکروہ ہے طیبی فرماتے ہیں یہ حکم اس وقت ہے کہ جب بلی میں نفع نہ ہو لیکن اگر وہ نافع ہو تو اکیلی بیع صحیح ہے اور اس کا شمن حلال ہے جمہور ائمہ کا یہی مذہب ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الاطعمہ

کھانوں کے ابواب

۱: بَابُ اطْعَامِ الطَّعَامِ

۳۲۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ
عَوْفٍ عَنْ زُرَّارَةَ ابْنِ أَوْفَى حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ قِبَلَهُ وَقِيلَ قَدْ قَدِمَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ قَدْ قَدِمَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَجَنَّتْ فِي النَّاسِ
لَا نَظَرَ فَلَمَّا تَبَيَّنَتْ وَجْهَهُ عَرَفَتْ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ
بِوَجْهِ كَذَّابٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ سَمِعَتْهُ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ (يَا
أَيُّهَا النَّاسُ! أَفْشُوا السَّلَامَ وَاطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا
الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ يَوْمَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ
بِسَلَامٍ).

۳۲۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ ثَنَا حَجَّاجُ بْنُ
مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَلِمَانُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَنْ
نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ: "أَفْشُوا السَّلَامَ وَاطْعِمُوا الطَّعَامَ وَكُونُوا إِخْوَانًا
كَمَا أَمَرَكُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ."

۲: بَابُ: کھانا کھلانے کی فضیلت

۳۲۵۱: حضرت عبد اللہ بن سلامؓ فرماتے ہیں کہ جب نبیؐ مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ آپؐ کی طرف چلے اور تین بار اعلان ہوا کہ اللہ کے رسولؐ تشریف لا چکے۔ لوگوں میں میں بھی حاضر ہوا تا کہ آپؐ کو دیکھوں۔ جب میں نے غور سے آپؐ کا چہرہ انور دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ چہرہ جھوٹے شخص کا نہیں (کیونکہ سابقہ کتب میں جو نشانیاں پڑھ رکھی تھی سب بعینہ آپؐ میں موجود تھیں) چنانچہ سب سے پہلے میں نے آپؐ کو جو بات فرماتے سنا وہ یہ تھی: اے لوگو! سلام کو عام رواج دو کھانا کھاؤ فرشتوں کو جوڑو اور رات کو جب لوگ بخواب ہوں نماز پڑھو تو تم سلامتی سے جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

۳۲۵۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلام کو رواج دو اور کھانا کھاؤ اور بھائی بھائی بن جاؤ جیسے تمہیں اللہ (عزوجل) نے حکم دیا ہے۔

۳۲۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
 يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو
 أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ
 الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ (تُبْطِغُمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ
 عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ).
 ۳۲۵۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے
 ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے دریافت کیا: اے
 اللہ کے رسول! اسلام (میں) کونسا (عمل) سب سے
 بہتر (پسندیدہ) ہے؟ فرمایا: تو کھانا کھلائے اور سلام
 کہے جان پہچان والے کو اور انجان کو۔

خلاصۃ الباب ☆ انْجَفَلَ النَّاسُ اِی مَضُو اِلَیْهِ (یعنی لوگ آپ کی طرف گئے دوڑتے ہوئے) ہمارے نبی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم کی نصیحتیں اور تعلیمات بہت عمدہ ہیں ان کو اپنانے میں سعادت اور خوش نصیبی مضمر ہے اور جنت میں جانے کا
 وسیلہ ہیں۔ حدیث ۳۲۵۳: شیخ عبدالغنی فرماتے ہیں ابتداً سلام کرنا سنت ہے اور سلام کا جواب دینا واجب ہے اور
 جماعت کی طرف سے ایک یا چند لوگوں کا سلام کرنا سب کی طرف سے کافی ہے اور افضل یہ ہے کہ سب ابتداءً سلام کریں
 اور سب جواب دیں اور اقل درجہ یہ ہے کہ السلام علیکم کہے اور کامل یہ ہے کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہے جواب میں
 افضل یہ ہے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور ابتداً علیکم السلام کہنا مکروہ ہے۔ اتنی اونچی آواز سے سلام کرے اور جواب
 دے کہ دوسرا سن لے اور فوراً جواب دینا واجب ہے اور اگر کسی غائب شخص نے سلام بھیجا ہو یا خط میں سلام پڑھا ہو تب بھی
 فوراً کہنا ضروری ہے۔

۲: طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي

باب: ایک شخص کا کھانا دو کے لیے کافی ہو

جاتا ہے

الْإِثْنَيْنِ

۳۲۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ
 زَيْدٍ الْأَسَدِيُّ أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَنبَأَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي
 الْإِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي
 الثَّمَانِيَةَ).

۳۲۵۴: حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص کا کھانا دو کے
 لیے اور دو کا چار کے لیے اور چار کا آٹھ کے لیے کافی
 ہو جاتا ہے۔ (یعنی نہ صرف برکت ہو جاتی ہے بلکہ بوجہ
 ایثار کفایت بھی کرتا ہے)۔

۳۲۵۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ
 مُوسَى ثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا عُمَرُ وَبْنُ دِينَارٍ قَهْرَ مَا نِ آلِ
 الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 جَدِّهِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّ طَعَامَ
 الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الثَّلَاثَةَ وَالْأَرْبَعَةَ وَإِنَّ طَعَامَ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي

۳۲۵۵: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ارشاد فرمایا: بلاشبہ ایک شخص کا کھانا دو کے لیے کفایت
 کرتا ہے اور دو کا کھانا تین چار (اشخاص) کے لیے
 کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا پانچ چھ کے لیے کفایت

الْخَمْسَةَ وَالسِّتَةَ.

کرتا ہے۔

☆ خلاصۃ الباب امام نووی فرماتے ہیں اس حدیث سے ترغیب دی ہے دوسروں کو کھانے میں شریک کرنے کی اور کھانے میں مساوات کی بھی ترغیب دی ہے اگرچہ کھانا کم ہو اس سے مقصود بھی حاصل ہوتا ہے بھوک کا مٹانا اور تمام حاضرین کو برکت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔

۳: بَابُ الْمُؤْمِنِ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ

باب: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور

کافر سات آنتوں میں

وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ

۳۲۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَدِيَّ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَارِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ).

۳۲۵۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

۳۲۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُثَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَ الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ.

۳۲۵۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

۳۲۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَ الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ).

۳۲۵۸: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں۔

☆ خلاصۃ الباب شیخ عبد الغنی فرماتے ہیں اس حدیث میں مؤمن کو کم کھانے کی تعلیم دی کہ وہ کم کھائے اور بعض نے اس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ یہ الفاظ ایک خاص آدمی کے بارے میں فرمائے جو کھانا بہت کھاتا تھا جب وہ مسلمان ہوا تو اس نے کھانا کم کھانا شروع کر دیا۔ امام نووی فرماتے ہیں اس کی تاویل کئی طرح ہو سکتی ہے (۱) یہ بطور مثال کے فرمایا۔ (۲) کہ مؤمن اللہ کا نام لے کر کھانا شروع کرتا ہے اس کے ساتھ شیطان شریک نہیں ہوتا اور کافر کے ساتھ شیطان بھی شریک ہو جاتا ہے۔

۴: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُعَابَ الطَّعَامُ

پاب: کھانے میں عیب نکالنا منع ہے

۳۲۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثَنَا سُفْيَانُ

۳۲۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ إِنْ رَضِيَهُ أَكَلَهُ وَلَا تَرَكَهُ.

کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ

کھانا پسند ہوتا تو تناول فرماتے ورنہ (خاموشی سے)

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

چھوڑ دیتے۔

مِثْلَهُ.

دوسری روایت بھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

قَالَ أَبُو بَكْرٍ: نُخَالِفُ فِيهِ يَقُولُونَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ. ایسی ہی ہے۔

خلاصہ الباب ☆ امام نووی فرماتے ہیں عیب یہ ہے کہ کھانا نمکین ہے یا یہ کہے نمک بہت کم ہے۔ کھانا ترش ہے البتہ یہ کہنا کہ مجھے کھانا پسند نہیں اس کو عیب نہیں کہتے۔

۵: بَابُ الْوُضُوءِ عِنْدَ

پاب: کھانے سے قبل ہاتھ دھونا

(اور کھلی کرنا)

الطَّعَامِ

۳۲۶۰: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمَغْلَسِ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ

۳۲۶۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سَلِيمٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

فرماتے ہیں کہ جو چاہے کہ اُس کے گھر میں خیر و برکت

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ أَحَبَّ

(اور دولت) زیادہ ہو تو اُسے چاہیے کہ جب صبح (یا

أَنْ يُكْثِرَ اللَّهُ خَيْرَ بَيْتِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ إِذَا خَضَرَ غَدَاؤُهُ وَإِذَا

شام) کا کھانا آئے تو ہاتھ دھوئے (اور کھلی کرے)

رَفَعَ).

اور جب دسترخوان اٹھایا جائے اُس وقت بھی۔

۳۲۶۱: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ثَنَا صَاعِدُ بْنُ عُبَيْدٍ

۳۲۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

الْحَزْرِيُّ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُجَارَةَ ثَنَا

کہ رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت کے بعد تشریف لائے

عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ الْمَكِّيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

تو کھانا پیش کیا گیا (آپ ﷺ حسب عادت فراغت

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ

کے بعد ہاتھ دھو چکے تھے)۔ ایک شخص نے عرض کیا:

فَأَتَى بِطَعَامٍ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا آتِيكَ بِوُضُوءٍ

اے اللہ کے رسول! وضو کا پانی لاؤں؟ فرمایا: کیا میں

قَالَ أُرِيدُ الصَّلَاةَ؟)

نماز پڑھنا چاہتا ہوں۔

☆ صاحب انباج فرماتے ہیں جب کھانے کے برتن اٹھائے جائیں تو وضو کا حکم دیا گیا ہے اس سے پہلے

خلاصہ الباب ☆ ہاتھوں کا دھونا اور کھلی کرنا ہے بہر حال کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کر کے یا ہاتھ دھونے کی برکت اور فائدہ فرمادیا ہے۔

حدیث ۳۲۶۱: غرض یہ ہے کہ نماز کے لئے وضو شرط ہے باقی کھانے وغیرہ کے لئے واجب نہیں ہے۔

۶: بَابُ الْأَكْلِ مُتَكِنًا

باب: تکیہ لگا کر کھانا

۳۲۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ أَبِي جَحْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا أَكُلُ مُتَكِنًا.

۳۲۶۲: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔

۳۲۶۳: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارِ الْحُمْصِيِّ ثَنَا أَبِي أَنبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ عَرَفٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً فَجَنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُكْبَتَيْهِ يَأْكُلُ فَقَالَ أَغْرَابِي مَا هَذِهِ الْجِلْسَةُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَنِي غِنْدًا كَرِيمًا وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا غِنْدًا.

۳۲۶۳: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بکری ہدیہ کی گئی۔ آپ ﷺ اکثروں بیٹھ کر (دونوں زانوں کے کھڑے کر کے) کھانے لگے۔ ایک دیہاتی نے کہا: یہ بیٹھنے کا کیسا انداز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے مہربان بندہ بنایا ہے اور مجھے تکبر و عناد کرنے والا مغرور نہیں بنایا۔

خلاصۃ الباب ☆ تکیہ لگا کر کھانا تکبر کی علامت ہے اور مسلمانوں کے لئے تواضع کا حکم ہے تکبر انسان کو ذلیل و خوار کرتا ہے اور تواضع سے عزت نصیب ہوتی ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ کرسی پر بیٹھ کر کھانا سنت کے خلاف ہے اور نصاریٰ سے مشابہت ہے۔ حدیث: ۳۲۶۳ کا مطلب یہ ہے کہ دونوں زانوں کھڑے کر کے بیٹھنا عاجزی اور انکساری کی علامت ہے نیز اس طرح بیٹھ کر کھانا کم خوری کی نشانی ہے ویسے کسی عذر کی بنا پر چار زانوں بیٹھنے کی بھی اجازت ہے۔

۷: بَابُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الطَّعَامِ

باب: کھانے سے قبل ”بسم اللہ“ پڑھنا

۳۲۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مِيسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ طَعَامًا فِي سِتَّةِ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ أَغْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلِقَمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا إِنَّهُ لَوْ كَانَ قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ لَكَفَّاهُمْ فَإِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ وَ آخِرِهِ.

۳۲۶۴: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چھ صحابہؓ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے۔ ایک دیہاتی آیا اور وہی نوالوں میں سب کھانا کھا گیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غور سے سنو! اگر یہ بسم اللہ کہتا تو کھانا تم سب کو کافی ہو جاتا۔ جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگے اور ”بسم اللہ“ کہنا بھول جائے تو کہے: ”بِسْمِ اللَّهِ فِي أَوَّلِهِ وَ آخِرِهِ“۔

۳۲۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سَفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ

۳۲۶۵: حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

غَزْوَةً عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَكُلُ (سَمِ اللّٰهِ غَزْوَةً جَلَّ)۔
میں کھانا کھا رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اللہ کا نام لے (یعنی بسم اللہ کہہ)۔

خلاصۃ الباب ☆ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پوری بسم اللہ الرحمن..... کہنا سنت ہے۔ اگر صرف بسم اللہ کہے تو بھی کافی ہے۔ اس حدیث میں بسم اللہ کی برکت بیان فرمائی گئی ہے اور اگر شروع میں بسم اللہ بھول جائے تو بسم فی اولہ و آخرہ کہے۔ حدیث: ۳۲۶۵ سے معلوم ہوا کہ کھانے کے آداب میں سے بسم اللہ کہنا بھی ایک ادب ہے۔

پاپ: دائیں ہاتھ سے کھانا

۸: بَابُ الْأَكْلِ بِالْيَمِينِ

۳۲۶۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، ثَنَا الْهَقْلُ بْنُ زِيَادٍ
ثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ
أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (لِيَ أَكُلْ أَحَدُكُمْ يَمِينِهِ وَلْيَشْرَبْ يَمِينِهِ
وَلْيَأْخُذْ يَمِينِهِ وَلْيُعْطِ يَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ
بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ وَيُعْطِي بِشِمَالِهِ وَيَأْخُذُ
بِشِمَالِهِ)۔

۳۲۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک دائیں ہاتھ سے کھائے، دائیں ہاتھ سے پئے، دائیں ہاتھ سے چیز لے اور دائیں ہاتھ سے ہی دے۔ اس لیے کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے، بائیں ہاتھ سے پیتا ہے، بائیں ہاتھ سے چیز دیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے ہی لیتا ہے۔

۳۲۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ
قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ وَهْبِ ابْنِ
كَثِيرٍ سَمِعَهُ مِنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ غُلَامًا فِي
حِجْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدَايَ تَطْبِشُ فِي
الصُّحُفَةِ فَقَالَ لِي (يَا غُلَامُ سَمِ اللَّهَ وَكُلْ يَمِينِكَ وَكُلْ
مِمَّا يَلِيكَ)۔

۳۲۶۷: حضرت عمر بن ابی سلمہؓ فرماتے ہیں کہ میں بچہ تھا اور نبی ﷺ کی تربیت میں تھا تو میرا ہاتھ (کھاتے وقت) پیالہ میں چاروں طرف گھومتا تھا۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے لڑکے! اللہ کا نام لیا کر اور دائیں ہاتھ سے کھایا کر اور اپنے سامنے سے کھایا کر۔

۳۲۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَّنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَأْكُلُوا
بِالشَّمَالِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِالشَّمَالِ۔

۳۲۶۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بائیں ہاتھ سے نہ کھایا کرو کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ شیطان والے کام نصاریٰ کرتے ہیں ان کی دیکھا دیکھی بعض مسلمان بھی ایسا کرتے ہیں ہر اچھا کام بائیں طرف سے شروع کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع نصیب فرمادے۔

۹: بَابُ لَعْقِ الْأَصَابِعِ

۳۲۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ غِيْنَةَ عَنْ عُمَرُو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعَقَهَا.

قَالَ سُفْيَانُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ قَيْسٍ يَسْأَلُ عُمَرُو بْنَ دِينَارٍ أَرَأَيْتَ حَدِيثَ عَطَاءٍ (لَا يَمْسَحْ أَحَدُكُمْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعَقَهَا) عَمَّنْ هُوَ ؟ قَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: فَإِنَّهُ حَدَّثَنَا عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَبْلَ أَنْهَا يَقْدَمَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَيْنَا وَ إِنَّمَا لَقِيَ عَطَاءٌ جَابِرًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي سَنَةِ جَاوَرٍ فِيهَا بِمَكَّةَ.

پاب: کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا

۳۲۶۹: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھا چکے تو اپنے ہاتھ نہ پونچھے یہاں تک کہ خود چاٹ لے یا دوسرے کو چٹا دے۔

حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن قیس کو دیکھا کہ عمرو بن دینار سے کہہ رہے ہیں بتائیے عطاء کی یہ حدیث کہ تم میں سے کوئی اپنے ہاتھ صاف نہ کرے جب تک کہ خود نہ چاٹ لے یا دوسرے کو نہ چٹا دے کس سے مروی ہے؟ فرمانے لگے: ابن عباسؓ سے۔ عمر بن قیسؓ نے کہا کہ عطاء نے ہمیں یہ حدیث جابرؓ سے روایت کر کے سنائی۔ عمر بن دینار نے کہا مجھے تو عطاء سے انہوں نے ابن عباسؓ سے روایت کی ایسے ہی یاد ہے۔ اُس وقت جابرؓ ہمارے پاس تشریف نہ لائے تھے اور عطاءؓ تو جابرؓ سے اس سال ملے جس سال وہ مکہ میں رہے تھے۔

۳۲۷۰: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنَانَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لَا يَمْسَحْ أَحَدُكُمْ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي فِي أَيِّ طَعَامِهِ الْبَرَكَةَ).

☆ خلاصۃ الباب ظاہر ہے کہ کھانا کھانے سے مالین وغیرہ انگلیوں کو لگ جاتا ہے تو کھانے سے فارغ ہو کر انگلیوں کو اچھی طرح چاٹ لینے سے کھانے کا کچھ حصہ بھی ضائع نہیں جاتا بلکہ وہ بھی پیٹ میں چلا جاتا ہے اور انسان کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اس کے کھانے کے کس حصہ میں اللہ نے برکت رکھی ہے اور ممکن ہے کہ کھانے کا یہی حصہ زیادہ بابرکت ہو جو انگلیوں کے ساتھ لگ گیا ہے لہذا ان کو تین دفعہ چاٹنے کا حکم دیا ہے۔

۱۰: بَابُ تَنْقِيَةِ الصَّحْفَةِ

پاب: پیالہ صاف کرنا

۳۲۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ

۳۲۷۱: حضرت ام عاصم فرماتی ہیں کہ ہم پیالہ میں کھانا

ہَارُونَ اَنْبَاْنَا أَبُو الْيَمَانِ الْبَرَاءُ قَالَ حَدَّثَنِي جَدَّتِي اُمُّ عَاصِمٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قِصْعَةٍ فَقَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ أَكَلَ فِي قِصْعَةٍ فَلَحِسَهَا اسْتَغْفَرْتُ لَهُ الْقِصْعَةَ).

کھا رہے تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام نبیشہ آئے اور کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو پیالہ میں کھانا کھائے پھر اُسے چاٹ کر صاف کر لے تو پیالہ اُس کے حق میں بخشش اور مغفرت کی دعا کرتا ہے۔

۳۲۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا: ثَنَا الْمُعَلَّى بْنُ رَاشِدٍ أَبُو الْيَمَانِ حَدَّثَنِي جَدَّتِي عَنْ رَجُلٍ مِنْ هَذَيْلٍ يُقَالُ لَهُ نُبَيْشَةُ الْكَبِيرُ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا نُبَيْشَةُ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قِصْعَةٍ لَنَا فَقَالَ: ثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ أَكَلَ فِي قِصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اسْتَغْفَرْتُ لَهُ الْقِصْعَةَ).

۳۲۷۲: حضرت ام عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ہم ایک پیالہ میں کھانا کھا رہے تھے کہ ہمارے پاس نبیشہ رضی اللہ عنہ آئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو پیالہ میں کھائے پھر اُسے چاٹ کر صاف کرے پیالہ اُس کے لیے استغفار کرتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جمادات میں بھی عقل و شعور ہوتا ہے اور بعض حضرات نے فرمایا کہ پیالہ صاف کرنا آدمی کے لئے مغفرت کا سبب ہے کیونکہ یہ عاجزی پر دلالت کرتا ہے۔

۱۱: بَابُ الْأَكْلِ مِمَّا يَلِيكَ

باب: اپنے سامنے سے کھانا

۳۲۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِذَا وَضَعْتَ الْمَائِدَةَ فَلْيَأْكُلْ مِمَّا يَلِيكَ وَلَا يَتَاوَلْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ جَلِيسِهِ).

۳۲۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دسترخوان اترے تو اپنے سامنے سے کھانا چاہیے اور اپنے ساتھی کے سامنے سے نہ کھانا چاہیے۔

۳۲۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا الْعَلَاءُ ابْنُ الْفَضْلِ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ أَبِي السُّوَيْبَةِ حَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عِكْرَاشٍ عَنْ أَبِيهِ عِكْرَاشِ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَفْطَةِ كَثِيرَةِ التَّرِيدِ وَلَوْ ذَكَ فَاقْبَلْنَا نَأْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ يَدِي فِي نَوَاحِيهَا فَقَالَ (يَا عِكْرَاشُ أَكُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَإِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ) ثُمَّ أَتَيْنَا بِطَبَقٍ فِيهِ أَلْوَانٌ مِنْ

۳۲۷۴: حضرت عکراش بن ذویب رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا جس میں بہت ساثرید اور خوب روغن تھا۔ ہم سب اسے کھانے لگے۔ میں نے اپنا ہاتھ پیالے کی سب طرفوں میں گھمایا تو آپ نے فرمایا: عکراش! ایک ہی جگہ سے کھاؤ کیونکہ یہ سب ایک ہی کھانا ہے پھر ایک طبق آیا جس میں کئی قسم

الرُّطْبِ فَجَالَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الطَّبَقِ وَقَالَ (يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَإِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ)۔
کی کھجوریں تھیں تو رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ طبق میں گھومنے لگا اور آپ ﷺ نے فرمایا: عکراش جہاں سے چاہو کھاؤ کیونکہ یہ مختلف قسم کی کھجوریں ہیں۔

☆ خلاصۃ الباب کھانے کے آداب میں ایک ادب یہ ہے کہ ایک قسم کا کھانا اپنی طرف سے کھانا چاہئے البتہ برتن میں مختلف قسم کی چیزیں ہوں تو ہاتھ ہر طرف چلا سکتا ہے۔

۱۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مِنْ ذِرْوَةِ الشَّرِيدِ
۳۲۷۵: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنُ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارِ الْجَمَصِيِّ ثَنَا أَبِي ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَرَفٍ الْحَضَبِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُسْرِ أَيْ بِقْصَعَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (كُلُوا مِنْ جَوْنِهَا وَذَرُّوا ذِرْوَتَهَا يُبَارَكْ فِيهَا)۔
۳۲۷۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ الدَّرَفِسِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي قُسَيْمَةَ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ اللَّيْثِيِّ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِرَأْسِ الشَّرِيدِ فَقَالَ (كُلُوا بِسْمِ اللَّهِ مِنْ حَوَالِهَا وَاعْفُوا رَأْسَهَا فَإِنَّ الْبَرَكَهَ تَأْتِيهَا مِنْ فَوْقِهَا)۔
۳۲۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا وَضِعَ الطَّعَامُ فَخَلُّوا مِنْ حَافَتِهِ وَذَرُّوا وَسْطَهُ فَإِنَّ الْبَرَكَهَ تَنْزِلُ فِي وَسْطِهِ)۔
چاپ: شریذ کے درمیان سے کھانا منع ہے

۳۲۷۵: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے کناروں سے کھاؤ اور درمیان کی چوٹی چھوڑ دو۔ ایسا کرنے سے اس میں برکت ہوگی۔

۳۲۷۶: حضرت واہلہ بن اسحق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے شریذ کے درمیان اوپر کے حصہ پر دست مبارک رکھا اور فرمایا: اللہ کا نام لے کر اس کے ارد گرد سے کھاؤ اور اس اوپر کے حصہ کو چھوڑ رکھو اس لیے کہ برکت اوپر سے آتی ہے۔

☆ خلاصۃ الباب مطلب یہ ہے کہ اس کی بلندی سے نہ کھائے بلکہ نیچے کسی طرف سے کھائے تاکہ اوپر برکت باقی رہے کھانے کے آخر تک۔

۱۳: بَابُ اللَّقْمَةِ إِذَا سَقَطَتْ
۳۲۷۸: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ
چاپ: نوالہ نیچے گر جائے تو؟
۳۲۷۸: حضرت معقل بن یسار صحیح کا کھانا تناول فرما

عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يَتَغَدَّى إِذَا سَقَطَتْ مِنْهُ لُقْمَةٌ فَتَنَاوَلَهَا فَأَمَاطَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ أَدَى فَأَكَلَهَا فَتَغَامَزَ بِهِ الدَّهَاقَيْنِ فَقِيلَ أَصْلَحَ اللَّهُ الْأَمِيرَانِ هَؤُلَاءِ الدَّهَاقَيْنِ يَتَغَامَزُونَ مِنْ أَخَذِكَ اللَّقْمَةَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ هَذَا الطَّعَامُ قَالَ إِنِّي لَمْ أَكُنْ لِأَدْعَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِهَذِهِ الْأَعْجِمَانَا كُنْ نَأْمُرُ أَحَدَنَا إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَتُهُ أَنْ يَأْخُذَهَا فَيَمِيطَ مَا كَانَ فِيهَا مِنْ أَدَى وَيَأْكُلَهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ.

رہے تھے کہ ایک نوالہ گر گیا۔ انہوں نے وہ نوالہ لیا اور جو کچرا اُس پر لگ گیا تھا صاف کیا اور کھا لیا۔ اس پر عجمی دہقانوں نے ایک دوسرے کو آنکھ سے اشارے کیے (کہ امیر ہو کر گرا ہوا نوالہ اٹھایا اور کھا لیا) تو کسی نے کہہ دیا اللہ امیر کو اصلاح پر رکھے۔ یہ دھقان ایک دوسرے کو آنکھوں سے اشارے کر رہے ہیں کہ آپ کے سامنے یہ کھانا ہے پھر بھی آپ نے نوالہ اٹھالیا۔ فرمانے لگے: ان عجمیوں کی خاطر میں اس عمل کو نہیں چھوڑ سکتا جو میں نے رسول اللہ سے سنا ہے۔ ہم میں سے جب کسی کا نوالہ گر جاتا تو اُسے حکم ہوتا کہ اسے اٹھالے اور جو کچرا وغیرہ لگا ہے صاف کر کے کھالے اور شیطان کیلئے نہ چھوڑے۔

۳۲۷۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِذَا وَقَعَتِ اللَّقْمَةُ مِنْ يَدِ أَحَدِكُمْ فَلْيَمْسَحْ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْأَدَى وَلْيَأْكُلْهَا).

۳۲۷۹: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے ہاتھ سے نوالہ گر جائے تو اس پر جو کچرا وغیرہ لگا ہو صاف کر کے کھالے۔

خلاصۃ الباب ☆ صحابہ کرام کی یہی شان تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کسی کی پرواہ نہیں کرتے تھے لا بدعھا للشیطن یعنی اگر لقمہ نہیں اٹھائے گا تو وہ شیطان کا ہو جائے گا اس لئے اس نے اللہ کی نعمت کو ضائع کیا اس کو حقیر جانا یہی چیز متکبروں کی عادت میں سے ہے اور اس لقمہ کو کھانے سے مانع تکبر ہے اور یہ شیطانی عمل ہے اور یہ حقیقت بھی ہو سکتا ہے کہ شیطان کھانے کی کوشش کرتا ہے جیسا کہ شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے واقعہ نقل فرمایا ہے۔

۱۴: بَابُ فَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ

۳۲۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (كَمَلُ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَآسِيَةُ امْرَأَةِ فِرْعَوْنَ وَإِنْ فَضَّلَ عَائِشَةُ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضَلِ الثَّرِيدِ عَلَى الطَّعَامِ)

۳۲۸۰: حضرت اب موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردوں میں بہت سے کامل ہوئے اور عورتوں میں کوئی کمال کو نہ پہنچی سوائے مریم بنت عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کے اور عائشہؓ باقی عورتوں سے ایسے ہی افضل ہے۔ جیسے ثرید

سَائِرِ الطَّعَامِ.

باقی کھانوں سے افضل ہے۔

۳۲۸۱: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنَبَا مُسْلِمَ بْنَ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النَّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ.

۳۲۸۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ باقی عورتوں سے ایسے ہی افضل ہے جیسے ثرید باقی کھانوں سے افضل ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ثرید تمام کھانوں میں لذیذ مقوی اور جلد ہضم ہو جانے والا کھانا ہے اور بہت اعلیٰ ہے۔ اسی طرح ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بھی تمام مسلمان عورتوں پر فضیلت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چہیتی بیوی ہیں۔ مسلمانوں کو ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بہت نفع ہوا ہے ہزار ہا مسائل آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وساطت سے ہم تک پہنچے۔

۱۵: بَابُ مَسْحِ الْيَدِ بَعْدَ الطَّعَامِ

باب: کھانے کے ہاتھ پونچھنا

۳۲۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمِصْرِيُّ أَبُو الْحَارِثِ الْمُرَادِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا زَمَانَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ قَلِيلٌ مَا نَجِدُ الطَّعَامَ فَإِذَا نَحْنُ وَجَدْنَاهُ لَمْ يَنْلَنَّا مَنَادِيلَ إِلَّا أَكْفُنَا وَسَوَّاعِدْنَا وَأَقْدَمْنَا ثُمَّ نَصَلْبِي وَلَا نَتَوَضَّأُ.

۳۲۸۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہمیں کم ہی کھانا میسر آتا تھا۔ جب ہمیں کھانا ملتا تو ہمارے رومال اور تولے ہماری ہتھیلیاں اور بازو اور پاؤں ہی ہوتے تھے اس کے بعد ہم نماز پڑھ لیتے تھے اور ہاتھ بھی نہ دھوتے تھے۔

قال أَبُو عَبْدِ اللَّهِ غَرِيبٌ 'أَيْسَ إِلَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ.

خلاصۃ الباب ☆ یعنی کبھی کبھار ایسا بھی ہو جاتا تھا ورنہ کھانے کے بعد ہاتھ دھونا مستحب ہے اور ممکن ہے کہ یہ مراد ہو کہ کھانے کے بعد نماز والا وضو نہ کرتے تھے کیونکہ پہلے سے با وضو ہوتے تھے اور کھانا کھانے سے وضو برخاست نہیں ہوتا۔

۱۶: بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ

باب: کھانے کے بعد کی دعا

۳۲۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُجَّاجٍ عَنْ رِيَّاحِ بْنِ عَبْدِ عَنْ مَوْلَى أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا قَالَ (الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَ جَعَلَنَا مُسْلِمِينَ).

۳۲۸۳: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھا لیتے تو فرماتے: ”تمام تعریفیں اُس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا۔“

۳۲۸۴: حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کے سامنے سے جب کھانا وغیرہ اٹھایا جاتا تو فرماتے: ”اللہ کی حمد و ثناء بہت زیادہ اور پاکیزہ برکت والی حمد و ثناء لیکن یہ حمد و ثناء اللہ کے لیے کافی نہیں، نہ اللہ کو چھوڑا جاسکتا ہے اور نہ اس سے کوئی بے نیاز ہو سکتا ہے۔ اے ہمارے رب (ہماری دعا سن لے)۔“

۳۲۸۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا رُفِعَ طَعَامُهُ أَوْ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مُؤَدِّعٍ وَلَا مُسْتَفْنَى عَنْهُ رَبَّنَا.

۳۲۸۵: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کھانے کے بعد یہ کہے: ”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور مجھے عطا فرمایا۔ میری طاقت اور زور کے بغیر اُس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔“

۳۲۸۵: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَبْدِ الرَّحِيمِ عَنْ سَهْلِ ابْنِ مُعَاذٍ بِنِ أَنَسِ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةَ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

☆ خلاصۃ الباب کھانا پینا انسان کی بنیادی ضروریات میں سے ہے اس سے جسم بن سکتا ہے جو کھانا پینا جسم کے قوام کا شکر ہے۔ آگے وجعلنا مسلمین روح کے قوام کا شکر ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ہمیں مسلمان بنا کر ہمارے لئے روحانی غذا کا سامان بہم پہنچا دیا ہے تو اس طرح پورا جملہ گویا جسمانی اور روحانی ہر دو لحاظ سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا ذریعہ ہے۔

باب: مل کر کھانا

۱۷: بَابُ الْاجْتِمَاعِ عَلَى الطَّعَامِ

۳۲۸۶: حضرت وحشیؓ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم کھانا کھاتے ہیں لیکن سیر نہیں ہوتے۔ فرمایا: تم الگ الگ کھاتے ہو گے؟ عرض کیا: جی ہاں! فرمایا: مل کر کھایا کرو اور کھانے سے قبل اللہ کا نام لیا کرو۔ اس سے تمہارے کھانے میں برکت ہوگی۔

۳۲۸۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَذَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالُوا ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا وَحْشِيُّ بْنُ حَرْبٍ بِنِ وَحْشِيٍّ بِنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ وَحْشِيِّ أَنَّهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَأْكُلُ وَلَا نَشْبِعُ قَالَ فَلَعَلَّكُمْ تَأْكُلُونَ مُتَفَرِّقِينَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَاجْتَمِعُوا عَلَى طَعَامِكُمْ وَادْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ يَبَارِكْ لَكُمْ فِيهِ.

۳۲۸۷: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مل کر کھایا کرو۔ الگ الگ نہ ہوا کرو (یعنی اکٹھے مل بیٹھ کر کھایا کرو) اس لیے کہ برکت جماعت

۳۲۸۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى ثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا عُمَرُ وَ بِنِ دِينَارٍ قَهْرْمَانُ آلِ الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

(كُلُوا جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا فَإِنَّ الْبَرَكَهَ مَعَ الْجَمَاعَةِ). کے ساتھ ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں مل کر کھانے کی برکت بیان فرمائی۔ مل کر کھانے کا فائدہ یہ ہے کہ آپس میں محبت بڑھتی ہے کوئی کم کھانے والا ہوتا ہے اور کوئی زیادہ کھانے والا سب سیر ہو کر کھا لیتے ہیں غرض بہت فائدے ہوتے ہیں مل کر کھانے کے۔

۱۸: بَابُ النَّفْعِ فِي الطَّعَامِ

پاب: کھانے میں پھونک مارنا

۳۲۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُخَارِبِيُّ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْفُخُ فِي طَعَامٍ وَلَا شَرَابٍ وَلَا يَنْفُسُ فِي الْإِنَاءِ. حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کھانے پینے کی اشیاء میں پھونک نہ مارتے تھے اور نہ ہی برتن میں سانس لیتے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی برتن کے اندر نہ پھونکے اور نہ اس میں سانس لے البتہ دو تین سانسوں میں پئے ہر مرتبہ برتن کو اپنے منہ سے جدا کر دے تاکہ منہ یا ناک سے کوئی چیز برتن میں نہ کرے۔ سبحان اللہ کیسی پاکیزہ شریعت ہے اور کیسے عمدہ شریعت کے احکام ہیں۔

۱۹: بَابُ إِذَا آتَاهُ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ

پاب: جب خادم کھانا (تیار کر کے) لائے تو

کچھ کھانا اُسے بھی دینا چاہیے

فَلْيُتَاوَلْهُ مِنْهُ

۳۲۸۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ فَلْيُجْلِسْهُ فَلْيَأْكُلْ مَعَهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُتَاوَلْهُ مِنْهُ. حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے پاس اُس کا خادم کھانا لائے تو اُسے چاہیے کہ خادم کو بٹھا کر اپنے ساتھ کھانا کھلائے اگر خادم ساتھ نہ کھائے یا مالک کھانا نہ چاہے تو اس کھانے میں سے کچھ خادم کو دے دے۔

۳۲۹۰: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ الْمِصْرِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِذَا أَحَدُكُمْ قَرَّبَ إِلَيْهِ مَمْلُوكُهُ طَعَامًا قَدْ كَفَاهُ عَنَاءَهُ وَ حَرَّهُ فَلْيَدْعُهُ فَلْيَأْكُلْ مَعَهُ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَلْيَأْخُذْ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا غلام اُس کے سامنے کھانا رکھے تو غلام نے کھانا پکانے کی گرمی اور مشقت خود برداشت کرتے ہوئے مالک کو اس سے بچایا۔ اس لیے مالک کو چاہیے کہ غلام کو بلا لے کہ وہ بھی

اس کے ساتھ کھانا کھائے اگر ایسا نہ کرے تو ایک نوالہ ہی غلام کے ہاتھ پر رکھ دے۔

لَقَمَةً فَلْيَجْعَلْهَا فِي يَدِهِ.

۳۲۹۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُزْدِرِثِيِّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ خَادِمٌ أَخَذَ كُمْ بِطَعَامِهِ فَلْيَقْعِدْهُ مَعَهَا وَلْيَبَاوِلْهُ مِنْهُ فَإِنَّهُ هُوَ الَّذِي وَلِيَ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ.

۳۲۹۱: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کا خادم اس کے پاس کھانا لائے تو اُسے اپنے ساتھ بٹھالینا چاہیے یا کچھ کھانا دے دینا چاہیے کیونکہ کھانا پکانے کی گرمی اور مشقت خادم ہی نے برداشت کی۔

خلاصۃ الباب ☆ کیسی مروت اور احسان کرنے کا حکم دیا ہے کہ ایک نوکر و خادم جو تنخواہ پر کام کرتا ہے اس کو بھی اپنے ساتھ بٹھا کر محبت پیدا ہوتی ہے جس سے معاشرہ میں نظم و ضبط قائم رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اس پر مستزاد ہے۔

باب: خوان اور دستر کا بیان

۲۰: بَابُ الْأَكْلِ عَلَى الْخَوَانِ وَالسُّفْرَةِ

۳۲۹۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي الْفَرَاتِ الْأَسْكَافِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى خَوَانٍ وَلَا فِي سُكَّرَجَةٍ قَالَ فَعَلَى مَا كَانُوا يَأْكُلُونَ؟ قَالَ عَلَى السُّفْرَةِ.

۳۲۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُونُسَ الْجُبَيْرِيُّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ عَلَى خَوَانٍ حَتَّى مَاتَ.

۳۲۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے میز پر یا پشتری (چھوٹے چھوٹے برتنوں) میں کبھی کھانا نہ کھایا۔ پوچھا کہ پھر کس چیز پر کھانا کھاتے تھے؟ فرمایا: دسترخوانوں پر۔

۳۲۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی میز پر کھاتے نہ دیکھا، یہاں تک کہ آپؐ اس دُنیا سے تشریف لے گئے۔

خلاصۃ الباب ☆ خوان چھوٹے ٹیبل کو کہتے ہیں۔ سُكَّرَجَة رکابی یا پشتری کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ نبی کریمؐ سادہ طرز پر کھانا کھاتے تھے۔ عجمیوں جیسے تکلفات آپؐ کے ہاں نہیں تھے اور حضورؐ کی زندگی ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔

کھانا اٹھائے جانے سے قبل اٹھنا اور

لوگوں کے فارغ ہونے سے قبل ہاتھ

روک لینا منع ہے

۲۱: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يُقَامَ عَنِ الطَّعَامِ حَتَّى يُرْفَعَ وَ أَنْ يَكْفَ يَدَهُ حَتَّى يَفْرُغَ الْقَوْمُ

الطَّعَامِ حَتَّى يُرْفَعَ وَ أَنْ يَكْفَ يَدَهُ

حَتَّى يَفْرُغَ الْقَوْمُ

۳۲۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ دُحْوَانَ الْبَدَمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مُنِيرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ

۳۲۹۴: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا (یعنی

مَكْحُولٌ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُقَامَ عَنِ الطَّعَامِ حَتَّى يَرْفَعَ.

دستر خوان (اٹھائے جانے سے قبل اٹھنے سے منع فرمایا۔

۳۲۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَضَعْتَ الْمَائِدَةَ فَلَا يَقُومُ رَجُلٌ حَتَّى تَرْفَعَ الْمَائِدَةُ وَلَا يَرْفَعَ يَدُهُ وَإِنْ شَبِعَ حَتَّى يَفْرَغَ الْقَوْمُ وَلْيَعْدِرْ فَإِنَّ الرَّجُلَ يُجْعَلُ جَلِيسَةً فَيَقْبِضُ يَدَهُ وَعَلَى أَنْ يَكُونَ لَهُ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ.

۳۲۹۵: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسولؐ نے فرمایا: جب دستر خوان بچھ جائے تو کوئی بھی نہ اٹھے یہاں تک کہ دستر خوان اٹھالیا جائے اور کوئی بھی (خصوصاً) میزبان اپنا ہاتھ نہ روکے اگرچہ سیر ہو چکے۔ یہاں تک کہ باقی ساتھی کھانے سے فارغ ہوں اور چاہیے کہ کچھ نہ کچھ کھاتا رہے (یا اگر نہ کھاسکے تو عذر ظاہر کر دے کہ مجھے اشتہاء نہیں) کیونکہ آدمی (اگر پہلے ہاتھ روک لے تو اس) کی وجہ سے اسکا ساتھی شرمندہ ہو کر اپنا ہاتھ روک لیتا ہے حالانکہ بہت ممکن ہے کہ ابھی اسکو مزید کھانے کی حاجت ہو۔

☆ خلاصہ الباب اللہ تعالیٰ کے رزق کا ادب اسی میں ہے کہ پہلے دستر خوان اٹھایا جائے پھر کھانے والا اٹھے کھانے کا اکرام بہت ضروری ہے اور شرکائے کھانا کا لحاظ بھی آداب میں سے ہے۔

۲۲: بَابُ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ

چاپ: جس کے ہاتھ میں چکناٹ ہو اور وہ

رِيحُ غَمَرٍ

اسی حالت میں رات گزار دے

۳۲۹۶: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَسِيمٍ الْجَمَّالُ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَلَا لَا يَلُومَنَّ امْرَأُؤُا أَنْ تَنَفْسَهُ يَبِيتَ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ.

۳۲۹۶: اللہ کے رسولؐ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: غور سے سنو! جس شخص کے ہاتھ میں چکناٹ لگی ہو اور وہ اسی حالت میں رات گزار دے (سوتا رہے) تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔

۳۲۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کے ہاتھ میں چکناٹ کی بو ہو اور وہ ہاتھ دھوئے بغیر ہی سو جائے تو پھر اسے تکلیف پہنچے تو اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔

۳۲۹۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ثَنَا سَهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا نَامَ أَحَدُكُمْ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ فَلَمْ يَغْسِلْ يَدَهُ فَاصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ.

☆ خلاصۃ الباب یعنی اگر کوئی موذی جانور اُسے نقصان پہنچا جائے تو اپنے آپ ہی کو ملامت کرے کہ سوتے وقت ہاتھ کیوں نہ دھوئے اور سستی اور لاپرواہی کی۔ جس کا یہ خمیازہ ہے۔

باب: کسی کے سامنے کھانا پیش کیا جائے تو؟

۲۳: بَابُ عَرْضِ الطَّعَامِ

۳۲۹۸: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت یزید فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دعوت دی۔ ہم نے کہا کہ ہمیں اشتہاء نہیں ہے۔ فرمایا: جھوٹ اور بھوک جمع نہ کرو۔

۳۲۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدٍ قَالَتْ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِطَعَامٍ فَعَرَضَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا لَا نَشْتَهِيهِ فَقَالَ (لَا تَجْمَعَنَّ جُوعًا وَكَذِبًا)

۳۲۹۹: قبیلہ بنو عبد الاشہل کے ایک شخص حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ صبح کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ فرمایا: قریب آؤ، کھانا کھا لو۔ میں نے عرض کیا کہ میں روزہ دار ہوں۔ ہائے افسوس! مجھ پر کیوں نہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کا بابرکت کھانا کھالیا۔ (یعنی اب پچھتاتے تھے کہ روزہ تو نفل تھا دوبارہ بھی رکھا جاسکتا تھا۔)

۳۲۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَبِي حَلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ) قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَعَدَّى فَقَالَ اذْنُ فَكُلْ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَيَا لَهْفٍ نَفْسِي هَلَّا كُنْتُ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

☆ خلاصۃ الباب مطلب یہ ہے کہ تکلف نہ کرے اگر بھوک ہو تو شریک ہو جائے ورنہ جھوٹ بولنے سے بھوکے بھی رہیں گے اور جھوٹ بولنے کا عذاب بھی۔ حدیث ۳۲۹۹: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے کا شرف اور آپ کا جھوٹا کتنی بابرکت چیز تھی جس سے وہ محروم رہ گئے اس لئے تو پچھتاتے تھے اس میں ہمارے لئے نصیحت ہے کہ اگر کوئی بزرگ اللہ کا ولی اپنے ساتھ کھانے میں شریک کرنا چاہے تو روزہ توڑ دینا چاہئے بعد میں قضاء کر لے۔

باب: مسجد میں کھانا

۲۴: بَابُ الْأَكْلِ فِي الْمَسْجِدِ

۳۳۰۰: حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم مسجد میں گوشت اور روٹی کھالیا کرتے تھے۔

۳۳۰۰: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ وَحَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَا تَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ زِيَادٍ الْحَضْرَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزَّبِيدِيِّ يَقُولُ كُنَّا نَأْكُلُ عَلَى

عَهَا. رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ الْخُبَرِ وَاللَّحْمِ.

☆ خلاصۃ الباب ضرورت کی بناء پر مسجد کا ادب ملحوظ رکھتے ہوئے کھانے کی اجازت دی۔ خصوصاً مسافر اور مختلف کے لئے جائز ہے۔ فقہاء کرام فرماتے ہیں کہ مسجد جس کام کے لئے نہیں بنائی گئی جیسے درزی کا کام اور لکھنا ایسے کام مسجد میں کرنا جائز نہیں اور کھانا اور سونا سوائے مختلف اور مسافر کے حرام ہے۔

۲۵: بَابُ الْأَكْلِ قَائِمًا

باب: کھڑے کھانا

۳۳۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ، سَلَمُ بْنُ جُنَادَةَ ثَنَا خَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَأْكُلُ وَنَحْنُ نَمْشِي وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ.

۳۳۰۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ کے عہد مبارک میں ایسا بھی ہوا کہ ہم نے چلتے ہوئے کھالیا (کوئی ایک آدھ دانہ منہ میں ڈال لیا، مثلاً کھجور، خوبانی وغیرہ) اور کھڑے ہو کر ہی پیا۔

☆ خلاصۃ الباب بعض دوسری حدیثوں میں کھڑے ہونے کی حالت میں کھانے اور پینے کی ممانعت وارد ہوئی ہے اس سلسلہ کی مختلف احادیث و روایات کو سامنے رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں پینا پسندیدہ نہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عام معمول بیٹھ کر ہی پینے کا تھا، لیکن کبھی کبھی آپ نے کھڑے ہونے کی حالت میں بھی پیا ہے تو یا تو اس وقت اس کا کوئی خاص سبب ہو گا یا آپ نے بیان جواز کے لئے کیا ہو گا اور صحابہ کرام بھی اس لئے کبھی کھڑے ہو کر کھا لیتے اور پی بھی لیتے۔ (علوی)

اس سے صرف جواز معلوم ہو رہا ہے، استحباب نہیں۔ مستحب تو یہ ہی ہے کہ بغیر کسی وجہ کے جیسا کہ آج کل فیشن چل پڑا ہے کھڑے ہو کر نہ کھایا جائے۔ (عبدالرشید)

۲۶: بَابُ الدُّبَاءِ

باب: کدو کا بیان

۳۳۰۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ أَنَّنَا عُبَيْدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ الْقُرْعَ.

۳۳۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَعَثْتُ مَعِيَ أُمَّ سُلَيْمٍ بِمَكْنَلٍ فِيهِ رُطْبٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَجِدْهُ وَخَرَجَ قَرِيبًا إِلَى مَوْلَى لَهُ دَعَاهُ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ يَأْكُلُ قَالَ فَدَعَانِي لِأَكُلَ مَعَهُ قَالَ وَصَنَعَ ثَرِيدَةً بِلَحْمٍ وَقُرْعَ قَالَ فَإِذَا هُوَ يُعْجِبُهُ الْقُرْعُ قَالَ فَجَعَلْتُ

۳۳۰۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کدو پسند فرماتے تھے۔

۳۳۰۳: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میری والدہ ام سلیمؓ نے ترکھوروں کا ایک ٹوکرا میرے ہاتھ رسول اللہ کی خدمت میں بھیجا۔ آپ مجھے نہ ملے۔ آپ قریب ہی اپنے ایک آزاد کردہ غلام کے پاس تشریف لے گئے تھے۔ اُس نے آپ کی دعوت کی تھی اور آپ کیلئے کھانا تیار کیا تھا۔ جب میں پہنچا تو آپ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے مجھے بھی

أَجْمَعُهُ فَأَذِنِيهِ مِنْهُ فَلَمَّا طَعِمْنَا مِنْهُ رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ وَوَضَعْتُ
الْمِخْتَلَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَأْكُلُ وَيَقْسِمُ حَتَّى قَرَعَ مِنْ
آخِرِهِ.

اپنے ساتھ کھانے کی دعوت دی۔ میزبان نے گوشت اور
کدو میں شریڈ تیار کیا تھا۔ مجھے محسوس ہوا کہ آپؐ کو کدو اچھے
لگ رہے ہیں تو میں کدو جمع کر کے آپؐ کے قریب کرنے
لگا۔ جب ہم کھانا کھا چکے تو آپؐ اپنے گھر تشریف لائے۔
میں نے ٹوکرا آپؐ کی خدمت میں پیش کر دیا آپؐ کھانے
لگے اور تقسیم (بھی) فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ ختم ہو گیا۔
۳۳۰۴: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت میں ان کے گھر حاضر ہوا۔ آپ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس کدو تھے۔ میں نے کہا: یہ کیا چیز
ہے؟ فرمایا: یہ کدو ہے۔ ہم اس سے اپنا کھانا زیادہ
کرتے ہیں (یا ہم اسے بکثرت کھاتے ہیں)۔

۳۳۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ إِسْمَاعِيلُ
بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِهِ وَعِنْدَهُ هَذِهِ الدُّبَاءُ
فَقُلْتُ أَيُّ شَيْءٍ هَذَا قَالَ (هَذَا الْقَرْعُ هُوَ الدُّبَاءُ نُكْثِرُ بِهِ
طَعَامَنَا).

☆ خلاصۃ الباب جو چیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہو وہ بہت عمدہ ہوتی ہے کدو ویسے بھی سرد تر اور جلدی ہضم
ہونے والی سبزی ہے اور اس کا روغن اور تیل بہت مفید ہیں۔

باب: گوشت (کھانے) کا بیان

۲۷: بَابُ اللَّحْمِ

۳۳۰۵: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اہل دنیا اور اہل جنت دونوں کے کھانوں کا سردار
گوشت ہے۔

۳۳۰۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْحَلَالُ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا
يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ الْجَزَرِيُّ حَدَّثَنِي
مُسْلِمَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجُهَنِيُّ عَنْ عَمِّهِ أَبِي مُشْجَعَةَ عَنْ أَبِي
الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَيِّدُ طَعَامِ أَهْلِ الدُّنْيَا وَ
أَهْلِ الْجَنَّةِ اللَّحْمُ.

۳۳۰۶: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی گوشت کی
دعوت دی گئی آپؐ نے قبول فرمائی اور جب بھی آپ
صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت ہدیہ کیا گیا آپؐ نے قبول
فرمایا۔

۳۳۰۶: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ
صَالِحٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ الْجَزَرِيُّ ثَنَا مُسْلِمَةُ بْنُ عَبْدِ
اللَّهِ الْجُهَنِيُّ عَنْ عَمِّهِ أَبِي مُشْجَعَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مَا
دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى لَحْمٍ قَطُّ إِلَّا أَجَابَ وَلَا أُهْدِيَ
لَهُ لَحْمٌ قَطُّ إِلَّا قَبِلَهُ.

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث میں اجابت (قبول کرنا) سے مراد کھانا ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گوشت بہت
مرغوب تھا۔ اس لئے یہ توجیہ کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر قسم کی دعوت قبول فرماتے تھے خواہ گوشت کی ہو یا کسی اور

کھانے کی اور یہ بھی ارشاد فرمایا جس نے دعوت قبول نہیں کی اس نے اللہ اور رسول کی نافرمانی کی۔

۲۸: بَابُ أَطَايِبِ اللَّحْمِ

چاپ: (جانور کے) کوئسے حصے کا گوشت عمدہ ہے

۳۳۰۷: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا۔ کسی نے آپ ﷺ کو دستی کا گوشت اٹھا کر دیا اور آپ ﷺ کو یہ پسند بھی تھا۔ آپ ﷺ نے دانتوں سے کاٹ کر تناول فرمایا۔

۳۳۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ الْعَبْدِيُّ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ قَالَ ثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ بِلَحْمٍ فَرَفَعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعَ وَكَانَتْ تُعْجَبُهُ فَتَهَسَّ مِنْهَا.

۳۳۰۸: حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کے لیے اونٹ ذبح کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کو بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ عمدہ گوشت (کا حصہ) پشت کا گوشت ہے۔ اس وقت لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے گوشت ڈال رہے تھے۔

۳۳۰۸: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مِسْعَرٍ حَدَّثَنِي شَيْخٌ مِنْهُمْ (قَالَ وَاطْنَهُ يُسَمَّى مُحَمَّدَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ) أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ يُحَدِّثُ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَقَدْ نَحَرَ لَهُمْ جَزُورًا أَوْ بَعِيرًا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالْقَوْمُ يُلْقُونَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحْمَ يَقُولُ (أَطْيَبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ).

۲۹: بَابُ الشَّوَاءِ

چاپ: بھنا ہوا گوشت

۳۳۰۹: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سالم بھنی ہوئی بکری (جو کھال اتارے بغیر بھونی جاتی ہے) دیکھی ہو۔ یہاں تک کہ آپ اللہ عزوجل سے جا ملے۔

۳۳۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى شَاةً سَمِيطًا حَتَّى لِحَقَّ بِاللَّهِ عَزَّوَجَلَّ.

۳۳۱۰: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کے سامنے سے بھنا ہوا گوشت جو کھانے سے بچ رہا ہو کبھی نہ اٹھایا گیا (کیونکہ ایسا گوشت مقدار میں کم ہی ہوتا تھا اور کھانے والے زیادہ ہوتے تھے اسلئے پختانہ تھا) اور نہ آپ کے ساتھ ساتھ بچھونا اٹھایا گیا (کہ جہاں بیٹھنا ہو پہلے بچھونا بچھے پھر آپ بیٹھیں) آپ ایسے تکلف نہ فرماتے تھے۔

۳۳۱۰: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَفَعَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلَ شِوَاءٍ قَطُّ وَلَا حُمِلَتْ مَعَهُ طُنْفُسَةٌ.

۳۳۱۱: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ زِيَادٍ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْجَزْءِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ أَكَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا فِي الْمَسْجِدِ لَحْمًا قَدْ شَوِيَ فَمَسَحْنَا أَيْدِيَنَا بِالْخَضْبَاءِ ثُمَّ قُمْنَا نُصَلِّي وَلَمْ نَتَوَضَّأْ.

۳۳۱۱: حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ مسجد میں کھانا کھایا، بھنا ہوا گوشت تھا۔ پھر ہم نے اپنے ہاتھ کنکریوں سے صاف کیے اور کھڑے ہو کر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

۳۰: بَابُ الْقَدِيدِ

باب: دھوپ میں خشک کیا ہوا گوشت

۳۳۱۲: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَسَدٍ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَكَلَّمَهُ فَجَعَلَ تَرَعْدُ فَرَأَيْتُهُ فَقَالَ لَهُ هَوْنٌ عَلَيْكَ فَإِنِّي لَسْتُ بِمَمْلُوكٍ إِنَّمَا أَنَا ابْنُ امْرَأَةٍ تَأْكُلُ الْقَدِيدَ.

۳۳۱۲: حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر گفتگو کرنے لگے (خوف ہے) ان کا گوشت پھڑکنے لگا تو آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا: ڈرو مت (تسلی رکھو) کیونکہ میں بادشاہ نہیں۔ میں تو ایک (غریب) خاتون کا بیٹا ہوں جو دھوپ میں خشک کیا ہوا گوشت کھاتی تھی۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ إِسْمَاعِيلُ وَحْدَهُ: وَصَلَهُ.

۳۳۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَابِسٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكَرَاعَ فَيَأْكُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ خَمْسِ عَشْرَةَ مِنَ الْأَضَاحِيِّ.

۳۳۱۳: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم پائے اٹھا کر رکھ لیتی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے پندرہ یوم بعد انہیں تناول فرماتے تھے۔

☆ خلاصۃ الباب ”قدید“: وہ گوشت جس کو نمک لگا کر دھوپ میں خشک کر لیا جاتا ہے جب کوئی آدمی اچانک پہلی مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا تو وہ رغبت کی وجہ سے کپکپا جاتا لیکن جتنا جتنا میل جول رکھتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مانوس ہو جاتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بتایا کہ میں بادشاہوں کی طرح نہیں ہوں میں تو ایک عام آدمی ہوں۔ اللہ اللہ کتنی انصاری فرمائی ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

۳۱: بَابُ الْكَبِدِ وَالطَّحَالِ

باب: کلیجی اور تلی کا بیان۔

۳۳۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ زَيْدٍ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (أَجَلْتُ لَكُمْ مَيْتَانِ وَدَمَانِ فَأَمَّا

۳۳۱۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے لیے دو مردار اور دو خون حلال

اَمَيَّتَانِ فَاَلْحَوْتُ وَالْجَرَادُ وَاَمَّا الدَّمَانِ فَالْكَبِدُ کیے گئے۔ دو مردار تو مچھلی اور ٹڈی ہیں اور دو خون کبھی وَالطَّحَالُ)۔ اور تلی ہیں (یہ دونوں جسے ہوئے خون ہیں)۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ باقی سارے خون حرام ہیں یہ دو خون صرف حلال ہیں اسی طرح مردار حرام ہیں صرف دو ہی مردار حلال ہیں: مچھلی اور ٹڈی۔

پاپ: نمک کا بیان

۳۲: بَابُ الْمِلْحِ

۳۳۱۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَنَا عِيْسَى بْنُ أَبِي عِيْسَى عَنْ رَجُلٍ (أَرَاهُ مُوسَى) عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (سَيِّدُ إِذَا مَكُمُ الْمِلْحُ) ۳۳۱۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے سالنوں کا سردار نمک ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ”ادام“: اُس کو کہتے ہیں جس سے روٹی کھائے جائے۔ مثلاً گوشت سرکہ اور اس قسم کی چیزیں جو جدا طور پر نہیں کھائی جاتیں بلکہ کھانے کے ساتھ بالتبع کھائی جائیں ان میں سے ایک نمک بھی ہے۔ (علوی) یعنی نمک سالن بھی ہے کہ اس سے روٹی کھائی جاسکتی ہے اور ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سب کھانے اس کی وجہ سے لذیذ ہوتے ہیں اور اگر یہ نہ ہوتا تو یقیناً کھانے بد ذائقہ "Taste Less" محسوس ہوتے۔ (عبدالرشید)

پاپ: سرکہ بطور سالن

۳۳: بَابُ الْإِنْتِدَامِ بِالْخَلِّ

۳۳۱۶: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْخَوَارِ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ) ۳۳۱۶: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین سالن سرکہ ہے۔

۳۳۱۷: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمَغْلَسِ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ) ۳۳۱۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین سالن سرکہ ہے۔

۳۳۱۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عَبْسَةُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَادَانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ سَعْدٍ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ وَآنَا عِنْدَنَا خُبْزٌ وَتَمْرٌ وَخَلٌّ غَدَائٍ قَالَتْ عِنْدَنَا خُبْرٌ وَتَمْرٌ وَخَلٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى ۳۳۱۸: حضرت ام سعدؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سیدہ عائشہؓ کے پاس آئے میں بھی وہیں تھی۔ فرمایا: کچھ کھانا ہے؟ فرمانے لگیں: ہمارے پاس روٹی، کھجور اور سرکہ ہے۔ اس پر رسول اللہ نے فرمایا: بہترین سالن سرکہ ہے۔ اے اللہ! سرکہ میں برکت فرما

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (نِعْمَ الْإِذَامُ الْخَلُّ اللَّهُمَّ! بَارِكْ فِي الْخَلِّ) کہ یہ مجھ سے پہلے انبیاء کا سالن ہے اور جس گھر میں
فَانَّهُ كَانَ إِذَامًا الْأَنْبِيَاءُ قَبْلِي وَلَمْ يَفْقُرْ بَيْتٌ فِيهِ خَلٌّ۔ سرکہ ہو وہ محتاج نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ امام نووی فرماتے ہیں کہ حدیث میں سرکہ کی فضیلت بیان کی گئی۔ سرکہ ذرا ترش ہوتا ہے اس لئے
اعصاب کے مریض کے لئے ٹھیک نہیں ہوتا تاہم بڑی مفید چیز ہے جو پیٹ کے کیڑوں کو مارتا ہے۔ کھانے کو جلد ہضم کرتا
ہے۔ حرارت کو مارتا ہے اور خوش ذائقہ بھی ہوتا ہے۔ شامک ترمذی میں حضرت ام ہانی کی روایت میں ہے کہ فتح مکہ کے روز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام ہانی کے گھر تشریف لے گئے ان سے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کھانے کے لئے
کوئی چیز موجود ہے؟ انہوں نے عرض کیا، حضور کوئی خاص کھانا تو اس وقت گھر میں موجود نہیں۔ البتہ روٹی کے سوکھے ہوئے
چند ٹکڑے ہیں، فرمایا وہی لاؤ۔ آپ نے ان خشک ٹکڑوں کو پانی میں بھگو کر نرم کیا پھر پوچھا کوئی سالن بھی ہے؟ عرض کیا
سالن تو نہیں ہے البتہ کچھ سرکہ موجود ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سرکہ کتنا اچھا سالن ہے۔ پھر آپ نے نمک
منگو کر سرکہ میں ڈالا اور اس کے ساتھ روٹی کھائی۔

باب : روغن زیتون کا بیان

۳۴: بَابُ الزَّيْتِ

۳۳۱۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنَا
مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ (اتَّبِعُوا بِالزَّيْتِ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ
مُبَارَكَةٍ)۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روغن زیتون سے
روٹی کھاؤ اور اس سے مالش کرو کیونکہ یہ بابرکت
درخت سے نکلتا ہے۔

۳۳۲۰: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (كُلُوا الزَّيْتِ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ
مُبَارَكٌ)۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روغن
زیتون کھاؤ اور اس سے مالش کرو کیونکہ یہ (روغن
زیتون) برکت والا ہے۔

باب : دودھ کا بیان

۳۵: بَابُ اللَّبَنِ

۳۳۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ جَعْفَرِ
بْنِ بُرْدٍ الرَّاسِبِيِّ حَدَّثَنِي مَوْلَانِي أُمُّ سَالِمٍ الرَّاسِبِيَّةُ قَالَتْ
سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَى بِلَبَنِ
قَالَ (بَرَكَهٌ أَوْ بَرَكَتَانِ)۔ سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان
فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
جب دودھ پیش کیا جاتا تو ارشاد فرماتے: برکت ہے یا
فرماتے: دو برکتیں ہیں۔

۳۳۲۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ
حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

عِيَّاشُ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ طَعَامًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَارْزُقْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَ مَنْ سَقَاهُ اللَّهُ تَبْنًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَارْزُقْنَا مِنْهُ فَإِنِّي لَا أَعْلَمُ مَا يُجْزَى مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلَّا اللَّبَنُ)

ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ کوئی بھی کھانا کھلائیں وہ یوں کہے: ”اے اللہ! ہمیں اس میں برکت عطا فرما اور اس سے بہتر ہمیں عطا فرما“ اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ پینے کو عطا فرمائیں تو وہ یوں کہے: ”اے اللہ! ہمیں اس میں برکت عطا فرما اور ہمیں مزید یہی (دودھ) عطا فرما کیونکہ مجھے نہیں معلوم کہ دودھ کے علاوہ کوئی اور چیز کھانے اور پینے دونوں کے لیے کفایت کرتی ہو۔

۳۶: بَابُ الْحُلُوءِ

پاپ: میٹھی چیزوں کا بیان

۳۳۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالُوا ثَنَا أَبُو أَسَمَةَ قَالَ ثَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ الْحُلُوءَ أَوْ الْعَسَلَ

۳۳۲۳: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھی چیزیں اور شہد پسند تھا۔

۳۷: بَابُ الْقِتَاءِ وَالرُّطْبِ يُجْمَعَانِ

پاپ: کلڑی اور ترکھور ملا کر کھانا

۳۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ أُمِّي تَعَالِي جُنَى لِلْسُّمْنَةِ تُرِيدُ أَنْ تَدْخِلَنِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا اسْتَقَامَ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى أَكُلْتُ الْقِتَاءَ بِالرُّطْبِ فَسَمِنْتُ كَأَحْسَنِ سَمْنَةٍ

۳۳۲۴: والدہ مجھے موٹا کرنے کے لیے تدبیریں کیا کرتی تھیں تاکہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھیج دیں۔ کوئی تدبیر بھی مفید نہ ہوئی یہاں تک کہ میں نے ترکھور اور کلڑی کھائی تو میں مناسب فریہ ہو گئی۔

۳۳۲۵: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ وَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَا ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الْقِتَاءَ بِالرُّطْبِ

۳۳۲۵: حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلڑی، ترکھور کے ساتھ کھا رہے ہیں۔

۳۳۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ قَالَا ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ ابْنُ أَبِي هِلَالٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطْبَ بِالْبَطْنِخِ

۳۳۲۶: حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خربوزے کے ساتھ کلڑی کھاتے دیکھا۔

☆ خلاصۃ الباب عربی زبان میں قثاء ککڑی کو کہتے ہیں۔ رطب تازہ اور پختہ کھجور کو کہتے ہیں ان احادیث میں ان دونوں پھلوں کو اکٹھا کھانے کا ذکر ہے اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ ککڑی سرد مزاج اور پھلی اور کھجور گرم اور میٹھی ہوتی ہے دونوں کو ملا کر کھانے میں اعتدال پیدا ہو جاتا ہے۔ اس طرح کھانے کا ایک فائدہ تو ام المؤمنینؓ بیان فرما رہی ہیں کہ جسم میں موٹاپا آ گیا معلوم ہوا کہ اس سے جسم بھی بنتا ہے۔

باب: کھجور کا بیان

۳۸: بَابُ التَّمْرِ

۳۳۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْحَوَارِی الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (بَيْتٌ لَا تَمْرٌ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ).

۳۳۲۷: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں بالکل کھجور نہیں، اُس کے گھر والے بھوکے ہیں۔

۳۳۲۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِیُّ ثَنَا أَبِي قُدَيْبُكَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ جَدِّتِهِ سَلْمَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (بَيْتٌ لَا تَمْرٌ فِيهِ كَالْبَيْتِ لَا طَعَامَ فِيهِ).

۳۳۲۸: حضرت سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس گھر میں کھجور نہیں وہ اُس گھر کی مانند ہے جس میں کوئی کھانا نہیں۔

☆ خلاصۃ الباب عرب کی عام غذا یہی تھی اور آسانی سے میسر بھی تھی۔ جس گھر میں یہ بھی نہیں موجود ہوتی تھی تو ظاہر ہے کہ اتنی ارزانی و فراوانی کے باوجود ایسی شے کا دستیاب نہ ہونا اُس کے فقر و فاقہ کو ہی ظاہر کرتا ہے۔

باب: جب موسم کا پہلا پھل آئے

۳۹: بَابُ إِذَا أَتَى بِأَوَّلِ الثَّمَرَةِ

۳۳۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَیَعْقُوبُ بْنُ حَمِيدٍ بْنُ كَسْبٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنِي سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَتَى بِأَوَّلِ الثَّمَرَةِ قَالَ (اللَّهُمَّ! بَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَفِي ثَمَارِنَا وَفِي مَدِينَا وَفِي صَاعِنَا بَرَكَهًا مَعَ بَرَكَهَةٍ) ثُمَّ يَنَاولُهُ أَصْغَرَ مَنْ بِحَضْرَتِهِ مِنَ الْوُلَدَانِ.

۳۳۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب موسم کا پہلا پھل آتا تو آپ ﷺ فرماتے: اے اللہ! برکت عطا فرما ہمارے شہر میں اور ہمارے پھلوں میں اور ہمارے مد اور صاع (پیانوں) میں برکت در برکت پھر جو بچے حاضر ہوتے ان میں سب سے کم سن کو وہ پھل عطا فرماتے۔

باب: تر کھجور خشک کھجور کے ساتھ کھانا

۴۰: بَابُ أَكْلِ الْبَلَحِ بِالتَّمْرِ

۳۳۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ

۳۳۳۰: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول

مُحَمَّدُ بْنُ قَيْسٍ الْمَدَنِيُّ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (كُلُوا الْبَلَحَ بِالتَّمْرِ
كُلُوا الْخَلْقَ بِالْجَدِيدِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَغْضَبُ وَيَقُولُ يَقِي
ابْنُ آدَمَ حَتَّى أَكَلَ الْخَلْقَ بِالْجَدِيدِ).

اللہ ﷺ نے فرمایا: ترکھور خشک کھجور کے ساتھ ملا کر
کھاؤ اور پرانی نئی کے ساتھ ملا کر کھاؤ کیونکہ شیطان
غصہ ہوتا ہے اور کہتا ہے: آدم کا بیٹا زندہ رہا۔ یہاں
تک کہ پرانا میوہ نئے میوہ کے ساتھ ملا کر کھا رہا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ شیطان تمہارا دشمن ہے اور اس کو دشمن سمجھو جب یہ دیکھتا ہے کہ انسان اچھا کھانا
کھا رہا ہے یا پھر تو دخل اندازی کرنے لگتا ہے اور انسان کی لمبی عمر سے بھی ناخوش ہوتا ہے۔ اس کو مزید غصہ دلانے
کے لئے ایسا کرنے کا حکم فرمایا۔

۴۱: بَابُ النَّهْيِ عَنْ قِرَانِ التَّمْرِ

دو دو تین تین کھجوریں ملا کر کھانا منع ہے

۳۳۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مُهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَبَلَةَ ابْنِ سُهَيْمٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ
يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقْرَنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمَرَيْنِ
حَتَّى يَسَاوِيَنَّ أَصْحَابَهُ.

۳۳۳۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا أَبُو
غَامِرٍ الْخَزَّازُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَعْدِ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ (وَكَانَ
سَعْدٌ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ يُعْجِبُهُ حَدِيثُهُ) أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْإِقْرَانِ يَعْنِي فِي التَّمْرِ.

۳۳۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ عَنْ
هَمَّامٍ عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنِّي بِتَمْرٍ عَتِيقٍ فَجَعَلَ
يُقْتِشُهُ.

۳۳۳۲: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو کھجوریں ایک
ساتھ کھانے سے منع فرمایا۔ الا یہ کہ اپنے ساتھیوں سے
(جو کھانے میں شریک ہیں) اجازت لے لے۔

۳۳۳۳: حضرت سعد رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت کرتے تھے اور انہیں آپ ﷺ کے فرامین
بہت پسند تھے۔ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
دو دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا۔

۴۲: بَابُ تَقْتِيشِ التَّمْرِ

پاپ: اچھی کھجور ڈھونڈ کر کھانا

۳۳۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں پرانی کھجوریں پیش کی گئیں تو آپ صلی اللہ
علیہ وسلم تلاش کر کے اچھی اچھی کھجور لینے لگے۔

۴۳: بَابُ التَّمْرِ بِالزَّيْدِ

پاپ: کھجور مکھن کے ساتھ کھانا

۳۳۳۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ
حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ عَمَامٍ عَنِ ابْنِ
بُسْرِ السُّلَمِيِّ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

۳۳۳۴: بُر کے دونوں بیٹے جو قبیلہ بنو سلیم میں سے
ہیں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ہمارے پاس
تشریف لائے۔ ہم نے آپ کی خاطر اپنی ایک چادر پر

۳۳۳۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
مُهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَبَلَةَ ابْنِ سُهَيْمٍ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ
يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقْرَنَ الرَّجُلُ بَيْنَ التَّمَرَيْنِ
حَتَّى يَسَاوِيَنَّ أَصْحَابَهُ.

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْنَا تَحْتَهُ قُطِيفَةً لَنَا صَبَبْنَا هَالَهُ صَبَا
فَجَلَسَ عَلَيْهَا فَانْزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِ الْوَحْيَ فِي بَيْتِنَا وَ
قَدْ مَنَّ اللَّهُ زُبْدًا وَنَمْرًا وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ .

آپؐ پر اپنی رحمتیں اور سلام بھیجے۔

باب : میدہ کا بیان

۴۳۴: بَابُ الْحَوَارِي

۳۳۳۵: حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ میں نے سہل بن سعدؓ سے دریافت کیا کہ آپؐ نے میدہ کی روٹی دیکھی؟ فرمانے لگے: میں نے میدہ کی روٹی نہیں دیکھی یہاں تک رسول اللہؐ کا وصال ہو گیا۔ میں نے پوچھا: کیا رسول اللہؐ کے عہد میں لوگوں کے پاس چھلنیاں ہوتی تھیں؟ فرمانے لگے: میں نے چھلنی نہیں دیکھی یہاں تک کہ رسول اللہؐ کا وصال ہو گیا۔ میں نے کہا: پھر آپؐ بے چھناؤ کیسے کھاتے تھے؟ فرمایا (پینے کے بعد) ہم اس پر پھونک مارتے کچھ تنکے وغیرہ اڑ جاتے اور باقی کو ہم بھگودیتے (اور گوندھ کر روٹی پکا لیتے)۔

۳۳۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا تَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَأَلْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ هَلْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ فَهَلْ كَانَ لَهُمْ مَنَاجِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ مَا رَأَيْتُ مُنْخَلًا حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَأْكُلُونَ الشَّعِيرَ غَيْرَ مُنْخُولٍ قَالَ نَعَمْ كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ وَمَا بَقِيَ نَرْتِنَاهُ.

۳۳۳۶: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آٹا چھانا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے روٹی تیار کی۔ آپؐ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہمارے علاقہ میں یہ کھانا تیار کیا جاتا ہے۔ اسی لیے میں نے چاہا کہ آپ ﷺ کے لیے بھی ویسی ہی روٹی بناؤں۔ فرمایا: بھوسا آٹے میں ڈال کر دوبارہ گوندھو۔

۳۳۳۶: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ تَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ أَخْبَرَنِي بَكْرُ بْنُ سَوَادَةَ أَنَّ حَنَسَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ أَنَّهَا غَرَبَتْ ذُفِيفًا فَصَنَعَتْهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ رَغِيفًا فَقَالَ (مَا هَذَا؟) قَالَتْ طَعَامٌ نَصْنَعُهُ بِأَوْصِنَا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَصْنَعَ مِنْهُ لَكَ رَغِيفًا فَقَالَ (رَدِّهِ فِيهِ ثُمَّ اعْجِنِيهِ).

۳۳۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میدہ کی روٹی ایک آنکھ بھی نہ دیکھی یہاں تک کہ آپ ﷺ عزوجل سے جا ملے۔

۳۳۳۷: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشْقِيُّ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ أَبُو الْجَمَاهِرِ تَنَا سَعِيدُ بْنُ بِشِيرٍ تَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَغِيفًا مُحَوَّرًا بِرَاحِدٍ مِنْ عَيْنَيْهِ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ.

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کے راوی انصار مدینہ میں سے معمر صحابی حضرت سہل بن سعد ہیں نچلے راوی ابو حازم بیان کرتے ہیں میں نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ نے میدہ کھایا ہے تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے میدہ کی روٹی نہیں دیکھی الی آخرہ۔ مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کا طرز زندگی بہت سادہ تھا۔ دراصل تکلفات بعد میں پیدا ہوئے ہیں۔ ابوطالب کی نے بھی لکھا ہے کہ خورد و نوش کا تو شع صحابہ کے دور کے بعد شروع ہوا۔ اگرچہ ان سہولتوں سے استفادہ کرنے کی مکمل اجازت ہے مگر وہ لوگ تو شع نہیں کرتے تھے جو کہ ان کے فقر و قناعت کی علامت ہے اور اس دور کے سارے کھانے سرلیح الطبع ہوتے تھے اس لئے کہ آٹے سے بھوسا جب نکل جاتا ہے تو خالی میدہ نقصان دیتا ہے پیٹ میں ضعف بھی پیدا کرتا ہے۔

۴۵: باب الرِّقَاقِ

چاپ: باریک چپاتیوں کا بیان

۳۳۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی قوم سے ملنے اپنی بستی اپنا گئے تو انہوں نے پہلی اُتری ہوئی باریک چپاتیاں آپ کے سامنے رکھیں۔ دیکھ کر رونے لگے اور فرمانے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آنکھوں سے کبھی ایسی چپاتیاں نہیں دیکھیں۔

۳۳۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَيْرٍ عِنْسِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ الرَّمْلِيُّ ثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ زَارَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَوْمَهُ يَعْنِي قَرْيَةً أَطْنَهُ قَالَ ابْنُنَا فَاتَوَهُ بِرِقَاقٍ مِنْ رِقَاقٍ الْأَوَّلِ فَبَكَى وَقَالَ مَا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَذَا بَعَيْنِهِ قَطُّ.

۳۳۳۹: حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت انس بن مالکؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے (اسحق کی روایت میں ہے کہ) آپ کا نانہائی کھڑا ہوتا (اور دارمی کی روایت میں ہے کہ) آپ کا دسترخوان بچھا ہوتا۔ ایک روز فرمانے لگے: کھاؤ! مجھے نہیں معلوم کہ رسول اللہؐ نے کبھی باریک چپاتی اپنی آنکھوں سے دیکھی ہو یا سالم (کھال سمیت) بھنی ہوئی بکری دیکھی ہو۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل سے جا ملے۔

۳۳۳۹: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا هَمَّامُ ثَنَا قَتَادَةُ قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ (قَالَ إِسْحَقُ وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ وَقَالَ الدَّارِمِيُّ وَخَوَانُهُ مَوْضُوعٌ) فَقَالَ يَوْمًا كُلُّوْا فَمَا أَعْلَمَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا مَرْقَقًا بَعَيْنِهِ حَتَّى لِحَقَّ بِاللَّهِ وَلَا شَاةَ سَمِيطًا قَطُّ.

۴۶: باب الفَالُوذَجِ

چاپ: فالودہ کا بیان

۳۳۴۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے ہم نے فالودہ کا نام اس طرح سنا کہ جبریلؑ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا: آپ

۳۳۴۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ ابْنُ الصَّخَّاکِ السَّلْمِيُّ أَبُو الْحَارِثِ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عِيَّاشٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ غُثْمَانَ ابْنِ يَحْيَى عَنِ ابْنِ سَبَّاسٍ عَنْ !أَوَّلِ مَا سَمِعْنَا

بِالْفَالُوذَجِ اَنْ جَبْرِئِلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اِنْ اَمْتِكَ تَفْتَحُ عَلَيْهِمُ الْاَرْضَ فَيَقَاضُ عَلَيْهِمْ مِنَ الدُّنْيَا حَتَّى اِنَّهُمْ لَا يَأْكُلُوْنَ الْفَالُوذَجَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (وَمَا الْفَالُوذَجُ؟) قَالَ يَخْلَطُوْنَ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ جَمِيعًا فَشَهَقَ النَّبِيُّ ﷺ لِذَلِكَ شَهَقَةً.

ﷺ کی امت کو زمین میں فتح حاصل ہوگی اور خوب دنیا ملے گی۔ یہاں تک کہ وہ فالودہ کھائے گی۔ نبی ﷺ نے دریافت فرمایا: فالودہ کیا ہے؟ فرمایا: گھی اور شہد ملا کر بنتا ہے۔ یہ سن کر نبی ﷺ کی آواز گلوں گیر (رونے جیسی) ہوگئی۔ (۱)

باب: گھی میں چٹری ہوئی روٹی

۴۷: بَابُ الْخُبْزِ الْمَلْبَقِ بِالسَّمَنِ

۳۳۴۱: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّنَانِيُّ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ (وَدِدْتُ لَوْ أَنَّ عِنْدَنَا خُبْزَةً بَيْضَاءَ مِنْ بَرَّةٍ سَمَرَاءَ مُلَبَّقَةً بِسَمْنٍ نَأْكُلُهَا) قَالَ 'فَسَمِعَ بِذَلِكَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاتَّخَذَهَا فَجَاءَ بِهِ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فِي أَيِّ شَيْءٍ كَانَ هَذَا السَّمْنُ) قَالَ فِي عُكَّةٍ ضَبَّ قَالَ فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَهَا.

۳۳۴۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک روز فرمایا: جی چاہ رہا ہے کہ ہمارے پاس عمدہ گندم کی گھی لگی ہوئی سفید روٹی ہوتی۔ ہم اُسے کھاتے۔ ایک انصاری مرد نے یہ بات سن لی تو ایسی روٹی تیار کروائی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ گھی کس چیز میں تھا؟ فرمانے لگے: گوہ کی کھال کی بنی ہوئی گھی میں۔ اس پر آپ نے کھانے سے انکار فرمادیا۔ (۲)

۳۳۴۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَنَعْتُ أُمَّ سَلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُبْزَةً وَضَعْتُ فِيهَا شَيْئًا مِنْ سَمْنٍ ثُمَّ قَالَتْ اذْهَبْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْعُهُ قَالَ فَاتَيْتُهُ فَقُلْتُ أُمِّي تَدْعُوكَ قَالَ فَقَامَ وَقَالَ لِمَنْ كَانَ عِنْدَهُ مِنَ النَّاسِ (قُومُوا) قَالَ فَسَبَقْتُهُمْ إِلَيْهَا فَأَخْبَرْتُهَا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (هَاتِي مَا صَنَعْتَ) فَقَالَتْ إِنَّمَا صَنَعْتُ لَكَ وَخَدَكَ هُنَّ (هَاتِي) فَقَالَ (يَا أَنَسُ!

۳۳۴۲: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میری والدہ ام سلیمؓ نے نبی کیلئے روٹی تیار کی اور اس میں کچھ گھی بھی لگایا پھر فرمایا: نبی کی خدمت میں جاؤ اور انہیں دعوت دو۔ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری والدہ نے آپ کی دعوت کی ہے۔ آپ کھڑے ہوئے اور حاضرین سے فرمایا: چلو۔ انسؓ فرماتے ہیں کہ میں جلدی سے پہلے والدہ کے پاس پہنچا اور بتا دیا۔ اتنے میں نبی تشریف لے آئے۔ فرمانے لگے: جو تیار کیا ہے لے آؤ۔ میری والدہ نے عرض کیا: میں نے تنہا آپ کیلئے کھانا تیار

(۱) یہ حدیث متکلم فیہ ہے۔ (مترجم)

(۲) یہ حدیث بھی متکلم فیہ ہے۔ (مترجم)

أَدْخِلْ عَلَيْهِ عَشْرَةَ عَشْرَةَ فَآكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا وَكَانُوا ثَمَانِينَ. کیا ہے۔ فرمایا: لاؤ تو سہی اور انسؑ سے فرمایا: اے انس! دس دس آدمیوں کو میرے پاس بھیجتے رہو۔ حضرت انسؑ فرماتے ہیں کہ میں دس دس افراد کو مسلسل بھیجتا رہا۔ سب نے خوب سیر ہو کر کھایا اور وہ اسی افراد تھے۔

خلاصۃ الباب ۳۳۲ اس سے ثابت ہوا کہ گوہ کے کھانے سے احتیاط کرنی چاہئے اس واسطے حنفیہ کے نزدیک اس کا کھانا مکروہ تزیہی ہے۔ اس حدیث: ۳۳۲۲ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک معجزہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی کا کھانا اسی آدمیوں کو کافی ہو گیا۔

باب: گندم کی روٹی

۴۸: بَابُ خُبْزِ الْبُرِّ

۳۳۲۳: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا شَبِعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تَبَاعًا مِنْ خُبْزِ الْحِنْطَةِ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللَّهُ غَزْوَ جَلٍّ. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (تازندگی) مسلسل تین دن بھی پیٹ بھر کر گندم کی روٹی نہ کھائی۔ یہاں تک کہ اللہ نے آپ ﷺ کو اپنے پاس بلا لیا۔

۳۳۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُحْيَى ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْذُ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَبَاعًا مِنْ خُبْزِ بَرٍّ حَتَّى تَوَفَّى ﷺ. سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والے مدینہ آنے کے بعد بھی مسلسل تین شب سیر ہو کر گندم کی روٹی نہ کھا سکے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔

خلاصۃ الباب ۳۳۲ مطلب یہ ہے کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم عین حیات رہے آپ کے گھر والوں نے اور خود آپ نے متواتر دو یا تین راتیں گندم کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی ایک وہ زمانہ غارت کا تھا اور دوسرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قناعت سادگی اور فقر کا یہ عالم تھا کہ آپ نے کبھی تکلف نہیں فرمایا اور یہی حال آپ کے گھر والوں کا تھا۔

باب: جو کی روٹی

۴۹: بَابُ خُبْزِ الشَّعِيرِ

۳۳۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ تَوَفَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي بَيْتِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ دُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرَ شَعِيرٍ فِي رَقِ نَبِيٍّ - سَبَّ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَى. سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کا وصال ہو گیا تو میرے گھر میں جاندار کے کھانے کی کوئی چیز نہ تھی۔ البتہ ایک الماری میں تھوڑے سے جو تھے۔ اس سے میں کھاتی رہی بہت دنوں تک وہ چلتے رہے تو میں

نے ان کو اپ لیا۔ پھر وہ ختم ہو گئے۔

فَكَلَّتُهُ فَنَبِيٌّ

۳۳۴۶: سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ اور آل و اولاد نے جو کی روٹی سے کبھی پیٹ نہ بھرایا تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

۳۳۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شِيعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْرِ الشَّعِيرِ حَتَّى قُبِضَ.

۳۳۴۷: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ مسلسل کئی شب فاقہ سے رہتے اور آپ ﷺ کے اہل خانہ کو رات کا کھانا نہ ملتا اور ان کی روٹی اکثر جو کی ہوتی تھی۔

۳۳۴۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمُعِيُّ ثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَبِيتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا وَاهْلَةً لَا يَجِدُونَ الْعِشَاءَ وَكَانَ عَامَةً خُبِرَ هُمْ خُبْرَ الشَّعِيرِ.

۳۳۴۸: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوف (اونی کپڑا) زیب تن فرماتے، عام سا جوتا استعمال کرتے، بد مزہ کھانا کھاتے اور کھر در سا کپڑا پہنتے۔ کسی نے حضرت حسنؓ سے پوچھا کہ بد مزہ سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: مولیٰ جو کی روٹی جو پانی کے گھونٹ کے بغیر گلے سے نہ اترے۔

۳۳۴۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ ابْنِ كَثِيرٍ ابْنِ دِينَارٍ الْجُمُصِيُّ (وَكَانَ يُعَدُّ مِنَ الْأَبْدَالِ) ثَنَا بَقِيَّةُ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ نُوحِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَبِسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّوفَ وَاحْتَدَى الْمُخْصُوفَ وَقَالَ أَكَلْتُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَشْعًا وَلَبِسَ خَشِيًا.

☆ خلاصہ الباب ۵۰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا کہ سال بھر کا خرچہ اناج وغیرہ اکٹھا ازواج مطہرات کے گھروں میں دے دیا کرتے تھے لیکن ازواج مطہرات اپنے گھر کی فکر نہ کرتی اور مستحقین میں صدقہ کر دیتیں تھیں۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت تھی کہ تھوڑی سی چیز میں اللہ تعالیٰ نے بہت برکت عطا فرمائی اگر نہ مایا تو شاید ہمیشہ اس میں سے کھاتی رہتی۔

۵۰: بَابُ الْإِقْتِصَادِ فِي الْأَكْلِ وَكَرَاهَةِ

۵۰: باب: میانہ روی سے کھانا اور سیر ہو کر کھانے

کی کراہت

الشَّيْبَعِ

۳۳۴۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْجُمُصِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنِي أُمَيُّ عَنْ أُمِّهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ الْمُقَدَّامَ بْنَ مَعْدِيكَرْبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً

۳۳۴۹: حضرت مقدم بن معدیکربؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: آدمی کے پیٹ سے زیادہ برا کوئی برتن نہیں بھرتا۔ آدمی کے لیے چند نوالے کافی ہیں جو اس کی کمر سیدھی رکھیں اور اگر

سُرّاً مِنْ بَطْنٍ حَسْبُ الْآدَمِيِّ لَقِيْمَاتٍ يَقْمَنُ ضَلْبُهُ فَإِنْ غَلَبَتْ الْآدَمِيُّ نَفْسُهُ فَتُلْكَ لِلطَّعَامِ وَتُلْكَ لِلشَّرَابِ وَتُلْكَ لِلنَّفْسِ.)

آدمی کا نفس اُس پر غالب ہی آجائے (اور چند نوالوں پر اکتفا نہ کر سکے) تو تہائی پیٹ کھانے کے لیے، تہائی پینے کے لیے اور تہائی سانس کے لیے (مختص کر دے)۔

۳۳۵۰: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو يَحْيَى عَنْ يَحْيَى الْبُكَاءِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَجَشَّأَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (كُفَّ جُشَاءُكَ عَنَّا فَإِنَّ أَطْوَلَكُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُكُمْ شَبَعًا فِي دَارِ الدُّنْيَا).

۳۳۵۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ کے پاس ڈکار لی تو آپ نے فرمایا: اپنی ڈکار کو روکو اور ہم سے دُور رکھو۔ اسلئے کہ روز قیامت تم میں سے زیادہ طویل بھوک اُن لوگوں کو لگے گی جو دارِ دنیا میں زیادہ سیر ہو کر کھاتے ہیں۔

۳۳۵۱: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْعَسْكَرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيُّ عَنْ مُوسَى الْجُهَنِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ غَطِيَّةِ بْنِ غَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ وَآكْرَةَ عَلَى طَعَامٍ يَأْكُلُهُ فَقَالَ حَسْبِي إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (إِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ شَبَعًا فِي الدُّنْيَا أَطْوَلُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

۳۳۵۱: حضرت عطیہ بن عامر جہنی فرماتے ہیں کہ حضرت سلمانؓ کو زبردستی کھانا کھلایا جا رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میرے لیے اتنی بات کافی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو لوگ دنیا میں زیادہ سیر ہوتے ہیں وہی روز قیامت سب سے زیادہ بھوکے ہوں گے۔

خلاصۃ الباب ☆: ان احادیث مبارکہ سے کم کھانے کی فضیلت ثابت ہوئی۔ اپنی طاقت سے زیادہ کھانا امراض میں مبتلا ہونے کا سب سے بڑا سبب ہے۔

۵۱: بَابُ مِنَ الْاِسْرَافِ اَنْ تَاْكُلُ كُلَّ مَا

بَاب: ہر وہ چیز جس کو جی چاہے کھا لینا

اشْتَهَيْتَ

اسراف میں داخل ہے

۳۳۵۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَحْيَى بْنُ غُثَمَانَ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارٍ الْحِمَصِيُّ قَالُوا: ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ نُوحِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّ مِنَ السَّرَفِ أَنْ تَأْكُلَ كُلَّ مَا اشْتَهَيْتَ).

۳۳۵۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بھی اسراف ہے کہ تم ہر وہ چیز کھاؤ جس کو (تمہارا) جی چاہے۔

خلاصۃ الباب ☆: سچ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے برا پیٹ کو بھرنا ہے۔ نیز جس چیز کی بھی نفس نے خواہش کی اُس کو دے دیا یہ اسراف ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ کھاؤ پیو اور فضول خرچی نہ کرو۔

۵۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقَاءِ الطَّعَامِ

پاب: کھانا پھینکنے سے ممانعت

۳۳۵۳: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يُوْسُفَ الْفَرَّابِيُّ ثَنَا وَسَاجُ بْنُ غَفْبَةَ بْنِ وَسَاجِ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُؤَقَّرِيُّ ثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ غُرُوَّةٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ فَرَأَى كِسْرَةَ مُلْقَاةٍ فَآخَذَهَا فَمَسَحَهَا ثُمَّ أَكَلَهَا وَقَالَ (يَا عَائِشَةُ! أَكْرِمِي كَرِيْمًا فَإِنَّهَا مَا نَفَرَتْ عَنْ قَوْمٍ قَطُّ فَعَادَتْ إِلَيْهِمْ.

۳۳۵۳: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی گھر تشریف لائے تو روٹی کا ایک ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اٹھالیا اور صاف کر کے کھالیا اور فرمایا: اے عائشہ! عزت والے (اللہ تعالیٰ کے رزق) کی عزت کر کیونکہ اللہ کا رزق جب کسی قوم سے پھر جائے تو واپس نہیں آتا۔

۵۳: بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْجُوعِ

پاب: بھوک سے پناہ مانگنا

۳۳۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا هُرَيْمٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ كَعْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بَسَسَ الضَّجِيعَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بَسَسَتِ الْبِطَانَةَ).

۳۳۵۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں، بھوک سے کیونکہ بھوک بری ساتھی ہے اور میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں، خیانت سے کیونکہ وہ بری اندرونی خصلت ہے۔“

۵۴: بَابُ تَرْكِ الْعِشَاءِ

پاب: رات کا کھانا چھوڑ دینا

۳۳۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ ثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ بَابَاهُ الْمُخْزُومِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُثَنَّبِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا تَدْعُوا الْعِشَاءَ وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ تَمْرٍ فَإِنَّ تَرْكَهُ يَهْرِمُ).

۳۳۵۵: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کا کھانا مت چھوڑو کیونکہ رات کا کھانا چھوڑنے سے آدمی (جلد) بوڑھا ہو جاتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس سے ثابت ہوا کہ دوپہر کو زیادہ کھا کر رات کو نہ کھانا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہیں تھا سبحان اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی کتنی رعایت فرمائی۔

۵۵: بَابُ الضِّيَافَةِ

پاب: دعوت و ضیافت

۳۳۵۶: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمَغْلَسِ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ سَلِيمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْخَيْرُ أَسْرَعُ).

۳۳۵۶: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں مہمان ہوں اُس

میں خیر اس سے بھی تیزی سے آتی ہے۔

۳۳۵۷: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں کھانے کھائے جائیں (مہمان بکثرت آئیں) اُسکی طرف بھلائی چھری کے اونٹ کی کوہان کی طرف جانے سے بھی جلد پہنچتی ہے۔

۳۳۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بھی سنت ہے کہ مرد اپنے مہمان کے ساتھ گھر کے دروازہ تک آئے (رخصت کرتے وقت)۔

إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُغْشَى مِنَ الشَّفْرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ.

۳۳۵۷: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا الْمُحَارِبِيُّ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَهْشَلٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْخَيْرُ أَسْرَعُ إِلَى الْبَيْتِ الَّذِي يُوَكَّلُ فِيهِ مِنَ الشَّفْرَةِ إِلَى سَنَامِ الْبَعِيرِ).

۳۳۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِيُّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهِ إِلَى بَابِ الدَّارِ).

خلاصۃ الباب ☆ کوہان کا گوشت لذیذ ہوتا ہے لوگ اس کو جلدی کاٹ لیتے ہیں ان احادیث میں مہمانوں کو کھلانے کی فضیلت بیان فرمائی گئی نیز گھر والوں کے لئے باعث برکت ہے بلکہ برکت کو بہت تیزی کے ساتھ لانے والی چیز ہے۔

۵۶: بَابُ إِذَا رَأَى الضَّيْفُ

بَابُ: اگر مہمان کوئی خلاف شرع بات

مُنْكَرًا رَجَعَ

مدیکھے تو واپس لوٹ جائے

۳۳۵۹: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ میں نے کھانا تیار کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی۔ آپ ﷺ تشریف لائے تو گھر میں تصاویر دیکھیں اس لیے واپس ہو گئے۔

۳۳۶۰: حضرت سفینہ ابوعبدالرحمنؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے علی بن ابی طالب کی ضیافت کی اور انکے لیے کھانا تیار کیا۔ فاطمہؓ فرماتے لگیں: کاش! ہم نبی کو بلائیں اور آپؐ بھی کھانے میں ہمارے ساتھ شریک ہوں۔ لوگوں نے آپؐ کو بھی دعوت دی۔ آپؐ تشریف لائے اور دروازہ کی دونوں چوکتوں پر ہاتھ رکھا تو گھر کے کونے میں ایک منقش پردہ دیکھا اس لیے واپس ہو گئے۔ سیدہ فاطمہؓ نے علیؑ سے کہا: جاییے اور دریافت کیجئے کہ اے اللہ کے رسول!

۳۳۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ الدُّسْتَوَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ صَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَجَاءَ فَرَأَى فِي الْبَيْتِ تَصَاوِيرَ فَرَجَعَ.

۳۳۶۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْجَزَوِيُّ ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُمَحَانَ ثَنَا سَفِينَةُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ رَجُلًا أَصَافَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لَوْ دَعَوْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلْنَا مَعَهُ فَدَعَا فَجَاءَ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى عِصَا دَنَى الْبَابِ فَرَأَى قِرَامًا فِي نَاحِيَةِ الْبَيْتِ فَرَجَعَ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ لِعَلِّي الْحَقُّ فَقُلْ لَهُ مَا رَجَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (إِنَّهُ لَيْسَ لِي أَنْ

آپ کیوں واپس ہو رہے ہیں؟ فرمایا: میرے شایان

أَدْخُلْ بَيْنًا مَزُوقًا۔

نہیں کہ آراستہ و منقش گھر میں جاؤں۔

خلاصۃ الباب ☆ ابن بطل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس دعوت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی والے کام ہوں اس میں شریک ہونا جائز نہیں کیونکہ اس طرح ان پر رضامندی کا اظہار ہوتا ہے۔ سلف نے فرمایا ہے کہ اگر اس خلاف شرع کام کے روکنے پر قادر ہو تو روک دے ورنہ واپس چلا جائے فقہاء کرام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر وہ لوگوں کا پیشوا ہو اور اس کو روک نہ سکتا ہو تو لوٹ آئے کیونکہ وہاں بیٹھنے میں دین اسلام کی توہین ہے۔ نیز دوسرے لوگوں کو خلاف شرع کام کرنے پر جرأت ہوگی یہ اس وقت ہے کہ دعوت میں جانے سے پہلے ان باتوں کی خبر نہ ہو اور اگر پہلے سے معلوم ہو کہ وہاں خلاف شرع کام ہو رہے ہیں یا ہوں گے تو دعوت قبول کرنا ضروری نہیں اور اگر لوگوں کا پیشوا نہ ہو تو کچھ قباحت نہیں شریک طعام ہونے میں۔ حدیث: ۳۳۶۰ ”ثرام“: باریک پردے کو کہتے ہیں بعض فرماتے ہیں کہ سرخ اون کا تصویروں والا پردہ۔ ”مزوقا“: نقش و نگار والا گھر سونے چاندی کا کام جس گھر میں ہوا ہو۔ مطلب یہ ہے کہ پیغمبر کے لائق شان اتنی سی بھی دنیا کی زیب و زینت نہیں۔

باب: گھی اور گوشت ملا کر کھانا

۵۷: بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ السَّمْنِ وَاللَّحْمِ

۳۳۶۱: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ عمرؓ انکے پاس تشریف لائے۔ یہ دسترخوان پر تھے۔ انہوں نے اپنے والد کو صدر مجلس میں جگہ دی۔ عمرؓ نے بسم اللہ کہہ کر ہاتھ بڑھایا اور ایک نوالہ لیا پھر دوسرا نوالہ لیا تو فرمانے لگے: مجھے چکنائی کا ذائقہ معلوم ہو رہا ہے۔ یہ چکنائی گوشت کی نہیں ہے؟ عبد اللہ بن عمرؓ نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! میں بازار موٹے جانور کا گوشت لینے گیا تو معلوم ہوا کہ گراں ہے اسلئے میں نے ایک درم میں کمزور جانور کا گوشت خریدا اور ایک درم کا گھی اس میں ڈال دیا۔ میرا خیال یہ تھا کہ گھر والوں کو ایک ایک ہڈی تو آ جائے۔ اس پر عمرؓ نے فرمایا: گھی اور گوشت جب بھی رسول اللہؐ کے پاس جمع ہوئے تو آپؐ نے ان میں سے ایک چیز کھالی اور دوسری صدقہ کر دی۔ عبد اللہ بن

۳۳۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَزْجَبِيُّ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ دَخَلَ عَلَيْهِ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَهُوَ عَلَى مَائِدَتِهِ فَأَوْسَعَ لَهُ عَنْ صَدْرِ الْمَجْلِسِ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ فَلَقِمَ لِقْمَةً ثُمَّ ثَنَى بِأُخْرَى ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَا جِدُّ طَعَمَ دَسَمٍ مَا هُوَ بِدَسَمِ اللَّحْمِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي خَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ أَطْلُبُ السَّمِينَ لِأَشْتَرِيَهُ فَوَجَدْتُهُ غَالِيًا فَاشْتَرَيْتُ بِدَرَاهِمٍ مِنَ الْمَهْزُولِ وَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِدَرَاهِمٍ سَمًا فَأَذْتُ أَنْ يَرُدَّ عِيَالِي عَظْمًا عَظْمًا فَقَالَ عُمَرُ مَا جَمَعَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطُّ إِلَّا أَكَلَ أَحَدُهُمَا وَتَصَدَّقَ بِالْآخَرِ

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ خُذْ يَا أَمِيرُ

السُّؤْمِيْنَ! (رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ) فَلَنْ يَجْتَمَعَ عِنْدِي إِلَّا عُمَرُ نَزَلَ عَرَضَ كَيْفَ: اے امیر المؤمنین! اب تو لے لیجے۔
 آئندہ جب بھی میرے یہ دو چیزیں جمع ہوئیں تو میں ایسا ہی کروں گا۔ عُمَرُ نے فرمایا: میں یہ کھانے کا نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان یہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کرتے تھے اور ویسی ہی سادہ زندگی تھی پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما کی معاشرت بھی ویسی ہی سادہ اور کامل متبع خلفاء راشدین تھے۔

۵۸: بَابُ مَنْ طَبَخَ فَلْيُكْثِرْ

مَاءَهُ

پاب: جب گوشت پکائیں تو شور بہ زیادہ

رکھیں

۳۳۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخَرَّازُ عَنْ أَبِي عُمَرَ بْنِ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (إِذَا عَمِلْتَ مَرْقَةً فَافْكُرْ مَاءَهَا وَاعْتَزِفْ لِجِيرِ انْكَ مِنْهَا).

۳۳۶۲: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم کھانا تیار کرو تو شور باز زیادہ رکھو اور اپنے پڑوسیوں کو بھی کچھ نہ کچھ دے دو۔

۵۹: بَابُ أَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصْلِ وَالْكُرْثِ

۳۳۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْغَطَفَانِيِّ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيِّ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَأْكُلُونَ شَجَرَتَيْنِ لَا أَرَاهُمَا إِلَّا خَبِيثَتَيْنِ هَذَا الثُّومُ وَهَذَا الْبَصْلُ وَلَقَدْ كُنْتُ أَرَى الرَّجُلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُؤْخَذُ رِيحُهُ مِنْهُ فَيُؤْخَذُ بِيَدِهِ حَتَّى يَخْرُجَ بِهِ إِلَى الْبَقِيعِ فَمَنْ كَانَ أَكْلَهُمَا لَا بُدَّ فَلْيَمْتَهُمَا طَبَخًا.

پاب: لہسن، پیاز اور گندنا کھانا

۳۳۶۳: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ کے روز خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے تو اللہ (عزوجل) کی حمد و ثناء کے بعد ارشاد فرمایا: لوگو! تم دو درختوں کو کھاتے ہو اور میں تو ان کو برا ہی سمجھتا ہوں۔ ایک لہسن اور دوسرا پیاز اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں اگر کسی شخص کے منہ سے ان کی بو آتی تو اُس کا ہاتھ پکڑ کر بقیع کی طرف نکال دیا جاتا۔ لہذا جو انہیں کھانا چاہے تو وہ پکا کر ان کی بو ختم کرے۔

۳۳۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أُمِّ أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِيهِ مِنْ بَعْضِ الْبَقُولِ فَلَمْ يَأْكُلْ وَقَالَ (إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ

۳۳۶۴: حضرت ام ایوب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا۔ اس میں کچھ سبزیاں (لہسن، پیاز وغیرہ) ڈالی تھیں اس لیے نبی ﷺ نے وہ کھانا تناول نہ کیا اور فرمایا: مجھے اپنے ساتھی

(فرشتے) کو ایذا پہنچانا پسند نہیں۔

أَذَى صَاحِبِي.

۳۳۶۵: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کو ان سے گندنے کی بو محسوس ہوئی تو فرمایا: میں نے تمہیں یہ درخت کھانے سے منع نہ کیا تھا؟ فرشتوں کو بھی اُس چیز سے ایذا پہنچتی ہے جس سے انسان کو ایذا پہنچتی ہے۔

۳۳۶۵: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنَّنَا أَبُو شَرِيحٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نُمَيْرَانَ الْجَحْرِيِّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ نَفَرًا أَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ فَوَجَدَ مِنْهُمْ رِيحَ الْكُرَّاثِ فَقَالَ (أَلَمْ أَكُنْ نَهَيْكُمْ عَنْ أَكْلِ هَذِهِ الشَّجَرَةِ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنَادَى مِمَّا يَنَادَى مِنْهُ الْإِنْسَانُ).

۳۳۶۶: حضرت عقبہ بن عامرؓ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) سے ارشاد فرمایا: پیاز مت کھاؤ پھر آہستہ سے فرمایا: کچی (یعنی پکا کر کھا سکتے ہو)۔

۳۳۶۶: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ نَعِيمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ نَهْيِكَ عَنْ ذُخَيْنِ الْحَجَرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا صُحَابِي (لَا تَأْكُلُوا الْبَصَلَ ثُمَّ قَلَّا كَلِمَةً خَفِيَّةً) (النَّبِيُّ).

خلاصۃ الباب ☆ کچا پیاز اور لہسن بدبودار ہوتا ہے اس لئے اس سے پرہیز کا حکم فرمایا تاکہ مسجد میں دوسروں کو تکلیف نہ ہو لیکن اگر پکا لیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔

پاب: دہی اور گھی کا استعمال

۶۰: بَابُ أَكْلِ الْجُبْنِ وَالسَّمَنِ

۳۳۶۷: حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی، دہی اور گورخر کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: حلال وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال فرمادیا اور حرام وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام فرمادیا اور جس چیز کے بارے میں سکوت فرمایا وہ معاف ہے۔ (اُس کے استعمال پر کوئی مواخذہ نہیں)۔

۳۳۶۷: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى السُّدِّيُّ ثَنَا سَيْفُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ السَّمَنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ قَالَ (الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ).

پاب: پھل کھانے کا بیان

۶۱: بَابُ أَكْلِ الثَّمَارِ

۳۳۶۸: حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کو طائف کے انگوڑتختہ بھیجے گئے۔ آپؐ نے مجھے بلا کر فرمایا: یہ خوشہ لے لو اور اپنی والدہ کو پہنچا دو۔ میں نے

۳۳۶۸: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارٍ الْجُمُصِيُّ ثَنَا أَبِي ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَرَفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

أَهْدِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَبٌ مِنَ الطَّائِفِ فَذَعَانِي فَقَالَ (خُذْ هَذَا الْعُقُودَ إِيَّاهَا فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ لَيْلٍ قَالَ لِي (مَا فَعَلَ الْعُقُودُ هَلْ أَبْلَغْتَهُ أَمْك) قُلْتُ لَا قَالَ فَسَمَانِي غَدْرُ .

والدہ کو پہنچانے سے قبل خود ہی کھا لیا۔ کچھ راتوں کے بعد آپؐ نے پوچھا: خوشہ کا کیا ہوا؟ تم نے اپنی والدہ کو پہنچا دیا؟ میں نے عرض کیا: نہیں! آپؐ نے (زیر لب مسکراتے ہوئے) مجھے دعا باز کا نام دیا۔

۳۳۶۹: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلَحِيُّ ثَنَا نَقِيبُ بْنُ خَاجِبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ الزُّبَيْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِيَدِهِ سَفْرُ جِلَّةٍ فَقَالَ (ذُونُكُهَا يَا طَلْحَةُ فَإِنَّهَا تَجِمُ الْقَوَادِ) .

۳۳۶۹: حضرت طلحہؓ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ کے ہاتھ میں بھی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طلحہ! یہ لے لو کیونکہ یہ دل کو راحت بخشتی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ یہی اور سب مقوی قلب، مسکن عطش اور مشمتی ہے۔ یہ حدیث سنداً متکلم فیہ ہے۔

۶۲: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مُنْبَطِحًا

۳۳۷۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْكُلَ الرَّجُلُ وَهُوَ مُنْبَطِحٌ عَلَى وَجْهِهِ .

۳۳۷۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوندھے منہ ہو کر کھانے سے منع فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ متکبرین کی علامت ہے اور قرآن پاک میں ہے کہ جہنمیوں کو اوندھے منہ دوزخ میں گرایا جائے اس لئے کہ اوندھے منہ ہونے سے منع کیا ہے۔

۱۔ بی: سیب کی قسم کا ایک پھل ہے جو کشمیر اور کابل کے علاقوں میں پایا جاتا ہے اور صحت و توانائی کے لحاظ سے سیب کے بہت مشابہ ہے۔ (ابومعاز)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب الاشریۃ

مشروبات کا بیان

باب: خمر ہر برائی کی کنجی ہے

۱: بَابُ الْخَمْرِ مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ

۳۳۷۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ ثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ جَمِيعًا عَنْ زَائِدِ ابْنِ مُحَمَّدٍ الْجَمَانِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ اَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ " لَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ.

۳۳۷۲: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مُنِيرُ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبَادَةَ بْنَ نُسَيْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ خُبَّابَ بْنَ الْأَرْتِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِيَّاكَ وَالْخَمْرُ فَإِنَّ خَطِيئَتَهَا تَفْرَعُ الْخَطَايَا كَمَا أَنَّ شَجَرَتَهَا تَفْرَعُ الشُّجَرَ.

۳۳۷۱: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی کہ شراب نوشی مت کرنا کیونکہ یہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

۳۳۷۲: حضرت خباب بن ارت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خمر سے بچو اس لیے کہ اس کا گناہ باقی گناہوں کو گھیر لیتا ہے جیسے اس کا درخت دوسرے درختوں پر پھیل جاتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اشرہ شراب کی جمع ہے اور شراب اسم ہے۔ مصدر تو شرب ہے یعنی شین کی زبر زبر اور پیش کے ساتھ اسم مصدر ہے۔ شراب لغت عرب میں ہر اس رقیق سیال چیز کو کہتے ہیں جو پی جا سکے حرام ہو یا حلال جیسے پانی، رس، چوس، شربت عرق وغیرہ اصطلاح شریعت میں شراب وہ حرام مشروب ہے جو نشہ لائے اور مست و بے ہوش کر دے۔ شراب پینے سے عقل میں فتور آ جاتا ہے۔ عقل کی وجہ سے تو آدمی گناہوں اور منکرات سے بچتا ہے جب عقل ہی نہ ہوگی تو خوف ذرا بھی نہ ہوگا تو ہر قسم کے گناہ، زنا، بے ہودہ بکواس، قتل و فساد کا مرتکب ہوگا سچ فرمایا ہے کہ شراب ہر گناہ کی کنجی ہے۔

۲: بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ

پاپ: جو دنیا میں شراب پئے گا وہ

يَشْرَبُهَا فِي الْآخِرَةِ

آخرت میں شراب سے محروم رہے گا

۳۳۷۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي
الْآخِرَةِ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ.

۳۳۷۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا
میں شراب پئے گا وہ آخرت میں شراب نہ پی سکے گا، الا
یہ کہ توبہ کر لے۔

۳۳۷۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنِي
زَيْدُ ابْنُ وَاقِدٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُسَيْنٍ حَدَّثَهُ قَالَ
حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: "مَنْ شَرِبَ
الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ."

۳۳۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: جو دنیا میں شراب پئے وہ آخرت میں نہ پی سکے
گا۔

۳: بَابُ مُدْمِنِ الْخَمْرِ

پاپ: شراب کا رسیا

۳۳۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ
قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ سَهْلٍ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: "مُدْمِنُ
الْخَمْرِ كَعَابِدٍ وَثْنٍ."

۳۳۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: شراب کا رسیا (عادی) بت پرست کی مانند
ہے۔

۳۳۷۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُثَيْبَةَ حَدَّثَنِي
يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ بْنُ حَلْبَسٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ أَبِي
الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ خَمْرٍ.

۳۳۷۶: حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: شراب کا رسیا جنت میں نہ جاسکے گا۔

خلاصہ الباب ☆ خطابی نے فرمایا ہے کہ مدین الخمر وہ ہے جو شراب بناتا اور نچوڑتا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ مدین وہ ہے جو
شراب کا عادی ہو اس حدیث میں شدید وعید ہے شراب کو بت پرست سے تشبیہ اس لئے دی گئی کہ دونوں خواہش نفسانی کے
پیروکار ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن مجید میں بت پرست اور شراب پینے والوں کا انکشاف کر فرمایا۔

ارشاد خداوندی ہے:

﴿إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رَجَسٌ مِنَ الْعَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تَفْلَحُونَ﴾

۴: بَابُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ

لَهُ صَلَاةٌ

۴: بَابُ: شراب نوشی کرنے والے کی کوئی

نماز قبول نہیں

۳۳۷۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا
الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ
الْذَيْلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ وَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ
أَرْبَعِينَ صَبَاحًا وَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ
عَلَيْهِ وَإِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ
صَبَاحًا فَإِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ: وَإِنْ
عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ
مَاتَ دَخَلَ النَّارَ: فَإِنْ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَإِنْ عَادَ كَانَ
حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ رَدْعَةِ الْخَبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا رَدْعَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ "غَصَارَةُ أَهْلِ
النَّارِ."

۳۳۷۷: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شراب پیے اور نشہ میں مست
ہو جائے اُس کی نماز چالیس روز تک قبول نہ ہوگی اور
اگر وہ اس دوران مر گیا تو دوزخ میں جائے گا اور اگر
اس نے توبہ کی تو قبول فرما لے گا اور اگر اُس نے
دوبارہ شراب پی اور نشہ میں مست ہو گیا تو چالیس روز
تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی اور اگر اسی دوران مر گیا تو
دوزخ میں جائے گا اور اگر توبہ کر لی تو اللہ اس کی توبہ قبول
فرمائیں گے پھر اگر سہ بارہ اُس نے شراب پی لی تو اللہ
تعالیٰ روز قیامت اسے "رَدْعَةُ الْخَبَالِ" ضرور پلائیں
گے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! "رَدْعَةُ
الْخَبَالِ" کیا چیز ہے؟ فرمایا: دوزخیوں کا خون اور پیپ۔

☆ خلاصۃ الباب شراب پینے سے نماز قبول نہیں ہوتی اس سے مراد یہ ہے کہ اس کو نماز پر ثواب نہیں ملے گا اگرچہ فرض
ادا ہو جائے گا۔ تمام عبادات میں صرف نماز کا ذکر کیا ہے اس لئے مقصد یہ ہے کہ اگر نماز قبول نہیں تو دوسری عبادات تو
بطریق اولیٰ قبول نہیں ہوں گی۔ "أَرْبَعِينَ صَبَاحًا" سے متبادر الی الفہم صبح کی نماز ہے یعنی شراب پینے کی وجہ سے چالیس دن
تک فجر کی نماز قبول نہیں ہوں گی کیونکہ فجر کی نماز تمام نمازوں سے افضل ہے۔ یہ بھی احتمال ہے کہ "صَبَاحًا" سے مراد
دن ہیں یعنی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں ہوں گی۔ (لمعات)

۵: بَابُ مَا يَكُونُ مِنْهُ

الْخَمْرُ

۵: بَابُ: شراب کس کس چیز سے

بنتی ہے؟

۳۳۷۸: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْيَمَامِيُّ ثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ
عَمَارٍ ثَنَا أَبُو كَثِيرٍ الشَّحْمِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ

۳۳۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: خمران دو درختوں سے بنتی ہے: (۱) کھجور اور

(۲) انگور۔

وَالْعِنْبَةُ.

۳۳۷۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَّنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
 يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ أَنَّ خَالِدَ بْنَ كَثِيرٍ الْهَمْدَانِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ
 السَّرِيَّ بْنَ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَهُ أَنَّ الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ
 النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنَ
 الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّيْبِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا.

۳۳۷۹: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ارشاد فرمایا: گندم سے بھی شراب بنتی ہے اور جو سے بھی
 (شراب بنتی ہے) اور کشمش، چھوڑہ اور شہد سے بھی
 شراب بنتی ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ائمہ ثلاثہ اور اصحاب ظاہر کے نزدیک خمر ہر مسکر (نشہ اور) چیز کا نام ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا
 ارشاد ہے کل مسکر خمر و کل خمر حرام ہر نشہ آور شراب چیز ہے اور ہر شراب حرام ہے۔ اصول اشریہ چار چیزیں
 ہیں (۱) ثمار یعنی پھل۔ جیسے انگور، کھجور، منقہ یعنی خشک انگور۔ (۲) حبوب جیسے گہوں، جو، جوار۔ (۳) شیریں چیزیں جیسے شکر،
 شہد، گڑ وغیرہ۔ (۴) البان جیسے اونٹ، گھوڑی کا دودھ۔ سوانگور سے پانچ چھ شرا میں بنتی ہیں یعنی خمر، باذاق، منصف، مثلث،
 پختہ اور منقہ سے دو شرا میں بنتی ہیں انقع اور نبید اور کھجور سے تین شرا میں بنتی ہیں۔ سکر، فصیح، نبید، حبوب (اناج) فواکہ اور شہد
 وغیرہ سے شراب بنتی ہیں گو اس کے نام متورد ہیں۔ خلاصہ یہ کہ شرا میں متعدد چیزوں سے بنتی ہیں تفصیل فقہ کی کتابوں میں
 مذکور ہے۔

باب: شراب میں دس جہت سے

۶: بَابُ لُعْنَتِ الْخَمْرِ عَلَى

لعنت ہے

عَشْرَةَ أَوْجِهٍ

۳۳۸۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا
 نَنَا وَكِيعٌ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ
 الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَاقِفِيِّ وَابْنِ طُعْمَةَ هَؤُلَاءِهِمْ.
 أَنَّهُمَا سَمِعَا ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 لُعْنَتُ الْخَمْرِ عَلَى عَشْرَةِ أَوْجِهٍ بَعَيْنُهَا وَغَاصِرُهَا وَ
 مُعَصِرُهَا وَبَائِعُهَا وَمُبْتَاعُهَا وَحَامِلُهَا وَالْمَحْمُولَةُ إِلَيْهَا
 وَآكِلُ ثَمَرِهَا وَشَارِبُهَا وَسَاقِيهَا.

۳۳۸۰: حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شراب میں دس جہت سے لعنت ہے۔
 ایک تو خود شراب پر لعنت ہے اور شراب نچوڑنے
 والے اور نچوڑوانے والے فروخت کرنے والے
 خریدنے والے، اٹھانے والے اور جس کی خاطر اٹھائی
 جائے اور اس کا ثمن کھانے والے اور پینے والے
 پلانے والے سب پر لعنت ہے۔

۳۳۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ ابْنِ رَهِيمٍ
 التُّسْتَرِيُّ ثَنَا أَبُو غَاصِمٍ عَنْ شَيْبٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

۳۳۸۱: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی وجہ سے دس آدمیوں پر لعنت

مَالِكٍ (أَوْ حَدَّثَنِي أَنَسٌ) قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشْرَةَ عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَالْمَعْصُورَةَ لَهُ وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ لَهُ وَبَانِعَهَا وَالْمَبْيُوعَةَ لَهُ وَسَاقِيَهَا وَالْمُسْتَقَاةَ لَهُ حَتَّى عَدَّ عَشْرَةَ مِنْ هَذَا الضَّرْبِ.

فرمائی: شراب نچوڑنے والا، نچڑوانے والا اور جس کے لیے نچوڑی جائے اور اٹھا کر لے جانے والا اور جس کے لیے اٹھائی جائے اور فروخت کرنے والا اور جس کے لیے فروخت کی جائے اور پلانے والے اور جس کے لیے پلائی جائے۔ اسی قسم کے دس افراد شمار کیے۔

☆ خلاصۃ الباب ☆ اللہ تعالیٰ کی پناہ، بعض چیزیں اتنی منحوس ہوتی ہیں کہ ایک چیز کی وجہ سے کئی لوگ گناہ گار ہو جاتے ہیں صرف پینے والا ہی گناہ گار نہیں بلکہ بیچنے والا بھی گناہ گار ہے کچھ لوگ بیچنا جائز سمجھتے ہیں حالانکہ یہ سخت گناہ ہے بلکہ صرف اٹھا کر لے جانے والا بھی۔ لیکن اگر ایک ہی شخص نچوڑنے والا بھی ہو اور اٹھانے والا بھی اور فروخت کرنے والا بھی تو اس پر تینوں جہت سے لعنت ہوگی۔

پاب: شراب کی تجارت

۷: بَابُ التِّجَارَةِ فِي الْخَمْرِ

۳۳۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ: قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتِ الْآيَاتُ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ.

۳۳۸۲: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سورۃ بقرہ کی آخری آیات رباء (سود) کے متعلق نازل ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی خرید و فروخت کی حرمت بیان فرمائی۔

۳۳۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ بَلَغَ عُمَرُ أَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا فَقَالَ قَاتِلَ اللَّهُ سَمُرَةَ أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ حَرَمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَحَلُواهَا قَبَاغُوهَا.

۳۳۸۳: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ سمرہ نے شراب فروخت کی ہے تو فرمایا: اللہ تعالیٰ سمرہ کو تباہ و برباد کرے۔ کیا اُسے معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہود پر لعنت فرمائے کیونکہ ان پر چربی حرام کی گئی تو انہوں نے پگھلا کر فروخت کرنا شروع کر دی۔

☆ خلاصۃ الباب ☆ معلوم ہوا کہ جس چیز کا استعمال ناجائز ہے اُس کی خرید و فروخت بھی ناجائز ہے۔ مزید تفصیل مقصود ہو تو فقہ کی کتب میں ملاحظہ کی جائے۔

۸: بَابُ الْخَمْرِ

يُسْمَوْنَهَا

بِغَيْرِ اسْمِهَا

پاپ: لوگ شراب کے نام بدلیں گے

(اور پھر اس کو حلال سمجھ کر استعمال

کریں گے)

۳۳۸۴: حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات اور دن ختم نہ ہوں گے (قیامت نہ آئے گی) یہاں تک کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب پیئیں گے لیکن وہ اس کا نام بدل دیں گے۔

۳۳۸۴: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَذْهَبُ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامُ : حَتَّى تَشْرَبَ فِيهَا طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرُ يُسْمَوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا.

۳۳۸۵: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر اُسے پیا کریں گے۔

۳۳۸۵: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي الْبَرَاءِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ثَنَا سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ الْعَبْسِيُّ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى الْعَبْسِيِّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنِ ابْنِ مُجَبِّرٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ السَّمِطِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ : قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ بِاسْمٍ يُسْمَوْنَهَا أَيَّاهُ.

☆ خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ اپنی طرف سے نام رکھ لینے سے یا نام بدل لینے سے کوئی حرام شے حلال اور جائز نہیں ہو جاتی۔

۹: بَابُ كُلِّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ

پاپ: ہر نشہ آور چیز حرام ہے

۳۳۸۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور مشروب حرام ہے۔

۳۳۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ تَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ : قَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ : فَهُوَ حَرَامٌ.

۳۳۸۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۳۳۸۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ الدِّمَارِيُّ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

۳۳۸۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے

۳۳۸۸: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَمِ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ هَانِئٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ»۔
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

قَالَ ابْنُ مَاجَةَ هَذَا حَدِيثُ الْمَهْضَرِيِّينَ

۳۳۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَانَ عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادِ

بْنِ أَوْسٍ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

يَقُولُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَهَذَا حَدِيثُ

الرَّقِيِّينَ۔

۳۳۹۰: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ۔

۳۳۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

شُعْبَةَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ احادیث ائمہ ثلاثہ کا متدل ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہر مسکر (نشہ آور) کا نام ہے۔ ان ائمہ کرام کی

عقلی دلیل یہ ہے کہ خمر، مخمرۃ العقول سے مشتق ہے۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: الخمر ما

خامر العقل (بخاری) یہ چونکہ انسان کی عقل کو ڈھانپ دیتی ہے اور اس کے فہم و شعور کی قوتوں کو غلط و قبض کر دیتی ہے اس

لئے اس کو خمر کہتے ہیں اور یہ بات ہر مسکر (نشہ آور) چیز میں پائی جاتی ہے معلوم ہوا کہ خمر صرف انگور کے ساتھ خاص نہیں بلکہ

جو کچھ شہد گیسوں جو سے بنے اور نشہ آور ہو وہ خمر ہے۔ حنفیہ کے نزدیک خمر انگور کا وہ آب خام (کچا) ہے جو جوش کھا کر

تندی لائے اور اشد اد پکڑ جائے اور جھاگ پھینکنے لگے۔ جوش سے مراد کامل جوش ہے اس طرح کہ نیچے کا پانی اوپر اور اوپر کا

پانی نیچے ہو جائے۔ اشد اد سے مراد جوش کی کثرت ہے جس سے مست کر دینے کی قوت حاصل ہو جائے یہی اہل لغت و

لسان اور اہل علم و فقہاء کے یہاں معروف ہے۔ حدیث باب کے متعلق احناف فرماتے ہیں کہ خمر تو درحقیقت انگوری شراب

ہی کو کہتے ہیں لیکن کبھی غیر خمر کو بھی بطریق مجاز خمر کہہ دیتے ہیں اگر مجاز پر محمول نہ کیا جائے تو لازم آئے گا کہ بھگ اور تاڑی

وغیرہ بھی خمر ہو کیونکہ مسکر (نشہ آور) کے افراد میں یہ بھی داخل ہیں حالانکہ اس کا کوئی قائل نہیں۔ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں

کہ اس حدیث میں امام جرح و تعدیل حضرت یحییٰ بن معین نے طعن کیا یہ علامہ عینی نے بھی نقل کی ہے بلکہ صاحب عنایہ

نے تو یحییٰ بن معین سے تو یہاں تک نقل کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تین حدیثیں ثابت نہیں ان میں سے

ایک حدیث مذکور: ((كُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ)) اس کے علاوہ محدث خوارزمی جو حدیث کے سلسلہ میں مہارت کا ملہ اور اطلاع واسع و تام رکھتے ہیں انہوں نے اپنے مندرجہ ۶۳ ج خطیب بغدادی کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہا ہے کہ سید الحفاظ یحییٰ بن معین نے فرمایا تین احادیث کی صحت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ان میں سے ایک ((كُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ)) ہے اس بارے میں امام احمد اور یحییٰ بن معین کا مکالمہ منقول ہے۔ امام احمد بن معین کا جواب سن کر خاموش ہو گئے۔ اور شیخ ابن معین امام و حافظ اور متقی کامل تھے یہاں تک کہ امام احمد فرماتے ہیں کہ جس حدیث کو یحییٰ بن معین نہ جانیں وہ حدیث ہی نہیں اور بشرط تسلیم صحیح یہ ہے کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما پر موقوف ہے۔

۱۰: بَابُ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ

پاب: جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اُس

کی قلیل مقدار بھی حرام ہے

فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ

۳۳۹۲: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثنا أَبُو يَحْيَى ثَنَا أَبُو يَحْيَى ثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ.

۳۳۹۲: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اُس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

۳۳۹۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدَرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ "مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ."

۳۳۹۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اُس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

۳۳۹۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ ثَنَا غُبَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ.

۳۳۹۴: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اُس کی قلیل مقدار بھی حرام ہے۔

☆ خلاصۃ الباب ان احادیث میں عصیر عنب یعنی انگور کا وہ رس جس کو اتنا پکایا جائے کہ وہ دو تہائی جل جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے جس کو مثلث یعنی کہتے ہیں، کا حکم بیان ہوا ہے کہ یہ حرام ہے یہی مذہب ہے امام محمد اور ائمہ ثلاثہ کا۔ لیکن امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے نزدیک مثلث یعنی حلال اور مباح ہے۔ شیخین کا استدلال بھی چند احادیث سے ہے: (۱) حدیث علیؓ جس کی تخریج عقیلی نے کتاب العصفاء میں ترجمہ محمد بن الفرات کوفی کے تحت کی ہے۔ (۲) حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما جس کی تخریج امام نسائی، بزار، طبرانی، ابونعیم اور دارقطنی نے کی ہے الفاظ یہ ہیں: حرمت الخمر بعيسها قليلا وكثيرها والسكر من كل شراب يعني فربذات خود قلیل و کثیر حرام ہے اور نشہ ہر شراب میں سے ہے۔

۱۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ

بَاب: دو چیزیں (کھجور اور انگور) اکٹھے

الْخَلِيطَيْنِ

بھگو کر شربت بنانے کی ممانعت

۳۳۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنبَأَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيبُ جَمِيعًا وَنَهَى أَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطْبُ جَمِيعًا.

۳۳۹۵: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑے اور کشمش ملا کر بھگونے سے منع فرمایا اور تر کھجور اور چھوڑا ملا کر بھگونے سے بھی منع فرمایا۔

قَالَ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ رَبَاحٍ الْمَكِّيُّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۳۳۹۶: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْيَمَانِيُّ ثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَنْبَذُوا التَّمْرَ وَالْبُسْرَ جَمِيعًا وَانْبَذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حَدِيثِهِ.

۳۳۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھوڑا اور تر کھجور ملا کر مت بھگوؤ البتہ ہر ایک کو الگ الگ بھگو سکتے ہو۔

۳۳۹۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَجْمَعُوا بَيْنَ الرُّطْبِ وَالزَّهْوِ وَلَا بَيْنَ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَانْبَذُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حَدِيثِهِ.

۳۳۹۷: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: کچی اور پکی کھجور مت ملاؤ اور کشمش اور چھوڑا مت ملاؤ۔ ہر ایک کو الگ الگ بھگو سکتے ہو۔

☆ خلاصۃ الباب: خلیطین وہ شربت ہے جو چھوڑے اور منقہ کو ملا کر کسی برتن میں تر کر کے دونوں کا پانی قدرے جوش دے کر نکالا گیا ہو۔ یہ بھی امام مالک، امام محمد، اسحاق اور اکثر شافعیہ کے نزدیک حرام ہے۔ احادیث باب ان کی دلیل ہیں۔ صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ یہ اپنی قحط سالی پر محمول ہے تاکہ دو نعمتوں کا اجتماع نہ ہو جبکہ اس کا پڑوسی ضرورت مند ہو اور شیخین کے نزدیک خلیطین مباح ہے ان کے پاس بھی احادیث ہیں اور اباحت خوشحالی پر محمول ہے یہ توجیہ حضرت ابراہیم نخعی سے مروی ہے۔ جس کو امام محمد نے کتاب الاثر میں روایت کیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے یعنی فلیط تمر وزبیب کی نیزہ میں کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ کراہت ابتدا میں تنگی معیشت کی وجہ سے تھی جیسے چھوڑے ملا کر گوشت اور گھی سے ممانعت تھی پھر جب اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو فراخی دے دی تو اب کوئی مضائقہ نہیں۔ اس طرح ابن عدی نے الکامل میں حضرت ام سلیم و ابی طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ دونوں خلیطین کو پیتے تھے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے۔ تو ابو طلحہ نے جواب دیا کہ منع قحط سالی کی وجہ سے تھا جس طرح دو کھجوروں کو ملا کر کھانے سے منع کیا ہے۔ امام نووی فرماتے ہیں کہ جمہور اصحاب اس طرف گئے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دو پھلوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع کیا اس میں حکمت یہ ہے کہ جب دو مختلف طرح کے پھل ایک ساتھ بھگوئے جائیں گے تو ایک پر پانی جلد اثر کرے گا اور دوسرے پر دیر سے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ جو پھل پانی سے جلد تغیر کو قبول کرے گا اس میں نشہ پیدا ہو جائے گا اور اس کا اثر دوسرے تک بھی پہنچے گا اس طرح جو نبیذ تیار ہوگی اس میں ایک نشہ آور چیز کے مخلوط ہو جانے کا قوی امکان ہوگا اور اس کا امتیاز کرنا ممکن نہ ہوگا لہذا جب اس نبیذ کو پیا جائے گا تو گویا ایک حرام چیز کو پینا لازم آئے گا۔

پاب: نبیذ بنانا اور پینا

۱۲: بَابُ صِفَةِ النَّبِیْذِ وَ شُرْبِهِ

۳۳۹۸: اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیْدَةُ عَائِشَةُ فَرَمَاتِیْ هِیْنَ کَہْمَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کَہْ لِیَہِ اَیْکَ مُشْکِیْزَہْ فِیْہِ نَبِیْذٌ تِیَارَ کَرْتِیْہِ۔ چنانچہ ہم مٹھی بھر چھوڑے یا کشمش لے کر اس میں ڈال دیتیں پھر اس میں پانی ڈال دیتیں۔ صبح کو بھگو تیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم شام کو نوش فرماتے اور شام کو بھگو تیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو نوش فرماتے۔

۳۳۹۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ ابْنُ أَبِي الشَّوَّارِبِ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زَبَادٍ قَالَ ثَنَا قَاصِمٌ الْأَخْوَلُ حَدَّثَنَا بَنَانَةُ بَنْتُ یَزِیدِ الْعُشَیْمِیَّةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کُنَّا نُبْذُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فِی سَقَاءٍ فَنَأْخُذُ قُبْضَةً مِنْ تَمْرٍ أَوْ قُبْضَةً مِنْ زَبِیْبٍ فَنَطْرَحُهَا فِیْہِ ثُمَّ نَضُبُّ عَلَیْہِ الْمَاءَ فَنَبِذُہُ غَدُوَّةً فِیْ شَرْبِہِ عَشِیَّةً فَنَبِذُہُ عَشِیَّةً فِیْ شَرْحِ غَدُوَّةٍ۔

دوسری روایت میں ہے کہ رات کو بھگو تیں تو دن کو نوش فرماتے اور دن کو بھگو تیں تو رات کو نوش فرماتے۔

وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: نَهَارًا فِیْ شَرْبِہِ لَیْلًا أَوْ لَیْلًا فِیْ شَرْبِہِ نَهَارًا۔

۳۳۹۹: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ تیار کی جاتی تو آپ ﷺ اُس روز نوش فرماتے۔ اگلے روز اور تیسرے روز اس کے بعد اگر کچھ بچ رہتی تو آپ ﷺ خود بہا دیتے یا بہانے کا حکم فرماتے اور وہ بہادی جاتی۔

۳۳۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ أَبِي إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي عُمَرَ الْبُهْرَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يُبْذُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فِیْ شَرْبِہِ یَوْمَہُ ذَٰلِکَ وَالْغَدَ وَالْیَوْمَ الثَّالِثَ فَإِنْ بَقِیَ مِنْہُ شَیْءٌ أَهْرَاقَہُ أَوْ أَمَرِہُ فَأَهْرِیقَ۔

۳۴۰۰: حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پتھر کے پیالہ میں نبیذ تیار کی جاتی۔

۳۴۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِکِ ابْنُ أَبِي الشَّوَّارِبِ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ كَانَ يُبْذُ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ فِی تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ۔

۱۳: بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَبِيذٍ

الْأَوْعِيَةِ

۳۴۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ وَثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْقَيْْرِ وَالْمَرْقِ وَالذَّبَاءِ وَالْحَنْتَمَةِ وَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ.

۳۴۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا! قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْمَرْقِ وَالْقَرْعِ.

۳۴۰۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: ثَنَا أَبِي عَنِ الْمُشَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنْتَمِ وَالذَّبَاءِ وَالْقَيْْرِ.

۳۴۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ! قَالَ ثَنَا شَبَابَةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الذَّبَاءِ وَالْحَنْتَمِ.

۱۴: بَابُ مَا رُخِّصَ فِيهِ

مِنْ ذَلِكَ

۳۴۰۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدُ بْنُ بَيَانَ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ سَمَاقٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمَرَةَ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَوْعِيَةِ فَانْتَبَذُوا فِيهِ وَاجْتَنَبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ.

۳۴۰۶: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

پاپ: شراب کے برتنوں میں نبیذ

بنانے کی ممانعت

۳۴۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکڑی کے برتن اور لک شدہ برتن اور کدو کے برتن اور سبز روغنی برتن میں نبیذ تیار کرنے سے منع کیا اور ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

۳۴۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لک شدہ اور کدو کے برتن میں نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا۔

۳۴۰۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبز روغنی برتن اور کدو کے برتن اور لکڑی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا۔

۳۴۰۴: حضرت عبدالرحمن بن بھر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے برتن اور سبز روغنی برتن سے منع فرمایا۔

پاپ: ان برتنوں میں نبیذ بنانے کی

اجازت کا بیان

۳۴۰۵: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں ان برتنوں (میں نبیذ بنانے) سے منع کیا تھا۔ اب تم ان میں نبیذ بنا سکتے ہو لیکن ہر نشہ آور چیز سے بچتے رہنا۔

۳۴۰۶: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا تھا۔ یاد رکھو! کوئی برتن کسی چیز کو حرام نہیں کر سکتا۔ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

وَهَبِ ابْنَانَا بَنُ جُرَيْجٍ عَنْ أَيُّوبَ ابْنِ هَانِيٍّ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الْأَجْدَاعِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ نَبِيذِ الْأَوْعِيَةِ إِلَّا وَإِنْ وَعَاءٌ لَا يُحَرِّمُ شَيْئًا كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

باب: مٹکے میں نبیذ بنانا

۱۵: بَابُ نَبِيذِ الْجَرِّ

۳۴۰۷: سیدہ عائشہؓ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی عورت اس بات سے عاجز ہے کہ ہر سال اپنی قربانی کی کھال سے مشکیزہ بنا لیا کرے؟ پھر فرمانے لگیں کہ رسول اللہؐ نے مٹی کے برتن میں اور ایسے ایسے برتن میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا البتہ سرکہ بنانے کی اجازت دی۔

۳۴۰۷: حَدَّثَنَا سُورِدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي رُمَيْثَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ اتَّعَجِزُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَتَّخِذَ كُلَّ عَامٍ مِنْ جِلْدٍ أَضْحَيْتُهَا سَقَاءً؟ ثُمَّ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْجَرِّ وَفِي كَذَا وَفِي كَذَا إِلَّا الْخَلَّ۔

۳۴۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی کے مٹکوں میں نبیذ تیار کرنے سے (سختی سے) منع فرمایا۔

۳۴۰۸: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْخَطَمِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُنْبَذَ فِي الْجَرِّ۔

۳۴۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھرے کی نبیذ آئی جو جوش مار رہی تھی (جھاگ نکل رہی تھی)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے دیوار پر مار دو کیونکہ یہ اس شخص کا مشروب ہے جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان نہ رکھتا ہو۔

۳۴۰۹: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى ثَنَا الْوَلِيدُ عَنْ صَدَقَةَ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَّا النَّبِيُّ ﷺ بِنَبِيذِ جَرٍّ يَنْشُ فَقَالَ اضْرِبْ بِهِذَا الْحَائِطَ فَإِنَّ هَذَا شَرَابٌ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ۔

خلاصۃ الباب ☆ شراب سے سرکہ بنانے کے بارے میں اختلاف ہے ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سرکہ بنانا حرام ہے اور اگر خود بن جائے تو حلال ہے۔ حنفیہ کے نزدیک خمر سے سرکہ بنانا حلال ہے۔ حنفیہ کی دلیل ارشاد نبوی ہے نعم الادام الخلل کہ بہترین سالن تو سرکہ ہے اس کی تخریج جماعت نے کی ہے سوائے بخاری کے۔ نیز سرکہ بنانے سے خمر کا وصف مفید جاتا رہتا ہے کیونکہ خمر جو ہر فاسد ہے تو اس کی اصلاح صفت خمریت زائل کرنے سے ہی ہوگی اور سرکہ بنانے اسی صفت کو ختم کر دیتا ہے اور اس میں صالح وصف آ جاتا ہے جس کے ثبوت میں صاحب ہدایہ نے تین چیزیں ذکر کی ہیں (۱) صفراء کو تسکین دیتا ہے۔ (۲) شہوت کو توڑتا ہے۔ (۳) اس میں تغذی ہے کیونکہ یہ صالح معدہ ہے کہ معدہ میں ہیجان حرارت سے بھوک صالح ہوتی ہے۔

۱۶: بَابُ تَحْمِيرِ الْإِنَاءِ

جواب: برتن کو ڈھانپ دینا چاہیے

۳۴۱۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَّنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ غَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ وَأَطْفِنُوا السِّرَاجَ وَأَغْلِقُوا الْبَابَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَحُلُّ سِقَاءً وَلَا يَفْتَحُ بَابًا وَلَا يَكْشِفُ إِنَاءً فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدَكُمْ إِلَّا أَنْ يَغْرُضَ عَلَى إِيَّاهِ عَوْدًا وَيَذْكُرَ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَفْعَلْ فَإِنَّ الْفَوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ بَيْتَهُمْ.

۳۴۱۰: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: (سوتے وقت) برتن ڈھانپ دیا کرو اور مشک کا منہ بند کر دیا کرو چراغ گل کر دیا کرو اور دروازہ بند کر دیا کرو اسلئے کہ شیطان مشک نہیں کھولتا، نہ دروازہ کھولتا ہے نہ برتن کھولتا ہے اور تمہیں کوئی چیز ڈھانپنے کیلئے نہ ملے تو اتنا ہی کر لے کہ اللہ کا نام لے کر ایک لکڑی کو برتن کے اوپر عرضا رکھ دے (اور چراغ اس لیے بھی گل کر دینا چاہیے کہ) چوہیا لوگوں کے گھر جلا ڈالتی ہے۔

۳۴۱۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِتَعْظِيَةِ الْإِنَاءِ وَإِكْثَاءِ السِّقَاءِ وَاكْفَاءِ الْإِنَاءِ.

۳۴۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (بھرا ہوا) برتن ڈھانپنے، مشکیزہ (کا منہ) باندھنے اور (خالی برتن) اٹار رکھنے کا حکم فرمایا۔

۳۴۱۲: حَدَّثَنَا عَصَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ ثَنَا حَرَامِيُّ بْنُ عَمَارَةَ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ ثَنَا حَرِيشُ بْنُ حَرْبٍ ثَنَا أَنَسُ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَصْنَعُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ آيَةٍ مِنَ اللَّيْلِ مُحَمَّزَةً إِنَاءً لَطْهُورَهُ وَإِنَاءً لِسَوَاكِهِ وَإِنَاءً لِسَرَابِهِ.

۳۴۱۲: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ میں رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے برتن ڈھانپ کر رکھتی تھی: ایک طہارت (استنجاء) کے لیے (دوسرا) مسواک (وضو) کے لیے اور تیسرا (پانی) پینے کے لیے۔

☆ خلاصہ الباب اس سے شیطان سے حفاظت رہتی ہے ایک اور حدیث میں یہ وجہ ذکر کی گئی ہے کہ سال میں ایک رات ایسی آتی ہے جس میں وہ بانازل ہوتی ہے اور جس برتن پر ڈھکن یا بندھن نہ ہوں اس میں داخل ہو جاتی ہے۔

۱۷: بَابُ الشَّرْبِ فِي آيَةِ الْفِصَّةِ

جواب: چاندی کے برتن میں پینا

۳۴۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَّنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ

۳۴۱۳: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص چاندی کے برتن میں

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَشْرَبُ فِي إِنَاءِ الْفِضَّةِ
إِنَّمَا يُجْرَجُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ۔

بچے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ غٹا غٹ بھر رہا ہے۔

۳۴۱۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنُ أَبِي
الشَّوَارِبِ ثَنَا أَبُو عَرَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي لَيْسَى عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ عَنِ الشَّرْبِ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ هِيَ
لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْآخِرَةِ۔

۳۴۱۴: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا۔ یہ دنیا میں کافروں کے لیے ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہوں گے۔

۳۴۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُذْرٌ عَنْ شُعْبَةَ
عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْرَاهِيمَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ امْرَأَةٍ ابْنِ عُمَرَ عَنْ
عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ شَرِبَ فِي إِنَاءٍ فِضَّةٍ
فَكَأَنَّمَا يُجْرَجُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ۔

۳۴۱۵: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چاندی کے برتن میں پے وہ گویا اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ اُنڈیل رہا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا دونوں حرام ہیں اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں اسی طرح عورتوں کا چاندی سونے کے برتن میں تیل لگانا یا سرمہ لگانا حرام ہے۔

باب: تین سانس میں پینا

۱۸: بَابُ الشَّرْبِ بِثَلَاثَةِ أَنْفَاسٍ

۳۴۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا
عُرْوَةُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسٍ
أَنَّهُ كَانَ يَنْفَسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا وَزَعَمَ أَنَسٌ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْفَسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا۔

۳۴۱۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ ایک (درمیانہ) برتن تین سانس میں پیتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن (پینے) میں تین بار سانس لیتے تھے۔

۳۴۱۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا
ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَنَا رِشْدِينُ ابْنُ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ فَتَنَفَّسَ فِيهِ مَرَّتَيْنِ۔

۳۴۱۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز نوش فرمائی تو درمیان میں دو بار سانس لیا۔

خلاصۃ الباب ☆ تین سانسوں میں پانی پینا مستحب ہے گزشتہ ابواب میں آیا ہے کہ سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے جدا کر دے۔

تیسرا سانس آخر میں لیا اور یہ بھی ممکن ہے کہ مشروب کم مقدار میں ہو اس لیے صرف دو ہی سانسوں میں پیا یا عام مقدار میں ہو اور دو سانس میں پینا جواز بتانے کے لیے ہو۔

۱۹: بَابُ اخْتِنَاتِ الْأَسْقِيَةِ

باب: مشکیزوں کا منہ اُلٹ کر پینا

۳۴۱۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُرْوَةَ بْنِ السَّرْحِ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ اخْتِنَاتِ الْأَسْقِيَةِ أَنْ يُشْرَبَ مِنْ أَفْوَاهِهَا.

۳۴۱۸: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزوں کو اُلٹ کر اس کے منہ سے (منہ لگا کر) پینے سے منع فرمایا۔

۳۴۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اخْتِنَاتِ الْأَسْقِيَةِ وَإِنَّ رَجُلًا بَعْدَ أَنْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى سِقَاءٍ فَاخْتَنَنَتْهُ فَخَرَجَتْ عَلَيْهِ مِنْهُ حَيَّةٌ.

۳۴۱۹: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکیزہ اُلٹ کر اس کے منہ سے پینے سے منع فرمایا اور جب رسول اللہ ﷺ نے ایسا کرنے سے منع فرمادیا اس کے بعد (ایک مرتبہ) رات میں ایک مرد مشکیزہ کے پاس کھڑا ہوا اور اسے اُلٹ کر پانی پینے لگا تو مشکیزہ میں سے ایک سانپ نکلا۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ بھی تنزیہی ہے۔ ایسا کرنا بہتر نہیں ہے، تاہم جائز ضرور ہے۔ چنانچہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا کرنا آئندہ باب میں آ رہا ہے۔

۲۰: بَابُ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ

باب: مشکیزہ کو منہ لگا کر پینا

۳۴۲۰: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَّافِ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ.

۳۴۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کو منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا۔

۳۴۲۱: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشْرٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ثَنَا خَالِدُ الْحَذَّاءِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ مِنْ فَمِ السِّقَاءِ.

۳۴۲۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشک کو منہ لگا کر پینے سے منع فرمایا۔

۲۱: بَابُ الشُّرْبِ قَائِمًا

باب: کھڑے ہو کر پینا

۳۴۲۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ قَائِمًا.

۳۴۲۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم پلایا تو آپ ﷺ نے کھڑے کھڑے ہی پی لیا۔ امام شعبیؒ فرماتے ہیں کہ

فَلَذَّكَرْتُ ذَلِكَ بِعِكْرَمَةَ فَخَلَفَ بِاللَّهِ مَا

میں نے حضرت عکرمہ سے یہ حدیث ذکر کی تو انہوں

نے حلفا کہا کہ آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔

فَعَلَّ

۳۴۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ جَدِّهِ لَهُ (يُقَالُ لَهَا كَبْشَةُ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا) أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا قِرْنَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَشَرِبَ مِنْهَا وَهُوَ قَائِمٌ فَقَطَعَتْ فَمِ الْقِرْنَةُ تَبْتَغِي بَرَكَهَ مَوْضِعِ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۴۲۳: حضرت کبشہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے ہاں تشریف لائے۔ ان کے پاس ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا۔ آپ ﷺ نے کھڑے کھڑے اُسے منہ لگا کر پی لیا تو انہوں نے مشکیزہ کا منہ کاٹ لیا۔ جس جگہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منہ مبارک لگا تھا۔ اس سے برکت حاصل کرنے کے لیے۔

۳۴۲۴: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَسَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشَّرْبِ قَائِمًا.

۳۴۲۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے کھڑے پینے سے منع فرمایا۔

☆ خلاصہ الباب: حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے علم کے مطابق حلف اٹھایا۔ زمزم کھڑے ہو کر بھی پی سکتے ہیں اور بیٹھ کر بھی۔ علماء نے زمزم اور وضوء کا بقیہ کھڑے ہو کر پینا مستحب لکھا ہے۔ باقی ہر مشروب اگر کوئی عذر نہ ہو تو بیٹھ کر ہی پینا چاہیے۔

ممکن ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پانی جو پیا ہے تو وہ عذر کی وجہ سے ہو کہ وہاں بیٹھنے کی جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پائی ہو اور بعض نے کہا کہ کھڑے ہو کر پانی پینا پہلے منع تھا پھر اس کی ممانعت منسوخ ہو گئی۔

۲۲: باب إذا شرب

۲۲: باب إذا شرب

۲۲: باب إذا شرب

۲۲: باب إذا شرب

۲۲: باب إذا شرب

۳۴۲۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيبَ بِمَاءٍ وَ عَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ وَ عَنْ يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ أَعْطَى الْأَعْرَابِيَّ وَقَالَ "الْأَيْمَنُ" فَالْأَيْمَنُ

۳۴۲۵: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے پاس پانی ملا ہوا دودھ آیا۔ آپ کے دائیں جانب ایک دیہاتی بیٹھا تھا اور بائیں جانب ابوبکرؓ آپ نے (دودھ) پینے کے بعد دیہاتی کو دے دیا اور فرمایا: پہلے دائیں طرف والے کو دینا چاہیے اور

اسے بھی اپنے دائیں طرف والے کو ہی دینا چاہیے۔

۳۴۲۶: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کی خدمت میں دو وہ پیش کیا گیا۔ آپؐ کی دائیں جانب میں تھا اور بائیں جانب خالد بن ولیدؓ تھے۔ رسول اللہؐ نے (خود نوش فرمانے کے بعد) مجھ سے فرمایا: تم مجھے اجازت دو گے کہ میں (پہلے) خالد کو پلاؤں؟ میں نے عرض کیا: رسول اللہؐ کے جوٹھے میں میں اپنے اوپر کسی کو ترجیح دینا اور ایثار کرنا پسند نہیں کرتا۔ چنانچہ ابن عباسؓ نے لے کر پہلے پیا۔ اس کے بعد خالدؓ نے پیا (حالانکہ اس وقت ابن عباسؓ کم سن تھے)۔

پاب: برتن میں سانس لینا

۳۴۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی پے تو برتن میں سانس نہ لیے (سانس لینے کے بعد) دوبارہ پینا چاہتا ہو تو برتن کو (منہ سے) الگ کر کے (سانس لے) پھر چاہے تو دوبار پی لے۔

۳۴۲۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں سانس لینے سے منع فرمایا۔

پاب: مشروب میں پھونکنا

۳۴۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے برتن میں پھونکنے سے منع فرمایا۔

۳۴۳۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پینے کی چیز میں

۳۴۲۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبَّاسٍ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أُمِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَّيْنِ وَ عَنْ يَمِينِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ عَنْ يَسَارِهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَتَذْنُ لِي أَنْ أَسْقِيَ خَالِدًا: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا أَحِبُّ أَوْ أَوْثَرُ بَسُورِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفْسِي أَحَدًا: فَأَخَذَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَشَرِبَ وَ شَرِبَ خَالِدٌ.

۲۳: بَابُ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

۳۴۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ذُنَابٍ عَنْ عَمِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا شَرِبْتَ أَحَدَكُمْ فَلَا يَنْفَسْ فِي الْإِنَاءِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَنْفَخْ الْإِنَاءَ ثُمَّ لِيُعْدَنَّ كَانَ يُرِيدُ.

۳۴۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفٍ أَبُو بَشِيرٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّادِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ.

۲۴: بَابُ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

۳۴۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُنْفَخَ فِي الْإِنَاءِ.

۳۴۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ

عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَهْوِي كَلْتَيْهِ نَهْتَهُ.
يَنْفَخُ فِي الشَّرَابِ.

۲۵: بَابُ الشُّرْبِ بِالْأَكْفِ وَالْكَرْعِ

۳۴۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجُمَيْثِيُّ ثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَشْرَبَ عَلَى بَطُونِنَا وَهُوَ الْكَرْعُ وَ نَهَى أَنْ نَعْتَرِفَ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ وَقَالَ لَا يَلْغُ أَحَدُكُمْ كَمَا يَلْغُ الْكَلْبُ: وَلَا يَشْرَبُ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ كَمَا يَشْرَبُ الْقَوْمُ الَّذِينَ سَخَطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ: وَلَا يَشْرَبُ بِاللَّيْلِ فِي إِنَاءٍ حَتَّى يُحَرِّكَهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ إِنَاءٌ مُخْتَمَرًا: وَمَنْ شَرِبَ بِيَدِهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَى إِنَاءٍ يُرِيدُ التَّوَاضُّعَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِعَدَدِ أَصَابِعِهِ حَسَنَاتٍ وَهُوَ إِنَاءُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ: إِذَا طَرَحَ الْقَدَحَ فَقَالَ أَفْ هَذَا مَعَ الدُّنْيَا.

بَابُ: چُلُو سے منہ لگا کر پینا

۳۴۳۱: حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں پیٹ کے بل ہو کر پینے سے منع کیا یعنی (جانوروں کی طرح) منہ لگا کر پینے سے اور ایک ہاتھ سے چلو بھرنے سے بھی منع کیا اور فرمایا: تم میں سے کوئی بھی ایسے منہ نہ ڈالا کرے جیسے کتا ڈالتا ہے اور نہ ہی ایک ہاتھ سے پے جس طرح وہ قوم (یہود) پیتی ہے جس پر اللہ ناراض ہوئے اور رات کو برتن میں ہلائے بغیر نہ پئے۔ الا یہ کہ برتن ڈھکا ہوا ہو اور جو ہاتھ سے پئے حالانکہ وہ برتن سے پی سکتا ہے۔ صرف تواضع اور عاجزی کی خاطر اللہ تعالیٰ اسکی انگلیوں کے برابر اس کیلئے نیکیاں لکھے گا اور ہاتھ عیسیٰ کا برتن بنا۔ جب انہوں نے پیالہ پھینک دیا اور فرمایا: افسوس یہ بھی دنیا کا سامان ہے۔

تشریح ☆ یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کے راوی زیاد بن عبد اللہ مجہول ہیں۔ منہ لگا کر پینا بہتر نہیں البتہ جائز ہے۔ جیسا کہ آئندہ روایت سے معلوم ہو رہا ہے۔

۳۴۳۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو بَكْرٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَحْوِلُ الْمَاءَ فِي حَائِطِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِي شَيْءٍ فَاسْقِنَا وَلَا كَرَعْنَا قَالَ عِنْدِي مَاءٌ بَاتَ فِي شَيْءٍ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهُ إِلَى الْعَرِيشِ وَحَلَبَ لَهُ شَبَاقَةً عَلَى مَاءِ بَاتٍ فِي

۳۴۳۲: حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری شخص کے پاس تشریف لے گئے۔ وہ اپنے باغ میں پانی لگا رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اُن سے فرمایا: اگر تمہارے پاس مشکیزہ میں رات کا باسی پانی ہو تو ہمیں پلاؤ ورنہ ہم منہ لگا کر پی لیں گے۔ کہنے لگے: میرے پاس مشکیزہ میں رات کا باسی پانی ہے اور چل دیئے۔ ہم بھی ان کے ساتھ چل کر چھپر کی طرف گئے۔ انہوں نے مشکیزہ میں سے رات کا

شَرِبَ فَشَرِبَ ثُمَّ فَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ بِصَاحِبِهِ الَّذِي
مَعَهُ. ۳۴۳۳: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ

۳۴۳۳: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ
كَيْثَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ غَامِرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَرْنَا عَلَى
بِرْكَةٍ فَجَعَلْنَا نَكْرُعُ فِيهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَكْرَعُوا
وَلَكِنْ اغْسِلُوا أَيْدِيَكُمْ ثُمَّ اشْرَبُوا فِيهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ إِنْاءٌ
أَطْيَبُ مِنَ الْيَدِ. ۳۴۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَدٍ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا

باسی پانی لے کر اس میں دودھ دوہا۔ آپ نے نوش
فرمایا۔ پھر آپ کے ساتھی کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا۔

۳۴۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
ہم ایک حوض کے قریب سے گزرے تو ہم اس میں منہ
لگا کر پینے لگے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: منہ
لگا کر مت پیو۔ البتہ ہاتھ دھو کر ہاتھوں سے پیو کیونکہ
ہاتھ سے زیادہ پاکیزہ برتن کوئی نہیں۔

باب: میزبان (ساق) آخر میں پئے

۳۴۳۴: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: قوم کو پلانے والا خود سب سے آخر میں پئے۔
(یہ ادب ہے واجب نہیں)۔

باب: شیشہ کے برتن میں پینا

۳۴۳۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
شیشہ کا پیالہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس میں پیتے
تھے۔

۲۶: بَابُ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا

۳۴۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَدَدٍ وَ سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ
أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَاقِي الْقَوْمِ آخِرُهُمْ
شُرْبًا.

۲۷: بَابُ الشُّرْبِ فِي الزُّجَاجِ

۳۴۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَنَانَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنَا
مَنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ
قَدَحٌ قَوَارِيرٌ يَشْرَبُ فِيهِ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الطب

طب کے ابواب

باب: اللہ تعالیٰ نے جو بیماری بھی اُتاری

۱: بَابُ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ

اُس کا علاج بھی نازل فرمایا

لَهُ شِفَاءً

۳۴۳۶: حضرت اُسامہ بن شریکؓ فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا وہاں والے نبی ﷺ سے پوچھ رہے ہیں کہ اس بات میں بھی ہمیں گناہ ہوگا؟ اس بات میں بھی ہمیں گناہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا: اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ نے کسی بات میں گناہ نہیں رکھا البتہ اپنے بھائی کی آبروریزی گناہ ہے۔ پھر کہنے لگے: اگر ہم علاج نہ کریں تو ہمیں گناہ ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے بندو! علاج کیا کرو کیونکہ اللہ پاک نے بڑھاپے کے علاوہ جو بھی بیماری پیدا کی اس کا علاج بھی پیدا فرمایا۔ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول! بندے کو سب سے اچھی چیز کیا عطا کی گئی؟ فرمایا: خوش خلقی۔

۳۴۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ تَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ أُسَامَةَ ابْنِ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ الْأَعْرَابَ يَسْأَلُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَلَيْنَا حَرَجٌ فِي كَذِّبَا أَعَلَيْنَا حَرَجٌ فِي كَذِّبَا فَقَالَ لَهُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَضَعَ اللَّهُ الْحَرَجَ إِلَّا مَنْ اقْتَرَضَ مِنْ عَرَضِ أَخِيهِ شَيْئًا فَذَاكَ الَّذِي حَرَجَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلْ عَلَيْنَا جُنَاحٌ أَنْ لَا نَتَدَاوَى؟

قَالَ "تَدَاوُوا: عِبَادَ اللَّهِ! فَإِنَّ اللَّهَ سُبْحَانَهُ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ مَعَهُ شِفَاءً إِلَّا الْهَرَامَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَيْرُ مَا أُعْطِيَ الْعَبْدُ؟ قَالَ "خُلُقٌ حَسَنٌ".

۳۴۳۷: حضرت ابو خزائمہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ جن دواؤں سے ہم علاج کرتے ہیں اور جو منتر ہم پڑھتے ہیں اور جو پرہیز (اور بچاؤ کی تدبیریں) حفاظت و دفاع کا

۳۴۳۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي خَزَامَةَ عَنْ أَبِي خَزَامٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ أَدْوِيَةَ تَتَدَاوَى بِهَا وَرُقَى نَسْتَرْقِي بِهَا وَتَقَى نَتَّقِيهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللَّهِ شَيْئًا قَالَ

هِيَ مِنْ قَدْرِ اللَّهِ“

سامان) ہم اختیار کرتے ہیں بتائیے یہ اللہ کی تقدیر کو
ٹال سکتے ہیں؟ فرمایا: یہ خود اللہ کی تقدیر کا حصہ ہیں۔

۳۴۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ دَوَاءً.

۳۴۳۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری اُتاری اُس کی دوا بھی (ضرور) اُتاری۔

۳۴۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ قَالَا ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حُسَيْنٍ ثَنَا عَطَاءُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً.

۳۴۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری اُتاری اُس کی شفاء (دوا) بھی ضرور نازل فرمائی۔

خلاصۃ الباب ☆ انسان دو چیزوں سے مرکب ہے: (۱) روح (۲) جسم۔ ان دونوں کا صحت مند ہونا ضروری ہے۔ روح کی بیماریوں کا علاج بھی ضروری ہے وہ علم الاخلاق سے معلوم ہوتا ہے اور اس کے معالج بھی اللہ تعالیٰ شانہ نے دُنیا میں بھیجے اور جسم کے امراض کا علاج بھی ضروری ہے اس کے لئے علم الطب ہے اور اطباء دُنیا میں آئے ہیں انہوں نے انسانیت اور مخلوق کی خدمت کی ہے لیکن روح اور جسم کو صحت مند رکھنے کی تدابیر اور ہدایات اور پرہیز سید الاولین والآخرین جناب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم کی ہیں وہ بہت اعلیٰ وارفع ہیں۔ باوجود اس کے کہ آپ امی تھے وہ باتیں ارشاد فرمائی ہیں کہ بڑے بڑے علماء اور فلسفی لوگ اپنی ساری زندگی محنت کر کے پیدا نہ کر سکے۔ یہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت صادقہ کی دلیل ہے اور آپ کا کھلا ہوا معجزہ ہے۔ اس حدیث میں ارشاد ہے کہ ہر بیماری کا علاج ہے مطلب یہ ہے کہ مرض کا علاج کرنا چاہئے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و احسان سے شفا دیتے ہیں لیکن ایک بیماری ایسی ہے جس کا موت کے سوا کوئی علاج نہیں وہ بڑھاپا ہے۔ حدیث ۳۴۳۷: سوال کا منشاء یہ تھا کہ مرض تو تقدیر الہی سے ہے کیا یہ علاج تقدیر کو لوٹا دیتے ہیں کیا بہترین جواب فرمایا کہ دوا اور ڈھال وغیرہ جن کے ذریعہ انسان اپنا بچاؤ و حفاظت کرتا ہے یہ بھی اللہ کی تقدیر ہے۔ حدیث ۳۴۳۹: یہ حدیث پاک بخاری اور مسلم میں بھی آئی ہے۔

چاپ: بیمار کی طبیعت کسی چیز کو چاہے تو (حتیٰ

۲: بَابُ الْمَرِيضِ

المقدور) مہیا کر دینی چاہیے؟

يَشْتَهِي الشَّيْءَ

۳۴۴۰: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ هُبَيْرَةَ ثَنَا أَبُو مَكِينٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

۳۴۴۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ایک شخص کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے۔ آپ نے

تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ خُبْزٌ بُرٍ فَلْيَبْعْهُ إِلَى أَخِيهِ ثُمَّ أَخِيهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَهَى مَرِيضٌ أَحَدَكُمْ شَيْئًا فَلْيَطْعَمَهُ.

پوچھا: کس چیز کو طبیعت چاہتی ہے؟ کہنے لگا: گندم کی روٹی کھانے کو دل چاہ رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جس کے پاس گندم کی روٹی ہو وہ اپنے (اس) بھائی کے پاس بھیج دے۔ پھر فرمایا: مریض کو جس چیز کی خواہش ہو، کھلا دیا کرو (الّا یہ کہ وہ چیز اُس کیلئے مضر نہ ہو)۔

۳۴۴۱: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا أَبُو يَحْيَى الْهَمَّانِيُّ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَرِيضٍ يَغْوُذُوا قَالَ أَتَشْتَهِي شَيْئًا قَالَ أَشْتَهِي كَعْكًا قَالَ نَعَمْ فَطَبَّخُوا لَهُ.

۳۴۴۱: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ ایک بیمار کے پاس عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپؐ نے پوچھا: کس چیز کو دل چاہ رہا ہے؟ کہنے لگا: کعک (ایک قسم کی روٹی نما چیز جسے فارسی میں کاک اور اردو میں کیک کہتے ہیں) کھانے کو جی چاہ رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ٹھیک ہے پھر اس کے لیے کیک منگوایا۔

☆ خلاصۃ الباب مطلب یہ کہ مریض کی خواہش کو پورا کرنا چاہئے لیکن شرط یہ ہے کہ جو چیز کھانے کو طلب کر رہا ہے وہ نقصان دہ اور حرام نہ ہو۔

۳: بَابُ الْحِمِيَةِ

پاپ: پرہیز کا بیان

۳۴۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَا ثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَيُّوبَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ بِنْتِ قَيْسِ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَلِيٌّ نَاقَةَ مِنْ مَرَضٍ وَلَنَا ذَوَالِي مُعَلَّقَةٌ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهَا فَتَنَّاوَلُ عَلِيٌّ لِيَأْكُلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَا عَلِيُّ إِنَّكَ نَاقَةٌ قَالَتْ فَصَنَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ سَلْقًا وَشَعِيرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا عَلِيُّ! مِنْ هَذَا فَاصْبِ

۳۴۴۲: حضرت امّ منذر بنت قیس انصاریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ کے ساتھ حضرت علیؓ بن ابی طالب تھے جو ابھی بیماری سے صحت یاب ہوئے ہی تھے اور ہمارے ہاں کھجور کے خوشے لٹک رہے تھے۔ نبی ﷺ ان (خوشوں) سے تناول فرما رہے تھے۔ حضرت علیؓ نے بھی کھانے کے لیے لیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: علی رک جاؤ۔ تم ابھی تو تندرست ہوئے ہو (ضعف ہے اس لیے معدہ ہضم نہ کر سکے گا) فرماتے ہیں: میں نے نبی ﷺ کے لیے چھندرا اور جو تیار کیے تو نبی ﷺ نے فرمایا: اے علی! یہ لو اس سے تمہیں زیادہ

فَإِنَّهُ أَنْفَعُ لَكَ.

فائدہ ہوگا۔

۳۴۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَبْدِ الْحَيْدِ بْنِ صَيْفِيٍّ مِنْ وَلَدِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ صُهَيْبٍ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذُنُ فَكُلْتُ فَأَخَذْتُ أَكُلُ مِنَ التَّمْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَأْكُلُ تَمْرًا وَبِكَ رَمَدٌ؟ قَالَ فَقُلْتُ إِنِّي أَمْضَعُ مِنْ نَاحِيَةِ أُخْرَى فَنَبَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۳۴۴۳: حضرت صہیبؓ فرماتے ہیں کہ میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ کے سامنے روٹی اور چھوڑے تھے۔ نبیؐ نے فرمایا: قریب ہو جاؤ اور کھاؤ۔ میں چھوڑے کھانے لگا تو نبیؐ نے فرمایا: تم چھوڑے کھا رہے ہو حالانکہ تمہاری آنکھ دکھ رہی ہے۔ میں نے عرض کیا: میں دوسری طرف سے چبا رہا ہوں (جو آنکھ دکھ رہی ہے اُس طرف سے نہیں چبا رہا) اس (لطیف جواب پر) پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمادے۔

خلاصۃ الباب ☆ معلوم ہوا کہ پرہیز علاج سے بھی اہم ہے حقیقت ہے کہ پرہیز کی وجہ سے علاج آسان ہوتا ہے اور دوا زیادہ اثر کرتی ہے۔

۴: بَابُ لَا تُكْرِهُهُ الْمَرِيضُ عَلَى الطَّعَامِ

پالپ: مریض کو کھانے پر مجبور نہ کرو

۳۴۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا بَكْرُ بْنُ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ عَنْ مُوسَى ابْنِ عَلِيٍّ ابْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُكْرِهُوا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَإِنَّ اللَّهَ يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيهِمْ.

۳۴۴۴: حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مریضوں کو کھانے پینے پر (زبردستی) مجبور نہ کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اُن کو کھلاتے پلاتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ کھانے پینے سے غرض یہی ہوتی ہے کہ روح باقی رہے اور اطمینان ہو تو ان چیزوں کا محافظ اللہ تعالیٰ ہی ہے کہ وہ بیماروں کی دوسری طرح خبر گیری کرتا ہے کہ ان کو خوراک کی ضرورت نہیں پڑتی جب وہ خوشی سے کھانا چاہیں تو ان کو کھلاؤ ورنہ نہ کرو ایسا نہ ہو کہ زبردستی کرنے سے بجائے فائدے کے نقصان ہو۔

۵: بَابُ التَّلْبِيْنَةِ

پالپ: ہریرہ کا بیان

۳۴۴۵: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ بَرَكَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعُكُ أَمَرَ بِالْحَسَاءِ قَالَتْ وَكَانَ يَشْرُبُ. يَرْبُؤُوا فَوَادَ الْحَزِينِ وَ

۳۴۴۵: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اہل خانہ کو جب بخار ہوتا تو ہریرہ تیار کرنے کا حکم فرماتے۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے کہ ہریرہ غمگین کے دل کو تقویت دیتا ہے اور بیمار کے دل سے

يَسْرُوا عَنْ قُوَادِ السَّقِيمِ كَمَا تَسْرُوا إِحْدَاكُمُ الْوَسْخَ عَنْ وَجْهَهَا بِالْمَاءِ۔
پریشانی زائل کر دیتا ہے جیسے تم میں سے کوئی پانی مل کے اپنے چہرہ سے میل دوڑ کرتا ہے۔

۳۴۴۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَيُّمَنَ ابْنِ نَابِلٍ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ (يُقَالُ لَهَا كَلْثَمٌ) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْبَغِضِ النَّافِعِ التَّلْبِينَةُ بِغَضِ الْحَسَاءِ قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَتَكَى أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ لَمْ تَزَلِ الْبُرْمَةُ عَلَى النَّارِ حَتَّى يَنْتَهَى أَحَدٌ ظَرْفِيهِ بِغَضِ يَبْرَأَ أَوْ يَمُوتَ۔
۳۴۴۶: سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم ہریرہ استعمال کیا کرو جو طبیعت کو پسند نہیں لیکن مفید ہے۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ میں سے جب کوئی بیمار پڑتا تو ہنڈیا آگ سے الگ نہ ہوتی۔ (ہر وقت ہریرہ تیار رہتا) یہاں تک کہ وہ بیمار تندرست ہو جائے یا دارِ آخرت کو سدھار جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ حساء: مد کے ساتھ آٹا یا چھان میں پانی ڈال کر اس کو پکایا پھر اس میں گھی شکر ملا کر بنایا جائے اس کو دلیا یا برہ کہتے ہیں۔ عرب کے لوگ اس کو تلینہ بھی کہتے ہیں۔ مریض کے لئے بہت مفید غذا ہے۔

باب: کلونجی کا بیان

۶: بَابُ الْحَبَّةِ السُّودَاءِ

۳۴۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمُصَرِّيانِ: قَالَا ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ فِي الْحَبَّةِ السُّودَاءِ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ۔
۳۴۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ کلونجی میں موت کے علاوہ ہر مرض کا علاج ہے۔

وَالسَّامُ الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السُّودَاءُ الشُّوْبُزُ۔

۳۴۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى ابْنُ خَلْفٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ السُّودَاءِ فَإِنَّ فِيهَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ۔
۳۴۴۸: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم کلونجی اہتمام سے استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں موت کے علاوہ ہر بیماری سے شفاء ہے۔

۳۴۴۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ أَنبَانَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَرَجْنَا وَمَعَنَا غَالِبُ بْنُ أَبَحَرَ فَمَرَضَ فِي الطَّرِيقِ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهُوَ
۳۴۴۹: حضرت خالد بن سعد فرماتے ہیں کہ ہم سفر میں نکلے۔ ہمارے ساتھ غالب بن جبر تھے۔ راستہ میں یہ بیمار ہو گئے۔ پھر ہم مدینہ آئے۔ اُس وقت یہ بیمار ہی

مَرِيضٌ فَعَادَهُ ابْنُ أَبِي عَتِيقٍ وَقَالَ لَنَا عَلَيْكُمْ بِهَذِهِ الْحَبَّةِ
السَّوْدَاءِ فَخَذُوا مِنْهَا خُمْسًا أَوْ سَبْعًا فَاسْحَقُوا بِهَا ثُمَّ
أَقْطَرُوهَا فِي أَنْفِهِ بِقَطْرَاتٍ زَيْتٍ فِي هَذَا الْجَانِبِ وَفِي هَذَا
الْجَانِبِ فَإِنْ عَائِشَةُ حَدَّثَتْهُمْ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ إِنَّ هَذِهِ الْحَبَّةَ السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا أَنْ
يَكُونَ السَّامُ قُلْتُ وَمَا السَّامُ؟ قَالَ "الْمَوْتُ".

تھے۔ ابن ابی عتیق نے ان کی عیادت کی اور ہمیں کہنے لگے کہ کلونجی کے پانچ سات دانے لے کر پیو پھر زیتون کے تیل میں ملا کر ان کے دونوں نھنوں میں چند قطرے ٹپکاؤ۔ سیدہ عائشہؓ نے انہیں بتا دیا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ کلونجی میں موت کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث میں کلونجی کا فائدہ بیان کیا گیا آج کل اس کا تیل اور گولیاں وغیرہ بھی ملتی ہیں نزلہ و زکام اور دوسرے بلغمی امراض کے لئے مفید ہے۔

۷: بَابُ الْعَسَلِ

چاپ: شہد کا بیان

۳۳۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَدَّاشٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَكْرِيَّا
الْقُرَشِيُّ ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَاشِمِيُّ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ
سَالِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَعَقَ
الْعَسَلَ ثَلَاثَ عَدَوَاتٍ كُلَّ سَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيمٌ مِنَ الْبَلَاءِ.

۳۳۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ سَهْلٍ
ثَنَا أَبُو حَمْزَةَ الْعَطَّارُ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَسَلَ فَقَسَمَ بَيْنَنَا لُعَقَةً
لُعَقَةً فَأَخَذْتُ لُعَقَتِي ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَزْدَارُ أُخْرَى؟
قَالَ "نَعَمْ".

۳۳۵۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنَا
سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالشِّفَاءِ مِنَ الْعَسَلِ وَالْقُرْآنِ.

۳۳۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ہر ماہ تین روز صبح کو شہد چاٹ لے اُسے کوئی بڑی آفت نہ آئے گی۔

۳۳۵۱: حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد ہدیہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے چاٹنے کے لیے تھوڑا تھوڑا سا ہم میں تقسیم فرمایا۔ میں نے اپنا حصہ لیا پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں مزید لے لوں؟ فرمایا: ٹھیک ہے! لے لو۔

۳۳۵۲: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے اوپر دو شفاؤں کو لازم کرلو: (۱) شہد اور (۲) قرآن۔

☆ شہد کے شفاء للناس ہونے کا ذکر قرآن کریم میں ہے اس میں اللہ تعالیٰ ہر بیماری سے شفاء رکھی ہے۔

قرآن مجید کے متعلق ارشاد باری عزاسمہ ہے: ﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ...﴾ [الاسراء: ۸۲] اس میں شفاء روحانی ہے اور شہد کے متعلق فرمایا: ﴿يَخْرُجُ مِنْ بُطُونِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ...﴾ [النحل: ۶۹] اس میں شفاء جسمانی ہے۔

۸ : بَابُ الْكُمَاةِ وَالْعَجْوَةِ

نیاپ : کھنی اور عجوہ کھجور کا بیان

۳۴۵۳ : حضرت ابوسعید اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھنی من ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے اور عجوہ جنت کا پھل ہے اور اس میں جنوں سے بھی شفاء ہے۔

دوسری سند سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی مضمون مروی ہے۔

۳۴۵۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَّاسٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرٍ قَالَا : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤها شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ الْجَنَّةِ.

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ وَمُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَّيَّانِ قَالَا ثَنَا سَعِيدُ ابْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ هِشَامٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَّاسٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۳۴۵۴ : حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ کھنی اُس من کی طرح ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لیے نازل فرمایا اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفاء ہے۔

۳۴۵۴ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سَفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ غُمَيْرٍ سَمِعَ عُمَرُو بْنَ حَرْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ بْنَ عُمَرُو بْنَ نُفَيْلٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ الْكُمَاةَ مِنَ الْمَنِّ الَّذِي أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ وَمَاؤها شِفَاءٌ الْعَيْنِ.

۳۴۵۵ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس باتیں کر رہے تھے کہ کھنی کا ذکر آیا تو لوگوں نے کہا: یہ زمین کی چپک ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ تک بات گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھنی من ہے اور عجوہ جنت سے آئی ہے اور زہر سے بھی شفا دیتی ہے۔

۳۴۵۵ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَبْدِ الصَّمَدِ ثَنَا مَطَرُ الْوَرَّاقِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْنَا الْكُمَاةَ فَقَالُوا هُوَ جَدَرِي الْأَرْضِ فَنَمِيَ الْحَدِيثُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ.

۳۴۵۶ : حضرت رافع بن عمرو مزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: عجوہ اور (بیت المقدس کا) صحرہ جنت سے ہیں۔

۳۴۵۶ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا الْمُشَمْعِلُ ابْنُ إِيَّاسٍ الْمُزَنِيُّ حَدَّثَنِي عُمَرُو بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ عُمَرُو الْمُزَنِيَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ " الْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ حَفِظْتُ الصَّخْرَةَ مِنَ الْجَنَّةِ مِنْ فِيهِ.

☆ خلاصۃ الباب کھنسی ایک چھوٹا سا پودا ہوتا ہے جو زمین پر خود ہی اگتا ہے اس کے فوائد احادیث باب میں پڑھنے سے معلوم ہو جائیں گے۔

٩ : بَابُ السَّنَا وَالسَّنُوتِ

٣٣٥٤: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ يُونُسَ بْنِ سَرْحٍ
الْفَرِّيَابِيُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ بَكْرِ السَّكْسَكِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي
عَبْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أَبِي بِنِ أُمِّ حَرَامٍ وَكَانَ قَدْ صَلَّى مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْقِبْلَتَيْنِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِالسَّنَى وَالسَّنَوَاتِ فَإِنَّ فِيهِمَا شِفَاءً مِنْ كُلِّ
دَاءٍ إِلَّا السَّامَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا السَّامُ: قَالَ ”
الْمَوْتُ.“

قَالَ عُمَرُ: قَالَ ابْنُ أَبِي عُبَيْلَةَ السَّنُوكُ الشَّيْبُ وَ
قَالَ: آخَرُوهَن بَلْ هُوَ الْعَسَلُ الَّذِي يَكُونُ فِي زَقَاقِ
السَّمَنِ: وَهُوَ قَوْلُ الشَّاعِرِ:

هُمُ السَّمَنُ بِالسَّنُوتِ لَا النَّسَ بَيْنَهُمُ

وَهُمْ يَمْنَعُونَ الْجَارَ أَنْ يَتَقَرَّدَا

باب: سنا اور سنت کا بیان

۳۴۵: حضرت ابوالی بن امّ حرامؓ جنہیں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنے کی سعادت بھی حاصل ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ تم سنا اور سنت کا اہتمام کرو اس لیے کہ ان میں سام کے علاوہ ہر بیماری کا علاج ہے۔ کسی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! سام کوئی بیماری ہے؟ فرمایا؟ ”موت“۔

راوی حدیث عمر و فرماتے ہیں کہ ابن ابی عبیلہ نے فرمایا: سنوت سویا کے ساگ کو کہتے ہیں (یہ خوشبودار ہوتا ہے) اور دوسرے حضرات نے کہا کہ سنوت وہ شہد ہے جو گھئی کی مشکوں میں ہو اور اسی سے ہے شاعر کا قول۔

هُمُ السَّمَنُ بِالسَّنُوتِ لَا النَّسَ بَيْنَهُمُ

وَهُمْ يَمْنَعُونَ الْجَارَ أَنْ يَتَقَرَّدَا

وہ گھی میں، شہد میں ملے ہوئے ان میں کوئی نیزہ نہیں (لڑائی نہیں کرتے، اتحاد سے رہتے ہیں) اور وہ اپنے پڑوسی کو دھوکہ کھانے سے روکتے ہیں (خود بھی دھوکہ نہیں دیتے اور پڑوسی کو بھی دھوکہ میں آنے نہیں دیتے)۔

☆ خلاصۃ الباب سنوت: تنور کے وزن پر مکھن پیر شہد سنا دست آورد ہے۔ سنا معروف ہوئی ہے۔ سنوت کے متعدد معنی لکھے ہیں۔ مثلاً: زیرہ، شہد، پیر، سویا کا ساگ، مکھن، یہاں شہد یا سویا مراد ہیں۔

١٠ : بَابُ الصَّلَاةِ شِفَاءً

۳۴۵۸: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ثَنَا السَّرِيُّ بْنُ مُسْكِينٍ : ۳۴۵۸: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ

تَنَا دُوَادُ ابْنُ عَلْبَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: دُوبَهْرٌ مِیں نکلے۔ میں بھی نکلا اور نماز پڑھ کر بیٹھ گیا۔ نبی

باب : نماز شفاء ہے

هَجَرَ النَّبِيُّ ﷺ فَهَجَرْتُ فَجَلَسْتُ ثُمَّ جَلَسْتُ فَأَلْتَفْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: "أَشْكَمْتُ دَرْدُ؟ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ قُمْ فَصَلِّ فَإِنَّ فِي الصَّلَاةِ شِفَاءً."

ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: شکمت درد۔ (تمہارے پیٹ میں درد ہے؟) میں نے عرض کیا: جی ہاں! اے اللہ کے رسول! فرمایا: اٹھو! نماز پڑھو اس لیے کہ نماز میں شفاء ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرِ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَلِيٍّ قَزَّكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ أَشْكَمْتُ دَرْدُ يَعْنِي تَشْتَكِي بَطْنَكَ بِالْفَارِسِيَّةِ.

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے اس کے آخر میں ہے کہ امام ابن ماجہ نے فرمایا: کسی مرد نے اپنے اہل خانہ کو یہ حدیث سنائی تو وہ اس پر ٹوٹ پڑے۔

فَاسْتَعْدَدُوا عَلَيْهِ.

☆ خلاصہ الباب کوئی شک نہیں نماز کے شفاء ہونے میں بشرطیکہ نماز کو یقین اور توجہ الی اللہ اور خشوع و خضوع سے ادا کرے۔

باب: ناپاک اور خبیث دوا سے ممانعت

۳۴۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث دوا یعنی زہر سے منع فرمایا۔

۳۴۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو زہر پی کر خودکشی کرے وہ ہمیشہ دوزخ میں بھی زہر پیتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں ہی رہے گا۔

☆ خلاصہ الباب خبیث سے مراد ناپاک و حرام ہے اور ستم یعنی زہر بھی خبیث ہے اسے علاج کرنے سے منع فرمادیا ہے۔

باب: مسہل دوا

۱۲: باب دَوَاءِ الْمَشْيِ

۳۴۶۱: حضرت اسماء بنت عمیسؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم کیا مسہل استعمال کرتی ہو؟ میں نے عرض کیا: شہرم۔ فرمایا: وہ تو سخت گرم ہوتا ہے۔ پھر میں سنا سے اسہال لینے لگی تو

۳۴۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ زُرْعَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَوْلَى لِمَعْمَرِ التَّيْمِيِّ عَنْ مَعْمَرِ التَّيْمِيِّ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ.

قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا ذَاكَ

تَسْمُمِثِينَ قُلْتُ بِأَشْرَمِ قَالَ "حَارٌّ: ثُمَّ اسْتَمِثْتُ بِالسَّنَى فَقَالَ لَوْ كَانَ شَيْءٌ يَشْفِي مِنَ الْمَوْتِ كَانَ السَّنَى وَالسَّنَى شِفَاءً مِنَ الْمَوْتِ. علاج ہے۔

چاپ: گلے پڑنے یا گھنڈی پڑنے کا علاج اور

۱۳: بَابُ دَوَاءِ الْعُدْرَةِ وَالنَّهْيِ

دبانے کی ممانعت

عَنِ الْغَمْرِ

۳۴۶۲: حضرت ام قیس بنت محسن فرماتی ہیں کہ میں اپنے ایک بیٹے کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اُس کے گلے میں ورم تھا۔ اس لیے میں نے اس کا گلابا کر علاج کیا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی اولاد کا گلابا کیوں دباتی ہو؟ عود ہندی استعمال کیا کرو۔ اس میں سات بیماریوں سے شفاء ہے۔ گلے پڑے ہوں تو اس کی نوسار دی جائے اور ذات الجنب میں منہ میں لگائی جائے۔

۳۴۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مُحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنِ لِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ أَغْلَقْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْعُدْرَةِ فَقَالَ عَلَامَ تَدْعُرْنَ أَوْ لَا دَكُنْ بِهَذَا الْعَلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ: فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ يَسْبِطُ بِهِ مِنَ الْعُدْرَةِ وَيُلْدُ بِهِ مِنَ ذَاتِ الْجَنْبِ.

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنَا أَبُو نُؤْسٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مُحْصَنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ. قَالَ يُؤْنَسُ أَغْلَقْتُ يَعْنِي عَمَزْتُ.

خلاصۃ السباب ☆ عذرہ ایک ورم ہے گلے میں یہ بچوں کو اکثر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ گھنڈی بھی پڑ جاتی ہے اس کا علاج بھی عورتیں انگلی منہ میں ڈال کر کرتی ہیں۔

چاپ: عرق النساء کا علاج

۱۴: بَابُ دَوَاءِ عَرَقِ النِّسَاءِ

۳۴۶۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: عرق النساء کا علاج جنگلی بکری کی چربی (چکلی) ہے۔ اسے پگھلا کر تین حصہ کر لیے جائیں اور روزانہ ایک حصہ نہار منہ پیا جائے۔

۳۴۶۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ الرَّمْلِيِّ قَالَا: ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثنا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ ثنا أَنَسُ بْنُ سِيرِينَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ شِفَاءُ عَرَقِ النِّسَاءِ شَاةُ آغْرَابِيَّةٍ تَذَابُ ثُمَّ تُجْعَلُ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ يُشْرَبُ عَلَى الرَّيْقِ فِي كُلِّ يَوْمٍ جُزْءٌ.

☆ خلاصۃ الباب عذرہ ایک درم ہے گلے میں یہ بچوں کو اکثر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ گھنڈی بھی پڑ جاتی ہے اس کا علاج بھی عورتیں انگلی منہ میں ڈال کر کرتی ہیں۔

۱۵: بَابُ دَوَاءِ الْجَرَّاحَةِ

پایہ: زخم کا علاج

۳۴۶۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: قَالَ: ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ: قَالَ جَرَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ وَكُسِرَتْ رِجْلُهُ وَهَشِمَتْ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْهُ وَعَلَى يَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ بِالْمَجْنِ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةً خَصِيرٍ فَأَخْرَقَتْهَا حَتَّى إِذَا صَارَ رَمَادًا أَلَزَمَتْهُ الْجُرُوحَ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ.

۳۴۶۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا أَبُو أُبَيٍّ فُذَيْكِبٍ عَنْ عَبْدِ الْمُطَهِّمِ بْنِ عَبَّاسٍ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ إِنِّي لَا أَعْرِفُ يَوْمَ أُحُدٍ مَنْ جَرَحَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ كَانَ يُوقِي الْكَلِمَ مِنْ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُدَاوِيهِ. وَمَنْ يَحْمِلُ الْمَاءَ فِي الْمَجْنِ وَمَا دُوِيَ بِهِ الْكَلِمَ حَتَّى رَقَاءَ: قَالَ: أَمَّا مَنْ كَانَ يُدَاوِي الْكَلِمَ فَفَاطِمَةُ أَخْرَقَتْ لَهُ حِينَ لَمْ يَرَقًا قِطْعَةً خَصِيرٍ فَوَضَعَتْ رَمَادَهُ عَلَيْهِ قَرَقًا الْقَلَمُ.

۳۴۶۴: حضرت سہل بن سعد ساعدی فرماتے ہیں کہ جنگِ احد کے دن رسول اللہ زخمی ہوئے اور آپ کا سامنے کا دانت ٹو گیا اور آپ کے سر مبارک میں خود گھس گیا تو سیدہ فاطمہ آپ کے بدن سے خون دھو رہی تھیں اور علیؑ ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے۔ جب فاطمہ نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون زیادہ نکل رہا ہے تو بوریے کا ایک ٹکڑا لے کر جلایا۔ جب وہ راکھ ہو گیا تو اسکی راکھ زخم میں بھردی۔ اس سے خون رُک گیا۔

۳۴۶۵: حضرت سہل بن سعد ساعدی نے فرمایا کہ میں اس کم نصیب کو جانتا ہوں جس نے جنگِ احد میں رسول اللہ کا چہرہ انور زخمی کیا اور مجھے معلوم ہے کہ کس نے آپ کا زخم دھونے اور علاج کرنے کی سعادت حاصل کی اور کون ڈھال میں پانی اٹھا کر لارہا تھا اور آپ کا کیا علاج کیا گیا کہ خون رُک گیا۔ ڈھال میں پانی اٹھا کر لانے والے سیدنا علیؑ تھے اور زخم کا علاج سیدہ فاطمہ نے کیا۔ جب خون بند نہ ہوا تو انہوں نے بوریے کا ایک ٹکڑا جلایا اور اسکی راکھ زخم میں رکھ دی۔ اس سے خون بند ہو گیا۔

☆ خلاصۃ الباب معلوم ہوا کہ بوریے کی راکھ زخموں کی بیماری کے لئے نافع ہے۔ اس سے خون بند ہو جاتا ہے اور زخم خشک ہو جاتا ہے۔

۱۶: بَابُ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يَعْلَمْ

پایہ: جو طب سے ناواقف ہو اور

منہ طب

علاج کرے

۳۴۶۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَرَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يَعْلَمْ مِنْهُ طَبٌّ قَبْلَ ذَلِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ. فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو طب میں معروف نہ ہو (باقاعدہ طبیب نہ ہو) وہ علاج کرے (اور کوئی نقصان ہو جائے) تو وہ (نقصان) کا تاوان ادا کرے۔

خلاصۃ السباب ☆ فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر کسی حجام نے آنکھ میں سے گوشت اُکھاڑا اور وہ ماہر نہیں تھا اور آدمی کی بینائی چلی گئی تو اس پر نصف دیت واجب ہوگی۔ نیز غیر حاذق طبیب نے کسی کا علاج کیا اور وہ مر گیا تو پوری دیت لازم ہوگی اور اگر کوئی عضو بیکار ہو گیا تو اس کی دیت واجب ہوگی۔

پاپ: ذات الجنب کی دوا

۳۴۶۷: حضرت زید بن ارقم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ذات الجنب کیلئے ان اشیاء کی تعریف فرمائی: درس (زرد خوشبودار گھاس ہے) اور قسط (عود ہندی) اور زیتون کا تیل انکو (حل کر کے) اود کیا جائے (منہ میں لگایا جائے)۔
۳۴۶۸: حضرت ام قیس بنت محسن رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عود ہندی یعنی قسط کو اہتمام سے استعمال میں لاؤ کیونکہ اس میں سات بیماریوں سے شفاء ہے جن میں سے ایک ذات الجنب ہے۔

۱۷: بَابُ دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ

۳۴۶۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ نَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ وَرَسَا وَفُسْطًا وَزَيْتًا، يُلْدُ بِهِ.
۳۴۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَنَا أَبُو يُونُسَ وَابْنُ سَمْعَانَ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أُمِّ قَيْسِ بِنْتِ مَحْصَنٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْعُودِ الْهِنْدِيِّ يَعْنِي بِهِ الْكُسْتُ فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ أَشْفِيَةٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ.
قَالَ ابْنُ سَمْعَانَ فِي الْحَدِيثِ فَإِنَّ فِيهِ شِفَاءً مِنْ سَبْعَةِ أَذْوَاءٍ مِنْهَا ذَاتُ الْجَنْبِ.

پاپ: بخار کا بیان

۳۴۶۹: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بخار کا تذکرہ ہوا تو ایک شخص نے بخار کو برا بھلا کہا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار کو برا بھلا مت کہو اس لیے کہ یہ گناہ کو ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے آگ لوہے کے میل کو ختم کر دیتی ہے۔

۱۸: بَابُ الْحُمَى

۳۴۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ حَفْصِ بْنِ غُبَيْدٍ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذُكِرَتِ الْحُمَى عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَبَّهَا رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَسَبَّهَا فَإِنَّهَا تَنْفِي الدُّنُوبَ كَمَا تَنْفِي النَّارُ حَبَّتِ الْحَدِيدِ.

۳۴۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ يَزِيدَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
أَبِي صَالِحٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَادَ مَرِيضًا وَمَعَهُ
أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ وَغِكَ كَانَ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَشِّرْ فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ هِيَ نَارِي أُسْلِطَهَا عَلَى
عَبْدِي الْمُؤْمِنِ فِي الدُّنْيَا لَسَكُونُ حَظَّهُ مِنَ النَّارِ فِي
الْآخِرَةِ. ۰

۳۴۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیمار کی عیادت کی۔
ابو ہریرہؓ آپ ﷺ کے ساتھ تھے۔ اُس مریض کو
بخار تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوشخبری سنو۔ اللہ
تعالیٰ فرماتے ہیں: بخار میری آگ ہے میں اسے اپنے
مؤمن بندہ پر دنیا میں اس لیے مسلط کرتا ہوں کہ یہ
آخرت کی آگ کی متبادل ہو جائے (اور مؤمن بندہ
آخرت کی آگ سے محفوظ و مامون رہے)۔

خلاصۃ الباب ☆ سبحان اللہ! بخار اور بیماری بھی اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک نعمت ہے شاید اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کی آگ کا
بدل بنا دیں۔

۱۹: بَابُ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوهَا
بِالْمَاءِ

باب: بخار دوزخ کی بھاپ سے ہے اس
لیے اُسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو

۳۴۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ
عَنْ هِشَامِ ابْنِ غُرَوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوهَا
بِالْمَاءِ. ۰

۳۴۷۱: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار
دوزخ کی بھاپ سے ہوتا ہے اس لئے اسے پانی سے
ٹھنڈا کر لیا کرو۔

۳۴۷۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنَّ شِدَّةَ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ
فَأَبْرَدُوهَا بِالْمَاءِ. ۰

۳۴۷۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار کی شدت دوزخ
کی بھاپ سے ہوتی ہے لہذا اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا
کرو۔

۳۴۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا مُصْعَبُ
بْنُ الْمِقْدَامِ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَّادَةَ
ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحُمَّى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَأَبْرَدُوهَا بِالْمَاءِ
فَدَخَلَ عَلَى ابْنِ لِعَمَارٍ فَقَالَ اكْشِفِ الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ إِلَهُ

۳۴۷۳: حضرت رافع بن خدیجؓ فرماتے ہیں کہ میں
نے نبیؐ کو یہ فرماتے سنا: بخار دوزخ کی بھاپ سے ہوتا
ہے اسے پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔ پھر آپؐ حضرت عمارؓ
کے ایک بیٹے کے پاس تشریف لے گئے۔ (وہ بیمار تھا)
آپ ﷺ نے فرمایا: ”بیماری دُور فرما دیجئے۔ اے

الناس۔

تمام لوگوں کے رب! اے سب انسانوں کے معبود۔

۳۴۷۴: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے پاس بخار زدہ عورت کو لایا جاتا تو وہ پانی منگوا کر اس کے گریبان میں ڈالتیں اور فرماتیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار کو پانی سے ٹھنڈا کر لیا کرو۔ نیز فرمایا: بخار دوزخ کی بھاپ سے ہوتا ہے۔

۳۴۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُؤْتِي بِالْمَرْأَةِ الْمَوْعُوكةِ فَتَدْعُو بِالْمَاءِ فَتَضْبُهُ فِي جَبْهَتِهَا: وَتَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَبْرِدُوهَا بِالْمَاءِ، وَقَالَ: "إِنَّهَا مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ."

۳۴۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بخار دوزخ کی ایک بھٹی ہے۔ اسے ٹھنڈے پانی کے ساتھ اپنے آپ سے دُور کرو۔

۳۴۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْحُمَّى كَبِيرٌ مِنْ كَبِيرِ جَهَنَّمَ فَتَحْوُهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ الْبَارِدِ."

خلاصہ الباب ☆ بخار گرمی کی وجہ سے ہوتا ہے لہذا پانی اس کے لئے مفید ہے خواہ بخار گرمی کا ہو تو ٹھنڈا پانی یا ٹھنڈے پانی کی پیٹیاں مریض کے جسم پر رکھی جائیں۔ خواہ سردی کا بخار ہو لیکن پانی شاید اس لئے مفید ہو کیونکہ بخار جہنم کی آگ سے ہے اور آگ کو پانی بجھاتا ہے۔

۲۰: بَابُ الْحِجَامَةِ

پالپ: پچھنے لگانے کا بیان

۳۴۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو علاج تم کرتے ہو ان میں سے اگر کسی میں بہتری ہو تو وہ پچھنے لگانے میں ہے۔

۳۴۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِمَّا تَدَاوُونَ بِهِ خَيْرٌ فَالْحِجَامَةُ."

۳۴۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شب معراج میں فرشتوں کے جس گروہ کے پاس سے بھی میرا گزر ہوا۔ ہر ایک نے مجھے یہی کہا: اے محمد! پچھنے لگانے کا اہتمام کیجئے۔

۳۴۷۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْظِيُّ ثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَا مَرَرْتُ لَيْلَةً أُسْرِي بِي بِمَلَأَةٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا كُلُّهُمْ يَقُولُ لِي عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ بِالْحِجَامَةِ."

۳۴۷۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچھا ہے وہ

۳۴۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَعِمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يَذْهَبُ بِالْذَّمِّ: وَ يُخَفِّفُ الصُّلْبَ وَ يَجْلُو الْبَصَرَ.“
بندہ جو کچھ لگاتا ہے۔ خون نکال دیتا ہے۔ کمر ہلکی کر دیتا ہے اور نینائی کو جلاء بخشتا ہے۔

۳۴۷۹: حَدَّثَنَا خُبَارَةُ بْنُ الْمَغْلَسِ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ سُلَيْمٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مَرَزْتُ لَيْلَةَ أُسْرَى بَنِي بَمَلَاءَ إِلَّا قَالُوا يَا مُحَمَّدُ مُرْ أَمْتَكَ بِالْحِجَامَةِ.
۳۴۷۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شبِ معراج میں جس جماعت کے پاس سے بھی میں گزرا اُس نے یہی کہا: اے محمد! اپنی امت کو کچھنے لگانے کا حکم فرمائیے۔

۳۴۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمِصْرِيُّ أَنَبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَاذَنْتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحِجَامَةِ.
۳۴۸۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام المؤمنین سیدہ ام سلمہؓ نے نبی کریم ﷺ سے کچھنے لگوانے کی اجازت چاہی تو نبی کریمؐ نے ابوطیبہ کو حکم فرمایا کہ انہیں کچھنے لگاؤ۔

فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَا طَيْبَةَ أَنْ يَحْجِمَهَا.“
وَقَالَ حَسِبْتُ أَنَّهُ كَانَ أَخَاهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ أَوْ غُلَامًا لَمْ يَحْتَلِمِ.“
حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ ابوطیبہ سیدہ ام سلمہؓ کے رضاعی بھائی ہوں گے یا کم سن لڑکے ہوں گے۔

خلاصۃ السباب ☆ سینگ کی یا کچھنے لگوانا بھی ایک طریقہ علاج ہے جو تمام دنیا میں خصوصاً گرم ممالک میں رائج ہے اور یہ دیگر علاج بہ نسبت سربلغ الاثر ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں عام طور پر حجام سے وہ شخص مراد لیا جاتا ہے جو لوگوں کے بال تراشتا ہے یا مونڈتا ہے تاہم عربی زبان میں بال تراشنے والے کو حلاق کہتے ہیں۔ جب کہ حلق سے مراد بال مونڈنا اور قصر سے مراد بال تراشنا ہے عربوں میں حجام ایسے شخص کو کہا جاتا ہے جو علاج کے طور پر سینگیاں لگانے کا کام کرتا ہے جب کسی انسانی جسم کے کسی حصہ میں فاسد خون جمع ہو کر درد یا ورم کا باعث بن کر تکلیف دیتا ہے تو پھر اس طریقہ علاج کے ذریعے ایسا خون تکلیف دہ حصہ جسم سے یا تو بالکل باہر نکال لیا جاتا ہے یا پھر اسے جسم کے دوسرے حصہ میں منتقل کر دیا جاتا ہے اس عمل کو حجامہ یا سینگیاں لگانا کہتے ہیں۔ سینگ کی ایک سینگ نما آلہ ہوتا ہے جو اندر سے خالی ہوتا ہے اس کے ذریعہ انسانی جسم کے مطلوبہ حصہ سے خون کھینچا جاتا ہے یہ علاج دو طریقوں سے کیا جاتا ہے۔ گرم ممالک میں جہاں انسانی جسم میں خون کا دباؤ زیادہ تر جسم کے بیرونی حصہ کی طرف ہوتا ہے وہاں معالج مطلوبہ جگہ پر استرے وغیرہ سے ٹک لگا کر اس خون کو چوس لیتا ہے جب یہ فاسد خون جسم سے خارج ہوتا ہے تو مریض کو آفاقہ ہو جاتا ہے اس علاج کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ معالج جسم کے مطلوبہ جگہ پر کچھنے نہیں لگاتا بلکہ خالی سینگ لگا کر خون کو کھینچتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ درد یا ورم والی جگہ سے فاسد خون دوسری طرف سرک جاتا ہے اور اس طرح مریض کو آفاقہ ہو جاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی یہ طریقہ علاج کئی دفعہ آزمایا اور اس کو افضل طریقہ علاج بتایا ہے۔

۱۔ اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھنے لگانے کی اجازت دی۔ انجاء میں ہے کہ اگر محرم (یا کم سن) نہ بھی ہوں تو اشکال کی بات نہیں اس لیے کہ معالج کے لیے بقدر ضرورت بیماری کے مقام کو دیکھنا جائز ہے۔ (عبد الرشید)

۲۱: بَابُ مَوْضِعِ الْحِجَامَةِ

بَابُ: پچھنے لگانے کی جگہ

۳۴۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي عُلُقَمَةُ بْنُ أَبِي عُلُقَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ نَجِيْنَةَ يَقُولُ اخْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلَحْيِي جَمَلٍ وَهُوَ مُحَرَّمٌ وَسَطُ رَأْسِهِ.

۳۴۸۱: حضرت عبداللہ بن نجینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لہجی جبل (نای مقام) میں بحالت احرام سر کے بالکل وسط میں پچھنے لگوائے۔

۳۴۸۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ سَعْدِ الْأَسْكَافِ عَنِ الْأَضْبَعِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَزَلَ جِبْرِيلُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِجَامَةٍ الْأَخَذَ غَيْنَ وَالْكَاهِلِ.

۳۴۸۲: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے گردن کی رگوں اور مونڈھوں کے درمیان پچھنے لگانے کا کہا۔

۳۴۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَجَمَ فِي الْأَخْذِ غَيْنَ وَعَلَى الْكَاهِلِ.

۳۴۸۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گردن کی رگوں اور دونوں مونڈھوں کے درمیان پچھنے لگوائے۔

۳۴۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْحِمَصِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا ابْنُ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَخْتَجِمُ عَلَى هَامَتِهِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ وَيَقُولُ مَنْ أَهْرَاقَ مِنْهُ هَذِهِ الدِّمَاءَ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ لَا يَتَدَاوَى بِشَيْءٍ لَشَىءٍ.

۳۴۸۴: حضرت ابوبکیرہ ہماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر پچھنے لگواتے تھے اور دونوں مونڈھوں کے درمیان بھی اور فرماتے تھے کہ جو ان مقاموں سے خون بہا دے تو اسے کسی بیماری کا کچھ علاج نہ کرنا بھی نقصان نہ دے گا۔

۳۴۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُوَيْبَانَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَقَطَ عَنْ فَرْسِهِ عَلَى جَذِهِ فَأَنْفَقَتْ قَدَمُهُ.

۳۴۸۵: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھوڑے سے کھجور کے ایک ٹنڈ پر گرے تو آپ ﷺ کے پاؤں مبارک میں موج آ گئی۔

قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَجَمَ عَلَيْهَا مِنْ وَثٍ.

وکیع فرماتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے صرف درد کی وجہ سے۔

☆ خلاصۃ الباب: ان روایات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کے انہی حصوں کی نشاندہی کی گئی ہے جن پر عام طور پر سینگیوں لگوا کر تھے یعنی گردن کے دونوں اطراف میں جہاں رگیں پھولی ہوئی ہوتی ہیں اور دونوں کندھوں کے درمیان بھی کابل دونوں کندھوں کے درمیان والے حصے کو کہتے ہیں۔

۲۲: بَابُ فِي آتِي الْأَيَّامِ يَحْتَجُّمُ

باب: پچھنے کن دنوں میں لگائے؟

۳۴۸۶: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَرَادَ الْحِجَامَةَ فَلْيَتَحَرَّ سَبْعَةَ عَشَرَ أَوْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَلَا يَتَّبِعْ بِأَحَدٍ كُمُ الدَّمِ فَيَقْتُلَهُ.

۳۴۸۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو پچھنے لگانا چاہے تو وہ سترہ انیس یا اکیس تاریخ کو لگائے اور ایسے دن نہ لگائے کہ خون کا جوش اسے ہلاک کر دے۔

۳۴۸۷: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا: اے نافع! میرے خون میں جوش ہو گیا ہے اسلئے کوئی پچھنے لگانے والا تلاش کرو۔ اگر ہو سکے تو نرم خور آدمی لانا۔ عمر سیدہ بوڑھیا کم سن بچہ نہ لانا اسلئے کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا: نہار منہ پچھنے لگوانا بہتر ہے اور اس میں شفاء ہے برکت ہے۔ یہ عقل بڑھاتا ہے حافظہ تیز کرتا ہے۔ اللہ برکت دے جمہرات کو پچھنے لگوانا کرو اور بدھ جمعہ ہفتہ اور اتوار کے روز قصدا پچھنے مت لگوانا کرو (اتفاقاً ایسا ہو جائے تو حرج نہیں) اور پیر اور منگل کو پچھنے لگوانا کرو۔ اسلئے کہ اسی دن اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوبؑ کو بیماری سے شفاء عطا فرمائی اور بدھ کے روز وہ بیمار ہوئے تھے اور جذام اور برص ظاہر ہو تو بدھ کے دن یا بدھ کی رات کو ظاہر ہوتا ہے۔

۳۴۸۷: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حُجَّادَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ يَا نَافِعُ! قَدْ تَبِعَ بِي الدَّمُ فَالْتِمَسْ لِي حُجَامًا. وَاجْعَلْهُ رَفِيقًا! إِنْ اسْتَطَعْتَ وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا كَبِيرًا وَلَا صَبِيًّا صَغِيرًا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحِجَامَةُ عَلَى الرَّيْقِ أَمْثَلُ وَفِيهِ شِفَاءٌ وَبَرَكَاتٌ وَتَرْيِدٌ فِي الْعَقْلِ وَفِي الْحِفْظِ فَاجْتَنِمُوا عَلَى بَرَكَاتِ اللَّهِ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَةَ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ وَالْجُمُعَةِ وَالسَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ تَحَرُّيًا وَاجْتَنِمُوا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَاءِ فَإِنَّهُ الْيَوْمَ الَّذِي عَافَى اللَّهُ فِيهِ أَيُّوبَ مِنَ الْبَلَاءِ وَضَرَبَهُ بِالْبَلَاءِ يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَبْدُ وَجَذَامٌ وَلَا بَرَصٌ إِلَّا يَوْمَ الْأَرْبَعَاءِ أَوْ لَيْلَةَ الْأَرْبَعَاءِ.

۳۴۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى الْجُمُصِيُّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُصْمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ يَا نَافِعُ تَبِعَ الدَّمُ فَاتَيْنِي بِحُجَامٍ وَاجْعَلْهُ شَابًا وَلَا تَجْعَلْهُ شَيْخًا وَلَا صَبِيًّا.

قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْحِجَامَةُ عَلَى الرَّيْقِ أَمْثَلُ وَهِيَ تَرْيِدٌ فِي الْعَقْلِ وَتَرْيِدٌ فِي الْحِفْظِ وَتَرْيِدٌ الْحَافِظُ حِفْظًا فَمَنْ

۳۴۸۸: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ سیدنا ابن عمرؓ نے فرمایا: اے نافع! میرے خون میں جوش ہو رہا ہے اس لیے پچھنے لگانے والے کو بلاؤ جو ان کو بلانا بوڑھے یا کم عمر بچہ کو نہ بلانا۔ حضرت نافع کہتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا کہ نہار منہ پچھنے لگوانا زیادہ بہتر ہے اور اسے عقل بڑھتی ہے اور حافظے والے کا حافظہ مزید تیز ہو جاتا ہے۔ سو جو

كَانَ مُحْتَجِمًا فَيَوْمَ الْحَمِيسِ عَلَى اسْمِ اللَّهِ وَاجْتَنِبُوا
الْحَجَامَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ السَّبْتِ وَيَوْمَ الْأَحَدِ
وَاجْتَنِبُوا يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْاِثْنَاءِ وَاجْتَنِبُوا الْحَجَامَةَ يَوْمَ
الْاَرْبَعَاءِ فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِي أُصِيبَ فِيهِ أَيُّوبُ بِالْبَلَاءِ وَمَا
يَسْلُدُوا وَحَذَاهُمْ وَلَا بَرَصٌ إِلَّا فِي يَوْمِ الْاَرْبَعَاءِ أَوْ لَيْلَةٍ
الْاَرْبَعَاءِ.

کچھنے لگانا چاہے تو جمعرات کے روز اللہ کا نام لے کر
لگائے اور جمعہ ہفتہ اور اتوار کے دنوں میں کچھنے لگانے
سے اجتناب کرو۔ پیر، منگل کو کچھنے لگوا کر بدھ
کے روز بھی کچھنے لگوانے سے اجتناب کرو کیونکہ اسی دن
حضرت ایوبؑ آزمائش میں مبتلا ہوئے اور جذام اور
بدھ کے دن یا بدھ کی رات میں ہی ظاہر ہوتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان روایات میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عام طور پر یہ علاج چاند کی سترہ انیس یا اکیس تاریخ کو
کرتے تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ عام لوگوں کا تجربہ ہے کہ ان تواریخ میں انسانی جسم کے خون کا دباؤ باہر کی طرف زیادہ ہے
لہذا فاسد آسانی سے نکل جاتا ہے اور مریض کو جلد افاقہ ہو جاتا ہے۔ نیز ان روایات میں منگل پیر جمعرات کو سینٹیاں لگوانے
کا حکم فرمایا ہے حالانکہ ابوداؤد و شریف میں ہے حضرت کبشہ کے والد منگل کے دن سینٹیاں لگوانے سے منع کرتے تھے اور
فرماتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منگل کے دن میں ایک ساعت ایسی ہے جس میں خون بند نہیں ہوتا اور
منگل خون کا دن ہے یہ دونوں حدیثوں میں تعارض آ گیا اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث باب میں وہ منگل کا دن مراد ہے جو
مہینے کی سترہویں دن تاریخ آن پڑے اور اس کی تائید طبرانی کی روایت سے ہوتی ہے جس میں منگل کے دن سترہویں
تاریخ کی صراحت ہے اور کبشہ کی حدیث میں وہ منگل مراد ہے جو سترہویں تاریخ کے سوا اور کسی تاریخ میں پڑے۔

۲۳: بَابُ الْكِيِّ

پاپ: داغ دے کر علاج کرنا

۳۴۸۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ
عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَفَّارِ بْنِ مُعِيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اُكْتَوِيَ أَوْ اسْتَرْقِيَ فَقَدْ بَرَأَ مِنَ التَّوَكُّلِ.

۳۴۹۰: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثنا هُشَيْمٌ عَنْ مَنْصُورٍ وَ
يُونُسُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ قَالَ نَهَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْكِيِّ فَامْكُوتُ فَمَا أَفْلَحْتُ وَلَا
أَنْجَحْتُ.

۳۴۸۹: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو داغ لگائے یا منتر
پڑھے وہ توکل سے بری ہے۔

۳۴۹۰: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دینے سے
منع فرمایا۔ اس کے بعد میں نے داغ دیا تو نہ مجھے صحت
ہوئی نہ افاقہ۔

۳۴۹۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُنْبِجٍ ثنا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ ثنا
سَالِمُ الْأَفْطَسُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
الْشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ شَرْبَةِ عَسَلٍ وَ شَرْطَةِ مَخْجَمٍ وَ كَيْةٍ بَنَارٍ

۳۴۹۱: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا: تین چیزوں میں شفاء ہے: شہد کا
گھونٹ، کچھنے لگوانا، آگ سے داغ دینا اور میں اپنی

وَأَنْهَى أُمَّتِي عَنِ الْكَيْ رَفَعَهُ. اُمّت کو آگ سے داغ دینے سے منع کرتا ہوں۔

☆ خلاصۃ الباب یعنی ان کو موثر بالذات سمجھ کر کرے تو توکل سے بری ہے یا توکل سے اعلیٰ درجہ مراد ہے۔

پاب: داغ لینے کا جواز

۲۴: بَابُ مِنَ الْكُتُوٰی

۳۴۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا نَحْنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرْنَا شُعْبَةَ ح وَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ نَحْنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ نَحْنَا شُعْبَةَ نَحْنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَّارَةَ الْأَنْصَارِيِّ (سَمِعَهُ عَمِّي يَحْيَى وَمَا أَذْرَكْتُ رَجُلًا مِنْهُ شَيْئًا) يُحَدِّثُ النَّاسَ أَنَّ سَعْدَ بْنَ زُرَّارَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَ هُوَ جَدُّ مُحَمَّدٍ مِنْ قَبْلِ أُمِّهِ أَنَّهُ أَخَذَهُ وَ جَعَّ فِي حَلْقِهِ : يُقَالُ لَهُ الذُّبْحَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلْغَنُ أَوْ لَا بَلِينَ فِي أَبِي أُمَامَةَ عَذْرًا فَكَوَاهُ بِيَدِهِ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَيِّتَةٌ سُوءٌ لِلْيَهُودِ يَقُولُونَ أَقْلًا دَفَعَ عَنْ صَاحِبِهِ وَمَا أَمْلِكُ لَهُ وَلَا لِنَفْسِي شَيْئًا.

۳۴۹۲: حضرت محمد بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ انصاری فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا جیسا صالح اور متقی شخص نہیں دیکھا۔ میں نے انہیں سے سنا وہ لوگوں کو بتا رہے تھے کہ سعد بن زرارہ جو محمد کے (میرے) نانا ہیں کے حلق میں درد اٹھا۔ جسے ذبح کہتے ہیں (خناق کی ایک نوع ہے) نبیؐ نے فرمایا: میں ابوامامہ (سعد بن زرارہ) کے علاج میں پوری کوشش کروں گا تا آنکہ لوگ مجھے معذور سمجھیں (یہ نہ کہیں کہ اچھی طرح علاج نہ کیا اس لیے موت آئی) چنانچہ آپؐ نے اپنے دست مبارک سے انہیں داغ دیا۔ بالآخر انکا انتقال ہو گیا تو نبیؐ نے فرمایا: یہ موت بری ہے یہود کیلئے کہ وہ کہیں گے: اپنے ساتھی کو موت سے نہ بچا سکا حالانکہ میں نہ اسکی جان کا مالک ہوں نہ اپنی جان کا مالک ہوں۔

۳۴۹۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ نَحْنَا عُثَيْدُ الطَّنَافِيسِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ مَرَضَ أَبِي بَنٍ كَعْبٍ مَرَضًا فَارْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ طَبِيبًا فَكَوَاهُ عَلَى أَكْحَلِهِ.

۳۴۹۳: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پاس ایک طبیب کو بھیجا۔ اُس نے ان کے بازو کی ایک رگ کو داغ دیا۔

۳۴۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ نَحْنَا وَ كَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَوَى سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ فِي أَكْحَلِهِ مَرَّتَيْنِ.

۳۴۹۴: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بازو کی ایک رگ کو داغ دیا۔

پاب: اشد کا سُرمہ لگانا

۲۵: بَابُ الْكُحْلِ بِالْإِثْمِدِ

۳۴۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ: يَحْيَى ابْنُ خَلْفٍ نَحْنَا أَبُو عَاصِمٍ

۳۴۹۵: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں

حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالْإِيمَةِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.

۳۴۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِالْإِيمَةِ عِنْدَ النَّوْمِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ.

۳۴۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي خَثِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "خَيْرُ أَكْحَالِكُمُ الْإِيمَةُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ."

۳۴۹۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: سوتے وقت اٹھ سرمہ اہتمام سے استعمال کیا کرو اس لیے کہ یہ بینائی کو جلا بخشتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔

۳۴۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے سرموں میں سب سے بہتر (سرمہ) اٹھ ہے۔ یہ بینائی تیز کرتا ہے اور بال اگاتا ہے۔

چاپ: طاق مرتبہ سرمہ لگانا

۳۴۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو سرمہ لگائے تو طاق مرتبہ لگائے۔ جو طاق عدد کا خیال رکھے اس نے اچھا کیا اور جو ایسا نہ کرے تو کچھ حرج نہیں۔

۳۴۹۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اُس سے ہر آنکھ میں تین بار سرمہ لگاتے تھے۔

چاپ: شراب سے علاج کرنا منع ہے

۳۵۰۰: حضرت طارق بن سوید حضرمیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہمارے علاقہ میں انگور ہوتے ہیں، ہم ان کو نچوڑ کر پی سکتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں! فرماتے ہیں میں نے دوبارہ پوچھا اور

۲۶: بَابُ مَنْ اُكْتَحَلَ وَتَرَا

۳۴۹۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُمَرَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ يَزِيدَ عَنْ حُصَيْنِ الْحُمَيْرِيِّ عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْخَبَرِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ اُكْتَحَلَ فَلْيُتَرَّ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ.

۳۴۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ.

۲۷: بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَتَدَاوَى بِالْخَمْرِ

۳۵۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَفَّانُ: ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَنبَأَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلٍ الْحَضْرَمِيِّ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ بَارِضَنَا أَغْنَابًا نَعْتَصِرُهَا فَتَشْرَبُ مِنْهَا؟ قَالَ لَا فَرَأَيْتَ أَجْعَلُهُ

قُلْتُ إِنَّا نَسْتَشْفِي بِهِ لِلْمَرِيضِ قَالَ إِنَّ ذَٰلِكَ لَيْسَ بِشِفَاءٍ عرض کیا: ہم اس سے بیمار کا علاج کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اس میں شفاء نہیں ہے بلکہ بیماری (گناہ) ہے۔ وَلَٰكِنَّ ذَٰءً“

خلاصۃ الباب ☆ شراب چونکہ امّ الخبائث ہے اس لیے مناسب معلوم ہوا کہ یہاں شراب کی حقیقت پر تفصیلی روشنی ڈال دی جائے۔ (حافظ)

”شراب“ دراصل اس چیز کو کہتے ہیں جو پی جائے پانی، شربت، شہد وغیرہ اور اصطلاح شرع میں شراب وہ ہے جو نشہ لائے اور ست و بے ہوش کر دے۔

شراب کی چار اقسام عام ہیں اور یہ چاروں وہ ہیں جو حرام ہیں اول انگور کی کچی شراب جب کہ وہ جوش مارنے لگے اور جھاگ مارنے لگے اور اشتداء سے مراد یہ ہے کہ وہ اس قابل ہو جائے کہ مسکر ہو جائے اور اسی کو خمر کہتے ہیں۔ دوسری قسم طلاء یعنی انگور کا شیرہ جب کہ اس کو پکا دیا جائے اور اس میں سے دو تہائی سے کچھ کم ختم ہو جائے لیکن محیط میں ہے کہ طلاء مٹک کو کہتے ہیں یعنی جس کا دو ثلث ختم ہو جائے اور جس کا دو ثلث ختم نہ ہو بلکہ کم ہو تو اس کو باذن کہتے ہیں۔ تیسری قسم سکر ہے یعنی پانی میں چھوڑے ڈال دئے گئے ہوں اور پانی پکا یا نہ گیا ہو جب کہ وہ جوش مارنے لگے اور جھاگ مارنے لگے۔

چوتھی قسم تقیع الزیّب یعنی کشش کو پانی میں ڈال دیا گیا ہو اور اس میں جوش و اشتداء پیدا ہو جائے۔

ائمۃ ثلاثہ اور اصحاب ظاہر کا یہ کہنا ہے کہ ہر مسکر خمر ہے انگور سے بنے یا کسی اور چیز سے اس فریق نے اپنے دعویٰ پر تین دلیلیں پیش کی ہیں: (۱) حدیث کل مسکر خمر۔ (۲) حدیث (الخمر من ہاتین الشجرتین) کہ ان دونوں درختوں سے جو بنے وہ خمر ہے یعنی انگور اور کھجور سے اس سے بھی معلوم ہوا کہ یہ خمر کا اطلاق انگوری شراب کے علاوہ اور کے اوپر بھی ہوتا ہے۔ (۳) خمر مشتق ہے مخامرة العقل سے یعنی عقل کا مستور و مغلوب ہو جانا اور یہ کیفیت ہر شراب سے ہوتی ہے لہذا معلوم ہوا کہ ہر مسکر خمر ہے۔

یہ ہماری دلیلیں ہیں: (۱) اہل لغت کا اتفاق ہے کہ خمر صرف انگوری شراب ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ خمر کا استعمال اسی انگوری شراب میں معروف و مشہور ہے اور اس کے علاوہ جو دیگر شراب ہیں ان کے لئے اور نام ہیں جیسے سکر، تقیع وغیرہ۔ (۲) خمر کی حرمت قطعی اور غیر خمر کی حرمت ظنی ہے اگر انگوری شراب کے علاوہ دیگر شراب کو خمر کہا جائے گا تو پھر اس کی حرمت قطعی ماننی ہوگی حالانکہ یہ بے دلیل ہے۔

خمر سے نفع اٹھانا حرام ہے یعنی جانوروں کو پلانا دوا دار و کرنا حق نہ لینا یا ذکر کے سوراخ میں ڈالنا سب حرام ہیں کیونکہ خمر سے دوری ضروری ہے اور اس سے انتفاع میں اس سے قرب ہے مگر یہ تعلیل گوبر سے ٹوٹ جاتی ہے۔ شراب سے ہر قسم کا انتفاع حرام ہے لہذا اس سے حق نہ لینا اور نازہ میں پکانا سب مکروہ ہے۔

مزید تفصیل مقصود ہو تو ”اشرف الہدایہ ج ۱۴“ کا مطالعہ کریں۔

۲۸ : بَابُ الْإِسْتِشْفَاءِ

بِالْقُرْآنِ

چاپ : قرآن سے علاج (کر کے شفاء

حاصل) کرنا

۳۵۰۱ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ
ثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ ثَنَا سَعَادُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ هَن
الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ : قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " خَيْرُ
الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ "

۳۵۰۱ : حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین دوا قرآن
ہے۔

۲۹ : بَابُ الْحِنَاءِ

چاپ : مہندی کا استعمال

۳۵۰۲ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْخُبَابِ
ثَنَا قَانِدُ مَوْلَى عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ حَدَّثَنِي
مَوْلَايَ عُيَيْدُ اللَّهِ حَدَّثَنِي سَلَمَى أُمُّ رَافِعٍ مَوْلَاةَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ قَالَتْ كَانَ لَا يُصِيبُ النَّبِيَّ ﷺ قَرْحَةٌ وَلَا
شَوْكَةٌ إِلَّا وَضَعَ عَلَيْهِ الْحِنَاءَ "

۳۵۰۲ : حضرت سلمی ام رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ باندی ہیں۔
فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زخم ہوتا یا کانٹا
چھتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس (زخم والی جگہ پر) پر
مہندی لگاتے۔

۳۰ : بَابُ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

چاپ : اونٹوں کے پیشاب کا بیان

۳۵۰۳ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ
ثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ غَرَبَةِ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِهِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَوَوْا الْمَدِينَةَ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَى دُونِ لَنَا فَشَرِبْتُمْ مِنَ الْبَاهَا وَ
أَبْوَالِهَا فَفَعَلُوا "

۳۵۰۳ : حضرت انس فرماتے ہیں کہ عربینہ کے کچھ لوگ
رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مدینہ کی آب
ہوا انہیں موافق نہ آئی تو رسول اللہ نے فرمایا: اگر تم
ہمارے اونٹوں میں جاؤ اور انکے دودھ پیا اور پیشاب
بھی (تو شاید تم تندرست ہو جاؤ) انہوں نے ایسا ہی کیا۔

۳۱ : بَابُ يَقَعُ الذُّبَابُ فِي الْإِنَاءِ

چاپ : برتن میں مکھی گر جائے تو کیا کریں؟

۳۵۰۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
عَنِ ابْنِ أَبِي ذُنْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنِي
أَبُو سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ " فِي أَحَدِ جَنَاحَيْ
الذُّبَابِ سُمٌّ وَفِي الْآخَرِ شِفَاءٌ فَإِذَا وَقَعَ فِي الطَّعَامِ فَاْمَقْلُوهُ
فِيهِ فَإِنَّهُ يَقْدِمُ السُّمَّ وَيُؤَخِّرُ الشِّفَاءَ "

۳۵۰۴ : حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مکھی کے ایک پر
میں زہر ہے اور دوسرے میں شفاء ہے۔ اس لیے جب
یہ کھانے کی چیز میں گر جائے تو اسے (مکمل) ڈبو دو
کیونکہ یہ زہر والا پر آگے رکھتی ہے اور شفاء والا پیچھے۔

۳۵۰۵: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ
عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُثَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي
شَرَابِكُمْ فَلْيَغْمِسْهُ فِيهِ ثُمَّ لِيَطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءٌ
وَفِي الْآخَرِ شِفَاءٌ.

۳۵۰۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی
کے مشروب میں مکھی گر جائے تو اُسے چاہیے کہ مکھی کو
ڈبو دے پھر نکال کے باہر پھینک دے اس لیے کہ اس
کے ایک پر میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفاء۔

۳۲: بَابُ الْعَيْنِ

چاپ: نظر کا بیان

۳۵۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ
بْنُ هِشَامٍ ثَنَا عَمَّارُ بْنُ زُرَيْقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ
أُمِّهِ بْنِ هِنْدٍ.

۳۵۰۶: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نظر حق
ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ "الْعَيْنُ حَقٌّ".

۳۵۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ
عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ مُضَارِبِ بْنِ حَزْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "الْعَيْنُ حَقٌّ".

۳۵۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نظر حق
ہے۔

۳۵۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو هِشَامٍ الْمُخْزُومِيُّ
ثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ أَبِي وَاقِدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اسْتَعِذُوا بِاللَّهِ".

۳۵۰۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنها بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: اللہ سے پناہ مانگو، نظر حق ہے۔

۳۵۰۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ بْنِ حَنِيفٍ قَالَ مَرَّ عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ بِسَهْلٍ
بِ حَنِيفٍ وَهُوَ يَغْتَسِلُ فَقَالَ لَمْ أَزْكَ الْيَوْمَ: وَلَا جِلْدٌ
مُحَبَّاةٍ فَمَا لَيْتَ أَنْ لِي بِطَبِّهِ فَأُطِىَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ أَذْرُكَ سَهْلًا صَرِيحًا قَالَ مَنْ تَتَهَمُونَ بِهِ؟
قَالُوا عَامِرُ بْنُ رَبِيعَةَ قَالَ عَلَامَ يَقْتُلُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ؟ إِذَا
رَأَى أَحَدُكُمْ مِنْ أَخِيهِ مَا يُعْجِبُهُ فَلْيَدْعُ لَهُ بِالْبُرْكََةِ ثُمَّ دَعَا
بِسَاءٍ فَأَمَرَ عَامِرًا أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيَغْسِلَ وَجْهَهُ وَيَذِيهِ إِلَى
الْمَرْفَقَيْنِ وَرُكْبَتَيْهِ وَذَاحِلَةَ إِزَارِهِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَصُبَّ عَلَيْهِ

۳۵۰۹: حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں
کہ میرے والد سہل بن حنیف نہا رہے تھے۔ عامر بن
ربیعہ ان کے قریب سے گزرے تو فرمایا: میں نے آج
تک ایسا آدمی نہ دیکھا۔ پردہ دار لڑکی کا بدن بھی تو ایسا
نہیں ہوتا۔ تھوڑی ہی دیر میں سہل گر پڑے۔ انہیں نبی
کی خدمت میں لایا گیا اور عرض کیا گیا: ذرا سہل کو
دیکھئے تو گر پڑا ہے۔ فرمایا: تمہیں کس کے متعلق خیال
ہے کہ (اس کی نظر لگی ہے؟) لوگوں نے عرض کیا: عامر
بن ربیعہ کی۔ فرمایا: آخر تم میں سے ایک اپنے بھائی کو

قَالَ سُفْيَانُ قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَأَمْرَةٌ أَنْ يَكْفَى الْإِنَاءَ مِنْ خَلْفِهِ. کیوں قتل کرتا ہے؟ جو تم میں سے کوئی اپنے بھائی میں ایسی بات دیکھے جو اسے اچھی لگے تو اسکو چاہیے کہ بھائی

کو برکت کی دعا دے۔ پھر آپؐ نے پانی منگوایا اور عامرؓ سے فرمایا: وضو کریں۔ انہوں نے چہرہ دھویا اور کہنیوں تک ہاتھ دھوئے اور دونوں گھٹنے دھوئے اور ازار کے اندر (ستر) کا حصہ دھویا۔ آپؐ نے یہ دھون سہل پر ڈالنے کا حکم فرمایا۔ سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ معمر نے کہا کہ امام زہری نے فرمایا: رسول اللہؐ نے سہل کے پیچھے ان پر پانی اُنڈیلنے کا حکم فرمایا۔

۳۳: بَابُ مَنِ اسْتَرْقَى مِنَ الْعَيْنِ

پاب: نظر کا دم کرنا

۳۵۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنْ غُرَّةَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُيَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ الزُّرْقِيِّ قَالَ قَالَتْ أَسْمَاءُ يَارَسُولَ اللَّهِ! إِنَّ بَنِي جَعْفَرٍ تُصِيبُهُمُ الْعَيْنُ فَاسْتَرْقَى لَهُمْ. قَالَ "نَعَمْ فَلَوْلَا كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ." ۳۵۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّادٍ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَيْدِ الْجَانِّ ثُمَّ أَغْنَى الْإِنْسَ فَلَمَّا نَزَلَ الْمُعَوَّذَانِ أَخَذَهُمَا وَتَرَكَ مَا سَوَى ذَلِكَ.

۳۵۱۰: حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! جعفر کے بچوں کو نظر لگ جاتی ہے، کیا میں انہیں دم کر دیا کروں؟ فرمایا: ٹھیک ہے کیونکہ تقدیر سے اگر کوئی چیز بڑھ سکتی ہے تو نظر ہی بڑھ سکتی ہے۔ ۳۵۱۱: حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات کی نظر سے پھر انسانوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ جب معوذتین نازل ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اختیار کر لیا اور باقی سب کچھ ترک کر دیا۔

۳۵۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ وَمِسْعَرٍ عَنْ مَعْبِدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَسْتَرْقَى مِنَ الْعَيْنِ." ۳۵۱۳: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نظر کا دم کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۳۴: بَابُ مَا رُخِّصَ فِيهِ مِنَ الرُّقَى

پاب: وہ دم جن کی اجازت ہے

۳۵۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنْ حُصَيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا رُقِيَةَ إِلَّا مِنْ عَيْنٍ أَوْ ۳۵۱۴: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نظر ڈنکے کے علاوہ کسی اور چیز میں دم یا تعویذ (اتنا) مفید نہیں (جتنا

ان میں مفید ہے۔

حُمَة۔

۳۵۱۴: حضرت خالدہ بنت انس ام بنی حزم ساعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور دم و تعویذ آپ ﷺ پر پیش کیے۔ آپ ﷺ نے ان کی اجازت فرمادی۔

۳۵۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّ خَالِدَةَ بِنْتَ أَنَسِ أُمِّ بَنِي حَزْمٍ السَّاعِدِيَّةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ الرُّقَى فَأَمَرَهَا بِهَا.

۳۵۱۵: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ انصار میں ایک خاندان تھا جنہیں آل عمرو بن حزم کہا جاتا تھا۔ یہ ڈنگ کا دم کرتے تھے۔ رسول اللہؐ نے دم کرنے سے منع فرمایا تو یہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے دموں سے منع فرمادیا جبکہ ہم ڈنگ کا دم کرتے ہیں۔ آپ نے ان سے فرمایا: تم مجھے دم سناؤ۔ انہوں نے سنایا تو آپ نے فرمایا: ان میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ یہ تو وعدے ہیں۔

۳۵۱۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ أَهْلُ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يَقَالُ لَهُمْ أَلْ عَمْرُو ابْنِ حَزْمٍ يَرْقُونَ مِنَ الْحُمَةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَهَى عَنِ الرُّقَى فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ قَدْ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقَى وَإِنَّا نَرْقِي مِنَ الْحُمَةِ فَقَالَ لَهُمْ أَعْرِضُوا عَلَيَّ فَعَرَضُوهَا عَلَيْهِ فَقَالَ: لَا بَأْسَ بِهِمْ هَذِهِ مَوَاتِيقٌ.

۳۵۱۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈنگ، نظر اور غل کے دم کی اجازت مرحمت فرمائی۔

۳۵۱۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ.

خلاصۃ الباب ☆ نملہ: ایک بیماری ہے جس میں پسی میں دانے نکل آتے ہیں اور زخم پڑ جاتے ہیں۔

چاپ: سانپ اور بچھو کا دم

۳۵: بَابُ رُقْيَةِ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ

۳۵۱۷: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ اور بچھو کے دم کی اجازت فرمائی۔

۳۵۱۷: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَهَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَا ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ مُعْبِرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحَيَّةِ وَالْعُقْرَبِ.

۳۵۱۸: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کو بچھو نے کاٹ لیا۔ وہ رات بھر سونہ سکا۔ کسی نے نبی ﷺ سے عرض کیا کہ فلاں کو بچھو نے کاٹا، اس لیے وہ رات بھر سونہ سکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: غور سے سنو! اگر وہ

۳۵۱۸: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَهْرَامَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَدَغَتْ عُقْرَبٌ رَجُلًا فَلَمْ يَنْمَ لَيْلَتَهُ فَقِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ فَلَانًا لَدَغَتْهُ عُقْرَبٌ فَلَمْ يَنْمَ لَيْلَتَهُ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ لَوْ قَالَ حِينَ

أَمْسَى أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ مَا ضَرَّهُ لَدُغُ عَقْرَبٍ حَتَّى يُضْبَحَ . شام کے وقت یہ پڑھ لیتا: ”أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ...“ تو صبح تک بچھو کے کاٹنے سے اسے ضرر نہ ہوتا۔

۳۵۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ أَنَّهُ حَزَمَ عَنْ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ: عَرَضْتُ النَّهْشَةَ مِنَ الْحَيَّةِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَهَا . حضرت عمر بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سانپ کا دم سنایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اجازت مرحمت فرما دی۔

۳۶: بَابُ مَا عَوَّذَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَوَّذَ بِهِ . باب: جو دم رسول اللہ ﷺ نے دوسروں کو کیے اور جو دم رسول اللہ ﷺ کو کئے گئے

۳۵۲۰: سَيِّدَةُ عَائِشَةُ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ جب بیمار کے پاس آتے تو اس کے لیے دُعا کرتے تو فرماتے: ”اے انسانوں کے پروردگار! بیماری کو دور کر دیجئے اور شفاء عطا فرما دیجئے۔ آپ ہی شفاء دینے والے ہیں۔ شفاء وہی ہے جو آپ عطا فرمائیں۔ ایسی شفاء عطا فرمائیے کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے۔“

۳۵۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سَفْبَانُ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِمَّا يَقُولُ لِلْمَرِيضِ بِرَأْفَةٍ بِأَصْبَحِهِ بِسْمِ اللَّهِ تَرْبُةَ أَرْضِنَا بِرِيقَةٍ بَعْضُنَا لِيُشْفَى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا . سیدہ عائشہ سے روایت ہے کہ نبی اپنی انگلی کو لعاب مبارک لگا کر (مٹی لگاتے اور بیماری کے مقام پر ملتے اور) یہ پڑھتے: ”بِسْمِ اللَّهِ تَرْبُةَ أَرْضِنَا...“ ”اللہ کے نام سے ہماری زمین کی مٹی سے ہم میں سے کسی کے تھوک سے ہمارے بیمار کو شفاء ملے گی۔ ہمارے رب کے حکم سے۔“

۳۵۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ أَنَّهُ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِي وَجَعٌ قَدْ كَادَ يَبْطِلُنِي قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ اجْعَلْ يَدَكَ الْيَمْنَى عَلَيْهِ وَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجْدُ وَأُحَاطِرُ سَبَعُ . حضرت عثمان بن ابوالعاص ثقفی فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مجھے اتنا شدید درد تھا کہ میں ہلاکت کے قریب ہو چکا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: درد کی جگہ دایاں ہاتھ رکھو اور سات مرتبہ کہو: ”بِسْمِ اللَّهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ“ میں نے یہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے

شفاء عطا فرمائی۔

مَرَاتٍ فَقُلْتُ ذَلِكَ فَشَفَانِي اللَّهُ.

۳۵۲۳: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ جِبْرَائِيلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَذْ شَكَيْتَ قَالَ "نَعَمْ" قَالَ: "بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ أَوْ حَاسِدٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ."

۳۵۲۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا: "بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ"۔ "میں تم پر اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں ہر تکلیف دہ چیز سے۔ ہر نفس نظر اور حاسد کے شر سے اللہ تمہیں شفاء عطا فرمائے۔ میں تمہیں اللہ کے نام سے دم کرتا ہوں۔"

۳۵۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ زِيَادِ بْنِ لُؤَيٍْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ يَعُودُنِي فَقَالَ لِي أَلَا أَرْقِيكَ بِرُقِيَّةٍ جَاءَتْ نَبِيَّ بِهَا جِبْرَائِيلُ؟

۳۵۲۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے تو مجھے فرمانے لگے: میں تمہیں وہ دم نہ کروں جو جبریل علیہ السلام میرے پاس لائے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان! ضرور کیجئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار یہ کلمات پڑھے: بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ اللَّهُ يَشْفِيكَ.....

قُلْتُ يَا بَنِي وَ أُمِّي بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ اللَّهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيكَ مِنْ شَرِّ النَّفَثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ "ثَلَاثَ مَرَاتٍ".

۳۵۲۵: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ حضرات حسنینؓ کو دم کرتے تو یہ پڑھتے: "أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ....."۔ "میں اللہ کے بابرکت اور پورے کلمات کی پناہ مانگتا ہوں۔ ہر شیطان اور زہریلے کیڑے سے اور ہر نظر بد سے جو مجھ کو بھی کر دیتی ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے جد محترم سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے صاحبزادوں حضرت اسمعیلؑ اسحاقؑ یا اسمعیل و یعقوب کو یہی دم کیا کرتے تھے۔

۳۵۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ابْنُ هِشَامٍ الْبَغْدَادِيُّ ثَنَا وَكِيعٌ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَهَالٍ:

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ يَقُولُ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ. قَالَ وَ كَانَ أَبُو نَازِرٍ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَ إِسْحَقَ "أَوْ قَالَ إِسْمَاعِيلَ وَ يَعْقُوبَ."

وَهَذَا حَدِيثٌ وَكِيعٌ

باب: بخار کا تعویذ

۳۷: بَابُ مَا يُعَوِّذُ بِهِ مِنَ الْحُمَى

۳۵۲۶: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ

۳۵۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ

الْأَشْهَلِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ حُصَيْنٍ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمَى وَمِنَ الْإَوْهَجِ كُلِّهَا : أَنْ يَقُولُوا : بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ مِنْ شَرِّ عِرْقٍ قَطَارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ .

صحابہ کو بخار اور تمام دردوں میں یہ پڑھنے کی تعلیم فرماتے تھے : ”بسم اللہ...“۔ ”اللہ بڑے کے نام سے۔ میں عظمت والے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور جوش مارنے والے (خون سے بھری ہوئی) رگ کے شر سے اور آگ کی گرمی کے شر سے۔“

قَالَ أَبُو عَامِرٍ أَنَا أَخَالِفُ النَّاسَ فِي هَذَا أَقُولُ بَعَارٍ .

ابو عامر کہتے ہیں : میں لوگوں سے مختلف پڑھتا ہوں : ”سعار“ (سخت سرکش)۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا أَبِي فُذَيْكُ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَقَالَ مِنْ شَرِّ عِرْقٍ يُعَارِ .

دوسری سند سے بھی یہی مروی ہے اس میں یعار (یائے ہلکی کے ساتھ) ہے۔

۳۵۲۷ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ سَعِيدٍ بِنِ دِينَارِ الْحُمْصِيِّ ثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ غَمِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ جُنَادَةَ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الصَّامِتِ يَقُولُ أَتَى جَبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ حَسَدِ حَاسِدٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ اللَّهُ يَشْفِيكَ .

۳۵۲۷ : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بخار ہو رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور یہ دم کیا : ”بسم اللہ ارقیک من کل شیء یؤذیک من حسد حاسد و من کل عین اللہ یشفیک“۔

۳۸ : بَابُ النَّفَثِ فِي الرُّقِيَّةِ

۳۵۲۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مَيْمُونِ الرِّقِيُّ وَ سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالُوا قَالُوا ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْفَثُ فِي الرُّقِيَّةِ .

۳۵۲۸ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دم کر کے پھونکا کرتے تھے۔

۳۵۲۹ : حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ قَالَ ثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ح وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمْرِو قَالَ ثَنَا مَالِكُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى يَقْرَأُ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَيَنْفَثُ فَلَمَّا

۳۵۲۹ : ام المؤمنین سیدہ عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو خود ہی معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیتے، پھونکتے۔ جب آپ ﷺ کی بیماری شدید ہو گئی تو میں دم پڑھتی اور آپ

اَشْتَدَّ وَجَعُهُ كُنْتُ أَقْرَأُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُ بِيَدِهِ رَجَاءَ بَرَكَتِهَا. ﷺ ہی کا دست مبارک پھیرتی، برکت کی امید سے۔

۳۹: بَابُ تَعْلِيْقِ التَّمَائِمِ

باب: تعویذ لٹکانا

۳۵۳۰: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِيُّ ثَنَا مُعَمَّرُ بْنُ سَلِيمَانَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَشِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَرُو ابْنِ مُرَّةٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَزَارِ عَنْ ابْنِ أُخْتِ زَيْنَبِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْنَبٍ قَالَتْ كَانَتْ عَجُوزٌ تَدْخُلُ عَلَيْنَا تَرْفِي مِنْ الْحُمْرَةِ وَكَانَ لَنَا سَرِيرٌ طَوِيلُ الْقَوَائِمِ: وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا دَخَلَ تَنَحَّجَ وَصَوَّتَ فَدَخَلَ يَوْمًا فَلَمَّا سَمِعَتْ صَوْتَهُ اخْتَجَبَتْ مِنْهُ فَجَاءَ فَجَلَسَ إِلَى جَانِبِي فَمَسْنِي فَوَجَدَ مَسَّ خَيْطٍ فَقَالَ: مَا هَذَا؟

فَقُلْتُ رُقِي لِي فِيهِ مِنَ الْحُمْرَةِ فَجَذَبَهُ وَقَطَعَهُ فَرَمَى بِهِ وَقَالَ لَقَدْ أَصْبَحَ آلُ عَبْدِ اللَّهِ أَغْيَاءَ عَنِ الشِّرْكِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ الرُّقِيَّ وَالتَّمَائِمَ وَالْيَوْلَةَ شِرْكٌ.

قُلْتُ فَإِنِّي خَرَجْتُ يَوْمًا فَأَبْصَرْتُ فُلَانًا قَدَمَعَتْ عَيْنِي النَّبْيَ تَلِيَهُ فَإِذَا رَقِيْتُهَا سَكَنَتْ دَمْعُهَا: وَإِذَا تَرَكَتُهَا دَمَعَتْ قَالَ ذَاكَ الشَّيْطَانُ إِذَا أَطَاعْتَهُ تَرَكَكَ وَإِذَا عَصَيْتَهُ طَعَنَ بِأَصْبَعِهِ فِي عَيْنِكَ وَلَكِنْ لَوْ فَعَلْتَ كَمَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ خَيْرًا لَكَ وَأَجْدَرًا أَنْ تَشْفِيَنَ تَنْصَحِيَنَ فِي عَيْنِكَ الْمَاءَ وَتَقُولِينَ أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَاؤِكَ شِفَاءُ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.

۳۵۳۰: حضرت زینب اہلیہ حضرت ابن مسعودؓ فرماتی ہیں کہ ایک بڑھیا ہمارے پاس آیا کرتی تھی سرخ بادہ کا دم کرتی تھی ہمارے پاس ایک تخت تھا جس کے پائے تھے جب حضرت ابن مسعودؓ اندر تشریف لائے تو کھنکھارتے اور آواز دیتے ایک روز وہ اندر تشریف لائے میں نے ان کی آواز سنی تو ان سے پردہ میں ہو گئی وہ آئے اور میرے ساتھ ہی بیٹھ گئے انہوں نے مجھے ہاتھ لگایا تو ایک تعویذ ان کو محسوس ہوا فرمانے لگے یہ کیا ہے؟ میں نے کہا میرا تعویذ ہے اس پر سرخ بادے سے بچاؤ کا دم کیا ہوا ہے۔ انہوں نے اسے کھینچ کر توڑا اور پھینک دیا اور فرمایا کہ عبد اللہ کے گھر والے شرک سے بیزار ہو چکے ہیں میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا: دم تعویذ اور ٹونا (حب کا گڑا) سب شرک ہے۔ میں نے کہا کہ ایک روز میں باہر نکلی تو فلاں کی مجھ پر نظر پڑی اس کے بعد سے میری جو آنکھ اس کی طرف تھی بننے لگی میں اس پر دم کروں تو ٹھیک ہو جاتی ہوں اور دم ترک کر دوں تو پھر بننے لگتی ہے فرمانے لگے یہ شیطان کی کارستانی ہے جب تم اس کی اطاعت کرتی ہو تو تمہیں چھوڑ دیتا ہے اور جب تم اس کی نافرمانی کرتی ہو تو وہ تمہاری آنکھ میں اپنی انگلی چھوٹا ہے البتہ اگر تم وہی عمل

کرو جو رسول اللہ نے کیا تو یہ تمہارے حق میں بہتر بھی ہوگا اور تمہاری شفا یابی کے لئے بہت موزوں بھی ہے تم اپنی آنکھ میں پانی کا چھینٹاؤ والاوریہ کہو: أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَاؤِكَ شِفَاءُ لَا يُغَادِرُ سَقَمًا.

۳۵۳۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُبَارَكٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخُصَّيْنِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا فِي يَدِهِ حَلْقَةً مِنْ صُفْرِ فَقَالَ مَا هَذِهِ الْحَلْقَةُ؟ قَالَ هَذِهِ مِنَ الْوَاهِنَةِ قَالَ أَنْزِعْهَا فَإِنَّهَا لَا تَزِيدُكَ إِلَّا وَهْنًا.

۳۵۳۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کے ہاتھ میں پیتل کا چھلا دیکھا تو فرمایا: یہ چھلا کیسا ہے؟ کہنے لگا یہ واہنہ (بیماری) کے لئے ہے فرمایا: اسے اتار دو کیونکہ اس سے تمہارے اندر وہن اور کمزوری ہی بڑھے گی۔

۴۰: بَابُ النُّشْرَةِ

پایہ: آسیب کا بیان

۳۵۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ عَنْ أُمِّ جُنْدَبٍ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَمَى جَمْرَةَ الْقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَتَبِعَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خُجَعِمٍ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا بِهِ بَلَاءٌ لَا يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ائْتُونِي بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ فَأَتَيْنِي بِمَاءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ فَاذًا ثُمَّ أَعْطَاهَا فَقَالَ اسْقِيهِ مِنْهُ وَصَبِّي عَلَيْهِ مِنْهُ وَاسْتَشْفِي اللَّهُ لَهُ قَالَتْ فَلَقِيتُ الْمَرْأَةَ فَقُلْتُ: لَوْ وَهَبْتُ لِي مِنْهُ فَقَالَتْ إِنَّ مَا هُوَ لِهَذَا الْبُتْلَى قَالَتْ فَلَقِيتُ الْمَرْأَةَ مِنَ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهَا عَنِ الْعَلَامِ فَقَالَتْ بَرًّا وَعَقْلًا لَيْسَ كَمَقُولِ النَّاسِ.

۳۵۳۲: حضرت ام جندب رضی اللہ عنہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے نحر کے دن وادی کے نشیب سے جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں پھر آپ واپس ہوئے آپ کے پیچھے قبیلہ خُجَعِم کی ایک خاتون آ رہی تھیں ان کے ساتھ ان کا بچہ تھا اس پر کوئی اثر تھا اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول یہ میرا بیٹا اس پر کچھ اثر ہے کہ یہ بولتا نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ پانی لاؤ پانی لایا گیا آپ نے دونوں ہاتھ دھوئے اور گلی کی پھر وہ پانی اس عورت کو دے کر فرمایا اس بچہ کو یہ پانی پلاؤ اور اس کے بدن پر لگاؤ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے شفاء مانگو۔ حضرت ام جندب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اس عورت سے ملی اور درخواست کی کہ تھوڑا سا پانی مجھے دے دو کہنے لگی کہ یہ تو اس بیمار کے لئے ہے فرماتی ہیں کہ آئندہ سال پھر اس سے ملاقات ہوئی تو میں نے لڑکے کے متعلق پوچھا کہنے لگی تندرست ہو گیا ہے اور لوگوں سے بڑھ کر سمجھدار ہو گیا ہے۔

۴۱: بَابُ الْإِسْتِشْفَاءِ

پایہ: قرآن کریم سے (علاج کر کے)

بِالْقُرْآنِ

شفاء حاصل کرنا

۳۵۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غُبَيْدٍ بْنُ عُثْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ

۳۵۳۳: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین دوا

أَبَى اسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قرآن کریم ہے۔
خَيْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ.

۴۲: بَابُ قَتْلِ ذِي الطُّفَيْتَيْنِ

۳۵۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَتْلِ ذِي الطُّفَيْتَيْنِ فَإِنَّهُ يَلْتَمِسُ الْبَصَرَ وَ يُصِيبُ الْحَبْلَ.

يَعْنِي حَيَّةَ خَبِيئَةَ.

۳۵۳۵: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ شَهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَ يُسْقِطَانِ الْحَبْلَ.

پہلے: دودھاری والا سانپ مار ڈالنا

۳۵۳۴: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھاری والا سانپ مار ڈالنے کا امر فرمایا کیونکہ یہ خبیث سانپ اندھا کر دیتا ہے اور حمل گرا دیتا ہے۔

۳۵۳۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سانپوں کو مار دیا کرو خصوصاً دو دھاری سانپ اور دم کٹے سانپ کو کیونکہ یہ دونوں بینائی زائل کر دیتے ہیں اور حمل ساقط کر دیتے ہیں۔

پہلے: نیک فال لینا پسندیدہ ہے اور بد فال

لینا ناپسندیدہ ہے

۴۳: بَابُ مَنْ كَانَ يُعْجِبُهُ الْفَالُ وَيَكْرَهُ

الطَّيْرَةَ

۳۵۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الْفَالُ الْحَسَنُ وَيَكْرَهُ الطَّيْرَةَ.

۳۵۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَ أَحِبَّ الْفَالَ الصَّالِحَ.

۳۵۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی فال پسند تھی اور بد فالی ناپسند۔

۳۵۳۷: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بیمار از خود متعدی نہیں ہوتی (بلکہ اسباب مثلاً جراثیم وغیرہ سے پھیلتی ہے جاہلیت کے لوگ یہ خیال کرتے تھے کہ بعض بیماریاں از خود متعدی ہوتی ہیں) اور بد فالی درست نہیں اور نیک فال پسندیدہ ہے۔

۳۵۳۸: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بد فالی شرک ہے

۳۵۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ عَنْ ذَرٍّ عَنْ عَبْدِ

اللّٰهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّيْرَةُ شَرُّكَ وَمَا مِثْلُهَا وَلَا كَيْفَ اللّٰهُ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ.

(حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) ہم میں سے جس کو بدشگونی کا وہم ہو تو اللہ تعالیٰ توکل کی وجہ سے اسے دور فرما دیں گے۔

۳۵۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ بِسْمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَذْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفْرًا.

۳۵۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیماری از خود متعدی نہیں ہو سکتی اور بدفالی درست نہیں الوکوئی (منخوس) چیز نہیں اور صفر (کے مہینے میں نحوست) کچھ نہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ اب بھی لوگ الو کو اسی طرح ماہ صفر کو خصوصاً پہلے تیرہ دنوں کو منخوس سمجھتے ہیں یہ جاہلیت کا بے بنیاد خیال آپ نے اس کی تردید فرمائی ہے۔ اسی طرح الو کے متعلق ایک غلط خیال یہ بھی تھا کہ مقتول کی روح الو کی صورت میں ماری ماری پھرتی ہے اور پیاس پیاس پکارتی ہے جب اس کا بدلہ لے لیا جائے تو غائب ہو جاتی ہے آپ نے اس کی بھی تردید فرمائی۔

۳۵۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي جَنَابٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَذْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَلَا هَامَةَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ: فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبُعَيْرُ يَكُونُ بِهِ الْجَرَبُ فَتَجَرَّبُ بِهِ الْإِبِلُ قَالَ زَالِكَ الْقَدْرُ: فَمَنْ أَحْبَبَ الْأَوَّلَ.

۳۵۴۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیماری کا متعدی ہونا کچھ نہیں بدفالی کچھ نہیں الو (کی نحوست) کچھ نہیں ایک مرد کھڑے ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کو خارش ہوتی ہے پھر اس سے باقی اونٹوں کو بھی خارش ہو جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا یہ تقدیر ہے ورنہ پہلے اونٹ کو کس سے خارش لگی۔

خلاصۃ الباب ☆ جس اللہ کے امر سے پہلے اونٹ کو خارش ہوئی اسی کے امر سے دوسرے کو بھی ہوئی۔

۳۵۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسَهِّرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُوْرَدُ الْمُمْرِضُ عَلَى الْمُصْبِحِ.

۳۵۴۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیمار کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ ممکن ہے کہ باذن خداوندی یہ تندرست بیمار پڑ جائے پھر اس کو عذوی (بیماری کے متعدی ہونے) کا خیال آنے لگے اسی لئے یہ ضعیف الاعتقاد کے ساتھ مخصوص ہے تو ضعیف الاعتقاد شخص کے لئے یہ حکم نہیں جیسا کہ آئندہ روایت سے معلوم ہو رہا ہے۔

۴۴: بَابُ الْجَذَامِ

پاب: جذام

۳۵۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ وَمُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَمُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ قَالُوا: ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ مَجْذُومٍ فَأَدْخَلَهَا مَعَهُ فِي الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ: كُلْ تَقَى بِاللَّهِ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ.

۳۵۴۲: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جذامی مرد کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ پیالہ میں داخل کر کے ارشاد فرمایا: کھاؤ اللہ پر بھروسہ ہے اور اسی پر اعتماد ہے۔

۳۵۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي هِنْدٍ جَمِيعًا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُدِيمُوا النَّظَرَ إِلَى الْمَجْذُومِينَ.

۳۵۴۳: سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جذامیوں کی طرف ٹٹنگی باندھ کر مت دیکھا کرو۔

۳۵۴۴: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ لَيْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الشَّرِيدِ يُقَالُ لَهُ عُمَرُو عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَقْدٍ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَرْجِعْ فَقَدْ بَايَعْنَاكَ.

۳۵۴۴: آل شرید کے ایک مرد عمرو کہتے ہیں کہ ان کے والد نے بتایا کہ قبیلہ ثقیف کے وفد میں ایک جذامی مرد تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پیغام بھیجا کہ واپس ہو جاؤ ہم نے تمہیں بیعت کر لیا۔

۴۵: بَابُ السَّحَرِ

پاب: جادو

۳۵۴۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ يَهُودِيٍّ مِنْ يَهُودِ بَنِي زُرَيْقٍ يُقَالُ لَهُ لَيْدُ بْنُ الْأَعْصَمِ حَتَّى كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَلَا يَفْعَلُهُ قَالَتْ حَتَّى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَوْ كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ دَعَا: ثُمَّ دَعَا: ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَشْعُرْتِ أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفَيْتُنِي فِيهِ؟

۳۵۴۵: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بنو زریق کے ایک یہودی نے سحر کیا اس کا نام لید بن اعصم تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حالت ہو گئی کہ آپ کو خیال ہوتا کہ آپ فلاں کام کرتے ہیں حالانکہ آپ وہ کام نہ کرتے تھے ایک دن یا رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی پھر دعا کی پھر دعا کی پھر فرمایا: اے عائشہ تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا دی جو میں معلوم کرنا چاہتا تھا؟ میرے پاس دو مرد آئے ایک میرے سر کے

رَجُلِي أَوْ الَّذِي عِنْدَ رَجُلِي لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟

پاس بیٹھ گیا اور دوسری قدموں میں جو سر کے پاس بیٹھا تھا اس نے پاؤں کی طرف بیٹھے ہوئے مرد سے کہا یا

فَقَالَ مَطْبُوبٌ قَالَ مَنْ طَبَّهُ قَالَ لَيْبِدُ بْنُ الْأَعْصَمِ.

پاؤں کی طرف والے نے سر کی طرف والے سے کہا۔ اس مرد کو کیا بیماری ہے؟ جواب دیا اس پر جادو ہے

قَالَ فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجَفَّ طَلْعَةُ ذَكَرٍ قَالَ وَأَيْنَ هُوَ؟

پوچھا کس نے جادو کیا؟ جواب دیا لبید بن اعصم نے پوچھا کس چیز میں جادو کیا؟ جواب دیا کہ کنگھی میں اور

قَالَ فِي بَنَرٍ ذِي أَرَوَانَ. قَالَتْ فَاتَّاهَا النَّبِيُّ ﷺ فِي أَنَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ

ان بالوں میں جو کنگھی کرتے میں گرتے ہیں اور نہ کھجور کے خوشہ کے غلاف میں پوچھا یہ چیزیں کہاں ہیں؟

ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ وَاللَّهِ يَا عَائِشَةُ لَكَانَ مَا هَا نَقَاعَةُ الْحِجَاءِ وَ لَكَانَ نَحْلَهَا رُؤُسُ الشَّيَاطِينِ.

جواب دیا کہ ذی اروان کے کنویں میں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس

قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا أَحْرَقْتَهُ؟ قَالَ لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللَّهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُبَيِّرَ عَلَى النَّاسِ مِنْهُ شَرًّا.

کنویں پر تشریف لائے تو فرمایا اے عائشہ اس کنویں کا پانی مہندی کے پانی کی طرح (رنگین) تھا اور وہاں کے درخت شیطانوں کے سر معلوم ہوتے تھے۔ فرماتی ہیں

فَأَمَرَ بِهَا فُدْفِنَتْ. میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول آپ نے اسے جلا

کیوں نہ ڈالا فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت دی اور میں نے پسند نہ کیا کہ لوگوں میں شر پھیلاؤں پھر آپ نے امر فرمایا: چنانچہ وہ سب اشیاء دفن کر دی گئیں۔

۳۵۴۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ كَثِيرٍ ابْنِ دِينَارِ الْجَمَّاصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْعَنْسِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ وَ مُحَمَّدٍ بْنِ يَزِيدٍ الْمُضَرِّيِّ قَالَ ثَنَا نَافِعٌ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَا يَزَالُ يُصِيبُكَ

۳۵۴۶: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کو ہر سال بیماری ہو جاتی ہے اس زہریلی بکری کی وجہ سے جو آپ نے (خیبر میں ایک یہود کی دعوت میں) کھائی آپ نے فرمایا: مجھے جو بیماری بھی ہوئی وہ اس وقت بھی میرے

كُلَّ عَامٍ وَجَعٌ مِنَ الشَّاةِ الْمَسْمُومَةِ الَّتِي أَكَلْتُ قَالَ مَا أَصَابَنِي شَيْءٌ مِنْهَا إِلَّا وَهُوَ مَكْتُوبٌ عَلَيَّ وَادُمُ فِي طِينَتِهِ.

مقدر میں لکھی ہوئی تھی جب سیدنا آدم علیہ السلام مٹی کے پتلے تھے۔

مقدر میں لکھی ہوئی تھی جب سیدنا آدم علیہ السلام مٹی کے پتلے تھے۔

جواب: گھبراہٹ اور نیند اچاٹ ہونے کے

۳۶: بَابُ الْفَرْعِ وَالْأَرَقِ وَآ مَا

وقت کی دُعا

يَتَعَوَّذُ مِنْهُ

۳۵۴۷: حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب م میں سے کوئی کسی منزل میں پڑاؤ ڈالے (اور اس وقت) یہ دعا پڑھے: اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ تو اس مقام کی کوئی چیز اسے ضرر نہ پہنچا سکے گی یہاں تک کہ وہاں سے کوچ کر جائے۔

۳۵۴۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا وَهْبُ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْجَعِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا نَزَلَ مُنْزِلًا قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْمُنْزِلِ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَحِلَ مِنْهُ.

۳۵۴۸: حضرت عثمان بن ابی العاصؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے طائف کا عامل (گورنر) مقرر فرمایا تو مجھے جو نماز پڑھ رہا ہوں اس سے ڈھواں ہو جاتا میں نے یہ حالت دیکھی تو سفر کر کے رسول اللہؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا: ابن ابی العاصؓ؟ میں نے عرض کیا جی۔ اے اللہ کے رسول فرمایا: کیسے آنا ہوا میں نے عرض کیا اے اللہ کے

۳۵۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي عُيَيْنَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ لَمَّا اسْتَعْمَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الطَّائِفِ جَعَلَ يَعْزِضُ لِي شَيْءٌ فِي صَلَاتِي حَتَّى مَا أَدْرِي مَا أَصْلَى فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ رَحَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ أَبِي الْعَاصِ؟

رسول مجھے نماز میں کچھ خیال آنے لگا یہاں تک کہ یہ بھی دھیان نہیں رہتا کہ کون سی نماز پڑھ رہا ہوں۔ فرمایا: یہ شیطان (کا اثر) ہے قریب ہو جاؤ میں آپ کے قریب ہوا اور بچوں کے بل (مودب) بیٹھ گیا آپ نے میرے سینہ پر ہاتھ مارا اور میرے منہ میں تھکا را اور فرمایا اے دشمن خدا نکل جا تین بار ایسا ہی کیا پھر فرمایا: (جاؤ) اپنے فرائض سرانجام دو۔ حضرت عثمان فرماتے ہیں قسم ہے کہ اس کے بعد شیطان نے مجھے وسوسہ نہ ڈالا۔

قُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا جَاءَ بِكَ؟ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَرَضَ لِي شَيْءٌ فِي صَلَاتِي حَتَّى مَا أَدْرِي مَا أَصْلَى قَالَ ذَاكَ الشَّيْطَانُ أَذْنُهُ فَذَنُوتُ مِنْهُ فَجَلَسْتُ عَلَى صُدُورِ قَدَمِي قَالَ فَضَرَبَ صَدْرِي بِيَدِهِ وَتَفَلَّ فِي قَمِي: وَقَالَ اخْرُجْ عَدُوَّ اللَّهِ فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ: "الْحَقُّ بِعَمَلِكَ"

قَالَ فَقَالَ عُثْمَانُ فَلَعَمْرِي مَا أَحْسَبُهُ خَالَطَنِي

بَعْدُ.

۳۵۴۹: حضرت ابولیلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک

۳۵۴۹: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ حَيَّانَ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَنبَاءَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا أَبُو جَنَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتابُ اللِّبَاسِ

کتابِ لباس (یعنی کپڑا پہننے کے احکام)

۱: بَابُ لِبَاسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ : باب: آنحضرت کے لباس کا بیان

۳۵۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَغْلَامٌ فَقَالَ شَعْلَبِيُّ أَغْلَامٌ هَذِهِ إِذْ هَبُوا بِهَا أَبِي جَهْمٍ وَابْتَوْنِي بِأَنْبِجَانِيَّتِهِ.

۳۵۵۰: ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے آنحضرت نے نماز پڑھی ایک اونی چادر میں جس میں نقش تھے پھر نماز پڑھ کر آپ نے فرمایا: اس چادر کے نیل بوٹوں نے مجھ کو غافل کر دیا (نماز میں) یہ چادر ابو جہم کے پاس لے جا (انہوں نے یہ چادر آپ کو بھیجی تھی) اور ان سے ایک سادی چادر مجھے لا دو۔

۳۵۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْرَجَتْ لِي إِزَارًا غَلِيظًا مِنَ الْبَيْتِ تُصْنَعُ بِالْيَمَنِ وَكَسَاءٌ مِنْ هَذِهِ الْأَكْسِيَةِ الَّتِي تُدْعَى الْبَلْدَةَ فَأَقْسَمَتْ لِي لَقَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِمَا.

۳۵۵۱: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے مجھے ایک موٹا سا تہبند نکال کر دیا جو یمن میں بنا جاتا ہے اور یہ عام سی چادر جس کو ملبہ کہتے ہیں پھر قسم کھا کر مجھے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ان دو کپڑوں میں ہوا۔

۳۵۵۲: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ قَائِمٍ الْجَحْدَرِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَخْوَصِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ خَالِدٍ عَنْ مَعْدَانَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى فِي شَمْلَةٍ قَدْ غَفَدَ عَلَيْهَا.

۳۵۵۲: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر میں نماز ادا فرمائی آپ نے اس پر گرہ باندھ لی تھی (تاکہ کھل نہ جائے)۔

۳۵۵۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ ثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

۳۵۵۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ نجران

مالک قال کُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ رَدَاءَ نَجْرَانِي غُلِيظَ الْحَاشِيَةِ.
کی بنی ہوئی ایک چادر موٹے حاشیہ (کنارہ) والی پہنے ہوئے تھے۔

۳۵۵۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمْرِو ثَنَا ابْنُ لَهْيَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرِو بْنِ قَتَادَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُبُّ أَحَدًا وَلَا يُطْوِي لَهُ ثَوْبًا.
۳۵۵۴: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے کو برا بھلا کہتے نہ دیکھا اور نہ آپ کے کپڑے تہ کر کے رکھے جاتے (اس لئے کہ اتنے کپڑے تھے ہی نہ کہ تہ کر کے رکھیں)۔

۳۵۵۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزِدَّةٍ قَالَتِ الشَّمْلَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَسَجْتُ هَذِهِ يَدِي لَا كُسُوكَهَا فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فِيهَا وَإِنَّهَا لَا زَارَةَ فَجَاءَ فُلَانٌ بْنُ فُلَانٍ (رَجُلٌ سَمَاءَهُ يَوْمَئِذٍ) فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَحْسَنَ هَذِهِ الْبُرْدَةَ اكْتَسَبَهَا قَالَتْ نَعَمْ فَلَمَّا دَخَلَ طَوَاهَا وَارْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ وَاللَّهِ مَا أَحْسَنَتْ كُتِبَتْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتُهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ سَائِلًا فَقَالَ إِنِّي وَاللَّهِ! مَا سَأَلْتُهُ إِيَّاهَا لِأَبْسَهَا وَلَكِنْ سَأَلْتُهُ إِيَّاهَا لِتَكُونَ كَفَنِي.
۳۵۵۵: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون آپ کی خدمت میں چادر لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول یہ چادر اپنے ہاتھوں سے میں نے اس لئے بنی کہ آپ کہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول فرمائی آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی پھر آپ وہ چادر زیب تن فرما کر باہر ہمارے پاس تشریف لائے وہ چادر آپ کا تہ بندھی تو فلاں بن فلاں آئے ان کا نام ذکر کیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ چادر کیا خوب ہے۔ آپ مجھے پہنا دیجئے آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے اور اندر جا کر اسے تہ کر کے ان کے پاس بھیج دی تو لوگوں نے اس سے کہا بخدا تم نے اچھا نہیں کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ چادر کسی نے پیش کی تھی آپ کو اس کی حاجت تھی پھر تم نے مانگ لی حالانکہ تمہیں یہ معلوم بھی ہے کہ آپ فقال سہل: فَإِنَّكَ كَفَنَهُ يَوْمَ مَاتَ.

سائل کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتے وہ کہنے لگا بخدا میں نے یہ پہننے کے لئے نہیں لی میں نے تو اس لئے مانگی کہ یہ میرا کفن ہے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس روز ان صاحب کا انتقال ہوا ان کا کفن وہی چادر تھی۔

۳۵۵۶: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ ثَنَا دِينَارُ الْجُمَيْصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ نُوحِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَبَسَ
۳۵۵۶: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون زیب تن فرماتے اور ٹوٹا ہوا جوتا خود ہی سی لیتے اور موٹے سے موٹا کپڑا

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّوفُ وَاحْتَدَى الْمَخْصُوفَ وَلَبَسَ بِهِنَ لِيَتَ -
ثَوْبًا حِشْنًا حِشْنًا.

۲: بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا لَبَسَ ثَوْبًا

پالوپ: نیا کپڑا پہننے کی

جَدِيدًا

دُعا

۳۵۵۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ ثَنَا أَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ لَبَسَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي عَمَدِ إِلَى الثُّوبِ الَّذِي أَخْلَقَ أَوْ أَلْقَى فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِي كَفِّ اللَّهِ وَفِي حِفْظِ اللَّهِ وَفِي سِتْرِ اللَّهِ حَيًّا وَمَيِّتًا قَالَهَا ثَلَاثًا.

۳۵۵۷: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نیا کپڑا پہنا اور کہا (ترجمہ) تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے ستر چھپانے اور زندگی میں زینت کے لئے یہ کپڑا پہنایا یا پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو نیا کپڑا پہن کر یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَأَتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي پھر پرانے کپڑے کو صدقہ کر دے تو وہ زندگی اور موت ہر حال میں اللہ کی نگہبانی اور حفاظت میں رہے۔ تین بار یہی ارشاد فرمایا۔

۳۵۵۸: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عُمَرَ قَمِيصًا أَبْيَضَ فَقَالَ ثَوْبُكَ هَذَا غَلِيْسِلٌ أَمْ جَدِيدٌ؟ قَالَ لَا بَلْ غَسِيلٌ قَالَ لَبَسَ جَدِيدًا وَعَشَ حَمِيْدًا وَمُتْ شَهِيدًا.

۳۵۵۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سفید کرتے پہنے دیکھا تو فرمایا: تمہارا یہ کپڑا دھلا ہوا ہے یا نہیں عرض کیا نیا نہیں ہے دھلا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا نئے کپڑے پہنو قابل تعریف زندگی گزارو اور شہادت کی موت مرو۔

☆ خلاصۃ الباب واقعی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے قابل تعریف زندگی گزاری اور اللہ تعالیٰ نے انہیں شہادت سے سرفراز فرمایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حرف بحرف پورا ہوا۔ (علوی)

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایسی عظیم ہستی ہیں کہ اُن کے متعلق اپنے توائپے غیر بھی رطب اللسان ہیں۔ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دینی عظمت کا تو لوگوں کو اندازہ ہی ہے لیکن وہ کتنے بڑے منتظم و سربراہ مملکت تھے اُس کا اندازہ غیروں کو تو ہو گیا لیکن انہوں نے اُن کی اصطلاحات سے استفادہ نہیں کیا۔ آج بھی ناروے جیسے ملک میں دزیر بننے کے لیے ”عمریڈ لاء“ (یعنی عمر کے قوانین) کا مضمون پاس کرنا ضروری ہے۔ (ابومعاز)

۳: بَابُ مَا نَهَى عَنْهُ مِنَ اللَّبَاسِ

چاپ: ممنوع لباس

۳۵۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لِبَسَتَيْنِ فَأَمَّا اللَّيْسَتَانِ فَاشْتِمَالُ الصَّمَاءِ وَالْإِحْتِبَاءُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ.

۳۵۵۹: حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے دو لباسوں سے منع فرمایا ایک اشتمال صماء سے (ایک ہی کپڑا پورے بدن پر اس طرح لپیٹ لینا کہ ہاتھ پاؤں بھی نہ ہلا سکے بسا اوقات کپڑا ذرا چھوٹا ہو تو اس میں ستر کھلنے کا اندیشہ بھی ہوتا ہے) اور ایک ہی کپڑا ہو تو ایسے گوٹ مار کر بیٹھنا کہ ستر کھلا رہے۔

۳۵۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُبَيْبٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لِبَسَتَيْنِ عَنْ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَعَنِ الْإِحْتِبَاءِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ يُفَضَّى بِفَرْجِهِ إِلَى السَّمَاءِ.

۳۵۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے لباسوں سے منع فرمایا: اشتمال صماء سے اور ایک ہی کپڑا ہو تو ایسے انداز سے لپیٹنا کہ شرمگاہ آسمان کی طرف کھلی رہے۔

۳۵۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَابْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُبَيْبٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لِبَسَتَيْنِ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالْإِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَنْتَ مُفَضِّضٌ فَرْجَكَ إِلَى السَّمَاءِ.

۳۵۶۱: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے لباسوں سے منع فرمایا: اشتمال صماء سے اور ایک ہی کپڑا ایسے لپٹنے سے کہ شرمگاہ آسمان کی طرف کھلی ہو۔

۴: بَابُ لُبْسِ الصُّوفِ

چاپ: بالوں کا کپڑا پہننا

۳۵۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى عَنْ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ لِي يَا بَنِي ابْنِ بَشِيرٍ بَشِيرٌ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَصَابَتْنَا السَّمَاءُ لَحَسِبْتُ أَنَّ رِيحَنَا رِيحَ الصَّانِ.

۳۵۶۲: حضرت ابو موسیٰ اشعری نے اپنے صاحبزادہ سے فرمایا بیٹا اگر تو ہمیں اس حالت میں دیکھتا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور بارش بری تو تمہیں لگتا کہ ہماری بو بھیڑ کی بو ہے۔ (یعنی بالوں کا لباس پہننے سے ایسی بو آنے لگتی ہے)۔

۳۵۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ عَنْ أَبِي أَسَامَةَ ثَنَا أَبُو أَسَامَةَ ثَنَا الْأَخْوَصُ بْنُ حَكِيهِ عَنْ جَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ

۳۵۶۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے

الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ رُومِيَّةٌ مِنْ صُوفٍ صَبْفَةٍ الْكُمَيْنِ فَصَلَّى بِنَا فِيهَا لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ غَيْرُهَا.

پاس باہر تشریف لائے آپ رومی جبہ پہنے ہوئے تھے جو بالوں کا بنا ہوا تھا اس کی آستینیں تنگ تھیں آپ نے اسی ایک کپڑے میں ہمیں نماز پڑھائی آپ کے جسم اطہر پر اس کے علاوہ کچھ نہ تھا۔

۳۵۶۴: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ وَ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ السَّمُطِ حَدَّثَنِي الْوَضِئِيُّ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ مَحْفُوطِ بْنِ عُلْفَمَةَ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَقَلَبَ جُبَّةَ صُوفٍ كَانَتْ عَلَيْهِ فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ.

۳۵۶۴: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بالوں کا جبہ جو پہن رکھا تھا اسی کو پلٹ کر چہرہ صاف کر لیا۔

۳۵۶۵: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا مُوسَى بْنُ الْفَضْلِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْمُ غَنَمًا فِي أَذَانِهَا وَرَأَيْتُهُ مُتَزَرًّا بِكِسَاءٍ.

۳۵۶۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کے کان میں داغ دے رہے ہیں اور میں نے آپ کو (بالوں کی) کملی کا تہبند باندھے دیکھا۔

پاؤں: سفید کپڑے

۵: بَابُ الْبَيَاضِ مِنَ الشَّيَابِ

۳۵۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ الْمَكِّيُّ عَنْ ابْنِ خُنَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضُ فَالْبَسُوهَا وَكَفُّوا فِيهَا مَوْتَانِكُمْ.

۳۵۶۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے کپڑوں میں سب سے بہتر سفید کپڑے ہیں اس لئے انہی کو پہنا کر اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔

۳۵۶۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبٍ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْبَسُوهَا ثِيَابَ الْبَيَاضِ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ.

۳۵۶۷: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ زیادہ پاکیزہ اور عمدہ ہوتے ہیں۔

۳۵۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانٍ الْأَزْرَقِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۳۵۶۸: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین لباس جس میں تم اللہ کی بارگاہ میں حاضری دو اپنی قبروں میں اور مسجدوں میں سفید لباس

وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا ذُرْتُمْ اللَّهَ بِهِ فِي قُبُورِكُمْ وَ
مَسَاجِدِكُمُ النَّيَاضُ۔
ہے۔ (معلوم ہوا کہ سفید رنگ بہتر ہے نماز بھی سفید
کپڑے میں بہتر ہے)۔

۶: بَابُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ

چاپ: تکبر کی وجہ سے کپڑا لٹکانا

۳۵۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ح وَ
حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا عَنْ
عَبِيدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَجُرُّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ
اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔
۳۵۶۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: جو تکبر اور فخر کی وجہ سے اپنے کپڑے لٹکائے اللہ
تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف نظر التفات نہ فرمائیں
گے۔

۳۵۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ غَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔
۳۵۷۰: حضرت عطیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو
سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو تکبر اور غرور کی
وجہ سے اپنا پاجامہ لٹکائے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی
طرف نظر التفات نہ فرمائیں حضرت عطیہ فرماتے ہیں
کہ میں بلاط میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ملا اور
ان کے سامنے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی
روایت ذکر کی تو اپنے کانوں کی طرف اشارہ کر کے
فرمانے لگے کہ میرے کانوں نے یہ حدیث سنی اور
میرے دل نے اسے محفوظ رکھا۔

۳۵۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَرٍ
عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ مَرَّ بِأَبِي هُرَيْرَةَ فَتَى مِنْ قُرَيْشٍ
يَجُرُّ سَبْلَهُ فَقَالَ يَا بَنِي إِسْمَاعِيلَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخِيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ
اللَّهُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔
۳۵۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے
ایک قریشی نوجوان گزرا جو اپنی چادر گھسیٹ رہا تھا
فرمایا: بھتیجے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
فرماتے سنا جو تکبر و غرور میں اپنے کپڑے گھسیٹے روز
قیامت اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر التفات نہ فرمائیں
گے۔

۷: بَابُ مَوْضِعِ الْإِزَارِ أَيْنَ هُوَ؟

چاپ: پاجامہ کہاں تک رکھنا چاہئے؟

۳۵۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ
۳۵۷۲: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمٍ ابْنِ نُذَيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَسْفَلِ عَصَلَةٍ سَاقِيٍّ أَوْ سَاقِيَةٍ فَقَالَ هَذَا مَوْضِعُ الْأَزَارِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَاسْفَلُ فَإِنْ أَبَيْتَ فَاسْفَلُ فَإِنْ أَبَيْتَ فَلَا حَقَّ لِلْأَزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری یا اپنی چنڈی کا نیچے کا ہتھ پکڑ کر فرمایا: یہ ہے ازار کی جگہ اگر یہ پسند نہ ہو تو اس سے کچھ نیچے یہ بھی پسند نہ ہو تو ٹخنوں پر ازار رکھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمٍ ابْنِ نُذَيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۳۵۷۳: حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے عرض کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ازار کے متعلق کچھ سنا؟ فرمانے لگے جی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: مؤمن کی ازار اس کی نصف ساق تک ہونی چاہئے اور نصف ساق اور ٹخنوں کے درمیان ہو تو اس میں کچھ حرج (گناہ) نہیں ہے اور لیکن ٹخنوں

۳۵۷۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْمَلَاءِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا فِي الْأَزَارِ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِزَارَةُ الْمُؤْمِنِ إِلَى أَنْصَافِ سَاقِيهِ لَا جَنَاحَ عَلَيْهِ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ وَمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ فِي النَّارِ يَقُولُ ثَلَاثًا لَا يَنْظُرُ اللَّهُ إِلَى مَنْ جَرَّ إِزَارَهُ بَطَرًا.

سے نیچے ہو تو (ٹخنوں کا) وہ حصہ آگ میں جلے گا تین بار آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی طرف التفات بھی نہ فرمائیں گے جو تکبر و غرور میں اپنی ازار گھسیٹے۔

۳۵۷۴: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے سفیان بن سہل اپنے کپڑے مت لٹکاؤ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کپڑا لٹکانے والے کو پسند نہیں فرماتے۔

۳۵۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْسُفِيَانِ بَنُ سَهْلٍ لَا تُسَلِّ قَانَ اللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْلِمِينَ.

باب: قمیص پہننا

۸: بَابُ لُبْسِ الْقَمِيصِ

۳۵۷۵: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قمیص سے زیادہ کوئی کپڑا پسند نہ تھا۔

۳۵۷۵: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ ثَنَا أَبُو مُنَيْمَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ ابْنِ خَالِدٍ عَنْ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ تَوْبُ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْقَمِيصِ.

۹: بَابُ طُولِ الْقَمِيصِ كَمْ هُوَ؟

۳۵۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ أَبِي رَوَادٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْأَسْبَالُ فِي الْأَزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ شَيْئًا خِيَلًا لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.
قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا أَغْرَبَهُ.

۹: باب: قمیص کی لمبائی کی حد

۳۵۷۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسبال ازار قمیص اور عمامہ سب میں ہوتا ہے جو تکبر کی وجہ سے کوئی چیز بھی لٹکائے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کی طرف التفات نہ فرمائیں گے۔

۱۰: بَابُ كَمْ الْقَمِيصُ كَمْ يَكُونُ

۳۵۷۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ ثَنَا أَبُو عَسَانَ وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عُيَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ح وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا أَبِي عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْبَسُ قَمِيصًا قَصِيرَ الْيَدَيْنِ وَالطُّوْلِ.

۱۰: باب: قمیص کی آستین کی حد

۳۵۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کم لمبائی والی چھوٹی آستینوں والی قمیص (کرتہ) زیب تن فرماتے تھے۔ (یعنی کرتہ کی لمبائی گھٹنوں تک اور آستین کی پہنچوں تک مناسب ہے)۔

۱۱: بَابُ حَلِّ الْأَزَارِ

۳۵۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ ذَكْوَانَ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُسَيْبٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَبَايِعَتُهُ وَإِنْ زَرَّ قَمِيصُهُ لَمُطْلَقٌ.

۱۱: باب: گھنڈیاں کھلی رکھنا

۳۵۷۸: حضرت قرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے بیعت کی آپ کے کرتے کی گھنڈی کھلی ہوئی تھی۔ (راوی حدیث) حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے استاذ معاویہ اور ان کے بیٹے کو گرمی سردی جب بھی دیکھا ان کی گھنڈیاں کھلی ہوئیں تھیں۔

قَالَ عُرْوَةُ فَمَا رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَلَا ابْنَهُ فِي شَيْءٍ وَلَا صَيْفٍ إِلَّا مُطْلَقَةً أَرَزَاهُمَا.

۱۲: بَابُ لُبْسِ السَّرَاوِيلِ

۳۵۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ آتَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَسَاوَمَنَا سَرَاوِيلَ.

۱۲: باب: پانجامہ پہننا

۳۵۷۹: حضرت سوید بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم سے پانجامہ کی قیمت طے کی۔

۱۳: بَابُ ذَيْلِ الْمَرْأَةِ كَمَا يَكُونُ

چاپ: عورت آنجل کتنا لمبار کھے؟

۳۵۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْمُعْتَمِرِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ
سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَمَا تَجُرُّ الْمَرْأَةُ مِنْ
ذَيْلِهَا قَالَ: شَبْرًا قُلْتُ: إِذَا يَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ ذِرَاعٌ لَا
تَزِيدُ عَلَيْهِ.

۳۵۸۰: ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول
اللہؐ سے دریافت کیا گیا کہ عورت اپنا آنجل
کتنا لٹکائے (لمبار کھے)؟ فرمایا: ایک بالشت میں نے
عرض کیا کہ اس صورت میں (اس کے پاؤں) کھلے رہیں
گے۔ فرمایا: ایک ہاتھ لمبار کھے اس سے زیادہ نہیں۔

۳۵۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ
سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ عَنْ أَبِي الصَّدِيقِ النَّاجِيِّ عَنْ ابْنِ
عُمَرَ أَنَّ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ رُحِصَ لَهُنَّ فِي الذَّيْلِ ذِرَاعًا
فَكُنَّ يَأْتِيَنَّهُ فَنُدْرَعُ لَهُنَّ بِالْقَصَبِ ذِرَاعًا.

۳۵۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو ایک ہاتھ
آنجل لمبار رکھنے کی اجازت تھی وہ ہمارے پاس آتیں تو
ہم ان کو ایک ہاتھ ماپ کر دے دیتے۔

۳۵۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَزَّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِفَاطِمَةَ أَوْ لَامَ سَلَمَةَ
ذَيْلُكَ ذِرَاعٌ.

۳۵۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ
عنہا یا ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:
تمہارا دامن ایک ہاتھ لمبا ہونا چاہئے۔

۳۵۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا عَبْدُ
الْوَارِثِ ثَنَا حَبِيبُ الْمُعَلَّمِ عَنْ أَبِي الْمُهَزَّمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي ذَيْلِ
النِّسَاءِ شَبْرًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِذَا تَخْرُجُ سَوْفَهُنَّ قَالَ
فَذِرَاعٌ.

۳۵۸۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو ایک
بالشت لمبا آنجل رکھنے کی اجازت دی تو انہوں نے
عرض کیا کہ اس صورت میں عورتوں کی پنڈلیاں کھلی
رہیں گے فرمایا پھر ایک ہاتھ لمبار کھ لیں۔

۱۴: بَابُ الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ

چاپ: سیاہ عمامہ

۳۵۸۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
مُسَاوِرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُمَرَ وَبْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَتْ
رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمُنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ
سَوْدَاءٌ.

۳۵۸۴: حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر خطبہ ارشاد
فرماتے ہوئے دیکھا آپؐ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے
تھے۔

۳۵۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا حَمَّادُ

۳۵۸۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

بُنْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ .
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے موقع پر) مکہ میں داخل ہوئے اس وقت آپ سیاہ عمامہ باندھے ہوئے تھے۔

۳۵۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ .
 ۳۵۸۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز (مکہ میں) داخل ہوئے اس وقت آپ کے سر پر سیاہ عمامہ تھا۔

۱۵: بَابُ إِرْحَاءِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ

الْكَفَتَيْنِ

۳۵۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ عُمَرَ وَ بَنُ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَاتِبِي أَنْظُرْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ فَذَرَاخِي طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ
 ۳۵۸۷: حضرت عمرو بن حرith رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھ رہا ہوں آپ کے سر پر سیاہ عمامہ ہے اسکے دونوں کنارے آپ نے مونڈھوں کے درمیان لٹکار رکھے ہیں۔

چاپ: ریشم پہننے کی ممانعت

۳۵۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ .
 ۳۵۸۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دنیا میں ریشم پہنے وہ آخرت میں ریشم نہ پہن سکے گا۔

۳۵۸۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدِّيْبَاجِ وَالْحَرِيرِ وَالْإِسْتَبْرَقِ .
 ۳۵۸۹: حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ریشم کی اقسام) دیباج، حریر اور استبرق (وغیرہ پہننے) سے منع فرمایا۔

۳۵۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ وَقَالَ هُوَ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ .
 ۳۵۹۰: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونا پہننے سے منع فرمایا اور فرمایا: یہ دنیا میں ان کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں ہمارے لئے۔

۳۵۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ

۳۵۹۱: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے سیراء کا

سَلِيمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ
الْخَطَّابِ رَأَى حُلَّةَ سَيَرَاءٍ مِنْ حَرِيرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
لَوْ ابْتِغَتْ هَذِهِ الْحُلَّةُ لِلْوَفْدِ وَلَيُؤْمِ الْجُمُعَةُ! فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ.
ایک ریشی جوڑا دیکھا تو عرض کیا اے اللہ کے رسول
اگر آپ یہ خرید لیں اور وفود سے ملاقات کے وقت اور
جمعہ کے روز زیب تن فرمائیں تو کیا ہی اچھا ہو۔ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے وہ پہنے جس کا
آخرت میں کچھ بھی حصہ نہ ہو۔

پاب: جس کو ریشم پہننے کی

۱۷: بَابُ مَنْ رُخِّصَ لَهُ فِي لُبْسِ

اجازت ہے

الْحَرِيرِ

۳۵۹۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر بن
عوام اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کو
ریشی قمیص پہننے کی اجازت دی کھلی (خارش) کی
بیماری کی وجہ سے۔

۳۵۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ
ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ
نَبَّأَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَ
لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي قَمِيصَيْنِ مِنْ حَرِيرٍ مِنْ وَجَعٍ
كَانَ بِهِمَا حِكَّةً.

پاب: ریشم کی گوٹ لگانا جائز ہے

۱۸: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْعَلَمِ فِي الثَّوْبِ

۳۵۹۳: حضرت عمر رضی اللہ عنہ ریشی کپڑے سے منع
فرمایا کرتے تھے مگر جو اس قدر ہو اور ایک انگلی سے
اشارہ کیا پھر دوسری پھر تیسری اور پھر چوتھی سے (کہ
چار انگل تک ریشم کی گوٹ درست ہے) اور فرمایا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ریشم سے منع فرمایا
کرتے تھے۔

۳۵۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا حَفْصُ غِيَاثٍ
عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ وَالْدِّيَنَاجِ إِلَّا مَا كَانَ هَكَذَا
ثُمَّ أَشَارَ بِإِصْبَعِهِ ثُمَّ الثَّانِيَةَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ ثُمَّ الرَّابِعَةَ
فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا
عَنْهُ.

۳۵۹۴: حضرت اسماء کے غلام ابو عمر فرماتے ہیں کہ میں
نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا کہ آپ نے عمامہ خریدا جس
کا حاشیہ (ریشمی) تھا آپ نے قینچی منگوا کر حاشیہ کاٹ
ڈالا۔ میں حضرت اسماءؓ کے پاس گیا تو ان سے اس کا
تذکرہ کیا کہنے لگیں افسوس ہے ابن عمرؓ پر۔ اری لڑکی!
ذرا رسول اللہؐ کا جبہ تولاؤ۔ وہ ایک جبہ لائی جسکی

۳۵۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُغِيرَةَ
بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ مَوْلَى أَسْمَاءَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا اشْتَرَى عِمَامَةً لَهَا عِلْمٌ فَدَعَا
بِالْحَمَلَيْنِ فَقَصَّاهُ فَدَخَلَ عَلَى أَسْمَاءَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ
لَهَا: فَقَالَتْ بُوَسَّا لِعَبْدِ اللَّهِ يَا جَارِيَةُ هَاتِي خُبَّةَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْ بِخُبَّةٍ مَكْفُوفَةِ الْكُمَيْنِ

وَالْفَرَجَيْنِ بِالذِّبَاجِ.

۱۹: بَابُ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ لِلنِّسَاءِ

۳۵۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ أَبِي الْأَفْلَحِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُرَّارٍ الْعَافِقِيِّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ حَرِيرًا بِشِمَالِهِ وَذَهَبًا بِيَمِينِهِ ثُمَّ رَفَعَ بِهِمَا يَدَيْهِ فَقَالَ: إِنَّ هَذَيْنِ حَرَامٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي: حِلٌّ لِنَائِهِمْ.

۳۵۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ: عَنْ أَبِي فَاخِشَةَ حَدَّثَنِي هُبَيْرَةُ بْنُ يَرْبُوعٍ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُلَّةً مَكْفُوفَةً بِحَرِيرٍ أَمَّا سَدَاها وَ أَمَّا لِحْمَتُها: فَأَرْسَلَ اللَّهُ! أَمَّا أَضْعَفُ بِها؟ أَلْبَسُها؟ قَالَ لَا وَلَكِنْ اجْعَلْها خُمْرًا بَيْنَ الْفَوَاطِمِ.

۳۵۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ الْأَفْرِيقِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفِي إِحْدَى يَدَيْهِ ثَوْبٌ مِنْ حَرِيرٍ وَفِي الْأُخْرَى ذَهَبٌ فَقَالَ إِنَّ هَذَيْنِ مُحَرَّمٌ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي حِلٌّ لِنَائِهِمْ.

۳۵۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ يُونُسَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي ذَيْبٍ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَمِيصُ حَرِيرٍ سِوَاءٍ.

۲۰: بَابُ لُبْسِ الْأَحْمَرِ لِلرِّجَالِ

۳۵۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ شَرِيكَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقَاضِي عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: مَا رَأَيْتُ

آستینیں اور گریبان اور کلیوں پر ریشم کی گوٹ لگی ہوئی تھی۔

چاپ: عورتوں کے لئے ریشم اور سونا پہننا
۳۵۹۵: حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم بائیں ہاتھ میں اور سونا دائیں ہاتھ میں پکڑا اور ہاتھ اٹھا کر فرمایا: یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں عورتوں کے لئے حلال ہیں۔

۳۵۹۶: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑہ کپڑے کا تحفہ آیا اور اس میں ریشم شامل تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مجھے بھیج دیا۔ میں آپ کے پاس آیا اور کہا یا رسول اللہ! میں اس کا کیا کروں؟ فرمایا: (تیرے لیے) نہیں بلکہ اس کو کاٹ کر (اپنی بیوی) فاطمہ کی اوڑھنیاں بنالو۔

۳۵۹۷: حضرت عبد اللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے آپ کے ایک ہاتھ میں ریشمی کپڑا اور دوسرے ہاتھ میں سونا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ دونوں میری امت کے مردوں پر حرام اور عورتوں کے لئے حلال ہیں۔

۳۵۹۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو سیراء کی ریشمی قمیص پہنے دیکھا۔

چاپ: مردوں کا سرخ لباس پہننا

۳۵۹۹: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی

أَجْمَلَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَرَجِّلًا فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ.

کو نہ دیکھا بالوں میں کنگھی کئے ہوئے سرخ جوڑا پہنے ہوئے۔ (یہ سرخ دھاری دار یعنی حلہ تھا)۔

۳۶۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرِ بْنِ بَرَادٍ بْنُ يَوْسُفَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ثَنَا زَيْدُ بَنُ الْحُبَابِ ثَنَا حُسَيْنُ بْنُ وَقِيدٍ قَاضِي مَرَوْ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ فَأَقْبَلَ حَسَنَ وَحُسَيْنَ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَغْتُرَانِ وَيَقُومَانِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَآخَذَهُمَا فَوَضَعَهُمَا فِي حَجَرِهِ فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ رَأَيْتُ هَذَيْنِ فَلَمْ أَصْبِرْ ثُمَّ أَخَذَ فِي خُطْبَتِهِ.

۳۶۰۰: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے اتنے حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما آئے یہ دونوں سرخ قمیص پہنے ہوئے تھے گرتے اور اٹھتے (کم سنی کی وجہ سے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم اترے اور ان کو اٹھایا اور اپنی گود میں بٹھالیا پھر فرمایا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا کہ بلاشبہ تمہارے مال اور اولادیں آزمائش ہیں میں نے ان دونوں کو دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا پھر آپ نے خطبہ شروع کر دیا۔

۲۱: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْمُعْصِفِرِ

پالپ: کسم کارنگا ہوا کپڑا پہننا مردوں کے

لِلرِّجَالِ

لئے صحیح نہیں

۳۶۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُقَدَّمِ. قَالَ يَزِيدُ قُلْتُ لِلْحَسَنِ مَا الْمُقَدَّمُ قَالَ الْمُشْعِفُ بِالْمُعْصِفِرِ.

۳۶۰۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقدم سے منع فرمایا (راوی حدیث) مزید کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے استاد) حسن سے دریافت کیا کہ مقدم کیا ہوتا ہے؟ فرمایا: خوب سرخ (کسم میں) رنگا ہوا۔

۳۶۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَا أَقُولُ نَهَاكُمْ عَنْ لُبْسِ الْمُعْصِفِرِ.

۳۶۰۲: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مجھ کو میں یہ نہیں کہتا کہ تم کو منع فرمایا کسم کارنگ پہننے سے۔

۳۶۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَارِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ ثِيَابٍ إِذَا خَرَجَ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا وَ عَلَى رِبْطَةٍ مُضَرَّرَةٍ بِالْمُعْصِفِرِ فَقَالَ مَا هَذِهِ فَعَرَفْتُ مَا

۳۶۰۳: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے اذخر (ایک مقام ہے مکہ کے قریب) کی گھاٹی سے آپ نے میری طرف دیکھا میں ایک باریک چادر

کَرِهَ فَاتَّيْتُ أَهْلِي وَهُمْ يَسْجُرُونَ تَنُورَهُمْ فَقَدَفْتُهَا فِيهِ ثُمَّ
 أَتَيْتُهُ مِنَ الْغَدِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا فَعَلْتَ الرِّيطَةُ فَأَخْبَرْتُهُ
 فَقَالَ إِلَّا كَسَوْنَهَا بَعْضُ أَهْلِكَ إِنْ أَتَيْتَهُ لَا بَأْسَ بِذَلِكَ
 لِلنِّسَاءِ۔

باندھے تھا جو کسم میں رنگی ہوئی تھی آپ نے فرمایا: یہ کیا
 ہے میں سمجھ گیا کہ آپ نے اسے برا جانا پھر میں اپنے
 گھر والوں میں آیا وہ چولہا جلارہے تھے میں نے اس
 چادر کو اس میں ڈال دیا (وہ جل کر خاک ہو گئی)

دوسرے دن میں پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا اے عبداللہ وہ تیری چادر کہاں گئی؟ میں نے یہ حال
 بیان کیا آپ نے فرمایا: تو نے اپنے گھر والیوں میں سے کسی کو کیوں نہ دے دی کیونکہ عورتوں کو اس کے پہننے میں کوئی
 برائی نہیں ہے۔

۲۲: بَابُ الصُّفْرَةِ لِلرِّجَالِ

باب: مردوں کے لئے زرد لباس

۳۶۰۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ ابْنِ أَبِي
 لَيْسَى بْنِ شُرْحَبِيلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ
 فَوَضَعْنَا لَهُ مَاءً يَبْرُدُ بِهِ فَأَغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ
 فَرَأَيْتُ أَثَرَ الْوَرَسِ عَلَى عُنُقِهِ۔

۳۶۰۴: حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف
 لائے ہم نے آپ کے لئے پانی رکھا کہ آپ ٹھنڈک
 حاصل کریں اور نہائیں۔

۲۳: بَابُ الْبَسِّ مَا شِئْتَ مَا أَخْطَاكَ

باب: جو چاہو پہنو بشرطیکہ اسراف

سَرَقَ أَوْ مَخِيلَةً

۳۶۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
 أَنَّنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
 جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُوا وَاشْرَبُوا وَتَصَدَّقُوا
 وَالْبَسُوا مَا لَمْ يَخَالِطْهُ اسْرَافٌ أَوْ مَخِيلَةٌ۔

۳۶۰۵: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما
 فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ
 پیو صدقہ کرو اور پہنو بشرطیکہ اس میں اسراف یا تکبر کی
 آمیزش نہ ہو۔

۲۴: بَابُ مَنْ لَبَسَ شَهْرَةً مِنَ الثِّيَابِ

باب: شہرت کی خاطر کپڑے پہننا

۳۶۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَحَمَّادُ بْنُ عَبْدِ
 الْمَنهَلِكِ الْوَاسِطِيُّ قَالَا ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّنَا
 شَرِيكَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ مُهَاجِرٍ عَنْ ابْنِ
 عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شَهْرَةٍ
 أَلْبَسَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَوْبَ مَذَلَّةٍ۔

۳۶۰۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان
 فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
 فرمایا: جو شہرت (و نمود و نمائش) کی خاطر (قیمتی) لباس
 زیب تن کرے اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کو رسوائی کا
 لباس پہنائیں گے۔

۳۶۰۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي
السَّوَّارِ ثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ
الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شَهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا لَبَسَهُ اللَّهُ ثَوْبَ مِثْلَةِ يَوْمِ
الْقِيَامَةِ ثُمَّ الْهَبَ فِيهِ نَارًا.

۳۶۰۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو
دنیا میں شہرت کی خاطر لباس پہنے اللہ تعالیٰ روز قیامت
اس کو رسوائی کا لباس پہنائیں گے پھر اس میں آگ
دہکائیں گے۔

۳۶۰۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبُحْرَانِيُّ ثَنَا وَكِيعُ بْنُ
مُحْزَرٍ النَّاجِيُّ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَهْمٍ عَنْ ذَرِّ بْنِ حَبِيشٍ عَنْ
أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَبَسَ ثَوْبَ شَهْرَةٍ أَعْرَضَ
اللَّهُ عَنْهُ حَتَّى يَضَعَهُ مَتَى وَضَعَهُ.

۳۶۰۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شہرت کی خاطر
لباس پہنے اللہ تعالیٰ اس سے اعراض فرماتے ہیں یہاں
تک کہ جب چاہیں اسے رسوا فرمادیں۔

☆ خلاصۃ الباب بعض نے فرمایا کہ ”جہاں چاہیں اسے گرا دیں“ مثلاً دوزخ میں رکھ کر رسوا کر دیں یا دنیا میں ہی ایسا
دکھ پہنچائیں کہ دکھاوے کا لباس تو کیا پہننا سادہ لباس بھی پہننے کا ہوش نہ رہے۔

۲۵: بَابُ لُبْسِ جُلُودِ الْمَيِّتَةِ إِذَا دُبِغَتْ
۳۶۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ
أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَغَلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا
إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهَّرَ.

۳۶۰۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے
ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد
فرماتے سنا: جس کھال کو دباغت دے دی جائے وہ
پاک ہو جاتی ہے۔

۳۶۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ
شَاةَ لِمَوْلَاةٍ مَيْمُونَةَ مَرَّ بِهَا يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ فَقَدْ أُعْطِيَتْهَا
مِنَ الصَّدَقَةِ مَيْتَةً فَقَالَ هَلَا أَخَذُوا إِهَابَهَا فَدَبَّغُوا فَانْتَفَعُوا
بِهِ؟

۳۶۱۰: ام المؤمنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی باندی کو
ایک بکری صدقہ میں دی گئی وہ مرگئی (تو پھینک دی)
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس سے گزرے تو فرمایا:
اس کی کھال اتار کر دباغت دیتے اور اس سے فائدہ
اٹھا لیتے۔ لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ تو
مردار ہے۔ فرمایا: مردار کو کھانا ہی تو حرام ہے
(دباغت دے کر نفع اٹھانا تو حرام نہیں)۔

فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّهَا حَرَمٌ
أَكَلُهَا.

۳۶۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ
سُلَيْمَانَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ

۳۶۱۱: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک
ام المؤمنین کی بکری مرگئی (تو پھینک دی) رسول اللہ

كَانَ لِبَعْضِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ شَاةٌ فَمَاتَتْ فَمَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَقَالَ مَا ضَرًّا أَهْلَ هَذِهِ لَوِ اتَّقَعُوا بِأَهَابِهَا.

صلی اللہ علیہ وسلم پاس سے گزرے تو فرمایا: اگر اس کی کھال سے نفع اٹھالیتے تو اس کے مالک کو کوئی ضرر (گناہ) نہ ہوتا۔

۳۶۱۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ.

۳۶۱۲: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردار کی کھال سے دباغت کے بعد نفع اٹھانے کا امر فرمایا۔

۲۶: بَابُ مَنْ قَالَ لَا يَنْتَفِعُ مِنَ الْمَيْتَةِ

باب: بعض کا قول کہ مردار کی کھال اور پٹھے

بَاهَابٍ وَلَا عَصَبٍ

۳۶۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ شُعْبَةَ كُلُّهُمْ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَا أَتَانَا كِتَابُ النَّبِيِّ ﷺ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِأَهَابٍ وَلَا عَصَبٍ.

۳۶۱۳: حضرت عبداللہ بن عکیم سے روایت ہے کہ ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب گرامی پہنچا کہ مردار کی کھال اور پٹھے سے نفع مت اٹھاؤ۔

خلاصۃ الباب ☆ اس میں اباب کا لفظ ہے اباب کچے چمڑے کو کہتے ہیں مردار کا کچا چمڑا استعمال کرنا درست نہیں البتہ دباغت کے بعد استعمال کرنا درست ہے۔ جیسا کہ گزشتہ باب میں گزرا۔

۲۷: بَابُ صِفَةِ النَّعَالِ

۳۶۱۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ النَّبِيِّ ﷺ قِبَالَانِ مَشْنِيَّ شِرَاكُهُمَا.

۳۶۱۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے میں دو تسمے تھے دوہرے۔

۳۶۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ النَّبِيِّ ﷺ قِبَالَانِ.

۳۶۱۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے میں دو تسمے تھے۔

۲۸ : بَابُ لُبْسِ النَّعَالِ وَ خَلْعِهَا

پاؤں: جوتے پہننا اور اتارنا

۳۶۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا وَ كَيْعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ
 ۳۶۱۶: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ
 بن زید عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی جوتا پہنے تو دائیں سے
 ابداء کرے (پہلے دائیں پاؤں میں جوتا پہنے) اور
 اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيُمْنَى وَاِذَا خَلَعَ
 جب جوتا اتارے تو پہلے بائیں جوتا اتارے۔
 فَلْيَبْدَأْ بِالْيُسْرَى.

۲۹ : بَابُ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدِ

پاؤں: ایک جوتا پہن کر چلنے کی ممانعت

۳۶۱۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ
 ۳۶۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
 عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدٍ وَلَا
 ایک جوتا پہن کر نہ چلے اور نہ ہی ایک موزہ پہن کر یا
 خُفٍّ وَاحِدٍ لِيَخْلُعَهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيَمِشَ فِيهِمَا جَمِيعًا.
 دونوں اتار دے یا دونوں پہن کر چلے۔

۳۰ : بَابُ الْإِنْتَعَالِ قَائِمًا

پاؤں: کھڑے جوتا پہننا

۳۶۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
 ۳۶۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
 الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے
 اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا.
 سے منع فرمایا۔

☆ خلاصۃ الباب: تمہارا جوتا پہن کر بیٹھ کر پہننے چاہیں کھڑے ہو کر پہننے میں دشواری ہوتی ہے اسی لیے اس سے منع فرمایا۔ یا یہ وجہ بھی ہو سکتی ہے کہ پھر بندہ یا تو جھک کر پہنتا رہتا ہے یا پھر پیر (بوجہ سستی) کسی بھی جگہ پر رکھ کر کھڑے کھڑے تسمے باندھنے لگتا ہے البتہ جو جوتا کھڑے کھڑے آسانی سے پہنے جاسکتے ہیں یہ حدیث ان سے متعلق نہیں۔

۳۶۱۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ
 ۳۶۱۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ
 عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے
 يَنْتَعِلَ الرَّجُلُ قَائِمًا.
 سے منع فرمایا۔

۳۱ : بَابُ الْخِفَافِ السَّوْدِ

پاؤں: سیاہ موزے

۳۶۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا وَ كَيْعٌ ثَنَا ذَلْهَمُ بْنُ صَالِحٍ
 ۳۶۲۰: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ
 الْكِسْدِيُّ عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سیاہ

عن ابیه أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ خُفَيْنِ سَاذَجِينَ أَسْوَدَيْنِ فَلَبِسَهُمَا.

سادہ موزے ہدیہ کئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں پہن لیا۔

۳۲: بَابُ الْخِضَابِ بِالْحِنَاءِ

پایہ: مہندی کا خضاب

۳۶۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ سُفْيَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ وَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُخْبِرَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ فَخَالِفُوهُمْ.

۳۶۲۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود و نصاریٰ خضاب نہیں کرتے لہذا تم ان کی مخالفت کرو۔

۳۶۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ سُفْيَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ وَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُخْبِرَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَاءُ وَالْكَتَمُ.

۳۶۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین چیز جس سے تم بڑھاپے کو بدلو مہندی اور سرمہ ہے۔

۳۶۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ يُونُسَ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سَلَامُ بْنُ أَبِي مُطَيْعٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ فَاتَّكَّرَجْتُ إِلَى شَعْرًا مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَخْضُوبًا بِالْحِنَاءِ وَالْكَتَمِ.

۳۶۲۳: حضرت عثمان بن مویہ فرماتے ہیں کہ میں ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا موء مبارک دکھایا جو حنا اور سرمہ سے رنگا ہوا تھا۔

۳۳: بَابُ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ

پایہ: سیاہ خضاب کا بیان

۳۶۲۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ غُلَيْفَةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: جِئْتُ بِأَبِي قُحَافَةَ: يَوْمَ الْفَتْحِ: إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَأْسُهُ نَعَامَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبُوا بِهِ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ فَلَتَغَيِّرَهُ وَجَنَّبُوهُ السَّوَادَ.

۳۶۲۴: حضرت جابر فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز حضرت ابو قحافہ (والد سیدنا ابو بکر) کو نبی کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اُنکا سر ثقامہ پودے کی طرح بالکل سفید لگ رہا تھا رسول اللہ نے فرمایا: ان کو ان کی کسی اہلیہ کے پاس لے جاؤ تا کہ وہ ان کے بالوں کا رنگ بدل دے (خضاب لگا کر) اور انہیں سیاہ سے بچانا۔

۳۶۲۵: حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الصِّيرْفِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ فَرَّاسٍ ثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ابْنُ زَكَرِيَّا الرَّاسِيُّ ثَنَا دِفَّاعُ بْنُ دَعْفَلٍ السَّدُوسِيُّ عَنْ عَبْدِ الْجَمِيدِ بْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

۳۶۲۵: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہترین خضاب جو تم استعمال کرتے ہو سیاہ خضاب ہے تمہاری

صُهَيْبُ الْخَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَحْسَنَ مَا خُصَّيْتُمْ بِهِ هَذَا السَّوَادُ أَرَعَبَ لِبَسَائِكُمْ فِيكُمْ وَأَهْيَبَ لَكُمْ فِي صُدُورِ عَدُوِّكُمْ.

بیویوں کی تم میں زیادہ رغبت کا باعث ہے اور تمہارے دشمنوں کے دلوں میں تمہارا رعب اور ہیبت زیادہ کرنے والا ہے۔

۳۴: بَابُ الْخِضَابِ بِالصُّفْرِ

چاپ: زرد خضاب

۳۶۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ عُبَيْدَ بْنَ جُرَيْجٍ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالِ رَأَيْتَكَ تَصْفُرُ لِحَتَكَ بِالْوَرَسِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ أَمَا تَصْفِرُ لِحَتَيْ فَاِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصْفِرُ لِحَتَيْهِ.

۳۶۲۶: حضرت عبید بن جریج نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا میں دیکھتا ہوں کہ آپ ورس سے اپنی داڑھی زرد کرتے ہیں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں اپنی داڑھی اس لئے زرد کرتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ اپنی داڑھی مبارک زرد کیا کرتے تھے۔

۳۶۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ ابْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ مَا أَحْسَنَ هَذَا ثُمَّ مَرَّ بِآخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكُتَمِ فَقَالَ هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا ثُمَّ مَرَّ بِآخَرَ قَدْ خَضَبَ بِالصُّفْرِ فَقَالَ هَذَا أَحْسَنُ مِنْ هَذَا كُلِّهِ.

۳۶۲۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرد کے پاس سے گزرے اس نے مہندی سے خضاب کیا تھا فرمایا یہ کیا ہی خوب ہے۔ پھر ایک اور مرد کے پاس سے گزرے اس نے مہندی اور وسہ سے خضاب کیا تھا فرمایا یہ پہلے سے بھی اچھا ہے پھر ایک اور کے پاس سے گزرے اس نے زرد خضاب کیا تھا فرمایا: یہ ان سب سے اچھا ہے۔

قَالَ: وَكَانَ طَاوُسٌ يُصْفِرُ.

راوی حدیث سیح بن وہب کہتے ہیں کہ

میرے استاذ طاووس زرد خضاب استعمال کرتے تھے۔

۳۵: بَابُ مَنْ تَرَكَ الْخِضَابَ

چاپ: خضاب ترک کرنا

۳۶۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ مِنْهُ بَيَضَاءُ يَعْنِي عَنَقَتَهُ.

۳۶۲۸: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ریش بچہ سفید دیکھا۔

۳۶۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

۳۶۲۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

خضاب کیا؟ فرمایا آپؐ نے بڑھاپا (سفید بال) دیکھا ہی نہیں البتہ داڑھی کے سامنے کے حصہ میں سترہ یا بیس بال سفید تھے۔

۳۶۳۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تقریباً بیس بال سفید ہوئے تھے۔

أَخْضَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَرِ مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا نَحْوَ سَبْعَةِ عَشَرَ أَوْ عَشْرَيْنِ شَعْرَةً فِي مَقَدِّمِ لَحْيَيْهِ.

۳۶۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ شَيْبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَحْوَ عَشْرَيْنِ شَعْرَةً.

۳۶: بَابُ اتِّخَاذِ الْجُمَةِ وَالذَّوَائِبِ

پالپ: جوڑے اور چوٹیاں بنانا

۳۶۳۱: حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر کے بال چار حصوں میں تھے چوٹیوں کی طرح۔

۳۶۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ غُبَيْنَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَالَ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ وَلَهُ أَرْبَعُ عَدَائِرَ تَغْنِي صَفَائِرَ.

۳۶۳۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اہل کتاب اپنے بال (بغیر مانگ کے) چھوڑ دیتے تھے اور مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (اختیاری امور میں) اہل کتاب کی موافقت پسند تھی (کہ وہ بہر حال مشرکین سے بہتر ہیں) چنانچہ آپؐ نے بھی (مانگ کے بغیر ہی) بال چھوڑ دیئے پھر بعد میں آپؐ بھی مانگ نکالنے لگے۔

۳۶۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْذُلُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرِقُونَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مَوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ فَسَدَّلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَّقَ بَعْدَ.

۳۶۳۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چندیا کے پیچھے مانگ نکالتی اور سامنے کے بال (بغیر مانگ کے) چھوڑ دیتی۔

۳۶۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ اسْحَقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْرِقُ كُلَّ فَوْخٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ أَسْدِلُ نَاصِيَتَهُ.

۳۶۳۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال سیدھے تھے (بہت گھنگریالے نہ تھے) کانوں اور مونڈھوں کے درمیان درمیان تھے۔

۳۶۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرًا رَجُلًا بَيْنَ أَذُنَيْهِ وَنُكْبَيْهِ.

۳۶۳۵: ۱: ۳۶۳۵ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کانوں سے نیچے اور مونڈھوں سے اونچے تھے۔

۳۶۳۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرَاهِيمَ ثَنَا ابْنُ أَبِي قُدَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ ابْنِ غُرُورَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَعْرٌ دُونَ الْجُمَةِ وَفَوْقَ الْوُقْرَةِ.

جواب: زیادہ (لمبے) بال رکھنا مکروہ ہے

۳۷: بَابُ كَرَاهِيَةِ كَثْرَةِ الشَّعْرِ

۳۶۳۶: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا میرے بال لمبے تھے۔ فرمایا: ناپسندیدہ ہے۔ میں چلا گیا اور اپنے بال چھوٹے کئے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو فرمایا میری مراد تم نہیں تھے (یعنی تمہیں نہیں کہا تھا) اور یہ اچھا ہے (کہ بال کم کر لئے)۔

۳۶۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ وَسُفْيَانُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّ شَعْرٍ طَوِيلٍ فَقَالَ ذُبَابٌ: فَأَنْطَلَقْتُ فَأَخَذْتُهُ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَغْبِكَ وَهَذَا أَحْسَنُ.

جواب: کہیں سے بال کترنا اور کہیں سے

۳۸: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْقَرْعِ

چھوڑ دینا

الْقَرْعِ

۳۶۳۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔ حضرت نافع نے پوچھا کہ قزع کیا ہے؟ فرمایا: قزع یہ ہے کہ بچہ کا سر ایک جگہ سے مونڈ دیا جائے اور دوسری جگہ سے چھوڑ دیا جائے۔

۳۶۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ غُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقَرْعِ: قَالَ: وَمَا الْقَرْعُ؟

قَالَ: أَنْ يُحْلَقَ مِنْ رَأْسِ الصَّبِيِّ مَكَانٌ وَ

يُتْرَكَ مَكَانٌ.

۳۶۳۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

۳۶۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ذِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْقَرْعِ

جواب: انگشتی کا نقش

۳۹: بَابُ نَقْشِ الْخَاتَمِ

۳۶۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

۳۶۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِمًا مِنْ وَرَقٍ ثُمَّ نَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لَا يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِ خَاتِمِي هَذَا.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگشتی تیار کروائی پھر اس میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کندہ کرایا اور فرمایا کوئی بھی میری اس انگشتی کا نقش کندہ نہ کروائے۔

۳۶۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِ الْغَزِيرِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَصْطَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتِمًا فَقَالَ إِنَّا قَدِ الضَّطَنَعْنَا خَاتِمًا وَنَقَشْنَا فِيهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشُ عَلَيْهِ أَحَدٌ.

۳۶۳۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشتی تیار کروائی تو فرمایا ہم نے انگشتی تیار کروائی ہے اور اس میں یہ نقش کروایا ہے لہذا کوئی بھی اس کے مطابق نقش نہ کرائے۔

۳۶۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اتَّخَذَ خَاتِمًا مِنْ فِصَّةٍ لَهُ فَصَّ حَبَشِيٍّ وَنَقَشَهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ.

۳۶۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے چاندی کی انگشتی تیار کروائی اس کا گینہ حبشی تھا اور اس پر یہ عبارت کندہ تھی محمد رسول اللہ۔

۴۰: بَابُ النَّهْيِ عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ

۳۶۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ بْنِ جُبَيْرٍ مَوْلَى عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّخْتُمِ بِالذَّهَبِ.

۳۶۳۲: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگشتی پہننے سے منع فرمایا۔

۳۶۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ.

۳۶۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگشتی سے منع فرمایا۔

۳۶۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَادٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ أَهْدَى النَّجَاشِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْقَةً فِيهَا خَاتِمٌ ذَهَبٍ فِيهِ فَصٌّ حَبَشِيٌّ فَاحْذَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُودٍ وَإِنَّهُ

۳۶۳۴: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نجاشی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چھلادہ یہ کیا اس میں سونے کی انگشتی تھی اور حبشی نگ تھا آپ نے اس کو لکڑی سے پکڑا۔ آپ اسے اعراض (نفت) فرما رہے تھے یا کسی انگلی سے اٹھایا پھر اپنی نواسی امامہ بنت ابی العاص (حضرت زینب

لَمُعْرِضٍ عَنْهُ أَوْ بَعْضِ أَصَابِعِهِ ثُمَّ دَعَا بِابْنَةِ ابْنَتِهِ أَمَامَةَ
بِنْتِ أَبِي الْعَاصِ: فَقَالَ تَحَلِّي بِهَذَا يَا بِنْتِي.
رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی) کو بلایا اور فرمایا پیاری بیٹی
یہ پہن لو۔

۴۱: بَابُ مَنْ جَعَلَ فَصَّ خَاتِمِهِ مِمَّا يَلِي
كَفَّهُ
چاپ: انگشتری پہننے میں گنینہ ہتھیلی کی طرف
کی رکھنا

۳۶۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّ خَاتِمِهِ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ
۳۶۳۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي
أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ
الْأَيْلِيِّ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ شَهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ خَاتَمُ فَصِّهِ فِيهِ فَصٌّ
حَبَشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ.
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگشتری کا گنینہ ہتھیلی کی
طرف رکھا کرتے تھے۔
۳۶۳۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ تعالیٰ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی
کی انگشتری پہنی اس میں حبشی گنینہ تھا۔ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم اس (انگوٹھی) کا گنینہ ہتھیلی کی طرف رکھتے
تھے۔

چاپ: دائیں ہاتھ میں انگشتری پہننا

۳۶۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِنَعْقِلٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَخْتَمُ فِي يَمِينِهِ.
حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں
انگشتری پہنتے تھے۔

چاپ: انگوٹھے میں انگشتری پہننا

۳۶۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ
عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ: قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ أَنْ تَخْتَمَ فِي هَذِهِ وَفِي هَذِهِ يَغْنِي الْخِصْرَ وَالْإِبْهَامَ.
حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چھنگلیا اور انگوٹھے میں
انگشتری پہننے سے منع فرمایا۔

چاپ: گھر میں تصاویر (رکھنے سے ممانعت)

۳۶۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ
أَبِي طَلْحَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ
حضرت ابو طلحہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتے اس گھر میں
داخل نہیں ہوتے جس میں (بلا ضرورت) کتا ہو یا کسی

۴۳: بَابُ الْخَتَمِ فِي الْإِبْهَامِ

۴۴: بَابُ الصُّورِ فِي الْبَيْتِ

کَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ.

قسم کی تصویر ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ رحمت کے فرشتے مراد ہیں بلا ضرورت کا مطلب یہ ہے کہ اگر ضرورت مثلاً حفاظت یا شکار کیلئے کتا رکھا ہو تو وہ ملائکہ رحمت کے دخول سے مانع نہیں۔

۳۶۵۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُذَرِّبٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كُتُبٌ وَلَا صُورَةٌ.

۳۶۵۰: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملائکہ رحمت اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتاب یا تصویر ہو۔

۳۶۵۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ وَاعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِئِلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي سَاعَةٍ يَأْتِيهِ فِيهَا فَرَاتٌ عَلَيْهِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ بِجَبْرِئِلَ فَإِنَّمَا عَلَى الْبَابِ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَدْخُلَ قَالَ إِنَّ فِي الْبَيْتِ كُتُبًا وَأَنَا لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كُتُبٌ وَلَا صُورَةٌ.

۳۶۵۱: ام المؤمنین سیدہ عائشہ فرماتی ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مقرر وقت میں آنے کا وعدہ کیا پھر تاخیر کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے دیکھا کہ جبرائیل دروازہ پر کھڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اندر آنے میں آپ کو کیا مانع تھا؟ فرمایا گھر میں کتا ہے اور ہم اس گھر میں نہیں داخل ہوتے جس میں کتا ہو یا تصویر ہو۔

۳۶۵۲: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ ثَنَا غَفِيرُ ابْنِ مَعْدَانَ ثَنَا سُلَيْمُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ امْرَأَةً آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّ زَوْجَهَا فِي بَاضِ الْمَغَارِزِ فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَصَوِّرَ فِي بَيْتِهَا نَخْلَةً فَمَنَعَهَا أَوْ نَهَاَهَا.

۳۶۵۲: حضرت ابو امامہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ میرا خاوند کسی جنگ میں شریک ہے پھر اس نے اپنے گھر میں ہی کھجور کے درخت کی تصویر بنانے کی اجازت چاہی تو آپ نے منع فرمادیا۔

خلاصۃ الباب ☆ غیر ذی روح کی تصویر بنانا اگرچہ جائز ہے لیکن یہ ایک بے فائدہ صنعت تھی اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمادیا کہ یہ قیمتی وقت اور صلاحیت کسی ایسی صنعت میں خرچ ہو جس سے بائع و مشتری دونوں کو دینی، دنیوی فائدہ ہو۔

چاپ: تصاویر پامال جگہ میں ہوں

۴۵: بَابُ الصُّورِ فِيمَا يُوطَأُ

۳۶۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

۳۶۵۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں روشندان پر اندر کی طرف پردہ لٹکایا نبی صلی

قَالَتْ سَتَرْتُ سَهْوَةً لِي تَعْنِي الدَّاحِلَ بِسِتْرِ فِيهِ تَصْلَوْنِ
فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ هَكَه فَجَلْتُ مِنْهُ مَنُودَتَيْنِ فَرَأَيْتُ
النَّبِيَّ ﷺ مُتَكِنًا عَلَى أَحَدَاهُمَا.

اللہ علیہ وسلم (جہاد سے) تشریف لائے تو اسے بھاڑ دیا
میں نے اس کے دو تکیے (غلاف) بنا لئے پھر میں نے
دیکھا کہ نبیؐ ان میں ایک پر ٹیک لگائے ہوئے ہیں۔

چاپ: سرخ زین پوش (کی ممانعت)

۴۶: بَابُ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ

۳۶۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْإِخْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ
عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ: قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ خَاتِمِ
الذَّهَبِ وَ عَنِ الْمَيْثَرَةِ يَعْنِي الْحُمْرَاءَ

۳۶۵۴: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگشتی اور
سرخ زین پوش سے (مردوں کو) منع فرمایا۔

چاپ: چیتوں کی کھال پر سواری

۴۷: بَابُ رُكُوبِ النُّمُورِ

۳۶۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ
ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنِي عِيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْحُمَيْرِيُّ
عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ الْحَجَرِيِّ الْهَيْثَمِ عَنْ عَامِرِ الْحَجَرِيِّ قَالَ
سَمِعْتُ أَبَا رِيحَانَةَ صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ كَانَ
النَّبِيُّ ﷺ يَنْهَى عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ.

۳۶۵۵: صحابی رسول حضرت ابوریحانہ رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چیتوں کی کھال (کو)
دباغت دے کر بھی اس کی زین بنا کر اس پر سواری
سے منع فرماتے تھے (اس لئے کہ یہ متکبرین کا شیوہ
ہے)۔

۳۶۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي
الْمُعْتَمِرِ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
يَنْهَى عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ.

۳۶۵۶: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چیتوں کی کھال پر سواری
سے منع فرماتے تھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الادب

کتاب الادب

پاپ: والدین کی فرمانبرداری اور ان

۱: باب بر

کے ساتھ حسن سلوک

الوالدین

۳۶۵۷: حضرت ابن سلامہ سلامی فرماتے ہیں کہ نبی نے ارشاد فرمایا: میں آدمی کو والدہ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ میں آدمی کو والدہ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ تین بار یہی فرمایا میں آدمی کو اپنے والد کے ساتھ نیز مولیٰ (غلام آقا دوست رشتہ دار) کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں اگر چہ ان کی طرف سے اسے ایذا پہنچے۔

۳۶۵۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَرِيكَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ سَلَامَةَ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِيْ امْرَأً بِأُمِّهِ أَوْصِيْ امْرَأً بِأُمِّهِ أَوْصِيْ امْرَأً بِأُمِّهِ (ثَلَاثًا) أَوْصِيْ امْرَأً بِأَبِيهِ أَوْصِيْ امْرَأً بِمَوْلَاهُ الَّذِي يَلِيهِ وَإِنْ كَانَ عَلَيْهِ مِنْهُ أَدَى يُؤْذِيهِ.

۳۶۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم کس کے ساتھ حسن سلوک کریں؟ فرمایا: والدہ کے ساتھ۔ پوچھا ان کے بعد فرمایا: والدہ کے ساتھ پوچھا پھر کس کے ساتھ فرمایا: اپنے والد کے ساتھ پوچھا جو جتنا زیادہ قریب ہو اس کے ساتھ۔

۳۶۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْمَكِّيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقُعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبَرُّ؟

قَالَ "أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ أَبَاكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ قَالَ الْأَدْنَى قَالَ الْأَدْنَى.

۳۶۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی اولاد اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتی الا یہ کہ والد کو ملوک غلام

۳۶۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا

فَيُشْتَرِيهِ فَيُعْتِقُهُ.

پائے تو خرید کر آزاد کر دے۔

۳۶۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْقَنْطَارُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفَ أَوْقِيَةٍ كُلُّ أَوْقِيَةٍ خَيْرٌ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ "وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرُّجُلَ لَتَرْفَعُ دَرَجَتَهُ فِي الْجَنَّةِ فَيَقُولُ: أَنَّى هَذَا؟ فَقَالَ بِاسْتِغْفَارٍ وَلَدِكْ لَكَ."

۳۶۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک قنطار بارہ ہزار اوقیہ کا ہوتا ہے اور ایک اوقیہ زمین و آسمان کی درمیانی کائنات اور ہر چیز سے بہتر ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں مرد کا درجہ بلند کر دیا جاتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے کہ یہ کیسے ہوا؟ (میرے عمل تو اتنے نہ تھے) ارشاد ہوتا ہے کہ تمہاری اولاد کے تمہارے حق میں استغفار کے سبب۔

۳۶۶۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا اسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ الْمُقَدَّامِ ابْنِ مَعْدِيكَرِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ يُوصِيكُم بِأَهَابِكُمْ فَلَا تَأْتُوا اللَّهَ يُوصِيكُم بِأَبَائِكُمْ إِنَّ إِلَهَهُ يُوَصِّيكُمْ بِالْأَقْرَبِ فَلَا أَقْرَبَ."

۳۶۶۱: حضرت مقدم بن معدیکربؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی ماؤں کے ساتھ حسن سلوک کا امر فرماتے ہیں تین بار ہی فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں نزدیک تر رشتہ دار سے حسن سلوک کی تاکید فرماتے ہیں پھر اسکے بعد جو نزدیک تر ہو (درجہ بدرجہ ان سے حسن سلوک کی تاکید فرماتے ہیں)۔

۳۶۶۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا حَقُّ الْوَالِدَيْنِ عَلَيَّ وَلَدَهُمَا؟ قَالَ هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ."

۳۶۶۲: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے عرض کیا اے اللہ کے رسول والدین کا اولاد کے ذمہ کیا حق ہے؟ فرمایا: وہ تمہاری جنت (یا) دوزخ ہیں۔

۳۶۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ الْوَالِدُ أَوْسَطُ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاصْبِرْ ذَلِكَ الْبَابُ أَوْ احْفَظْهُ."

۳۶۶۳: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: والد (ماں باپ) جنت کا درمیانی دروازہ ہیں اب تم اس دروازہ کو ضائع کر دو یا اس کی حفاظت کرو۔

خلاصہ الباب ☆ اگر (شرع کے موافق) انہیں خوش رکھا تو دخول جنت کا سبب ہیں بصورت دیگر دخول نار کا سبب ہوں گے۔

۲: بَابُ صِلْ مِنْ كَانَ

أَبُوكَ

يَصِلْ

چاپ: ان لوگوں سے تعلقات اور حسن

سلوک جاری رکھو جن سے تمہارے والد

کے تعلقات تھے

۳۶۶۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَاعِدَةَ عَنْ أَبِيهِ
ابْنِ إِدْرِيسَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
سُلَيْمَانَ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَاعِدَةَ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَجُلٌ
مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَبْقَى مِنْ بَرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ
أَبْرَهُمَا مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا وَإِيفَاءً مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِمَا
وَإِكْرَامٌ صَدِيقَهُمَا وَصِلَّةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ إِلَّا
بِهِمَا.

۳۶۶۴: حضرت ابواسید مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
حاضر تھے کہ بنو سلمہ کے ایک مرد حاضر ہوئے اور عرض
کیا اے اللہ کے رسول میرے والدین کے انتقال کے
بعد بھی ان کے ساتھ حسن سلوک کی کوئی صورت میرے
لئے ہے؟ فرمایا جی! تم ان کیلئے دعا و استغفار کرو اور
ان کی وفات کے بعد ان کے وعدوں کو نبھانا (پورا
کرنا) ان کے ملنے والوں کا اعزاز و اکرام کرنا اور ان
کے خاص رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا۔

۳: بَابُ بَرِّ الْوَالِدِ وَالْإِحْسَانِ إِلَى

الْبَنَاتِ

چاپ: والد کو اولاد کے ساتھ حسن سلوک

کرنا خصوصاً بیٹیوں سے اچھا برتاؤ کرنا

۳۶۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ
أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ
نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا اتَّقَبَلُونَا
صَيَانَكُمْ.
قَالُوا نَعَمْ فَقَالُوا لَكِنَّا وَاللَّهِ مَا نَقْبَلُ: فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَمْلِكُ نَ كَانَ اللَّهُ قَدْ نَزَعَ مِنْكُمْ
الرَّحْمَةَ.

۳۶۶۵: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ دیہات
کے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر
ہوئے۔ عرض کرنے لگے آپ! اپنے بچوں کو چومتے بھی
ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا جی ہاں کہنے لگے بخدا ہم تو
نہیں چومتے اس پر نبیؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے
دلوں سے رحمت (اور شفقت) نکال دی ہو تو مجھے کیا
اختیار ہے۔ (کہ تمہارے دلوں میں شفقت بھردوں)۔

۳۶۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا وَهْبُ
ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي رَاشِدٍ
عَنْ يَعْزَلَى الْعَمِيرِيِّ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ

۳۶۶۶: حضرت یعلیٰ عامری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ حضرات حسن و حسین رضی اللہ عنہما دوڑتے ہوئے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ نے

يُسْعِيَانِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَصَمَّهُمَا إِلَيْهِ وَقَالَ إِنَّ الْوَلَدَ
مَبْخَلَةٌ مَجْنُونَةٌ۔
ان دونوں کو اپنے ساتھ چٹا لیا اور فرمایا اولاد بخل اور
بزدلی کا ذریعہ ہے۔

۳۶۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ
عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ سَمِعْتُ أَبِي يُذَكِّرُ عَنْ سُرَاقَةَ بِنِ
مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَفْضَلِ
الصَّدَقَةِ ابْنَتُكَ مَرْذُودَةٌ إِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كِتَابٌ
غَيْرُكَ۔
۳۶۶۷: حضرت سراقہ بن مالک سے روایت ہے کہ
نبیؐ نے فرمایا: میں تمہیں افضل صدقہ نہ بتاؤں؟ تمہاری
بیٹی جو (خاوند کی وفات یا طلاق کی وجہ سے) لوٹ کر
تمہارے پاس آگئی تمہارے علاوہ اس کا کوئی کمانے
والا بھی نہ ہو۔

۳۶۶۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ کے پاس ایک عورت
آئی اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں ام المؤمنینؓ
نے اسے تین کھجوریں دیں اس نے دونوں کو ایک ایک
دبے کر تیسری بھی آدھی آدھی ان میں تقسیم کر دی۔ ام
المؤمنین فرماتی ہیں کہ نبی تشریف لائے تو میں نے
ساری بات عرض کر دی۔ فرمایا: کیا عجب ہے کہ وہ
عورت اسی عمل کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگئی۔

۳۶۶۹: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُرُوزِيُّ ثَنَا ابْنُ
الْمُبَارَكِ عَنْ حَرْمَلَةَ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُرْسَانَ
الْمُعَافِرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُرْسَانَ الْمُعَافِرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ
عُقْبَةَ بْنَ غَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ فَصَبَّرَ عَلَيْهِنَّ
وَأَطْعَمَهُنَّ وَسَقَاهُنَّ وَكَسَاهُنَّ مِنْ جَدْبِهِ كُنَّ لَهُ حِجَابًا
مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔
۳۶۶۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:
جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان پر صبر کرے (جزع
فزع نہ کرے کہ بیٹیاں ہیں) اور انہیں کھلائے پلائے۔
پہنائے اپنی طاقت اور کمائی کے مطابق تو یہ تین بیٹیاں
(بھی) روز قیامت اس کے لئے دوزخ سے آڑ اور
رکاوٹ کا سبب بن جائیں گی۔

۳۶۷۰: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ
عَنْ فِطْرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ تُدْرِكُ لَهُ ابْنَتَانِ فَيُحْسِنُ
إِلَيْهِمَا مَا صَحَبَتْهُ أَوْ صَحَبَتْهُمَا إِلَّا أَدْخَلَتْهُ
۳۶۷۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے
فرمایا: جس مرد کی بھی دو بیٹیاں بالغ ہو جائیں اور وہ ان
کے ساتھ حسن سلوک کرے (کھلائے پلائے اور دینی
آداب سکھائے) جب تک وہ بیٹیاں اسکے ساتھ رہیں یا وہ
مرد ان بیٹیوں کے ساتھ رہے (حسن سلوک میں کمی نہ آنے

الْجَنَّةُ."

دے) تو یہ بیٹیاں اسے ضرور جنت میں داخل کرا دیں گی۔

۳۶۷۱: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُمَارَةَ أَخْبَرَنِي الْحَارِثُ بْنُ النُّعْمَانِ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَكْرِمُوا أَوْلَادَكُمْ وَاحْسِنُوا أَذْهَبَهُمْ.

۳۶۷۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنی اولاد کا خیال رکھو اور ان کو اچھے آداب سکھاؤ۔

۴: بَابُ حَقِّ الْجَوَارِ

پاب: پڑوس کا حق

۳۶۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُمَرَ وَبْنِ دِينَارٍ سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ الْخَزَاعِمِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُحْسِنِ إِلَى جَارِهِ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لَيْسُكَ.

۳۶۷۲: حضرت ابو شریح خزاعی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور جو اللہ پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔

۳۶۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَعَبْدَةُ بْنُ هَارُونَ وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَّنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ جَمِيعًا عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ ابْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورُّهُ.

۳۶۷۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام مجھے مسلسل پڑوسی کے (ساتھ حسن سلوک کے) بارے میں تاکید کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ یہ اس کو وارث بھی بنا دیں گے (کہ اس کا وراثت میں بھی حق ہے)۔

۳۶۷۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا زَالَ جِبْرِائِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُورُّهُ.

۳۶۷۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے۔

۵: بَابُ حَقِّ الصَّيْفِ

پاب: مہمان کا حق

۳۶۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي شَرِيحٍ

۳۶۷۵: حضرت ابو شریح خزاعی سے روایت ہے کہ نبی نے فرمایا: جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھے

الخُذَاعِي عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَجَائِزَتُهُ يَوْمَ وَلَيْلَةٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَشْوَى عِنْدَ صَاحِبِهِ حَتَّى يُخْرِجَهُ الضَّيْفَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَمَا أَنْفَقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَهُوَ صَدَقَةٌ.

اسے چاہئے کہ اپنے مہمان کا اعزاز کرے اور مہمان داری کا ضابطہ ایک دن اور ایک رات ہے اور کسی کے لئے اپنے ساتھی (میزبان) کے پاس اتنا عرصہ قیام جائز نہیں کہ وہ (میزبان) تنگ ہونے لگے مہمانی تین دن ہے اور تین دن کے بعد جو مہمان پر خرچ کرے وہ صدقہ ہے۔

۳۶۷۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ تَبْعُنَا فَتَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَفْرُونَا فَمَا تَرَى فِي ذَلِكَ.

۳۶۷۶: حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ ہمیں (جہاد کے لئے) بھیجتے ہیں اور ہم کسی قبیلہ کے پاس پڑاؤ ڈالتے ہیں (کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ) وہ ہماری مہمانی نہیں کرتے بتائیے ایسے موقع پر ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ رسول اللہ نے ہمیں فرمایا: اگر تم کسی قبیلہ کے پاس پڑاؤ ڈالو پھر وہ تمہارے لئے ان چیزوں کا حکم کریں جو مہمان کیلئے مناسب ہیں (مثلاً کھانا آرام وغیرہ) تو اسے قبول کر لو اور اگر وہ ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا حق وصول کرو جو ان کو کرنا چاہئے تھا۔

قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَأَقْبَلُوا وَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ.

۳۶۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمَقْدَامِ أَبِي كَرِيمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الضَّيْفِ وَاجِبَةٌ فَإِنْ أَصْبَحَ بِفَنَائِهِ فَهُوَ ذَيْنٌ عَلَيْهِ فَإِنْ أَقْتَضَى وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.

۳۶۷۷: حضرت مقدام ابو کریمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جس رات مہمان آئے اس رات کی مہمانی لازم ہے اگر مہمان میزبان کے پاس صبح تک رہے تو اس کی مہمانی میزبان کے ذمہ قرض ہے چاہے وصول کر لے اور چاہے چھوڑ دے۔

باب: یتیم کا حق

۶: بَابُ حَقِّ الْيَتِيمِ

۳۶۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحْرِجُ حَقَّ الصَّغِيْرَيْنِ الْيَتِيْمِ وَالْمَرْءَةِ.

۳۶۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ میں دو ناتوانوں کا حق (مال) حرام کرتا ہوں ایک یتیم اور دوسرے عورت۔

۳۶۷۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ

۳۶۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

زَيْدُ بْنُ أَبِي عَتَابٍ ثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي
أَيُّوبَ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَتَابٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ
يَتِيمٌ يُحَسِّنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِينَ بَيْتٌ فِيهِ
يَتِيمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ.

۳۶۸۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ عَبْدِ
الرَّحْمَنِ الْكَلْبِيُّ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ
عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ ثَلَاثَةَ مِنْ
الْأَيَّامِ كَانَ كَمَنْ قَامَ لَيْلَةً وَصَامَ نَهَارَهُ وَغَدَا وَرَاحَ
شَاهِرًا سَيْفَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَكُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِي الْجَنَّةِ
أَخَوَيْنِ كَهَاتَيْنِ أُخْتَانِ وَالصَّقُّ اضْبَعِيهِ السَّبَابَةُ
وَالْوَسْطَى.

۳۶۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ

قَالَا ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَبَانَ بْنِ صُمُعَةَ عَنْ أَبِي الْوَاظِعِ الْبُرَّاسِيِّ
عَنْ أَبِي بَرَزَةَ الْأَسْلَمِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ ذُلُّنِي عَلَى عَمَلٍ أَتَنَفِّعُ بِهِ قَالَ اغْزِلِ الْآدَى عَنْ
طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ.

۳۶۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ عَلَى الطَّرِيقِ غُصْنُ شَجَرَةٍ يُؤْدِي
النَّاسَ فَأَمَّا طَهَا رَجُلٌ فَأَدْخَلَ الْجَنَّةَ.

۳۶۸۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
أَبْنَانَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ وَاصِلِ مَوْلَى أَبِي عَيْنَةَ
عَنْ يَحْيَى بْنِ عُقَيْلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَمُرَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں
سب سے بھلا گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے
ساتھ اچھا برتاؤ کیا جاتا ہو اور مسلمانوں میں سب سے
برا گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس کے ساتھ بدسلوکی
کی جاتی ہو۔

۳۶۸۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تین
یتیموں کی کفالت اور پرورش کرے وہ اس شخص کی
طرح ہے جو رات بھر قیام کرے دن بھر روزہ رکھے
اور صبح شام تلوار سونت کر اللہ کے راستہ میں جائے اور
میں اور وہ جنت میں بھائی ہوں گے ان دو بہنوں کی
طرح اور (یہ کہہ کر) آپ نے انگشت شہادت اور
درمیانی انگلی ملا دی۔

۳۶۸۱: حضرت ابو بکر بن ابی شیبہ و علی بن محمد

ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے ایسا عمل
بتائیے جس سے میں فائدہ اٹھاؤں (اس پر عمل کر کے)
فرمایا: مسلمانوں کے رستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دیا
کرو۔

۳۶۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: رستہ میں ایک درخت کی شاخ تھی
جس سے لوگوں کو ایذا پہنچتی تھی ایک مرد نے اسے ہٹا
دیا اسی پر اسے جنت میں داخل کر دیا گیا۔

۳۶۸۳: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے اچھے
برے اعمال میرے سامنے پیش کئے گئے۔ میں نے

اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمْتُ كَ الْجِه اَعْمَالِ مِی اِیك عَمَلِ یِه دِیكَا كِه رَاسِطَه
عَرَضْتُ عَلٰی اُمِّیْ بِاَعْمَالِهَا حَسَنِهَا وَ سَیِّئِهَا فَرَأَيْتُ
فِی مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا اِلَادٰی یُنْحٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَ رَأَيْتُ
فِی سَیِّئِ اَعْمَالِهَا التَّخَاعُةَ فِی الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ
جاتا۔

باب: پانی کے صدقہ کی فضیلت

۸: بَابُ فَضْلِ صَدَقِ الْمَاءِ

۳۶۸۴: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صدقہ کی
کون سی صورت زیادہ فضیلت کا باعث ہے؟ فرمایا:
پانی پلانا۔

۳۶۸۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كِنَعٌ عَنْ هِشَامِ
صَاحِبِ الدِّسْتَوَانِیِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ
سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيُّ الصَّدَقَةِ
أَفْضَلُ؟ قَالَ سَقَى الْمَاءِ.

۳۶۸۵: حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ نے فرمایا: قیامت کے روز لوگ (دوسری روایت
میں اہل جنت) صفوں میں قائم ہوں گے کہ ایک دوزخی
ایک مرد کے پاس سے گزرے گا تو کہے گا ارے فلاں
آپ کو یاد نہیں وہ دن جب آپ نے پانی مانگا تھا تو میں
نے آپ کو ایک گھونٹ پلایا تھا۔ آپ نے فرمایا چنانچہ
یہ جنتی اس دوزخی کی سفارش کرے گا اور ایک مرد
گزرے گا تو کہے گا آپ کو وہ دن یاد نہیں جب میں
نے آپ کو طہارت کے لئے پانی دیا تھا چنانچہ یہ بھی اس
کی سفارش کرے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ دوزخی
کہے گا ارے فلاں آپ کو وہ دن یاد نہیں جب آپ نے
مجھے فلاں کام کیلئے بھیجا تھا تو میں آپ کے کہنے پر (اس
کام کیلئے) چلا گیا تھا چنانچہ یہ بھی اسکی سفارش کرے گا۔

۳۶۸۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ
مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا وَ كِنَعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَزِيدِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ
أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَصُفُّ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صُفُوفًا وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ
أَهْلُ الْجَنَّةِ: فَيَمُرُّ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ عَلَى الرَّجُلِ
فَيَقُولُ: يَا فَلَانُ أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ اسْتَسْقَيْتُ فَسَقَيْتَكَ
شَرِبَةً؟

قَالَ فَيَشْفَعُ لَهُ وَيَمُرُّ الرَّجُلُ فَيَقُولُ أَمَا تَذْكُرُ
يَوْمَ نَاوَلْتُكَ طَهُورًا.

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ وَيَقُولُ: يَا فَلَانُ! أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ
بَعَثَنِي فِي حَاجَةٍ كَذَا وَ كَذَا فَذَهَبْتُ لَكَ؟
فَيَشْفَعُ لَهُ.

۳۶۸۶: حضرت سراقہ بن جہشم رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ
گشہ اونٹ میرے حوضوں پر آ جاتے ہیں جنہیں میں
نے اپنے اونٹوں کے لئے تیار کیا تو اگر میں ان گشہ

۳۶۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
نُمَيْرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ مَالِكٍ بْنِ جُعْشَمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ
صَالَةِ الْإِبِلِ.

تَغْشَى حِيَاصِي قَدْ لَطْنُهَا لِابِلَى فَهَلْ لِي مِنْ
اَجْرٍ اِنْ سَقَيْتُهَا؟
قَالَ: نَعَمْ! فِي كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرَى اَجْرٍ.
اونٹوں کو پانی پلاؤں تو مجھے اجر ملے گا؟ فرمایا: جی ہاں
ہر کلیجہ والی (زندہ) چیز جس کو پیاس لگتی ہو (کو پانی
پلانے اور کھلانے) میں اجر ہے۔

چاپ: نرمی اور مہربانی

۳۶۸۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ
عَنْ تَمِيمِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هَلَالٍ الْعَبْسِيِّ
عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَحْلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنْ يُحْرِمِ الرَّفْقَ يُحْرِمِ الْخَيْرَ.
حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: جو نرمی اور مہربانی سے محروم ہے وہ خیر اور
بھلائی سے محروم ہے۔

۳۶۸۸: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ الْأَيْلِيُّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ
بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ وَيُحِبُّ الرَّفْقَ وَيُعْطِي عَلَيْهِ
مَا لَا يُعْطَى عَلَى الْعُفْرِ.
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مہربان
ہیں اور مہربانی کو پسند فرماتے ہیں اور مہربانی کی وجہ سے
وہ کچھ عطا فرماتے ہیں جو درشتی اور سختی پر نہیں فرماتے۔

۳۶۸۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ
عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ح وَحَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ إِسْرَاهِيمَ قَالَا ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ.
۱۴: ۳۶۸۹: المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ مہربان ہیں اور تمام کاموں میں
مہربانی کو پسند فرماتے ہیں۔

چاپ: غلاموں باندیوں کے ساتھ

اچھا برتاؤ کرنا

۳۶۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا
الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ: فَاطْعُمُوهُمْ مِمَّا
تَأْكُلُونَ وَالْبَسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ وَلَا تَكْلِفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ
فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَاعْنُوهُمْ.
حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:
یہ (غلام باندیاں) تمہارے بھائی ہیں (اولاد آدم
ہیں) اللہ تعالیٰ نے انہیں تمہارے قبضہ (اور ملک) میں
دے دیا ہے انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو اور وہی پہناؤ
جو خود پہنتے ہو اور انہیں مشکل کام کا حکم مت دو اگر مشکل کام
کا حکم دو تو ان کی مدد بھی کرو (کہ خود بھی شریک ہو جاؤ)۔

۳۶۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

الْمَمَالِكُ

۱۰: بَابُ الْإِحْسَانِ إِلَى

قَالَا تَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُعِيْرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ فِرْقِدِ السَّبْحِيِّ عَنْ مَرَّةَ الطَّيِّبِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكََةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ أَخْبَرْتَنَا أَنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ أَكْثَرُ الْأُمَمِ مَمْلُوكِينَ وَيَتَامَى؟

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بدخلق شخص جنت میں نہ جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ نے تو ہمیں بتایا ہے کہ اس امت میں پہلی امتوں سے زیادہ غلام اور یتیم ہوں گے؟ (بہت ممکن ہے کہ بعض لوگ ان کے ساتھ بدخلقی کریں) فرمایا: جی ہاں لیکن ان کا ایسے ہی خیال رکھو جیسے اپنی اولاد کا خیال رکھتے ہو اور انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو۔ صحابہ نے عرض کیا ہمیں دنیا میں کون سی چیز فائدہ پہنچانے والی ہے؟ فرمایا: گھوڑا جسے تم باندھ رکھو اس پر سوار ہو کر راہ خدا میں لڑو تمہارا غلام تمہارے لئے کافی ہے اور جب وہ نماز پڑھے (مسلمان ہو جائے) تو وہ تمہارا بھائی ہے۔

قَالَ نَعَمْ! فَأَكْرِمُوهُمْ كَكِرَامَةِ أَوْلَادِكُمْ وَأَطِعْمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ قَالُوا فَمَا يَنْفَعُنَا فِي الدُّنْيَا.

قَالَ فَرَسٌ تَرْبِطُهُ تُقَاتِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَمْلُوكُكَ يَكْفِيكَ فَإِذَا صَلَّى فَهُوَ أَخُوكَ.

پاپ: سلام کو رواج دینا (پھیلانا)

۳۶۹۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تم جنت میں داخل نہ ہو گے یہاں تک کہ ایمان لے آؤ اور تم صاحب ایمان نہ ہو گے کہ آپس میں محبت کرو اور کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں کہ جب تم وہ کرو گے تم باہم محبت کرنے لگو گے اپنے درمیان سلام کو رواج دو۔

۳۶۹۳: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کو عام کرنے کا امر فرمایا۔

۳۶۹۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحمن کی پرستش (عبادت) کرو اور سلام کو رواج دو۔

۱۱: بَابُ إِفْشَاءِ السَّلَامِ

۳۶۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تَوْمِنُوا: وَلَا تَوْمِنُوا حَتَّى تُحَابِبُوا أَوَّلَ أَذْلِكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ.

۳۶۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ أَمَرَنَا نَبِيُّنَا ﷺ أَنْ نَفْشِيَ السَّلَامَ.

۳۶۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اعْبُدُوا الرَّحْمَنَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ.

۱۲: بَابُ رَدِّ السَّلَامِ

پاچ: سلام کا جواب دینا

۳۶۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد مسجد میں آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک کونہ میں تشریف فرما تھے انہوں نے نماز ادا کی پھر حاضر خدمت ہوئے سلام عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: وعلیک السلام۔

۳۶۹۶: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کر رہے ہیں انہوں نے جواب میں کہا: وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

۱۳: بَابُ رَدِّ السَّلَامِ عَلَى

أَهْلِ الذِّمَّةِ

کیسے دیں؟

۳۶۹۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اہل کتاب میں سے کوئی تمہیں سلام کرے تو جواب میں (صرف اتنا) کہا کرو وعلیکم۔

۳۶۹۸: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ یہودی آئے اور کہا: السلام علیکم اے ابوالقاسم! آپ نے فرمایا: وعلیکم۔

۳۶۹۹: حضرت ابو عبد الرحمن جنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کل میں سوار ہو کر یہودیوں کے پاس جاؤں گا تو تم انہیں پہلے سلام نہ کرنا اور جب وہ سلام کریں تو تم صرف وعلیکم کہنا۔

۳۶۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا غَبِيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ثَنَا سَعِيْدُ بْنُ أَبِي سَعِيْدٍ الْمُقْبِرِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ.

۳۶۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ذَكَرِيَّا عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهَا: إِنَّ جِبْرَائِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ.

۳۶۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَ عَلَيْكُمْ.

۳۶۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ نَاسٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ: "وَعَلَيْكُمْ".

۳۶۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزَنِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي رَأَيْتُ رَاكِبًا غَدَا إِلَى الْيَهُودِ فَلَا تَبْدَأُوا وَهُمْ بِالسَّلَامِ: فَإِذَا سَلَّمُوا عَلَيْكُمْ فَقُولُوا وَ عَلَيْكُمْ.

خلاصۃ الباب ☆ السام کا معنی ہے موت۔ السام علیکم تم پر موت آئے یہ انہوں نے شرارت سے کہا آپؐ نے بھی جواب میں صرف وعلیکم ہی کہا کہ تمہیں ہی آئے (موت) کافرو۔

پاب: بچوں اور عورتوں کو سلام کرنا

۱۴: بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصَّبِيَّانِ وَالنِّسَاءِ

۳۷۰۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے ہم بچے (جمع) تھے آپؐ نے ہمیں سلام کیا۔

۳۷۰۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ صَبِيَّانٌ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا.

۳۷۰۱: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں ہم عورتوں کے پاس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سلام کیا۔

۳۷۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ سَمِعَهُ مِنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ يَقُولُ أَخْبَرْتُهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدٍ قَالَتْ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا.

پاب: مصافحہ

۱۵: بَابُ الْمُصَافَحَةِ

۳۷۰۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا ہم ایک دوسرے کے لئے جھکا کریں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں ہم نے عرض کیا پھر ایک دوسرے سے معاف کیا کریں؟ فرمایا نہیں البتہ مصافحہ کر لیا کرو۔

۳۷۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّدُوسِيِّ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَحْنُ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ قَالَ لَا قُلْنَا: أَيَعَانِقُ بَعْضُنَا بَعْضًا قَالَ لَا وَلَكِنْ تَصَافَحُوا.

۳۷۰۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دو مسلمان بھی ایک دوسرے سے ملیں اور مصافحہ کریں جدا ہونے سے قبل ہی ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۳۷۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا.

پاب: ایک مرد دوسرے مرد کا

۱۶: بَابُ الرَّجُلِ يُقَبِّلُ

ہاتھ چومے

يَدَ الرَّجُلِ

۳۷۰۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان

۳۷۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

فَضِيلُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
لَيْلَى عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَبَّلْنَا يَدَ النَّبِيِّ ﷺ .
فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست
مبارک چوما۔

۳۷۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ وَغُنْدَرٍ
وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
سَلَمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ أَنَّ قَوْمًا مِنَ الْيَهُودِ قَبَّلُوا يَدَ
النَّبِيِّ ﷺ وَرَجَلِيهِ .
۳۷۰۵: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ یہودیوں کی ایک جماعت نے نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ چومے۔

پاپ: (داخل ہونے سے قبل)

۱۷: بَابُ

اجازت لینا

الِاسْتِئْذَانِ

۳۷۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ عَنْ هَارُونَ عَنْ أَنَسِ بْنِ دَاوُدَ
بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَبَا
مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ: فَأَنْصَرَفَ
فَارْسَلَ إِلَيْهِ عُمَرُ: مَا رَدَّكَ؟
۳۷۰۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے
حضرت عمرؓ سے تین بار اجازت طلب کی حضرت عمرؓ نے
اجازت نہ دی (جواب ہی نہ دیا) تو حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ

واپس ہو گئے حضرت عمرؓ نے ان کے پاس کسی کو بھیجا (اور
پوچھا کہ) آپ کیوں واپس ہوئے فرمانے لگے میں نے
تین بار اجازت طلب کی جس کا رسول اللہؐ نے ہمیں امر
فرمایا کہ اگر اجازت مل جائے تو داخل ہو جائیں اور اگر
اجازت نہ ملے تو واپس ہو جائیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا

تم اس حدیث کا میرے پاس ضرور ثبوت لاؤ ورنہ میں یہ کروں گا (حضرت عمرؓ نے محض تاکید و احتیاط کے لئے ایسا
فرمایا ورنہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ خود ثقہ تھے) چنانچہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ اپنی قوم کی مجلس میں آئے اور انہیں قسم
دی (کہ جس نے یہ حدیث سنی ہو وہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں گواہی دے) کچھ لوگوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ
کے ساتھ گواہی دی (کہ ہم نے بھی یہ حدیث سنی ہے) تب حضرت عمرؓ نے ان کو چھوڑا۔

۳۷۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
سُلَيْمَانَ عَنْ وَاصِلِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي سُوْرَةَ عَنْ أَبِي
أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ: هَذَا السَّلَامُ فَمَا
الِاسْتِئْذَانُ .
۳۷۰۷: حضرت ابویوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول!
(صلی اللہ علیہ وسلم) سلام تو ہمیں معلوم ہو گیا۔
اجازت کیسے طلب کی جائے؟ آپؐ نے فرمایا: مرد

قَالَ يَتَكَلَّمُ الرَّجُلُ تَسْبِيحَةً وَتَكْبِيرَةً وَ تَحْمِيدَةً وَ يَتَنَحَّنُحْ وَيُؤْذِنُ أَهْلَ الْبَيْتِ .
سبحان اللہ اور اللہ اکبر الحمد للہ کہے اور کھنکھارے اور اہل خانہ کو اپنی آمد سے باخبر کر دے۔

۳۷۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيْفٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ لِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُدْخَلَانِ مُدْخَلٌ بِاللَّيْلِ وَمُدْخَلٌ بِالنَّهَارِ فَكُنْتُ إِذَا أَتَيْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّيُ يَتَنَحَّنُحْ لِي .
۳۷۰۸: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (گھر) حاضری کے لئے میرے لئے دو وقت مقرر تھے ایک رات میں ایک دن میں جب میں آتا اور آپ نماز میں مشغول ہوتے تو (میرے اجازت طلب کرنے پر) آپ کھنکھار دیتے۔

۳۷۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُثَنِّكِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَا .
۳۷۰۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو فرمایا کون ہے؟ میں نے عرض کیا ”میں“۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”میں میں“ (کیا ہے نام لو)۔

چاپ: مرد سے کہنا کہ صبح کیسی کی؟

۱۸: بَابُ الرَّجُلِ يُقَالُ لَهُ كَيْفَ أَصْبَحْتُ

۳۷۱۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا عَيْسَى ابْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ أَصْبَحْتُ .
۳۷۱۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! صبح کیسی کی؟ فرمایا: خیریت ہے۔ اس مرد سے بہتر ہوں جس نے روزہ کی حالت میں صبح نہیں کی اور نہ ہی بیمار کی عیادت کی۔

يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ بِخَيْرٍ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يُصْبِحْ صَائِمًا وَلَمْ يَغْدِ سَقِيمًا .

۳۷۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَقَ الْهَرَوِيُّ ابْنُ إِبرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَاتِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ إِسْحَقَ بْنِ سَعْدٍ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ حَدَّثَنِي جَدِّي أَبُو أُمَيٍّ مَالِكُ بْنُ حَمْزَةَ ابْنِ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: وَ دَخَلَ عَلَيْهِمْ: فَقَالَ ”السَّلَامُ عَلَيْكُمْ“ قَالُوا: وَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَ رَحْمَةُ اللَّهِ وَ بَرَكَاتُهُ .
۳۷۱۱: حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا: السلام علیکم۔

انہوں نے جواب دیا وعلیک السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ۔

فرمایا کس حال میں صبح کی؟ عرض کیا: خیریت سے ہم اللہ کی تعریف کرتے ہیں اے اللہ کے رسول۔

قَالَ: ”كَيْفَ أَصْبَحْتُمْ؟“ قَالُوا بِخَيْرٍ: نَحْمَدُ اللَّهَ: فَكَيْفَ أَصْبَحْتُ .

بِأَيِّسِنَا وَآمَنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَصْبَحْتُ بِخَيْرٍ
الْحَمْدُ لِلَّهِ.

ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں! آپ نے
کیسے صبح کی؟ فرمایا: الحمد للہ میں نے بھی خیریت سے صبح کی۔

۱۹: بَابُ إِذَا آتَاكُمْ

كَرِيمٌ قَوْمٌ فَآكِرِ مَوْهَ

۳۷۱۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنَّنَا سَعِيدُ بْنُ مُسْلَمَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ إِذَا آتَاكُمْ كَرِيمٌ قَوْمٌ فَآكِرِ مَوْهَ.

پاپ: جب تمہارے پاس کسی قوم کا
معزز شخص آئے تو اس کا اکرام کرو

۳۷۱۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تمہارے
پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کا اعزاز کرو۔

۲۰: بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ

۳۷۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ عَطَسَ
رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتْ أَحَدَهُمَا
(أَوْ شَمَّتْ) وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ!
عَطَسَ عِنْدَكَ رَجُلَانِ فَشَمَّتْ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ
الْآخَرَ؟

پاپ: چھینکنے والے کو جواب دینا

۳۷۱۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہؐ کے پاس دو مردوں کو چھینک آئی آپ نے ایک کو
جواب دیا (یرحمک اللہ کہا) اور دوسرے کو جواب نہ دیا
عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ کے پاس ان
دو مردوں کو چھینک آئی آپ نے ان میں سے ایک کو
جواب دیا اور دوسرے کو جواب نہ دیا (اس کی کیا وجہ
ہے؟) فرمایا: اس نے اللہ کی حمد کی (الحمد للہ کہا) اور
دوسرے نے اللہ کی حمد نہیں کی۔

فَقَالَ إِنَّ هَذَا حَمِدَ اللَّهَ وَإِنَّ هَذَا لَمْ يَحْمَدِ
اللَّهَ.

۳۷۱۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ
عَمَّارٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُشَمِّتُ الْعَاطِسُ ثَلَاثًا فَمَا زَادَ فَهُوَ
مَرْكُومٌ.

۳۷۱۴: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھینکنے والے کو
تین بار جواب دیا جائے اور اس کے بعد بھی چھینک
آئے تو اسے زکام ہے۔

۳۷۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ
عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي
لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ عَطَسَ
أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِ مَنْ حَوْلَهُ
يَرْحَمَكَ اللَّهُ وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِمْ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ

۳۷۱۵: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو اسے الحمد
للہ کہنا چاہئے اور پاس والوں کو جواب میں یرحمک اللہ کہنا
چاہئے پھر چھینکنے والے کو چاہئے کہ وہ ان کو جواب میں
کہے: يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصْلِحْ بِالْكُفْرِ (کہ اللہ تمہیں

بِالْكُمِّ

راہ راست پر رکھے اور تمہارے مال کو درست فرمائے۔

۲۱: بَابُ اِكْرَامِ الرَّجُلِ جَلِيسَه

چاپ: مرد اپنے ہم نشین کا اعزاز کرے

۳۷۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أَبِي يَحْيَى الطَّوِيلِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلَ فَكَلَّمَهُ لَمْ يَصْرِفْ وَجْهَهُ عَنْهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَنْصَرِفُ وَإِذَا صَافَحَهُ لَمْ يَنْزِعْ يَدَهُ (مِنْ يَدِهِ) حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَنْزِعُهَا وَلَمْ يَرْتَقِدْ مَا بَرَكْتُهُ جَلِيسًا لَهُ قَطًّا!

۳۷۱۶: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ جب کسی مرد سے ملتے اور گفتگو فرماتے تو اپنا چہرہ انور اس کی طرف سے نہ پھیرتے (اس کی طرف متوجہ رہتے) یہاں تک کہ وہ واپس ہو جائے (اور اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لے) اور جب آپؐ کسی مرد سے مصافحہ کرتے تو اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے الگ نہ کرتے یہاں تک کہ وہ اپنا ہاتھ الگ کرے اور کبھی نہ دیکھا گیا کہ آپؐ نے کسی ہم نشین کے سامنے پاؤں پھیلائے ہوں۔

۲۲: بَابُ مَنْ قَامَ عَنْ مَجْلِسٍ

چاپ: جو کسی نشست سے اٹھے پھر

فَرَجَعَ فَهُوَ

واپس آئے تو وہ اس نشست کا زیادہ

أَحَقُّ بِهِ

حقدار ہے

۳۷۱۷: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ عَنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ.

۳۷۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی نشست سے اٹھے پھر واپس آئے تو وہی اس نشست کا زیادہ حقدار ہے۔

۲۳: بَابُ الْمَعَاذِيرِ

چاپ: عذر کرنا

۳۷۱۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ بَنِي جُرَيْجٍ عَنْ ابْنِ مَيْنَاءَ عَنْ جُوْدَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ اعْتَذَرَ إِلَى أَخِيهِ بِمَعْذِرَةٍ فَلَمْ يَقْبَلْهَا كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ خَطِيئَتِهِ صَاحِبِ مَكْسٍ.

۳۷۱۸: حضرت جوذان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اپنے بھائی سے معذرت کرے اور وہ معذرت قبول (کر کے معاف) نہ کرے تو اس کو محصول لینے والے کی خطا کے برابر گناہ ہوگا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ (هُوَ ابْنُ مَيْنَاءَ) عَنْ جُوْدَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

۲۴: بَابُ الْمَزَاحِ

نِصَابُ: مزاح کرنا

۳۷۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زُمَعَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ وَهَبِ بْنِ عَبْدِ زُمَعَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا زُمَعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهَبٍ بْنِ زُمَعَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فِي تِجَارَةٍ إِلَى بُصْرَى قَبْلَ مَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ بِعَامٍ وَمَعَهُ نَعِيمَانُ وَ سُوَيْبُ بْنُ حَرْمَلَةَ وَ كَانَا شَهِدَا بَدْرًا وَ كَانَا نَعِيمَانِ عَلَى الزَّرَادِ وَ كَانَا سُوَيْبُ رَجُلًا مَزَاحًا فَقَالَ لِنَعِيمَانَ أَطْعِمْنِي قَالَ حَتَّى يَجِيءَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ فَلَا غَيْظَ لَكَ: فَلَا فَمَرُّوا بِقَوْمٍ فَقَالَ لَهُمْ سُوَيْبُ تَشْتَرُونَ مِنِّي عَبْدًا لِي؟

قَالُوا نَعَمْ قَالَ إِنَّهُ عَبْدٌ لَهُ كَلَامٌ وَهُوَ قَائِلٌ لَكُمْ إِنِّي حَرٌّ فَإِنْ كُنْتُمْ إِذَا قَالَ لَكُمْ هَذِهِ الْمَقَالَةُ تَرَكْتُمُوهُ فَلَا تُفْسِدُوا عَلَى عَبْدِي قَالُوا: لَا بَلَّ شَتْرِيهِ مِنْكَ فَاشْتَرَوْهُ مِنْهُ بِعَشْرِ قَلَانِصٍ ثُمَّ آتَوْهُ فَوَضَعُوا فِي غُنْفِهِ عِمَامَةً أَوْ حَبْلًا فَقَالَ نَعِيمَانُ إِنَّ هَذَا يَسْتَهْزِئُ بِكُمْ وَ إِنِّي حَرٌّ لَنْسُتُ بَعْدُ فَقَالُوا قَدْ أَخْبَرْنَا فَانْطَلِقُوا بِهِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَاخْبَرُوهُ بِذَلِكَ قَالَ فَاتَّبَعَ الْقَوْمَ وَ رَدَّ عَلَيْهِمُ الْقَلَانِصَ: وَ أَخَذَ نَعِيمَانُ: قَالَ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ أَخْبَرُوهُ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَ أَصْحَابُهُ مِنْهُ حَوْلًا.

۳۷۱۹: ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے انتقال سے ایک سال قبل بغرض تجارت بصری گئے آپ کے ساتھ حضرت نعیمان اور سوبیط بن حرمہ بھی تھے یہ دونوں حضرات بدر میں شریک ہوئے تھے نعیمان کے ذمہ زاد (توشہ) تھا اور سوبیط کی طبیعت میں مزاح بہت تھا انہوں نے نعیمان سے کہا کہ مجھے کھانا کھلاؤ کہنے لگے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو آنے دو سوبیط نے کہا کہ اچھا (مجھے کھانا نہیں دیا) تو میں تمہیں پریشان کروں گا (رستہ میں) ایک جماعت سے گزر ہوا تو سوبیط نے (الگ ہو کر) ان سے کہا تم مجھ سے میرا ایک غلام خریدتے ہو؟ کہنے لگے ضرور کہا وہ ذرا باتونی ہے وہ تمہیں کہتا رہے گا کہ میں آزاد ہوں اگر تم اس کی باتوں میں آ کر اسے چھوڑ دو گے تو میرے غلام کو خراب مت کرو کہنے لگے نہیں ہم آپ سے خریدتے ہیں۔ الغرض انہوں نے دس اونٹوں کے عوض غلام سوبیط سے خرید لیا پھر نعیمان کے پاس آئے اور گردن میں عمامہ یا رسی باندھنے لگے نعیمان نے کہا کہ یہ تمہارے ساتھ مذاق کر رہے ہیں میں آزاد ہوں غلام نہیں ہوں کہنے

لگے اس نے ہمیں یہ بات بتادی تھی وہ لوگ نعیمان کو لے کر چلے گئے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے تو لوگوں نے انہیں سب ماجرا بیان کیا آپ اس جماعت کے پیچھے گئے اور ان کو اونٹ واپس کر کے نعیمان کو لائے۔ جب واپس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ واقعہ سنایا تو آپ ہنس دیئے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی سال بھر تک اس واقعہ پر ہنستے رہے۔

۳۷۲۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ

۳۷۲۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

أَبِي الْتِيَّاحَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُخَالِطُنَا حَتَّى يَقُولَ لَا خَ لِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّعَيْرُ.

کہ رسول اللہ ہمارے ساتھ کھل کر رہتے (اور مزاح بھی کرتے) کبھی میرے چھوٹے بھائی سے فرماتے: اے ابوعمیر کیا ہوا بغیر؟ کیج فرماتے ہیں کہ بغیر ایک پرندہ تھا جس سے ابوعمیر کھیلا کرتے تھے۔

قَالَ وَكَيْفَ يَعْنِي طَيْرًا كَانَ يَلْعَبُ بِهِ.

☆ خلاصۃ الباب قرآن جائیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ پر کہ محدثین کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ایک جملے سے سینکڑوں مسائل اخذ کئے ہیں۔ ابن القاص نے تو اس ضمن میں ایک رسالہ بھی لکھا ہے جس میں واضح کیا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزاح کے طور پر فرمائے گئے اس جملہ سے سو سے زائد مسائل اخذ ہوتے ہیں۔ (۱) حدود کے اندر رہتے ہوئے مزاح کرنا جائز ہے۔ (۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹے بچے کو کنیت سے یا ابوعمیر کہہ کر پکارا حالانکہ وہ کسی کا باپ نہیں تھا شاید بغیر کی مناسبت سے ابوعمیر فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ چھوٹے بچے کی کنیت کو جھوٹ پر محمول نہیں کیا جاسکتا۔ (۳) معلوم ہوا کہ بچوں کو پرندہ مہیا کر دینا جائز ہے۔ بشرطیکہ مناسب دیکھ بھال کی جائے۔ (۴) یہ بھی ثابت ہوا کہ حرم مکہ اور حرم مدینہ میں فرق ہے۔ (۵) حج کے ساتھ لطافت آمیز بات کی اجازت ہے۔ (۶) بچے کی دلجوئی کے لئے کسی چیز کو جانتے ہوئے بھی اس کے متعلق پوچھنا روا ہے علیٰ ہذا القیاس اس طرح کئی مسائل اس حدیث سے اخذ کئے گئے ہیں۔

باب: سفید بال اکھیرنا

۲۵: بَابُ نَتْفِ الشَّيْبِ

۳۷۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ هُوَ نُورُ الْمُؤْمِنِ.

۳۷۲۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال اکھیرنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: یہ مؤمن کا نور ہے۔

باب: کچھ سایہ اور کچھ دھوپ میں بیٹھنا

۲۶: بَابُ الْجُلُوسِ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ

۳۷۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ عَنْ أَبِي الْمُنِيبِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُقْعَدَ بَيْنَ الظِّلِّ وَالشَّمْسِ.

۳۷۲۲: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوپ اور سائے کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا۔

باب: اوندھے منہ لیٹنے سے ممانعت

۲۷: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِضْطِجَاعِ عَلَى الْوَجْهِ

۳۷۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ

۳۷۲۳: حضرت طحطحہ غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے مجھے مسجد میں پیٹ کے بل سوتا ہوا پایا

تو اپنے پاؤں سے مجھے ہلایا اور فرمایا تم اس طرح کیوں سوتے ہو یہ سونے کا وہ انداز ہے جو اللہ کو پسند نہیں یا فرمایا کہ جس نے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔

۳۷۲۳: ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ مجھ پر گزرے اور میں پیٹ کے بل پڑا ہوا تھا آپؐ نے لات سے مجھ کو مارا اور فرمایا: اے جندب (یہ نام ہے ابو ذر کا اور بعض نسخوں میں جنید ہے وہ تصغیر ہے) جندب کی شفقت اور مہربانی کیلئے یہ تو سونا دوزخ والوں کا ہے۔ اسکی سند میں یعقوب بن حمید مختلف فیہ ہے۔

۳۷۲۵: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گزرے جو اونڈھے منہ مسجد میں سوتا تھا آپؐ نے فرمایا اٹھ کر بیٹھ یہ دوزخیوں کا سوتا ہے۔ (اس کی سند میں ولید بن جمیل اور سلمہ بن رجا اور یعقوب بن حمید سب مختلف فیہ ہیں)۔

پاب: علم نجوم سیکھنا کیسا ہے

۳۷۲۶: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علم نجوم میں سے کچھ حاصل کیا اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا اب جتنا زیادہ حاصل کرے اتنا ہی گویا سحر زیادہ حاصل کیا۔

خلاصۃ الباب ☆ سحر کی حرمت قرآن وحدیث میں دونوں میں آئی ہے اور نجوم کو اس کے ساتھ مشابہت دی ہے لہذا علم نجوم بھی حرام ہے۔

پاب: ہوا کو برا کہنے کی ممانعت

۳۷۲۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

طُحْفَةُ الْفَقَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ فَلَا أَصَابِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى بَطْنِي فَرَكَصْنِي بِرَجْلِهِ وَقَالَ مَا لَكَ وَلِهَذَا التُّرْمُ هَذِهِ نَوْمَةٌ يَكْرَهُهَا اللَّهُ أَوْ يُبْغِضُهَا اللَّهُ. ۳۷۲۴: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ ابْنُ كَاسِبٍ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُجَمِّرِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ طُحْفَةَ الْفَقَارِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ مَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَضِيَ وَ أَنَا مُضْطَجِعٌ عَلَى بَطْنِي فَرَكَصْنِي بِرَجْلِهِ وَقَالَ " يَا جُنَيْدُ إِنَّمَا هَذِهِ ضِجَّةُ أَهْلِ النَّارِ. ۳۷۲۵: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ ابْنُ كَاسِبٍ ثنا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ عَنِ الْوَلِيدِ ابْنِ جَمِيلٍ الدِّمَشْقِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَجُلٍ نَائِمٍ فِي الْمَسْجِدِ مُنْطَبِحٍ عَلَى وَجْهِهِ فَضْرَبَهُ بِرَجْلِهِ وَقَالَ قُمْ وَاقْعُدْ فَإِنَّهَا نَوْمَةٌ جَهَنَّمِيَّةٌ. ۲۸: بَابُ تَعَلُّمِ النُّجُومِ ۳۷۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَحْنَسِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِنَ النُّجُومِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ. ۲۹: بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيحِ ۳۷۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ

۲۹: بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيحِ

۳۷۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ

عَنِ الزُّهْرِيِّ ثَنَا ثَابِتُ الزُّرْقِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ فَإِنَّهَا مِنْ رُوحِ اللَّهِ يَأْتِي بِالرَّحْمَةِ وَالْعَذَابِ وَلَكِنْ سَلُّوا اللَّهَ مِنْ خَيْرِهَا وَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مت برا کہو ہوا کو وہ اللہ کی رحمت سے ہے۔ وہ اللہ کی رحمت لے کر آتی ہے اور عذاب بھی لاتی ہے۔ البتہ اللہ جل جلالہ سے ہوا کی بھلائی مانگو اور اس کی برائی سے پناہ چاہو۔

۳۰: بَابُ مَا يَسْتَحِبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ

چاپ: کونسے نام اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں؟

۳۷۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ثَنَا الْعُمَرِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ.

۳۷۲۸: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہتر اور زیادہ پسند ناموں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ نام ہیں: عبد اللہ اور عبد الرحمن۔

۳۱: بَابُ مَا يَكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ

چاپ: ناپسندیدہ نام

۳۷۲۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْنٌ عَشْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَا نَهَيْنَ أَنْ يُسَمَّى رِبَاحٌ وَنَجِيجٌ وَأَفْلَحٌ وَنَافِعٌ وَيَسَارٌ.

۳۷۲۹: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ آئندہ رباح، نجج، افلح، نافع اور یسار نام رکھنے سے ضرور منع کر دوں گا۔

۳۷۳۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الرُّكَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُسَمَّى رِقِيْقًا أَرْبَعَةَ أَسْمَاءٍ أَفْلَحٌ وَنَافِعٌ وَرِبَاحٌ وَيَسَارٌ.

۳۷۳۰: حضرت سرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ ہم اپنے غلاموں کے نام ان چار میں کوئی رکھیں افلح، نافع، رباح اور یسار۔

۳۷۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ثَنَا أَبُو عَقِيلٍ ثَنَا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟

۳۷۳۱: حضرت مسروقؓ فرماتے ہیں کہ میں سیدنا عمر بن خطابؓ سے ملا تو پوچھنے لگے: تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا: مسروق بن اجدع۔ اس پر حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ اجدع ایک شیطان کا نام ہے۔

فَقُلْتُ: مَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ فَقَالَ عُمَرُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْأَجْدَعُ شَيْطَانٌ.

خلاصۃ الباب ☆ روایات میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے نام رکھنے سے منع کیا وجہ منع یہ ہے کہ کسی نے پوچھ لیا تو آپ نے کہا نہیں تو اس سے بد فال نکلتی ہے یا ردولت مندی کو کہتے ہیں۔ افلح کے معنی کامیابی حاصل کرنے

والا۔ پوچھا اَلح ہے تو جواب میں کہا جائے کہ نہیں تو اس سے بد فالی نکلتی ہے کہ یہاں دولت مندی اور کامیابی نہیں ہے۔ حدیث ۳۷۳۱: مسروقؓ نے جاہلیت اور اسلام دونوں کا زمانہ پایا عہد فاروقی میں مسروق نمایاں نظر آتے ہیں۔ فاروقی عہد میں ایک مرتبہ وہ یمن کے وفد میں مدینہ آئے۔ حرمت عمرؓ نے ان سے نام و نشان پوچھا، انہوں نے بتایا مسروق بن اجدع۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا اجدع شیطان ہے۔ تم مسروق بن عبد الرحمن ہو اس وقت سے ان کے والد کا نام بدل گیا۔ ابن سودکی روایت میں ہے کہ ان کے والد ہی کے نام سے حضرت عمرؓ نے پوچھ کر اجدع کے بجائے عبد الرحمن نام تجویز کیا تھا۔ بہر حال روایتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عہد فاروقی میں باپ بیٹے دونوں مدینہ آئے تھے۔ مسروق یمن کے مشہور شہسواروں میں تھے۔ عہد فاروقی میں اپنے تین بھائی عبد اللہ، ابو بکر اور نشتر کے ساتھ قادسیہ کے مشہور معرکہ میں شریک ہوئے تینوں بھائی شہید ہو گئے۔ مسروق کا لڑتے لڑتے ہاتھ شل ہو گیا اور سر میں گہرا زخم آیا جس کا نشان ہمیشہ باقی رہا اس نشان کو وہ بہت محبوب رکھتے تھے کہ شجاعت اور جانبازی کی سند تھا۔ حدیث و سنت میں مسروق کا علم خاصہ وسیع تھا۔ اس فن میں انہوں نے اکابر صحابہ سے فیض حاصل کیا تھا۔ جن میں سے خلفاء راشدین کے علاوہ حضرت عائشہ صدیقہ، ابن مسعودؓ، زید بن ثابتؓ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم اور بہت صحابہ ہیں مسروق کا خاص فن فقہ تھا اس میں وہ امامت و اجتہاد کا درجہ رکھتے تھے۔ وہ عبد اللہ بن مسعودؓ کے ان اصحاب میں تھے جن کا شغل بھی درس و افتاء تھا۔ افتاء میں قاضی شریح ان سے مشورہ لیا کرتے تھے۔

۳۲: بَابُ تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ

پالپ: نام بدلنا

۳۷۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شُعْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَافِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ اسْمَهَا بَرَّةَ فَقِيلَ لَهَا تُرَكِّيْ نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ۔

۳۷۳۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت زینبؓ کا نام برہ تھا (اس کا معنی ہے نیک اور صالحہ) تو ان سے کہا گیا کہ آپ خود ہی اپنی تعریف کرتی ہیں (کہ نام پوچھا جائے تو جواب میں کہتی ہیں: برہ یعنی صالحہ) اسلئے رسول اللہؐ نے ان کا نام زینبؓ رکھ دیا۔

۳۷۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شُعْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَافِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ اسْمَهَا بَرَّةَ فَقِيلَ لَهَا تُرَكِّيْ نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ۔

۳۷۳۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک صاحبزادیؓ کا نام عاصیہ (نافرمان) تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام جمیلہ رکھ دیا۔

۳۷۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شُعْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَافِعٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ اسْمَهَا بَرَّةَ فَقِيلَ لَهَا تُرَكِّيْ نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ۔

۳۷۳۴: حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوا۔ اُس وقت میرا نام عبد اللہ بن سلام نہ تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبد اللہ بن سلام رکھ دیا۔

اِنْ سَلَامٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ لَيْسَ اسْمِي عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ سَلَامٍ فَسَمَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ سَلَامٍ.

پاب: نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک اور

۳۳: بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَ

كُنْيَتِهِ

کنیت دونوں کا بیک وقت اختیار کرنا

۳۷۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا نام اختیار کر لو لیکن میری کنیت مت اختیار کرو۔

۳۷۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ تَسْمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكُونُوا بِكُنْيَتِي.

۳۷۳۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا نام اختیار کر لو لیکن میری کنیت مت اختیار کرو۔

۳۷۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَسْمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكُونُوا بِكُنْيَتِي.

۳۷۳۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقیع (مدینہ کے قبرستان) میں تھے کہ کسی شخص نے دوسرے کو آواز دے کر کہا: اے اب القاسم! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی طرف متوجہ ہوئے۔ اُس نے عرض کیا: میں نے آپ ﷺ کو نہیں پکارا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا نام اختیار کر سکتے ہو لیکن میری کنیت مت اختیار کرو۔

۳۷۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبُقْعِ فَنَادَى رَجُلٌ رَجُلًا يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَانْتَفَتَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي لَمْ أَغْنِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكُونُوا بِكُنْيَتِي.

☆ خلاصۃ الباب: امام مالک کا قول ہے کہ حضور کا نام محمد یا احمد اور ابو القاسم کنیت دونوں جمع کرنا جائز نہیں صرف نام رکھنا یا صرف ابو القاسم کنیت رکھنا درست ہے۔ امام مالک سے دوسری روایت جمع کے جواز کی بھی ہے۔ امام شافعی فرماتے ہیں کہ محمد یا احمد نام رکھنا تو جائز ہے لیکن کنیت ابو القاسم رکھنی جائز نہیں۔

پاب: اولاد ہونے سے قبل ہی مروکا

۳۴: بَابُ الرَّجُلِ يُكْنَى قَبْلَ أَنْ

يُولَدَ لَهُ

کنیت اختیار کرنا

۳۷۳۸: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت

۳۷۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي

صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا: آپ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی کنیت ابو یحییٰ کیسے ہے جبکہ آپ کی اولاد ہی نہیں؟

انہوں نے جواب دیا کہ میری کنیت ابو یحییٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھی۔

۳۷۳۹: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے علاوہ تم بیویوں کی آپؐ نے کنیت رکھی۔ آپؐ نے فرمایا: تم ام عبد اللہ ہو۔

۳۷۴۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا، اُسے فرماتے: اے ابو عمیر۔

پاب: القابات کا بیان

۳۷۴۱: حضرت ابو جہیر بن ضحاکؓ فرماتے ہیں کہ ہم انصاریوں کے بارے میں یہ آیت: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِأَلْقَابٍ﴾ مت پکارو برے لقبوں سے، نازل ہوئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ ہم میں سے کسی مرد کے دو نام تھے اور کسی کے تین۔ نبیؐ کبھی کسی ایک نام سے پکارتے تو آپؐ سے عرض کیا جاتا کہ اسے اس نام سے غصہ آتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَنَابَزُوا بِأَلْقَابٍ﴾۔

پاب: خوشامد کا بیان

۳۷۴۲: حضرت مقدار بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خوشامدیوں کے چہروں پر مٹی ڈالنے کا حکم فرمایا۔

بُكَيرُ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ حَمْرَةَ بْنِ صُهَيْبٍ أَنَّ عَمْرًا قَالَ لَصُهَيْبٍ مَا لَكَ تَكْتَبِي بَابِي يَحْيَى؟

وَلَيْسَ لَكَ الْحَمْدُ: وَلَكَ وَلَدٌ قَالَ كُنَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَابِي يَحْيَى.

۳۷۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ مَوْلَى لِسْرِ بْنِ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ كُلُّ أَرْوَاجِكَ كُنْيَتُهُ غَيْرِي قَالَتْ قَالَ: فَأَنْتِ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ.

۳۷۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِينَا فَيَقُولُ لَا خَ لِي وَكَانَ صَغِيرًا يَا أَبَا عَمِيرٍ.

۳۵: بَابُ الْأَلْقَابِ

۳۷۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي جُبَيْرَةَ ابْنِ الصُّحَاكِ قَالَ فِينَا نَزَلَتْ مَعَشَرَ الْأَنْصَارِ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ.

قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالرَّجُلُ مِنْ آلِهِ الْأُسْمَانِ وَالْثَلَاثَةَ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبَّمَا دَعَاهُمْ بِبَعْضِ تِلْكَ الْأَسْمَاءِ فَيَقَالُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ يَغْضَبُ مِنْ هَذَا فَنَزَلَتْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ.

۳۶: بَابُ الْمَدْحِ

۳۷۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيبٍ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ مَعْمَرٍ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَمَرَ نَارِسُ بْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَحْنُو فِي وَجْهِهِ الْمَدَاحِينَ التُّرَابَ.

۳۷۴۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُثْمَرُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ ابِرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ مَعْبُدِ الْجُهَنِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِيَّاكُمْ وَالتَّمَادُحُ فَإِنَّهُ الذَّبْحُ.

۳۷۴۳: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: ایک دوسرے کی خوشامد اور بے جا تعریف سے بہت بچو کیونکہ یہ تو ذبح کرنے کے مترادف ہے۔

۳۷۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَيْبَةُ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَحْكُفُطُ عَنْ صَاحِبِكَ مِرَارًا ثُمَّ قَالَ إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُهُ وَلَا أَزْكِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا.

۳۷۴۴: حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے دوسرے کی تعریف کی۔ اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے تو نے اپنے بھائی کی گردن ہی کاٹ ڈالی۔ کئی بار یہی دہرایا پھر فرمایا: اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی تعریف کرے تو یوں کہے کہ میرا اس کے متعلق یہ گمان ہے اور میں اللہ کے سامنے کسی کو پاک نہیں کہتا۔

☆ خلاصۃ الباب منہ پر تعریف کرنے سے منع کیا تاکہ وہ عجب سے بچ جائے اور تکبر و عجب بہت سخت امراض قلبیہ میں سے ہیں۔

۳۷۷: بَابُ الْمُسْتَشَارِ

پالپ: جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ

بمزلہ امانت دار ہے

مُؤْتَمَنٌ

۳۷۴۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ.

۳۷۴۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے مشورہ طلب کیا جائے (اسے امانت داری سے مشورہ دینا چاہیے کیونکہ) وہ امین ہے۔

۳۷۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا اسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ عَنْ شَرِيكَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ.

۳۷۴۶: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے مشورہ طلب کیا جائے (اسے امانت داری سے مشورہ دینا چاہیے کیونکہ) وہ امین ہے۔

۳۷۴۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ

۳۷۴۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَشَارَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَشْرُ عَلَيْهِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی سے اس کا بھائی مشورہ طلب کرے تو اسے چاہیے کہ اپنے بھائی کو (اچھا) مشورہ دے۔

باب: حمام میں جانا

۳۷۴۸: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عجم کے علاقوں پر تمہیں فتح حاصل ہوگی اور وہاں تمہیں کمرے ملیں گے۔ جنہیں حمام کہا جاتا ہے ان میں مرد بغیر ازار کے نہ جائیں اور عورتوں کو ان میں جانے سے منع کرنا۔ الا یہ کہ بیمار ہو یا بحالت نفاس ہو (تو ستر چھپا کر جاسکتی ہے)۔

۳۷۴۹: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں اور عورتوں کو حمام میں جانے سے منع فرمایا۔ پھر مردوں کو تو ازار پہن کر جانے کی اجازت مرحمت فرما دی اور عورتوں کو اجازت نہ دی۔

۳۷۵۰: حضرت ابوالملیح ہذلی فرماتے ہیں کہ حمص کی کچھ عورتوں نے ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ سے ان کی خدمت میں حاضری کی اجازت چاہی۔ آپؓ نے فرمایا: شاید تم ان عورتوں میں سے ہو جو حمام میں جاتی ہیں؟ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا: جو عورت خاوند کے گھر کے علاوہ اپنے کپڑے اتارے اس نے (عصمت و حیاء کا) پردہ پھاڑ دیا جو اللہ اور اسکے درمیان تھا۔

۳۸: بَابُ دُخُولِ الْحَمَّامِ.

۳۷۴۸: حَدَّثَنَا ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا خَالِي يَغْلَى وَ جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ زَيْدٍ بْنِ أَنْعَمٍ الْأَفْرِيقِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَفْتَحْ لَكُمْ أَرْضُ الْأَعَاجِمِ وَ سَتَجِدُونَ فِيهَا بُيُوتًا يُقَالُ لَهَا الْحَمَّامَاتُ فَلَا يَدْخُلُهَا الرَّجَالُ إِلَّا بِأَرْزَاقٍ وَامْنَعُوا النِّسَاءَ أَنْ يَدْخُلْنَهَا إِلَّا مَرِيضَةً أَوْ نَفْسَاءَ.

۳۷۴۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعُ ح وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانٌ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَبَانَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ شَدَادٍ عَنْ أَبِي عُذْرَةَ قَالَ وَ كَانَ قَدْ أَذْرَكَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى الرَّجَالَ وَ النِّسَاءَ مِنَ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ أَنْ يَدْخُلُوهَا فِي الْمَازِرِ وَ لَمْ يَرْخَصْ لِلنِّسَاءِ.

۳۷۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَ كَيْعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الْهَذَلِيِّ أَنَّ نِسْوَةً مِنْ أَهْلِ حِمصَ اسْتَأْذَنَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ لَعَلَّكُمْ مِنَ اللَّوَاتِي يَدْخُلْنَ الْحَمَّامَاتِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا امْرَأَةٍ وَضَعَتْ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتٍ زَوَّجَهَا فَقَدْ هَتَكَتْ سِتْرَ مَا بَيْنَهَا وَ بَيْنَ اللَّهِ.

۳۹: بَابُ الْإِطْلَاءِ بِالنُّورَةِ

۳۷۵۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَانِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَطْلَى بَدَأَ بِعُورَتِهِ فَطَلَاهَا بِالنُّورَةِ وَسَائِرِ جَسَدِهِ أَهْلَهُ.

۳۷۵۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُصُورٍ عَنْ كَامِلِ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَطْلَى وَوَلَّى عَانَتَهُ بِيَدِهِ.

۴۰: بَابُ الْقَصَصِ

۳۷۵۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ عُمَرَ وَابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يَقْصُ عَلَى النَّاسِ إِلَّا أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ أَوْ مُرَاءٍ.

۳۷۵۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنِ الْقَصَصُ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ وَلَا زَمَنِ عُمَرَ.

۳۹: بَابُ صَفَايَا وَذُرِّ اسْتِعْمَالِ كَرْنَا

۳۷۵۱: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب (بال صفا پاؤں) لگاتے تو اپنے مقام ستر سے ابتداء کرتے اور باقی مقامات پر ازواج میں سے کوئی لگاتی۔

۳۷۵۲: حضرت ام سلمہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بال صفا پاؤں لگایا اور زیر ناف خود اپنے ہاتھوں سے لگایا۔

۴۰: وَعْظُ كَهْنَا أَوْ قَصَّةِ بَيَانِ كَرْنَا

۳۷۵۳: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے سامنے وعظ نہیں کہتا مگر حاکم یا اس کی طرف سے وعظ پر مامور یا ریاکار۔

۳۷۵۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ قصہ خوانیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات شیخین (رضی اللہ عنہم) کے مبارک زمانوں میں نہ تھیں۔

☆ خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ یہ بندہ وعظ نہ کہے وعظ کہنے کے لئے علم کی ضرورت ہے ایسا نہ ہو کہ بے علمی اور جہالت کی وجہ سے لوگوں کے عقیدہ میں خرابی پیدا ہو جائے۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقؓ جب کسی کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنتے تو شہادت طلب کرتے۔ حضرت زید بن ثابتؓ کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ فتویٰ دیتے ہیں کہ القضاء قتائین سے صرف وضو ہی واجب ہوتا ہے غسل واجب نہیں ہوتا تو امیر المؤمنین نے ان سے فرمایا کہ تم اپنی جان کے دشمن ہو کیوں اپنی رائے سے فتویٰ دیتے ہو حاصل یہ ہے کہ حضرات صحابہ کرام کے دور میں بہت احتیاط تھی اس پر فتن دور میں ہر کوئی واعظ بن گیا ہے۔

۴۱: بَابُ الشَّعْرِ

۳۷۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

۳۷۵۵: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بعض شعر پر حکمت ہوتے ہیں۔ (یعنی ایسے شعر سننے یا کہنے میں کوئی قباحت نہیں)۔

الْمُبَارَكُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَرْوَانَ ابْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ ابْنِ عَبْدِ يَغُوثَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ لِحِكْمَةً.

۳۷۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ بعض شعر پر حکمت ہوتے ہیں۔

۳۷۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ حِكْمًا.

۳۷۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ سچی بات جو کسی شاعر نے کہی ہو لیبید کی یہ بات (شعر) ہے۔ ”غور سے سنو! اللہ کے علاوہ ہر چیز فنا و ختم ہو جانے والی ہے۔“ اور قریب تھا کہ امیہ بن ابی الصلت اسلام قبول کر لیتا۔

۳۷۵۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ. لَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ وَكَانَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ.

۳۷۵۸: حضرت سرید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو امیہ بن ابی الصلت کے اشعار میں سے سو قافیہ سنائے۔ آپ ﷺ ہر قافیہ کے بعد فرماتے اور سناؤ اور آپ ﷺ نے فرمایا: قریب تھا کہ یہ اسلام لے آتا۔

۳۷۵۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى عَنْ عَمْرِو ابْنِ السَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَنْشَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَائَةَ قَافِيَةٍ مِنْ شِعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ يَقُولُ بَيْنَ كُلِّ قَافِيَةٍ هِيَهْ وَقَالَ ”كَانَ أَنْ يُسْلِمَ.“

چاپ: ناپسندیدہ اشعار

۳۷۵۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرو کا پیٹ پیپ سے بھر جائے کہ وہ بیمار ہو جائے یہ بہتر ہے اس سے کہ شعر سے پیٹ بھرے۔ حفص کی روایت میں ”بیمار ہو جائے“ کے الفاظ نہیں ہیں۔

۴۲: بَابُ مَا كُتِرَ مِنَ الشَّعْرِ

۳۷۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا حَفْصٌ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَأَنْ يَمْتَلِيءَ جَوْفُ الرَّجُلِ قَيْحًا حَتَّى يَرِيَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيءَ شَعْرًا إِلَّا أَنْ حَفْصًا لَمْ يَقُلْ بِرِيَهُ.

۳۷۶۰: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

۳۷۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ ثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ يُونُسَ

ابْنُ جُبَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَمْتَلِيءُ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتَّى يَرِيَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيءَ شِعْرًا.

فرمایا: تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہاں تک کہ وہ بیمار پڑ جائے، بہتر ہے اس سے کہ شعر سے بھرے۔

۳۷۶۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ مَاهَكَ عَنْ عَبْدِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَغْطَمَ النَّاسُ فِرْيَةً لَرَجُلٍ هَاجَى رَجُلًا فَهَجَا الْقَبِيلَةَ بِأَسْرَهَا وَ رَجُلٌ انْتَفَى مِنْ أَبِيهِ وَ زَنَى أُمَّهُ.

۳۷۶۱: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسولؐ نے فرمایا: لوگوں میں سب سے بڑا چھوٹا وہ شخص ہے جو کسی ایک شخص کی بجو کر تے کرتے پورے قبیلہ کی بجو کر دے (کہ ایک شخص کے برے ہونے سے پوری قوم تو بری نہیں ہوگئی) اور وہ شخص ہے جو اپنے والد سے اپنی نسب کی نفی کرے (اور کسی دوسرے کی طرف نسبت کرے) اور اپنی والدہ کے حق میں زنا کا اعتراف کرے (کیونکہ جب اپنے آپ کو اپنی والدہ کے شوہر کے علاوہ کسی اور کا بیٹا قرار دیا تو گویا اپنی ماں پر زنا کی تہمت لگائی)۔

باب: چوسر کھیلنا

۳۷۳: بَابُ اللَّعِبِ بِالنَّرْدِ

۳۷۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ وَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَنْدٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ.

۳۷۶۲: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چوسر کھیلے اُس نے اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نافرمانی کی۔

۳۷۶۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُلْقَمَةَ بِنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شَبِيرٌ فَكَأَنَّمَا عَمَسَ يَدَهُ فِي لَحْمِ خَنْزِيرٍ وَ دَمِهِ.

۳۷۶۳: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چوسر کھیلے گویا اُس نے اپنے ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون میں ڈبوئے۔

☆ خلاصہ الباب بہت سخت وعید سنائی ہے چوسر کھیلنے والوں کو اکثر علماء کرام کے نزدیک چوسر، گنچہ، شطرنج وغیرہ حرام ہیں یہ وہ کھیل ہیں جس کی وجہ سے نماز اور وقت ضائع ہو وہ مکروہ ہے اگر شرط لگا کر کھیلا تو جوا ہو گیا اور جوئے کی حرمت قرآن کریم میں وارد ہے۔ اسی طرح اس دور کا کھیل کرکٹ ہے جو قوم میں کینسر کی طرح سراپت کر گیا ہے اوقات نماز بھی ضائع ہوتے ہیں اور دوسرے دنیا کے کام بھی اسی کی نذر ہو جاتے ہیں۔

۴۴: بَابُ اللَّعِبِ بِالْحَمَامِ

باب: کبوتر بازی

۳۷۶۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ زُرَّارَةَ ثَنَا شُرَيْكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَظَرَ إِلَى إِنْسَانٍ يَتَّبِعُ طَائِرًا فَقَالَ: شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانًا.

۳۷۶۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص پرندہ کے پیچھے لگا ہوا ہے تو فرمایا: شیطان ہے جو شیطان کے پیچھے لگا ہوا ہے۔

۳۷۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا الْأَسْوَدُ ابْنُ عَمْرِو عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَتَّبِعُ شَيْطَانًا.

۳۷۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک شخص کبوتری کے پیچھے لگا ہوا ہے تو فرمایا: شیطان ہے جو شیطان کے پیچھے لگا ہوا ہے۔

۳۷۶۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَلِيمٍ الطَّائِفِيُّ ثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا وَرَاءَ حَمَامَةٍ فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانًا.

۳۷۶۶: حضرت عثمان سے بعینہ روایت مذکور ہے۔

۳۷۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ ثَنَا أَبُو سَاعِدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا يَتَّبِعُ حَمَامًا فَقَالَ شَيْطَانٌ يَتَّبِعُ شَيْطَانًا.

۳۷۶۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کبوتر کے پیچھے دیکھا تو فرمایا: شیطان ہے جو شیطان کے پیچھے لگا ہوا ہے۔

☆ خلاصۃ الباب: کبوتر بازی ایسی شے ہے کہ چھتوں پر چڑھ کر پرندہ کو اڑاتے ہیں لوگوں کے گھروں پر نظر پڑتی ہے اور اس پر متزادیہ کہ جوئے کے ساتھ اڑاتے ہیں۔ اسی لئے اس کو شیطان کہا ہے۔

۴۵: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْوَاحِدَةِ

باب: تنہائی کی کراہت

۳۷۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُكُمْ مَا فِي الْوَاحِدَةِ مَا سَارَ أَحَدٌ بِلَيْلٍ وَاحِدَةٍ.

۳۷۶۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہیں تنہائی کے نقصانات معلوم ہو جائیں تو کوئی رات میں تنہا نہ چلے۔

۴۶: بَابُ اِطْفَاءِ النَّارِ عِنْدَ الْمَبِيتِ

۳۷۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَسْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ.

۳۷۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو سَلَمَةَ ثنا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ فَحَدَّثَ النَّبِيُّ ﷺ بِشَأْنِهِمْ فَقَالَ إِنَّمَا هَذِهِ النَّارُ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَاطْفِئُوهَا عَنْكُمْ.

۳۷۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَانَا فَأَمَرَنَا أَنْ نَطْفِئَ سِرَاجَنَا

۴۷: بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّزُولِ عَلَى الطَّرِيقِ

۳۷۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَا هِشَامُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسْرِلُوا عَلَى جَوَادِ الطَّرِيقِ وَلَا تَقْضُوا عَلَيْهَا الْحَاجَاتِ.

۴۸: بَابُ رُكُوبِ ثَلَاثَةِ عَلَى دَابَّةٍ

۳۷۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَاصِمٍ ثَنَا مَوْرِقُ الْعَجَلِيُّ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تَلَقَّى بِنَا قَالَ بِي وَبِالْحَسَنِ أَوْ بِالْحُسَيْنِ قَالَ فَحَمَلْ أَحَدَنَا بِي يَدَيْهِ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ حَتَّى قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ.

پاپ: سوتے وقت آگ بجھا دینا

۳۷۶۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ (جلتی ہوئی) مت چھوڑا کرو۔

۳۷۷۰: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں ایک گھر والوں کا گھر جل گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ اس لیے سوتے وقت اسے بجھا دیا کرو۔

۳۷۷۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بہت سے امور کا حکم فرمایا اور بہت سے امور سے منع فرمایا۔ چنانچہ آپ نے ہمیں (سوتے وقت) چراغ گل کر دینے کا حکم فرمایا۔

پاپ: راستہ میں پڑاؤ ڈالنے کی ممانعت

۳۷۷۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: راستہ کے درمیان پڑاؤ مت ڈالا کرو (بلکہ راستہ سے ہٹ کر پڑاؤ ڈالنا چاہیے) اور نہ ہی راستہ میں قضاء حاجت (بول و براز) کیا کرو۔

پاپ: ایک جانور پر تین کی سواری

۳۷۷۳: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے تو ہم استقبال کرتے۔ ایک بار میں نے اور حضرت حسن اور حسین (رضی اللہ عنہم) نے استقبال کیا تو آپ ﷺ نے ہم میں سے ایک کو اپنے سامنے اور دوسرے کو اپنے پیچھے سوار کر لیا یہاں تک کہ ہم مدینہ پہنچے۔

۴۹: بَابُ تَتْرِيْبِ الْكِتَابِ

پاب: لکھ کر مٹی سے خشک کرنا

۳۷۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
اَنَّا بَقِيَّةُ اَنبَاءَنَا أَبُو اَحْمَدَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ
جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: تَرَبُّوْا صُحُفَكُمْ اَنْجَحَ
لَهَا: اِنَّ التُّرَابَ مُبَارَكٌ.

۳۷۷۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے خطوط مٹی
سے خشک کر لیا کرو یہ ان کے لیے زیادہ بہتر ہے کیونکہ
مٹی بابرکت ہے۔

۵۰: بَابُ لَا يَتَنَاجَى اِثْنَانِ دُونَ

پاب: تین آدمی ہوں تو دو (آپس

الثالث

میں) سرگوشی نہ کریں

۳۷۷۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبُو
مُعَاوِيَةَ وَ وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اِثْنَانِ
دُونَ صَاحِبِهِمَا فَاِنَّ ذَالِكَ يَحْزَنُهُ.

۳۷۷۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ
اَنْ يَتَنَاجَى اِثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ.

۳۷۷۵: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب
تم تین ہو تو دوسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں۔ اس
لیے کہ اس سے تیسرے کو رنج پہنچ سکتا ہے۔

۳۷۷۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے آدمی کو چھوڑ کر
دو کو سرگوشی سے منع فرمایا۔

☆ خلاصۃ الباب قرآن کریم میں بھی سرگوشی سے منع کیا گیا ہے فرمایا ہے کہ لوگ اکثر سرگوشیوں میں خیر اور بھلائی نہیں
البتہ صدقہ کرنے اور بھلائی کا حکم دینے اور لوگوں میں صلح کرانے میں سرگوشی اچھی اور بھلائی والی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
بہت شفیق مہربان ہیں اپنی امت پر کہ دو آدمیوں کی سرگوشی سے تیسرے کو رنج اور دکھ ہوگا اس لئے منع فرمایا۔

۵۱: بَابُ مَنْ كَانَ مَعَهُ سَهَامٌ

پاب: جس کے پاس تیر ہو تو اُسے

فَلْيَاخُذْ بِنَصَالِهَا

پیکان سے پکڑے

۳۷۷۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ
قُلْتُ لِعُمَرُو بْنِ دِينَارٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ مَرَّ
رَجُلٌ بِسَهَامٍ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ
اُمْسِكْ بِنَصَالِهَا قَالَ نَعَمْ.

۳۷۷۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا أَبُو اَسَامَةَ عَنْ بَرِيْدٍ

۳۷۷۷: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ ایک شخص مسجد میں تیر لیے گزرا۔ تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی نوک تھام لے (کہ کسی کو
لگ نہ جائے)۔ اُس نے عرض کیا: جی! اچھا۔

۳۷۷۸: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوْقِنَا وَمَعَهُ نَبْلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نَصَالِهَا بِكَفِّهِ أَنْ تُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِشَيْءٍ أَوْ فَلْيَقْبِضْ عَلَى نَصَالِهَا.

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی تیرے گھر یا ہمارے مسجد یا بازار سے گزرے تو اس کا پیکان تھام لے۔ مبادا کسی مسلمان کو لگ جائے یا فرمایا کہ اس کی نوک پکڑ لے۔

۵۲: بَابُ ثَوَابِ الْقُرْآنِ

پاب: قرآن کا ثواب

۳۷۷۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عُرْوَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَّةِ وَالَّذِي يَقْرُؤُهُ يَسْتَعْتِقُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌ لَهُ أَجْرَانِ اثْنَانِ

۳۷۷۹: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کا ماہر معزز اور نیک اپنی فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور قرآن کو انک انک کر پڑھے اور اسے پڑھنے میں دشواری ہو تو اس کو دوہرا اجر ملے گا۔

۳۷۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَانَ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ إِذَا دَخَلَ الْجَنَّةَ اقْرَأُوا صَعْدًا فَيَقْرَأُ وَيَصْعَدُ بِكُلِّ آيَةٍ دَرَجَةٌ حَتَّى يَقْرَأَ آخِرَ شَيْءٍ مَعَهُ.

۳۷۸۰: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (روز قیامت) صاحب قرآن کہا جائے گا کہ پڑھ اور چڑھ چنانچہ وہ پڑھتا جائے گا اور چڑھتا جائے گا۔ ہر آیت کے بدلہ ایک درجہ یہاں تک کہ آخری آیت جو اسے یاد ہے پڑھے۔

۳۷۸۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ بَشِيرِ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنِ ابْنِ بَرِيدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْعَلُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ فَيَقُولُ أَنَا الَّذِي أَسْهَرْتُ لَيْلَكَ وَأَظْلَمْتُ نَهَارَكَ.

۳۷۸۱: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روز قیامت قرآن کریم تجھے ماندے شخص کی طرح آئے گا اور کہے گا: میں ہوں جس نے تجھے رات جگایا (قرآن پڑھنے یا سننے میں مصروف رہا) اور دن بھر پیا سارہا۔

۳۷۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلَفَاتٍ عَظَامٍ سِمَانٍ؟

۳۷۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کو یہ پسند ہے کہ گھر جائے تو اسے اپنے گھر میں تین گاہن موٹی عمدہ اونٹیاں ملیں؟ ہم نے عرض کیا: جی پسند ہے۔ فرمایا: تین آیات جو تم میں سے کوئی نماز میں

قُلْنَا نَعْمَ قَالَ ثَلَاثٌ آيَاتٍ يَقْرَأُوهُنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خِلْفَاتِ سَمَانٍ عَظَامٍ۔
 پڑھے اس کے حق میں تین گاہن، موتی، عمدہ اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔

۳۷۸۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ الْقُرْآنِ مِثْلُ الْأَيْلِ الْمُقْلَةِ إِنْ تَعَاهَدَهَا صَاحِبُهَا يُعْقِلُهَا أَمْسَكُهَا عَلَيْهِ وَإِنْ أَطْلَقَ عُقْلَهَا ذَهَبَتْ۔
 ۳۷۸۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کی مثال اُس اونٹ کی سی ہے جس کا گھٹنا بندھا ہوا ہو کہ اگر اس کا مالک اسے باندھے رکھے تو رکاب رہتا ہے اور اگر کھول دے تو چلا جاتا ہے۔

۳۷۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي شَطْرَيْنِ فَنِصْفُهَا لِي وَنِصْفُهَا لِعَبْدِي مَا سَأَلَ قَالَ فَقَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ أَوْ يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَمْدُنِي عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ ﴿الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ فَيَقُولُ: ائْتَنِي عَلَى عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ يَقُولُ: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ فَيَقُولُ اللَّهُ مَجْدُنِي عَبْدِي فَهَذَا لِي وَهَذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ يَعْنِي فَهَذِهِ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ وَآخِرُ السُّورَةِ لِعَبْدِي يَقُولُ الْعَبْدُ: ﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَهَذَا لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ۔
 ۳۷۸۴: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کر دی۔ لہذا آدمی میرے لیے ہے اور آدھی میرے بندے کیلئے ہے اور میرا بندہ جو مانگے اسے ملے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پڑھو! بندہ کہتا ہے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ تو اللہ عز و جل فرماتے ہیں: میرے بندہ نے میری حمد بیان کی اور میرا بندہ جو مانگے اسے ملے گا (دنیا میں ورنہ آخرت میں) پھر بندہ کہتا: ﴿الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندہ نے میری ثناء بیان کی اور میرا بندہ جو مانگے اُسے ملے گا۔ بندہ کہتا ہے: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: میرے بندہ نے میری بزرگی بیان کی۔ یہاں تک کا حصہ میرا تھا اور آئندہ آیت میرے اور بندہ کے درمیان مشترک ہے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ یہ آیت

ہے جو میرے اور بندہ کے درمیان مشترک ہے اور میرا بندہ جو مانگے اُسے ملے گا اور سورہ کا آخری حصہ میرے بندے کیلئے ہے۔ بندہ کہتا ہے: ﴿إِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ یہ میرے بندے کیلئے ہے اور میرا بندہ نے جو مانگا اُسے ملے گا۔

۳۷۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُذْرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا أُعْلِمُكَ أَكْثَرَ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ أُخْرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ؟

۳۷۸۵: حضرت ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: میں مسجد سے باہر نکلنے سے قبل قرآن کریم کی عظیم ترین سورت نہ سکھاؤں؟ فرماتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکلنے لگے تو میں نے یاد دہانی کرا دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ یہی سب مثنائی اور قرآن عظیم ہے جو عطا ہوا۔

۳۷۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبَّاسِ الْجُشَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ سُورَةَ فِي الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ لِصَاحِبِهَا حَتَّى غُفِرَ لَهُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ.

۳۷۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم میں ایک سورۃ تیس آیتوں کی ہے۔ اس نے اپنے پڑھنے والے (اور سمجھ کر عمل کرنے والے) کی سفارش کی حتیٰ کہ اس کی بخشش کر دی گئی۔ تبارک الذی.....

۳۷۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَالِدٍ ابْنُ مُخَلَّدٍ ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنِي سَهْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ.

۳۷۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۳۷۸۸: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ تَعْدِلُ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ.

۳۷۸۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۳۷۸۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُ أَحَدٌ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ تَعْدِلُ ثَلَاثُ الْقُرْآنِ.

۳۷۸۹: حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللَّهُ أَحَدٌ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۳۷۹۰: بعض نسخوں میں اس کی جگہ ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ ہے۔ (مترجم)

☆ خلاصۃ الباب ☆ سبحان اللہ! قرآن کریم کی تلاوت کا اتنا بڑا ثواب قیامت کے دن ملے گا آج کل قراءت کی تعلیم کو معاذ اللہ فضول خیال کیا جاتا ہے جو مسلمانوں کے لئے بلکہ تمام انسانیت کے لئے بہت بڑی دولت سے کم نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگوں کو اللہ کے فضل و رحمت پر خوش ہونا چاہئے۔ یہ قرآن ساری دولتوں سے بڑھ کر دولت ہے۔ حدیث ۳۷۸۲: مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ فاتحہ کی سات آیات میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء ہے اور بندہ کی طرف سے باری تعالیٰ کی جناب میں درخواست ہے اسی واسطے اس سورۃ کا ایک نام تعلیم المسئلہ بھی ہے جس کے معنی ہیں ”سوال کی تعلیم“ چنانچہ سورۃ فاتحہ میں غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ ساری کی ساری ایک عاجزانہ درخواست ہے جو بندہ اپنے مولیٰ کے سامنے پیش کر رہا ہے یہاں اس کی حمد و ثناء بجالاتا ہے اسی کے لائق ہر خوبی ہونے کا اعلان کرتا ہے۔ اس کے خالق و مالک اور ساری کائنات کا پروردگار رحمان و رحیم اور مالک روز جزا ہونے کا اقرار کرتا ہے اور پھر اپنی بندگی اور بے چارگی کا اعتراف کر کے اس سے سیدھی راہ پر قائم رہنے کی توفیق مانگتا ہے۔ یہ حدیث احناف کے مذہب کی تائید کرتی ہے کہ بسم اللہ فاتحہ کا جزو نہیں ہے۔ حدیث ۳۷۸۵: جمہور مفسرین کے نزدیک ولقد اتینا سبعا من المثانی سے مراد سورۃ فاتحہ ہے۔ سبع مثانی سے مراد فاتحہ ہے اس کو سبع مثانی اس لئے کہتے ہیں کہ ہر نماز میں مکرر (بار بار) پڑھی جاتی ہے اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ یہ سورت دو بار اترتی پہلے مکہ مکرمہ میں پھر مدینہ طیبہ میں عبد اللہ بن مسعود عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کی روایت میں یہ ہے کہ سبع مثانی سے وہ سبع طوال مراد ہیں یعنی سات لمبی سورتیں مراد ہیں سورۃ بقرہ سے سورۃ اعراف تک چھ سورتیں ہیں اور ساتویں سورت کے بارے میں دو قول ہیں بعض کہتے ہیں کہ سورۃ انفال اور سورۃ توبہ مل کر ایک سورت ہے اور اس وجہ سے درمیان میں بسم اللہ نہیں لکھی گئی اور یہ دونوں سورتوں کا مجموعہ طوال کی ساتویں سورت ہے اور بعض علماء کہتے ہیں کہ سبع طوال کی ساتویں سورت سورۃ یونس ہے اور ان سورتوں کو مثانی اس لئے کہتے ہیں کہ ان سورتوں میں فرائض و حدود اور احکام اور امثال عبرت کو مکرر بیان کیا گیا ہے۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بڑا فضل کیا کہ یہ ساتویں مثانی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی پیغمبر کو یہ سورتیں عطا نہیں ہوئیں۔ یہ خلاصہ اس کا جو تفسیر ابن کثیر ص ۵۵۷ ج ۲ میں بیان ہوا ہے۔

۵۳: بَابُ فَضْلِ الذِّكْرِ

پاب: یا واللہ کی فضیلت

۳۷۹۰: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ ابْنُ كَسْبٍ قُتْنَا الْمَغْبِرَةُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ مَوْلَى ابْنِ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَخْرِيَّةٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا أَنْتُمْ كُمْ بِخَيْرٍ أَعْمَالِكُمْ وَأَرْضَاهَا عِنْدَ مَلِكِكُمْ وَأَرْفَعَهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ

۳۷۹۰: حضرت ابو الدرداءؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارا سب سے بہتر عمل نہ بتاؤں جو تمہارے اعمال میں سب سے زیادہ تمہارے مالک کی رضا کا باعث ہو اور سب سے زیادہ تمہارے درجات بلند کرنے والا ہے اور تمہارے لیے سونا

وَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ اَعْطَاءِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ وَ مِنْ اَنْ تَلْقَوْا
عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَهُمْ وَ يَضْرِبُوْا اَعْنَاقَكُمْ؟

قَالُوْا وَ مَا ذَا لِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَ سَلَّمَ قَالَ ذِكْرُ اللّٰهِ.

وَ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا
عَمِلَ اَمْرُوْهُ بِعَمَلٍ اَنْجٰى لَهٗ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ " مِنْ
ذِكْرِ اللّٰهِ "

۳۷۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ
عَمَّارِ بْنِ زُرَيْقٍ عَنْ أَبِي اسْحَقٍ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيدٍ يَشْهَدَانِ بِهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا يَذْكُرُونَ اللّٰهَ فِيْهِ إِلَّا حَفَّتْهُمُ
الْمَلَائِكَةُ وَ تَغَشَّتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ تَنَزَّلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَ
ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ.

۳۷۹۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنِ
الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ يَقُولُ أَنَا
مَعَ عَبْدِي إِذَا هُوَ ذَكَرَ وَ تَحَرَّكَتْ بِي شَفَاتَاهُ.

۳۷۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ أَخْبَرَنِي
مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ
شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَنْبِئْنِي مِنْهَا بِشَيْءٍ
أَتَشَبَّثُ بِهِ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ
عَزَّ وَ جَلَّ.

چاندی خرچ (صدقہ) کرنے سے بھی بہتر ہے اور اس
سے بھی بہتر ہے کہ تم دشمن کا سامنا کرو تو اس کی گردنیں
اڑاؤ اور وہ تمہاری گردنیں اڑائیں (اور تمہیں شہید
کریں)۔ صحابہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایسا
عمل کونسا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ کی یاد اور معاذ بن
جبلؓ نے فرمایا کہ انسان کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو یادِ الہی
سے بھی زیادہ عذابِ الہی سے نجات کا باعث ہو۔

۳۷۹۱: حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابو سعیدؓ دونوں
گواہی دیتے ہیں کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: جو قوم بھی کسی
مجلس میں یادِ الہی میں مشغول ہو۔ فرشتے اُسے گھیر لیتے
ہیں رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ (تسلی
اور طمانیت قلب) اترتی ہے اور اللہ اپنے پاس والے
(مقرب) فرشتوں میں اُن کا تذکرہ فرماتا ہے۔

۳۷۹۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں
اپنے بندہ کے ساتھ ہی ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتے اور
میرے (نام یا احکام) کیلئے اسکے ہونٹ حرکت کریں۔

۳۷۹۳: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں
عرض کیا: اسلام کے قاعدے (اعمالِ خیر) میرے لیے تو
بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔ آپؐ ان میں سے کوئی ایسی چیز
مجھے بتا دیجئے کہ میں اس کا اہتمام و التزام کر لوں۔ فرمایا:
تمہاری زبان مسلسل یادِ الہی سے تر رہے۔

☆ خلاصہ الباب یعنی دل و زبان سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا اصل ذکر تو اللہ تعالیٰ کے حکم کی بجا آوری ہے اور منہیات سے
اجتناب کرنا پھر زبان سے اللہ کا ذکر کرنا۔ صوفیہ فرماتے ہیں کہ ذکر قلبی سب سے ارفع و اعلیٰ ہے۔ یہی ذکر قلبی دوسری
تمام عبادتوں سے افضل ہے کیونکہ دوسری عبادتیں (صدقہ و جہاد وغیرہ) ہاتھ پاؤں سے ہوتی ہیں اور یہ ذکر دل سے

ہوتا ہے اور دل تمام اعضاء سے اشرف ہے یہی ذکر جہاد اکبر ہے۔ لیکن ذکر کے باب میں یہ بات ملحوظ رہے کہ جہاں پر ذکر جہراً حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے وہاں جہری ہوگا جہاں سرّاً ہے وہاں سری ذکر ہوگا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر آیت اور عاجزی سے کرنے کا ارشاد فرمایا ہے سورہ اعراف کی آیت ۲۰۵ میں غور کرنا چاہئے لیکن کچھ ناواقف لوگ زور زور سے پتیکر پر یہ ذکر کرتے ہیں یہ طریقہ سنت خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔ یہ صاف بات ہے کہ جو عمل منہاج نبوت کے خلاف ہوگا وہ مقبول نہیں ہوتا بلکہ مردود ہوتا ہے۔ (علوی)

مذکورہ حدیث باب میں ایک بدو (دیہاتی) نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی پوچھا تھا کہ ”میرے لیے تو اعمال خیر بہت زیادہ ہو گئے“ اس سے کچھ نا سمجھ حضرات یہ اعتراض کر بیٹھتے ہیں کہ مولانا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اور اُس وقت جس وقت ابھی احکام مکمل نہیں اترے تھے ایک شخص حاضر ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ رہا ہے کہ میرے لیے تو اعمال خیر بہت زیادہ ہو گئے۔ یعنی اُن پہ عمل کرنا میرے لیے ممکن نہیں تو ہم جیسے عامی و گنہگار سے مولانا آپ تقاضا کرتے ہیں کہ سنت کی مکمل پیروی کریں۔

یہ تصور اپنے ذہن میں بٹھالنے کی دو وجوہات ہیں: ایک تو احادیث کا سرسری نظر سے مطالعہ کرنا اور دوسرا خود ہی صرف ایک ہی حدیث یا آیت کو تختہ مشق بنا لینا اور اُس سے کوئی نتیجہ اخذ کر لینا۔ چاہے دانستہ ہو یا نادانستہ۔ ارے بھائی! اگر بنظر غائر حدیث کا مطالعہ کریں تو واضح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ کچھ لوگوں کی طبیعت میں عجلت پسندی ہوتی ہے اور چونکہ صحابہؓ کے سامنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی بذات خود موجود رہتی تھی اس لیے اُن کی خواہش ہوتی تھی کہ جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوں کوئی ایسی بات معلوم کریں جس سے یہ بشارت حاصل ہو جائے کہ جنت قریب ہی انتظار میں کھڑی ہے۔ اس کے علاوہ اُن کے سوالات سے ایک فائدہ اور حاصل ہو گیا کہ ہمیں اپنے اعمال خیر کرنے میں سہولت ہو گئی۔ ایسی احادیث کو اپنے مقصد کے لیے ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہیے اور یہ نہیں سمجھ لینا چاہیے کہ دیگر اعمال مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد اور دنیاوی اعمال مثلاً ایمان داری سے تجارت، لوگوں اور قرابت داروں کے ساتھ لین دین وغیرہ میں چاہے سستی ہو جائے بس دل مسلسل اللہ اللہ کرتا رہے تو بخشش پکی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (حافظ)

۵۴: باب فضل لا الہ الا اللہ کی فضیلت

۵۴: باب فَضْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۳۷۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْأَعْرَابِيِّ مُسْلِمٍ أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا

۳۷۹۴: حضرت ابو ہریرہؓ اور ابو سعیدؓ دونوں شہادت دیتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب بندہ کہتا ہے: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے سچ کہا۔ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں

قَالَ الْعَبْدُ :

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ“

اور میں سب سے بڑا ہوں اور جب بندہ کہتا ہے: ”لا

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ“ تو ارشاد ہوتا ہے: میرے بندے

نے سچ کہا۔ تنہا میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور جب

بندہ کہتا ہے: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ“ تو

ارشاد ہوتا ہے: میرے بندے نے سچ کہا۔ میرے

علاوہ کوئی معبود نہیں اور میرا کوئی شریک نہیں اور جب

بندہ کہتا ہے: ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

الْحَمْدُ“ تو ارشاد ہوتا ہے: میرے بندے نے سچ

کہا۔ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ میرے لیے ہی ہے

شاہی اور میرے لیے ہی ہیں تمام (خوہیاں اور

تعریفیں) اور جب بندہ کہتا ہے ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا

حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ تو ارشاد ہوتا ہے: میرے

بندہ نے سچ کہا۔ میرے علاوہ کوئی معبود نہیں اور

گناہوں تکلیفوں سے بچنا اور نیک اعمال کی قوت مجھ

قَالَ صَدَقَ عَبْدِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا

قَالَ الْعَبْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ قَالَ صَدَقَ عَبْدِي لَا إِلَهَ

إِلَّا أَنَا وَحْدِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ

صَدَقَ عَبْدِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَلَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ لَا

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ :

قَالَ صَدَقَ عَبْدِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لِي الْمُلْكُ وَ

لِيَ الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا

بِاللَّهِ قَالَ صَدَقَ عَبْدِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

إِلَّا بِي“

قَالَ أَبُو اسْحَقَ ثُمَّ قَالَ الْأَعْرُشِيُّ لَمْ أَفْهَمْ قَالَ

فَقُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ مَا قَالَ فَقَالَ مِنْ رُزْقِهِنَّ عِنْدَ مَوْتِهِ لَمْ

تَمَسَّهُ النَّارُ.

ہی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ راوی ابو اسحق کہتے ہیں کہ میرے استاذ ابو جعفر نے اس کے بعد کچھ کہا جو میں سمجھ نہ سکا تو میں

نے ابو جعفر سے پوچھا کہ کیا کہا؟ فرمایا: جسے موت کے وقت یہ کلمات نصیب ہو جائیں اُسے نار دوزخ نہیں چھوئے

گی۔

۳۷۹۵: حضرت سعد المریہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ

کے انتقال کے بعد عمرؓ، طلحہؓ کے پاس سے گزرے تو

فرمایا: تمہیں کیا ہوا رنجیدہ کیوں ہو؟ کیا تمہیں اپنے چچا

زاد بھائی کی امارت اچھی نہیں لگتی؟ جواب دیا یہ بات

نہیں ہے بلکہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا: مجھے

ایک کلمہ معلوم ہے جو بھی موت کے وقت وہ کلمہ کہے گا وہ

کلمہ اس کے نامہ اعمال کو روشن کر دے گا اور موت کے

وقت اس کی کلمہ کی خوشبو (اور اس کی وجہ سے راحت)

اس کے جسم اور روح دونوں کو محسوس ہوگی پھر میں آپؐ

۳۷۹۵: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا مُحَمَّدٌ

بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ سَعْدِ الْمُرِّيَّةِ

قَالَتْ مَرَّ عُمَرُ بِطَلْحَةَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ كُنَيْتَا أَسَاتِكَ امْرَأَةُ ابْنِ أَمِيكَ قَالَ

لَا وَلَكِنْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ الْبَنِيُّ لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَا يَقُولُهَا أَحَدٌ عِنْدَ مَوْتِهِ إِلَّا

كَانَتْ نُورًا لِصَحِيفَتِهِ وَإِنْ جَسَدَهُ وَرُوحَهُ لَيَجِدَ أَنَّ

لَهَا رَوْحًا عِنْدَ الْمَوْتِ فَلَمْ أَسْأَلْهُ حَتَّى تُوَفِّي قَالَ أَنَا

أَعْلَمُهَا هِيَ الَّتِي أَرَادَ عَمَّةُ عَلَيْهَا وَلَوْ عَلِمَ أَنَّ شَيْئًا أَنْجَى سَعَهُ وَهَ كَلِمَةً دَرِيافَتٌ نَحْرُكَ سَاكَ أَفْ اس دُنْيَا سَعَهُ تَشْرِيفُ لَعَكُ - عَمْرُ نَعَفَرَمَا: مَجْهَعَهُ كَلِمَةً مَعْلُومٌ هُيْ

وہ کلمہ وہی ہے جو آپؐ نے اپنے چچا سے (کہلوانا) چاہا تھا اور اگر آپؐ کو معلوم ہوتا کہ کوئی چیز اس کلمہ سے بھی زیادہ آپؐ کے چچا کے لیے باعثِ نجات ہے تو ان کے سامنے وہی رکھ دیتے۔

۳۷۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانَ الْوَاسِطِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يُونُسَ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَلَالٍ عَنْ هِصَّانِ بْنِ الْكَاهِلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ تَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْجِعُ ذَلِكَ إِلَى قَلْبٍ مُؤَقِّنٍ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهَا.

۳۷۹۶: حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نفس کو بھی موت اس حال میں آئے کہ وہ اس بات کی شہادت دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں (صلی اللہ علیہ وسلم) اور یہ گواہی دل کے یقین سے ہو تو اللہ اس کی بخشش فرمادیں گے۔

۳۷۹۷: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَا يَسْبِقُهَا عَمَلٌ وَلَا تَتْرُكُ ذَنْبًا.

۳۷۹۷: حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لا الہ الا اللہ سے کوئی عمل بڑھ نہیں سکتا اور یہ کسی گناہ کو (باقی) نہیں رہنے دیتا۔

۳۷۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَيْدٍ ابْنُ الْحُبَابِ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ أَخْبَرَنِي سُمَيُّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ عِزُّ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِئَةٌ حَسَنَةٍ وَمُحِي عَنْهُ مِائَةٌ سَيِّئَةٍ وَ كُنَّ لَهُ حِزْرًا مِنَ الشَّيْطَانِ سَائِرَ يَوْمِهِ إِلَى اللَّيْلِ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلِ مِمَّا أَتَى بِهِ إِلَّا مَنْ قَالَ أَكْثَرَ.

۳۷۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جو دن میں سو بار لا الہ الا اللہ..... کہے اُسے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور اس کے لیے سونکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے سو گناہ مٹا دیے جائیں گے اور یہ کلمات اس کے لیے تمام دن رات تک شیطان سے حفاظت کا ذریعہ بنتے ہیں اور کوئی بھی اس سے بہتر عمل نہیں کرتا الا یہ کہ کوئی شخص یہ کلمات سو سے بھی زیادہ مرتبہ کہے۔

۳۷۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا عِيسَى الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ فِي ذُبُرِ صَلَاةِ الْعَدَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مِائَةَ مَرَّةٍ لَا شَرِيكَ لَهُ

۳۷۹۹: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز فجر کے بعد یہ کلمات پڑھے: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ كَعَتَاقٍ رَقِيبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ“ اُسے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ علیحدہ علیحدہ کلمہ تجید کو پڑھیں یا پورا کلمہ اس طرح پڑھیں: لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملك وله الحمد وهو على كل شى قدیر لا اله الا الله والله اکبر ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظيم۔

پاب: اللہ کی حمد و ثناء کرنے والوں کی

۵۵: باب فضل

فضیلت

الْحَامِدِينَ

۳۸۰۰: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: افضل ترین ذکر لا اله الا الله ہے اور افضل ترین دعا: الْحَمْدُ لِلّٰهِ ہے۔

۳۸۰۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ابِرْهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا مُوسَى بْنُ ابِرْهِيمَ ابْنِ كَثِيرٍ بِسْ بَشِيرِ بْنِ الْفَاكِهَةِ قَالَ سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خُرَّاسٍ بْنَ عَمِّ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ.

۳۸۰۱: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا: ایک اللہ کے بندے نے کہا: یا رب..... ”اے اللہ! آپ ہی کے لیے تمام تعریفیں۔ جو آپ بزرگ ذات اور عظیم سلطنت کے شایان شان ہے“ تو فرشتوں (کرانہ کاتین) کو دُشواری ہوئی اور انہیں سمجھ نہ آیا کہ اس کا ثواب کیسے لکھیں۔ چنانچہ دونوں آسمان کی طرف چڑھے اور عرض کیا: اے ہمارے پروردگار! آپ کے بندے نے ایک بات کہی ہے، ہمیں سمجھ نہیں آیا کہ اس کا ثواب کیسے لکھیں؟ اللہ عزوجل باوجودیکہ اپنے بندہ کی اس بات سے واقف ہے پوچھا: انہوں نے کیا کہا؟ انہوں نے عرض کیا کہ اے پروردگار! اس نے کہا: یا رب..... تو اللہ عزوجل نے ان دونوں فرشتوں سے فرمایا کہ میرے

۳۸۰۱: حَدَّثَنَا ابِرْهِيمُ الْمُنْذِرُ الْجَزَامِيُّ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ بَشِيرٍ مَوْلَى الْعُمَرِيِّينَ قَالَ سَمِعْتُ قَدَامَةَ بْنَ ابِرْهِيمَ الْجُمَحِيَّ يُحَدِّثُ أَنَّهُ كَانَ يَخْتَلِفُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا وَهُوَ غُلَامٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعْطَفَرَانِ قَالَ فَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ أَنَّ عَهْدًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ قَالَ يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالٍ وَجْهِكَ وَلِعَظِيمِ سُلْطَانِكَ فَعَضَلْتُ بِالْمَلَكَيْنِ فَلَمْ يَذَرَا. يَا كَيْفَ يَكْتَبَانِهَا فَضَعِدَا إِلَى السَّمَاءِ وَقَالَ يَا رَبَّنَا إِنَّ عَبْدَكَ قَدْ قَالَ مَقَالَةً لَا نَذَرِي كَيْفَ نَكْتُبُهَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا قَالَ عَبْدُهُ مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ قَالَ يَا رَبِّ إِنَّهُ قَالَ يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالٍ وَجْهِكَ وَعَظِيمِ سُلْطَانِكَ فَقَالَ اللَّهُ

عَزَّ وَجَلَّ لَهُمَا اُكْتُبَهَا كَمَا قَالَ عَبْدِي حَتَّى يَلْقَانِي فَاجْزِيَهُ بِهَا۔
بندے کا یہی کلمہ لکھ دو۔ جب وہ مجھے ملے گا تو میں خود اس کا اُس کو اجر دوں گا۔

۳۸۰۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا رَجُلٌ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ ذَٰلَ الَّذِي قَالَ هَٰذَا؟ قَالَ الرَّجُلُ أَنَا وَمَا أَرَدْتُ إِلَّا الْخَيْرَ فَقَالَ لَقَدْ فُتِحَتْ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَمَا نَهْنَهَهَا شَيْءٌ دُونَ الْعَرْشِ۔

۳۸۰۲: حضرت وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیؐ کے ساتھ نماز ادا کی۔ ایک مرد نے کہا: الحمد..... جب رسول اللہؐ نماز ادا کر چکے تو فرمایا: یہ حمد کس نے کی؟ اُس مرد نے عرض کیا: میں نے اور میرا خیر اور بھلائی کا ہی ارادہ تھا۔ فرمایا: اس (کلمہ) حمد کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اور عرش سے نیچے کوئی چیز بھی اسے روک نہ سکی۔

۳۸۰۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقِيُّ أَبُو مَرْوَانَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَى مَا يُحِبُّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ وَإِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ۔

۳۸۰۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی پسندیدہ چیز (یا بات) دیکھتے تو ارشاد فرماتے: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ اور جب ناپسندیدہ چیز دیکھتے تو فرماتے: الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ۔

۳۸۰۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ غُبَيْلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ رَبِّ اغْوُذْ بِكَ مِنْ خَالِ أَهْلِ النَّارِ۔

۳۸۰۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: کرتے تھے: ”ہر حال میں اللہ ہی کے لیے تعریف (اور شکر) ہے۔ اے میرے پروردگار! میں اہل دوزخ کی حالت سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

۳۸۰۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ شَيْبِ بْنِ شَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ إِلَّا كَانَ الَّذِي أَعْطَاهُ أَفْضَلَ مِمَّا أَخَذَ۔

۳۸۰۵: حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی بندہ پر نعمت فرمائیں اور وہ نعمت پر الحمد للہ کہے تو اس بندہ نے جو دیا وہ بہتر ہے اس سے جو اُس نے لیا۔

☆ خلاصۃ الباب اللہ تعالیٰ حمد سے خوش ہوتے ہیں اس کو افضل ترین دعا قرار دیا ہے۔

۳۸۰۲: سبحان اللہ رب ذو الجلال اپنی حمد سے کتنے خوش ہوتے ہیں اور یہ کلمات عرش تک جا پہنچتے ہیں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے۔

۵۶: بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ

باب: سبحان اللہ کہنے کی فضیلت

۳۸۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ.

۳۸۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمے زبان پر ہلکے ترازو میں بھاری اور رحمن کے پسندیدہ ہیں: سُبْحَانَ اللَّهِ وَ بِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ.

۳۸۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَفَّانُ ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سِنَانٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُوْدَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يُغْرَسُ غَرْسًا فَقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا الَّذِي تُغْرَسُ؟ فَقُلْتُ غَرْسًا لِي قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى غَرْسٍ خَيْرٍ لَكَ مِنْ هَذَا؟

۳۸۰۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ درخت لگا رہے تھے۔ قریب سے نبیؐ کا گذر ہوا تو فرمایا: ابو ہریرہ! کیا پورے ہو؟ میں نے عرض کیا: درخت لگا رہا ہوں۔ فرمایا: اس سے بہتر درخت تمہیں نہ بتاؤں؟ عرض کیا: ضرور! اے اللہ کے رسول۔ فرمایا: کہو: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ (ان میں سے) ہر کلمہ کے بدلہ جنت میں تمہارے لیے ایک درخت لگے گا۔

قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ يُغْرَسُ لَكَ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

۳۸۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثنا مُسْعَبُ بْنُ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي رَشْدِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ مَرَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ صَلَّى الْغَدَاةَ أَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْغَدَاةَ وَهِيَ تَذْكُرُ اللَّهُ فَرَجَعَ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ أَوْ قَالَ انْتَصَفَ وَهِيَ كَذَلِكَ فَقَالَ لَقَدْ قُلْتَ مِنْذُ قُمْتُ عَنْكَ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ ثَلَاثٌ مَرَّاتٍ وَهِيَ أَكْثَرُ وَ أَرْجَعُ أَوْ أَوْزَانُ مِمَّا قُلْتَ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خُلُقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضًا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةً عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ.

۳۸۰۸: حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صبح کی نماز کے وقت یا صبح کی نماز کے بعد ان کے پاس سے گزرے۔ یہ ذکر اللہ میں مشغول تھیں۔ جب دن چڑھ گیا یا دوپہر ہو گئی تو آپؐ واپس تشریف لائے۔ یہ اسی حالت میں (ذکر اللہ میں) مشغول تھیں۔ فرمایا: تمہارے پاس سے جانے کے بعد میں نے یہ چار کلمات تین بار کہے۔ وہ تمہارے ذکر سے بڑھ کر اور زنی اور بھاری ہیں: ”سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ۔“

۳۸۰۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي مُوسَى الطَّحَّانِ عَنْ عَوْنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ أَوْ عَنْ أَخِيهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ

۳۸۰۹: حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: جو تم اللہ کی بزرگی کا ذکر کرتے ہو مثلاً: سبحان اللہ... الحمد للہ۔ یہ کلمات اللہ کے عرش کے گرد چکر لگاتے ہیں اور

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا تَذْكُرُونَ مِنْ جَلَالِ اللَّهِ التَّسْبِيحُ وَالتَّحْلِيلُ وَالتَّحْمِيدُ يَنْعَطِفُنْ حَوْلَ الْعَرْشِ لَهُنَّ دَوَاتِي كَدَوِي أَحَدُكُمْ أَنْ يَكُونَ لَهُ (أَوْ لَا يَزَالُ لَهُ) مَنْ يَذْكُرُ بِهِ.

۳۸۱۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا أَبُو يَحْيَى زَكَرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ حَدَّثَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ ابْنِ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ أَتَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذُلِّي عَلَى عَمَلٍ فَإِنِّي قَدْ كَبِرْتُ وَضَعُفْتُ وَبَذَلْتُ فَقَالَ كَبِرَى اللَّهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَ أَحْمَدِي اللَّهُ مِائَةَ مَرَّةٍ وَ سَبِّحِي اللَّهَ مِائَةَ مَرَّةٍ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ فَرَسٍ مُلْجَمٍ مُسْرَجٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ بَدَنَةٍ وَ خَيْرٌ مِنْ مِائَةِ رَقَبَةٍ.

۳۸۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَرَ خَفْصُ بْنُ عَمْرٍو ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سُمْرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَرْبَعٌ يَدْبُتُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

۳۸۱۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْوَشَّاءُ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سَمِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَيْدِ الْبَحْرِ.

۳۸۱۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْكَ بِسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ

شہد کی کھيوں کی طرح جھنھناتے ہیں۔ اپنے کہنے والے کا ذکر (اللہ کی بارگاہ میں) کرتے ہیں۔ کیا تم میں کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ ہمیشہ (اللہ کی بارگاہ میں) اسکا ذکر کرنے رہے (تو اسے چاہیے کہ ان کلمات پر دوام اختیار کرے)۔

۳۸۱۰: ام ہانی فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی عمل بتائیے کیونکہ میں عمر رسیدہ نا توان اور بھاری بدن والی ہو گئی ہوں (مشقت والی عبادت دشوار ہو گئی ہے) فرمایا: سو بار اللہ اکبر کہا کرو اور سو بار الحمد للہ کہا کرو اور سو بار سبحان اللہ کہا کرو۔ یہ تمہارے لیے راہ الہی میں سو گھوڑے زین اور لگام کے ساتھ دینے سے بہتر ہیں اور سو اونٹوں سے بہتر ہیں سو غلام آزاد کرنے سے بہتر ہیں۔

۳۸۱۱: حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار کلمات تمام کاموں سے افضل ہیں جو بھی پہلے کہہ لو کچھ حرج نہیں۔ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ.

۳۸۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سو بار کہے اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں اگر سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں۔

۳۸۱۳: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کا اہتمام کیا کرو کیونکہ یہ گناہوں کو ایسے جھاڑ

اَكْبَرُ فَاِنَّهَا يَغْنَبُ يَحْطُطْنَ الْخَطَايَا كَمَا تَحْطُ الشَّجَرَةُ وَ دیتے ہیں جیسے درخت اپنے (سوکھے) پتے جھاڑ دیتا رہتا ہے۔

☆ خلاصۃ الباب ۳۸۰۶: اتنے آسان کلمات کو ہر وقت ورد زبان رکھنا چاہئے۔ امام بخاری نے اپنی جامع صحیح بخاری کو انہی کلمات پر ختم فرمایا ہے۔ ۳۸۱۳: گناہوں کے بخشے کا بہت آسان طریقہ سبحان اللہ اور الحمد للہ ہے۔ لیکن اذکار سے صفائے بخشے جاتے ہیں کبیرہ گناہ توبہ واستغفار کے بغیر معاف نہیں ہوتے۔

باب: اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرنا

۵۷: بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ

۳۸۱۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم شمار کرتے تھے رسول اللہ ﷺ مجلس میں سو بار فرماتے: رب اغفر لی.... الرحیم۔ ”اے میرے پروردگار! میری بخشش فرما اور توبہ قبول فرما۔ بلاشبہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔“

۳۸۱۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَالْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعْمَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْفَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ مِائَةَ مَرَّةٍ.

۳۸۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں دن میں سو مرتبہ۔

۳۸۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَآتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ

۳۸۱۶: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اللہ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں دن میں ستر مرتبہ۔

۳۸۱۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُغِيرَةَ ابْنِ أَبِي الْحَرِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَا أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَآتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةٍ.

۳۸۱۷: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنے اہل خانہ سے بات کرنے میں میری زبان بے قابو تھی لیکن اہل خانہ سے بڑھ کر کسی اور کی طرف تجاوز نہ کرتی تھی (کہ ان کے والدین یا کسی اور رشتہ دار کے متعلق کچھ دوں البتہ ان کے متعلق کوئی سخت ست کلمہ زبان سے نکل جاتا تھا) میں نے نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ

۳۸۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُغِيرَةَ ابْنِ أَبِي الْحَرِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةَ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ كَانَ فِي لِسَانِي ذَرْبٌ عَلَى أَهْلِي وَكَانَ لَا يَغْدُوهُمْ إِلَى غَيْرِهِمْ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ آيْنَ أَنْتَ مِنْ

الاستغفار؟

کیا تو فرمایا: تم استغفار کیوں نہیں کرتے۔

تَسْتَغْفِرُوا اللَّهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً.

روزانہ ستر مرتبہ استغفار کیا کرو۔

۳۸۱۸: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوشخبری ہے اُس کے لیے جو اپنے نامہ اعمال میں بکثرت استغفار پائے۔

۳۸۱۸: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ بْنُ دِينَارِ الْحُمَيْصِيِّ ثَنَا أَبِي ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَزِيقٍ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَسْرٍ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ طَوَّيْتُ لِمَنْ وَحَدَّ فِي صَحِيفَتِهِ اسْتَغْفَارًا كَثِيرًا.

۳۸۱۹: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو استغفار کو لازم کر لے اللہ تعالیٰ ہر پریشانی میں اس کے لیے آسانی پیدا فرما دیں گے اور ہر تنگی میں اس کے لیے راہ بنادیں گے اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائیں گے جہاں سے اُس کا گمان بھی نہ ہو۔

۳۸۱۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْحَكَمُ ابْنُ مُصْعَبٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَزِمَ الْإِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللَّهُ لَهُ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجًا وَ مِنْ كُلِّ ضِيقٍ مَخْرَجًا وَ رَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.

۳۸۲۰: اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبیؐ دعائیں فرمایا کرتے تھے: ”اے اللہ! مجھے اُن لوگوں میں سے بنادیتجئے جو نیکی کر کے خوش ہوتے ہیں اور برائی سرزد ہو جائے تو استغفار کرتے ہیں۔“

۳۸۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ الَّذِينَ إِذَا أَحْسَنُوا اسْتَبْشَرُوا وَإِذَا أَسَاؤُوا اسْتَغْفَرُوا.

خلاصۃ الباب ۵۸: ۳۸۱۲ تا ۳۸۲۰: استغفار کی برکت سے تکالیف دور ہو جاتی ہیں، روزی کشادہ ہوتی ہے مال و اولاد عنایت کی جاتی ہے۔ رحمت باریاں کا نزول ہوتا ہے اس کی تائید سورہ ہود میں موجود ہے۔

پایہ: نیکی کی فضیلت

۵۸: بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ

۳۸۲۱: حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو ایک نیکی لائے اُسے دس گنا اجر ملے گا اور اس سے بڑھ کر بھی اور جو بدی لائے تو بدی کا بدلہ اس بدی کے بقدر ہوگا بلکہ کچھ بخشش بھی ہو جائے گی اور جو ایک بالشت میرے قریب ہو میں ایک

۳۸۲۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ الْمَعْزُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى: مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرًا أَمْثَالِهَا وَ زَيْدًا وَ مَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَحِزَاءٌ سَيِّئَةٍ مِثْلِهَا أَوْ أَغْفَرُ وَ مَنْ

تَقَرَّبَ مِنِّي شَبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي
ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ آتَانِي يَمْشِي آتِيَهُ هُوَ وَلَهُ
مَنْ لَقِيَنِي بِقَرْبِ الْأَرْضِ خَطِيئَةٌ ثُمَّ لَا يُشْرِكُ بِي شَيْئًا
لَقِيْتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً.

ہاتھ اُسکے قریب ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ میرے قریب آئے میں دو ہاتھ اُسکے قریب ہوتا ہوں اور جو چل کر میرے پاس آئے میں دوڑ کر اُسکے پاس جاتا ہوں اور جو زمین بھر خطائیں کر کے میرے پاس آئے لیکن میرے ساتھ کسی قسم کا شریک نہ کرتا ہوں میں اُسی قدر مغفرت لے کر اُس سے ملتا ہوں۔

٣٨٢٢: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَا ثنا أَبُو معاوية عن الأعمش عن أبي صالح عن أبي
هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم يقول الله سبحانه أنا عند ظن عبدي
بى و أنا معه حين يذكرنى فإن ذكرنى فى نفسه
ذكرته فى نفسى و إن ذكرنى فى ملاء ذكرته فى ملاء
خير منهم و إن اقتربالى شبرا اقتربت إليه ذراعا و إن
أتانى يمشى أتته هرولة.

۳۸۲۲: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: میں اپنے بندے کے میرے متعلق گمان کے ساتھ ہوں (اسکے موافق معاملہ کرتا ہوں) اور جب وہ مجھے یاد کرے میں اسکے ساتھ ہی ہوتا ہوں اگر وہ مجھے (اپنے جی میں یاد کرتے تو میں بھی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے مجمع میں یاد کرے تو میں اس سے بہتر مجمع میں اُس کو یاد کرتا ہوں اور اگر وہ ایک بالشت میرے قریب ہو تو میں ایک ہاتھ اُسکے قریب ہوتا ہوں اور اگر وہ چل کر میرے پاس آئے تو میں دوڑ کر اُسکے پاس آتا ہوں۔

٣٨٢٣: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ
وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلَّ عَمَلٍ ابْنِ آدَامَ يَضَاعِفُ لَهُ
الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةٍ ضِعْفٍ قَالَ اللَّهُ
سُبْحَانَهُ إِلَّا الصَّوْمَ فَإِنَّهُ لِي وَاجَزَى بِهِ.

۳۸۲۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کا ہر عمل دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ روزہ میری خاطر ہوتا ہے۔ میں خود ہی اس کا بدلہ عطا کروں گا۔

خلاصۃ الباب ☆ سبحان اللہ! مالک ارض و سماء کتنے رحیم ہیں کہ بندہ کی تھوڑی سی محنت پر اپنا قرب و رضاء عطا فرماتے ہیں۔ اس حدیث مبارکہ سے اُن حضرات کی تائید ہوتی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ ذکر کرتے مٹھنی طریقہ سے کیا جائے کہ جو ارج و اعضا بالکل حرکت نہ کریں۔ واقعی اس میں اخلاص ہے اور اخلاص سے تھوڑا عمل بھی کافی ہو جاتا ہے۔

۵۹: بَابُ مَا جَاءَنِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ بَابُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

کی فضیلت

إِلَّا بِاللَّهِ

۳۸۲۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَاصِمٍ ۳۸۲۲: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان

الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعَنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَنَا أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ؟ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“

فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کہتے سنا تو فرمایا: اے عبد اللہ بن قیس! (یہ ان کا نام ہے) میں جنت کے خزانوں میں سے ایک کلمہ تمہیں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ضرور فرمائیے۔ فرمایا: کہو: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“

۳۸۲۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ.

۳۸۲۶: حضرت حازم بن حرملہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے گزرا تو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: حازم! لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ“ بکثرت کہا کرو کیونکہ یہ جنت کا ایک خزانہ ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس کلمہ کے ”خزائن جنت“ میں سے ہونے کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جو شخص یہ کلمہ اخلاص کے ساتھ پڑھے گا اس کیلئے بے بہا اجر و ثواب کا خزانہ اور ذخیرہ جنت میں محفوظ کیا جائے گا جس سے وہ آخرت میں ویسا ہی فائدہ اٹھائے گا جیسا کہ ضرورت کے موقعوں پر محفوظ خزانوں سے اٹھایا جاتا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء اس لفظ سے کلمہ کی صرف عظمت اور قدر و قیمت بتانا ہے یعنی یہ کہ جنت کے خزانوں کے جواہرات میں یہ ایک جوہر ہے کسی چیز کو بہت قیمتی بتانے کے لئے یہ بہترین تعبیر ہو سکتی ہے ”لا حول ولا قوة الا باللہ“ کا مطلب یہ ہے کہ کسی کام کے لئے سعی و کوشش و حرکت اور اس کے کرنے کی قوت و طاقت بس اللہ ہی سے مل سکتی ہے کوئی بندہ خود کچھ نہیں کر سکتا۔ دوسرا مطلب جو اس کے قریب ہی قریب ہے یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ ”گناہ سے باز آنا اور اطاعت کا بجالانا اللہ کی مدد و توفیق کے بغیر بندے سے ممکن نہیں۔“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الدعاء

کتاب دُعا کے ابواب

باب: دُعا کی فضیلت

۱: بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ

۳۸۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اللہ پاک سے دُعا نہ مانگے، اللہ تعالیٰ اُس سے ناراض ہوتے ہیں۔

۳۸۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ تَنَاوَعْنَا أَبُو الْمَلِیحِ الْمَدَنِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَدْعُ اللَّهَ سُبْحَانَهُ غَضِبَ عَلَيْهِ.

۳۸۲۸: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دُعا عبادت ہی تو ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: ”اور تمہارے پروردگار نے فرمایا: مجھ سے دُعا کرو میں قبول کروں گا۔“

۳۸۲۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ تَنَاوَعْنَا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ سُبَيْعِ الْكِنْدِيِّ عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الدُّعَاءَ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ﴾ [غافر: ۶۰]

۳۸۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک دُعا سے زیادہ پسندیدہ کوئی چیز نہیں۔

۳۸۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى تَنَاوَعْنَا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍاءُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ مِنَ الدُّعَاءِ

☆ خلاصۃ الباب ۳۸۲۷: دنیا میں کوئی نہیں ہے جو سوال نہ کرنے سے ناراض ہوتا ہو۔ ماں باپ تک کا یہ حال ہوتا ہے کہ اگر بچہ ہر وقت مانگے اور سوال کرے تو وہ بھی چڑھ جاتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ ایسا کریم و کریم اور بندہ پر اتنا مہربان ہے کہ جو بندہ اس سے نہ مانگے وہ اس سے ناراض ہوتا ہے اور مانگنے پر اس سے پیار آتا ہے۔ ۳۸۲۸: اصل حدیث صرف اتنی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دُعائیں عبادت ہے۔“

غالباً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا منشاء یہ ہے کہ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ بندے جس طرح اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کے لئے دوسری سختیوں اور کوششیں کرتے ہیں اسی طرح کی ایک کوشش دعا بھی ہے جو قبول ہوگئی تو بندہ کامیاب ہو گیا اور اس کو کوشش کا پھل مل گیا اور اگر قبول نہ ہوئی تو وہ کوشش بھی رایگاں نہ گئی۔ بلکہ دعا کی ایک مخصوص نوعیت ہے اور وہ یہ کہ وہ حصول مقصد کا وسیلہ ہونے کے علاوہ بذات خود عبادت ہے اور عین عبادت ہے اور وہ اس پہلو سے وہ بندے کا ایک مقدس عمل ہے جس کا پھل اس کو آخرت میں ضرور ملے گا جو آیت کریمہ آپؐ نے سند کے طور پر تلاوت فرمائی اس سے یہ بات صراحۃً معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعائیں عبادت ہے۔ ۳۸۲۹: جب یہ معلوم ہو چکا کہ دعائیں عبادت ہے اور دوسری حدیث میں آتا ہے کہ دعا عبادت کا مغز اور جوہر ہے اور دعا ہی انسان کی تخلیق کا اصل مقصد ہے تو یہ بات خود بخود متعین ہوگئی کہ انسانوں کے اعمال و احوال میں دعا ہی سب سے زیادہ محترم اور قیمتی ہے اور اللہ تعالیٰ رحمت و عنایت کو کھینچنے کی سب سے زیادہ طاقت اس میں ہے۔

۲: بَابُ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

پاب: رسول اللہ ﷺ کی دعا کا بیان

۳۸۳۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ سَنَةَ اُخْدَى وَ ثَلَاثِينَ وَ مِائَتَيْنِ ثَنَا وَ كَيْفَ هَسْبُهُ خُمْسٍ وَ تِسْعِينَ وَ مِائَةً قَالَ ثَنَا سُفْيَانُ فِي مَجْلِسِ الْاَعْمَشِ مِنْهُ خَمْسِينَ سَنَةً ثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْثَةَ الْجَمَلِيُّ فِي زَمَنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْحَارِثِ الْمُكْتَبِ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ الْحَنْفِيِّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ رَبِّ اَعْنِي وَ لَا تُعِنْ عَلَيَّ وَ اَنْصُرْنِي وَ لَا تَنْصُرْ عَلَيَّ وَ اَمْكُرْ لِي وَ لَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَ اهْدِنِي وَ يَسِّرْ لِي الْهَدْيَ لِي وَ اَنْصُرْ عَلَيَّ مَنْ بَعَثَ عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ مُطِيعًا اِلَيْكَ اَوْ اَهَا مُنِيْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَ اَغْسِلْ حَوْبَتِي وَ اجِبْ دَعْوَتِي وَ اهْدِ قَلْبِي وَ سَدِّدْ لِسَانِي وَ ثَبِّتْ حُجَّتِي وَ اسْأَلْ سَخِيْمَةً قَلْبِي۔

۳۸۳۰: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: ”اے میرے پروردگار! میری مدد فرمائیے اور میرے خلاف (کسی دشمن کی) مدد نہ فرمائیے اور میری نصرت فرمائیے اور میرے خلاف نصرت نہ فرمائیے اور میرے حق میں تدابیر کر دیجئے اور میرے خلاف تدبیر نہ فرمائیے اور مجھے ہدایت پر قائم رکھئے اور ہدایت کو میرے لیے آسان کر دیجئے اور جو میری مخالفت کرے اس کے خلاف (میری) مدد فرمائیے۔ اے میرے پروردگار! مجھے اپنا مطیع بنا لیجئے اور آپ (اللہ عزوجل) اپنے لیے رونے، گڑگڑانے والا اور اپنی طرف رجوع کرنے والا بنا لیجئے۔ اے میرے رب! میری توبہ قبول فرمائیے اور میرا گناہ دھو دیجئے اور میرے دل کو راہ راست پر رکھئے اور میری زبان کو درست کر دیجئے اور میری حُجّت کو مضبوط کر دیجئے۔

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الطَّنَافِيسِيُّ قُلْتُ لَوْ كَيْفَ أَقُولُهُ

فِي قُنُوتِ الْوُتْرِ قَالَ نَعَمْ.

۳۸۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدَةَ ثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَتْ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا مَا عِنْدِي مَا أُعْطِيكَ فَرَجَعَتْ فَاتَّاهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَقَالَ الَّذِي سَأَلْتَ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَوْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ فَقَالَ لَهَا عَلِيٌّ قَوْلِي لَا: بَلْ مَا هُوَ خَيْرٌ مِنْهُ فَقَالَتْ فَقَالَ قَوْلِي اللَّهُمَّ رَبِّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ أَفْضِلْ عَنَّا الدِّينَ وَاعْزِزْنَا مِنَ الْفَقْرِ.

۳۸۳۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتَّقْيَ وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى.

۳۸۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي

ابو الحسن طنافسی کہتے ہیں میں نے کیج سے کہا کہ میں وتر میں یہ دعا پڑھ لیا کروں؟ فرمایا: جی ہاں۔

۳۸۳۱: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ سیدہ فاطمہؓ نبیؐ کی خدمت میں خادم مانگنے کے لیے حاضر ہوئیں۔ آپؐ نے اُن سے فرمایا: میرے پاس (خادم) نہیں کہ تمہیں دوں وہ واپس ہو گئیں۔ اس کے بعد نبیؐ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا: جو تم نے مانگا وہ تمہیں زیادہ پسند ہے یا اس سے بہتر چیز تمہیں پسند ہے؟ علیؑ نے ان سے کہا: کہو کہ غلام سے بہتر چیز مجھے پسند ہے۔ انہوں نے یہی عرض کیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا: کہو: ”اے اللہ! سات آسمانوں کے رب اور عرش عظیم کے رب ہمارے رب اور ہر چیز کے رب تورات، انجیل اور قرآن عظیم کو نازل فرمانے والے۔ آپؐ ہی اول ہیں۔ آپؐ سے پہلے کوئی چیز نہ تھی۔ آپؐ ہی آخر ہیں۔ آپؐ کے بعد کچھ نہ ہوگا۔ آپؐ ظاہر (غالب) ہیں۔ آپؐ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں اور آپؐ پوشیدہ ہیں۔ آپؐ سے بڑھ کر پوشیدہ کوئی چیز نہیں۔ ہمارا قرض ادا فرما دیجئے اور ہمیں فقر سے غناء عطا فرما دیجئے۔“

۳۸۳۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتَّقْيَ وَالْعَفَافَ وَالْغِنَى)) ”اے اللہ! میں آپؐ سے ہدایت تقویٰ پاکدامنی اور غنی مانگتا ہوں۔“

۳۸۳۳: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! جو علم آپؐ نے مجھے عطا فرمایا۔ مجھے اس سے نفع عطا فرما اور مجھے ایسا علم دیجئے جو میرے لیے نافع ہو اور میرے علم میں اضافہ

فرما دیجئے۔ ہر حال میں اللہ کے لیے تعریف اور شکر ہے اور میں دوزخ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

۳۸۳۳: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ بکثرت یہ دُعا مانگا کرتے تھے: ”اے اللہ! میرے دل کو اپنے دین پر استقامت عطا فرما دیجئے۔ ایک مرد نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کو ہمارے بارے میں اندیشہ ہے حالانکہ ہم آپؐ پر ایمان لا چکے اور جو دین آپؐ لائے اس کی تصدیق کر چکے۔ فرمایا: بلاشبہ دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہے۔ وہ ان کو پلٹ دیتے ہیں اور اعمشؓ (راوی) نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ بھی کیا۔

۳۸۳۵: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے رسول اللہؐ کی خدمت میں عرض کیا مجھے کوئی دُعا سکھا دیجئے۔ جو نماز میں بھی مانگا کروں۔ فرمایا: کہو: ”اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور آپؐ ہی گناہوں کو بخشنے والے ہیں۔ لہذا میری بخشش فرما دیجئے۔ اپنی بارگاہ سے (خصوصی) مغفرت اور بخشش اور مجھ پر رحمت فرمائیے“ بلاشبہ آپؐ بہت بخشنے والے اور بہت مہربان ہیں۔“

۳۸۳۶: حضرت ابوامامہ باہلیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ باہر تشریف لائے۔ آپؐ لٹھی پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ جب آپؐ نے دیکھا کہ ہم کھڑے ہو گئے تو فرمایا: ایسا مت کرو جیسا فارس کے لوگ اپنے بڑوں کے ساتھ کرتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپؐ ہمارے حق میں دُعا فرمادیں۔ فرمایا: اے اللہ! ہماری بخشش فرما۔ ہم پر رحمت فرما اور ہم سے راضی ہو جا اور ہماری عبادات قبول فرما اور ہمیں جنت میں داخل فرما اور ہمیں دوزخ

عِلْمًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ.

۳۸۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَخَافُ عَلَيْنَا.

وَقَدْ آمَنَّا بِكَ وَصَدَّقْنَاكَ بِمَا جِئْتَ بِهِ فَقَالَ إِنْ الْقُلُوبَ بَيْنَ إِصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ عَزَّ وَجَلَّ يَقْلِبُهَا وَأَشَارَ الْأَعْمَشُ بِإِصْبَعِيهِ.

۳۸۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ.

۳۸۳۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُسْعَرٍ عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَكِيٌّ عَلَى عَصَا فَلَمَّا رَأَيْنَاهُ قُمْنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا كَمَا يَفْعَلُ أَهْلُ فَارِسٍ بِعُظْمَائِهِمَا: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَعَوْتَ اللَّهَ لَنَا قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا

کُلُّهُ۔

سے نجات عطا فرما اور ہمارے تمام کام درست فرما۔
 راوی کہتے ہیں ہم نے چاہا کہ آپ ہمارے لیے مزید
 دعا فرمائیں۔ فرمایا: میں نے تمہارے لیے ہر لحاظ سے
 جامع دعا نہ کر دی۔ (یعنی یقیناً کر دی)۔

قَالَ فَكَانَتْ أَحَبَّ بِنَا أَنْ يَزِيدَ نَا فَقَالَ أَوْ لَيْسَ قَدْ
 جَمَعْتُ لَكُمْ الْأَمْرَ؟

۳۸۳۷: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَنَّ بَنَانًا اللَّيْثِ
 بَنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَخِيهِ عَبَّادِ
 بَنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا
 يَنْفَعُ وَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَ مِنْ دُعَاءٍ
 لَا يُسْمَعُ
 ۳۸۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
 ہیں کہ رسول اللہ یہ دعا مانگا کرتے تھے: ”اے اللہ!
 میں چار چیزوں سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں: ایسے علم
 سے جو نفع نہ دے ایسے دل سے جو ڈرے نہیں
 (متواضع نہ ہو) ایسے پیٹ سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا
 سے جو قبول نہ ہو۔

خلاصۃ الباب ☆ یہ دعا بہت جامع ہے اس جیسی جامع دعاؤں کا خاص قابل غور پہلو یہ ہے کہ ہر دعا میں رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے اپنے کو اللہ تعالیٰ کے حضور میں اس طرح پیش کیا ہے کہ میں زندگی کے ہر معاملہ میں تیرا محتاج ہوں خود عاجز
 اور بے بس ہوں یہاں تک کہ اپنے ظاہر و باطن اور زبان و قلب پر بھی میرا نیاز اور قابو نہیں۔ اپنے اخلاق و جذبات اور
 اعمال و احوال کی اصلاح میں بھی تیری نظر کرم کا محتاج ہوں میری صحت اور بیماری بھی تیرے ہاتھ میں ہے۔ دشمنوں اور
 بدخواہوں کے شر سے تو ہی میری حفاظت فرما سکتا ہے میں اس معاملہ میں بھی عاجز و بے بس ہوں۔ تو کریم رب و داتا ہے اور
 میں سائل و منتکنا ہوں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال عبدیت ہے اور بلاشبہ یہ کمال آپ پر ختم ہے اور یہ دوسرے
 کمالات سے بالاتر ہے۔۔۔ صلی اللہ علیہ و اصحابہ وسلم۔ ۳۸۳۶: فارس کے لوگوں کا یہ طریقہ تھا کہ صاحب اقتدار اور با
 وجاہت و معزز لوگ جب مجلس میں آتے تو دوسرے لوگ ان کے سامنے کھڑے رہتے۔ جیسا کہ آج کل بھی یہی متکبرین کا
 طریقہ ہے اس طرح کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے اور صرف کسی کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا منع نہیں ہے بلکہ آپ نے ایک
 مرتبہ حضرت سعد بن معاذ کے آنے پر صحابہ کرام سے فرمایا کہ اپنے سردار کی طرف کھڑے ہو جاؤ اس کے علاوہ دوسری
 حدیث میں آتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے پر صحابہ کرام کھڑے ہو جاتے یہاں تک کہ آپ اپنے کسی محل
 میں تشریف لے جاتے اور کھڑے ہونے کی مخالفت اس حدیث میں وارد ہوئی ہے اس سے یہ غرض ہے کہ کھڑے ہونے کو
 ضروری سمجھنا اور ہمیشہ کسی بڑے آدمی کے آنے پر کھڑا ہونا اس کو ناپسند کیا کیونکہ اس میں تکبر بھی ہے اور دوسرے لوگوں کو
 اذیت دینا بھی ہے اور ایسے شخص کے لئے جہنم بھی آئی ہے۔

۳: بَابُ مَا تَعَوَّذَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

چاپ: ان چیزوں کا بیان جن سے رسول اللہ ﷺ نے پناہ مانگی

۳۸۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ جَمِيعًا عَنْ هِشَامِ بْنِ غُرُورٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْعَنَى وَ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلَجِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

۳۸۳۸: سیدہ عائشہ سے روایت ہے کہ نبی ان کلمات سے دُعا مانگا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے فتنہ سے اور دوزخ کے عذاب سے اور تو نگری کے فتنہ کے شر سے اور ناداری کے فتنہ کے شر سے اور مسیح (کانے) دجال کے فتنہ کے شر سے۔ اے اللہ! میری خطاؤں کو دھو ڈال برف اور اولوں کے پانی سے اور میرے دل کو خطاؤں سے ایسے صاف کر دیجئے جیسے آپ نے سفید کپڑے کو میل سے صاف بنایا اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اس طرح دُوری پیدا کر دیجئے (مجھے خطاؤں سے اتنا دُور کر دیجئے) جس طرح آپ نے مشرق و مغرب کے درمیان دُوری کی۔ اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں سستی اور بڑھاپے سے اور گناہ سے اور تادان سے۔

۳۸۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ فُرُورَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا عَنْ دُعَاءٍ كَانَ يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ

۳۸۳۹: حضرت فروہ بن نوفل فرماتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ کیا دُعا مانگا کرتے تھے؟ فرمانے لگیں: آپ یہ دُعا مانگا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں آپ کی پناہ مانگتا ہوں ان کاموں کے شر سے جو میں نے کئے اور ان کاموں کے شر سے جو میں نے نہیں کئے۔“

۳۸۴۰: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ ثَنَا بَكْرُ بْنُ سَلِيمٍ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ الْخَرَّاطُ عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُنَ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَذَابِ

۳۸۴۰: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ہمیں یہ دُعا اس طرح سکھایا کرتے تھے جس طرح قرآن کی سورت سکھاتے تھے۔ ”اے اللہ! میں عذابِ جہنم سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور عذابِ قبر سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور کانے دجال کے فتنہ سے

جَهَنَّمَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْقَبْرِ وَالْأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ
الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔“
آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور موت کے فتنہ سے
آپ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

۳۸۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ
ثَنَا عُيَيْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ
عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنْ فِرَاشِهِ فَالْتَمَسْتُهُ
فَوَقَعْتُ يَدِي عَلَى بَطْنٍ قَدَمِيهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ
وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي بِرِضَاكَ مِنْ
شَخْطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ
مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى
نَفْسٍ۔“

۳۸۴۱: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک
شب میں نے رسول اللہؐ کو بستر پر نہ پایا تو تلاش کیا۔
میرا ہاتھ (اندھیرے میں) آپ کے تلووں کو لگا۔
آپ مسجد میں تھے اور (سجدہ میں) آپ کے پاؤں
کھڑے تھے۔ آپ یہ دُعا مانگ رہے تھے: ”اے
اللہ! میں آپ کی رضا مندی کی پناہ چاہتا ہوں۔ آپ
کی ناراضگی سے اور آپ کے درگزر کی پناہ چاہتا ہوں
آپ کی سزا سے اور میں آپ ہی کی پناہ چاہتا ہوں
آپ سے۔ میں آپ کی تعریف پوری نہیں کر سکتا۔ آپ
ایسے ہو ہیں جیسے آپ نے خود اپنی تعریف فرمائی۔“

۳۸۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنِ
الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عِيَّاضٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ
الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذَّلَّةِ وَأَنْ تُظْلِمَ أَوْ تُظَالَمَ۔“

۳۸۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
میں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ کی پناہ مانگو محتاجی سے
اور قلت سے اور ذلت سے اور ظالم بننے سے اور مظلوم
بننے سے۔“

۳۸۴۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ
زَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ عَلِمْنَا نَافِعًا وَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ۔“

۳۸۴۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے علم نافع مانگا کرو اور علم
غیر نافع سے اللہ کی پناہ مانگا کرو۔“

۳۸۴۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ
عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّ
النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَأَرَذَلِ الْعُمُرِ
وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ۔“

۳۸۴۴: سیدنا عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم پناہ مانگا کرتے تھے بزدلی سے، بخل سے اور رذیل
عمری سے اور عذاب قبر سے اور دل کے فتنہ سے۔ وکیع
فرماتے ہیں کہ دل کے فتنہ سے مراد یہ ہے کہ آدمی
غلط عقیدہ پر مرے اور اسے اس عقیدہ سے توبہ کا موقع
نہ ملے۔“

قَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي الرَّجُلَ . يَمُوتُ عَلَى فِتْنَةٍ لَا
يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ مِنْهَا۔“

خلاصۃ الباب ☆ ذخیرہ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو دعائیں ماثور و منقول ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف اوقات میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں خود کیں یا امت کو ان کی تعلیم و تلقین فرمائی ان میں زیادہ تر وہ ہیں جن میں

اللہ تعالیٰ سے کسی دنیوی یا اخروی، روحانی یا جسمانی، انفرادی یا اجتماعی نعمت اور بھلائی کا سوال کیا گیا ہے اور مثبت طور پر کسی حاجت اور ضرورت کے لئے استدعا کی گئی ہے اس سلسلہ میں چند دعائیں گزشتہ باب میں گزر چکی ہیں اس باب میں ان دعاؤں کا ذکر ہے جن میں کسی خیر و نعمت اور کسی مثبت حاجت و ضرورت کے سوال کے بجائے دنیا یا آخرت کے کسی شر سے اور کسی بلا اور آفت سے پناہ مانگی گئی ہے اور حفاظت و بچاؤ کی استدعا کی گئی ہے۔ ان دعاؤں کو پیش نظر رکھ کر یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ دنیا اور آخرت کا کوئی شر کوئی فساد کوئی فتنہ اور کوئی بلا اور آفت اس عالم و وجود میں ایسی نہیں ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی پناہ نہ مانگی ہو اور امت کو اس کی تلقین نہ فرمائی ہو غور کرنے اور سمجھنے والوں کے لئے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت روشن معجزہ ہے کہ آپ کی دعائیں انسانوں کی دنیوی و اخروی، روحانی اور جسمانی، انفرادی اور اجتماعی ظاہری اور باطنی، مثبت اور منفی ساری ہی حاجتوں اور ضرورتوں پر حاوی ہیں اور خفی سے خفی اور باریک سے باریک حاجت نہیں بتائی جاسکتی جس کو آپ نے بہتر سے بہتر پیرائے میں اللہ تعالیٰ سے نہ مانگا ہو اور امت کو اس کے مانگنے کا طریقہ نہ سکھایا ہو۔ ان احادیث میں جن دعاؤں کا ذکر ہے ان میں چند چیزوں سے پناہ مانگی گئی ہے ان میں سے فکرو غم قرضہ کا بار اور انتہائی بڑھا پا کہ جس میں ہوش و حواس صحیح سالم نہ رہیں جس کو قرآن پاک میں ”ارذل العمر“ فرمایا گیا ہے اور جہنم قبر کے عذاب اور دجال کے فتنہ سے پناہ مانگی گئی اس کے ساتھ ہی علم غیر مافع سے بھی پناہ مانگی گئی ہے ان سب سے ہر چیز انسان کے لئے اور خصوصاً مسلمان کے لئے یا آخرت میں سخت مضر اور تکلیف دینے والی ہے خاص طور پر کفر کا فتنہ کہ ساری زندگی کفر و شرک میں گزر جائے کہ شرک و کفر جیسی لعنت سے استغفار نہ کرے تو ہمیشہ کا خسارہ ہے۔

۴: بَابُ الْجَوَامِعِ مِنَ الدُّعَاءِ

باب: جامع دعائیں

۳۸۴۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَاوَلْنَا هَارُونَ أَنْبَأَنَا أَبُو مَالِكٍ سَعْدُ بْنُ طَارِقٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ آتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقُولُ حِينَ أَسْأَلُ رَبِّي؟ قَالَ: قُلْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي وَجَمْعَ أَصَابِعِهِ الْأَرْبَعِ إِلَّا الْأَبْهَامَ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ يَجْمَعُونَ لَكَ دِينَكَ وَدُنْيَاكَ.

۳۸۴۵: حضرت طارقؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کی خدمت میں ایک مرد حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے رب سے (دعا) مانگوں تو کیا عرض کروں؟ فرمایا: کہا کرو ”اے اللہ! میری بخشش فرما۔ مجھ پر رحمت فرما۔ مجھے عافیت عطا فرما اور مجھے رزق عطا فرما اور آپؐ نے انگوٹھے کے علاوہ باقی انگلیاں جمع کر کے فرمایا کہ یہ کلمات تمہارے لیے تمہارے دین اور دنیا کو جمع کر دیں گے۔

۳۸۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَاوَلْنَا عَفَّانُ تَنَاوَلْنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي جَبْرِ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ أُمِّ كَلْثُومَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

۳۸۴۶: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے انہیں یہ دعا تعلیم فرمائی: ”اے اللہ! میں آپؐ سے تمام خیر مانگتی ہوں۔ دنیا کی بھی اور آخرت کی بھی۔ جو مجھے

اللَّهُ غَالِيهِ وَسَلَّم عَلَّمَهَا هَذَا الدُّعَاءَ اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَ آجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَ
مَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ مَا عَلِمْتُ
مِنْهُ وَ مَا لَمْ أَعْلَمْ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرٍ مَا سَأَلْتُكَ
عَبْدُكَ وَ نَبِيُّكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ
وَ نَبِيُّكَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَ مَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ
قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَ مَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ
قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي
خَيْرًا.

معلوم ہے اور جس کا مجھے علم نہیں اور میں آپ کی پناہ مانگتی
ہوں تمام تر شر سے دُنیا کے اور آخرت کے جس کا مجھے علم
ہے اس سے اور جس کا مجھے علم نہیں اس سے بھی۔ اے اللہ!
میں آپ سے وہ بھلائی مانگتی ہوں جو آپ سے آپ کے
بندہ اور نبیؐ نے مانگی اور میں آپ کی پناہ مانگتی ہوں۔ اے
اللہ! میں آپ سے جنت مانگتی ہوں اور اس کے قریب
کرنے والے اعمال و اقوال بھی اور میں آپ کی پناہ مانگتی
ہوں دوزخ سے اور ہر اس قول و عمل سے جو دوزخ کے
قریب کرے اور میں آپ سے یہ سوال کرتی ہوں کہ ہر
فیصلہ جو آپ نے میری بابت فرمایا اسے خیر بنا دیجئے۔

۳۸۴۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَا تَقُولُ فِي الصَّلَاةِ؟
قَالَ أَتَشْهَدُ ثُمَّ أَسْأَلُ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِهِ مِنَ النَّارِ أَمَا
وَاللَّهِ مَا أَحْسِنُ ذَنْدَنَكَ وَلَا ذَنْدَنَةَ مُعَاذٍ قَالَ حَوْلَهَا
نُذْنِدُنْ.

۳۸۴۷: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے ایک شخص
سے فرمایا: تم نماز میں کیا پڑھتے ہو؟ عرض کیا: تشہد کے بعد
اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور دوزخ سے پناہ
مانگتا ہوں اور واللہ! میں آپ کی گنگناہٹ اور معاذ (جو
ہمارے امام ہیں) کی گنگناہٹ نہیں سمجھتا (کہ آپؐ اور
معاذؓ کیا دعا مانگتے ہیں) فرمایا: ہم بھی اسی کے گرد (جنت کا
سوال اور دوزخ سے پناہ) گنگناہٹے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ ان دعاؤں کے ایک ایک جز پر غور کیا جائے انسان کو دنیا اور آخرت میں جس چیز کی بھی ضرورت ہو
سکتی ہے یہ ان سب پر حاوی ہیں بلاشبہ جس کو دنیا و آخرت میں عافیت اور مغفرت کا پروانہ مل جائے اسے سب کچھ مل گیا ہے
اور جنت کا حصول تو ہر مسلمان کا مطلوب و مقصود ہے۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ان دعاؤں کو حفظ کر لے اور ان کے ذریعے
اللہ تعالیٰ سے مناجات کرے۔

پاؤپ: عفو (درگزر) اور عافیت (تندرستی)

۵: بَابُ الدُّعَاءِ بِالْعَفْوِ

کی دُعا مانگنا

وَالْعَافِيَةِ

۳۸۴۸: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کی
خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ!

۳۸۴۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا ابْنُ
إِبْنِ فُزَيْكٍ أَخْبَرَنِي سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

مَا لِكَ قَالَ اتَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ أَنَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ.

قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ أَنَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّالِثِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ.

۳۸۴۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ شُعْبَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَ بْنَ عَامِرٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَوْسَطِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْجَلِيلِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ حِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي مَقَامِي هَذَا عَامَ الْأَوَّلِ (ثُمَّ بَلَغَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) ثُمَّ قَالَ عَلَيْكُمْ بِالصَّدْقِ فَإِنَّهُ مَعَ الْبِرِّ وَهُمَا فِي الْجَنَّةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّهُ مَعَ الْفُجُورِ وَهُمَا فِي النَّارِ وَسَلُّوْا اللَّهُ الْمُعَافَاةَ فَإِنَّهُ لَمْ يُوْتِ أَحَدٌ بَعْدَ السَّقِينِ خَيْرًا مِنَ الْمُعَافَاةِ وَلَا نَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَذَابِرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا.

۳۸۵۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا وَكَيْعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ وَافَقْتُ لَيْلَةَ

۳۸۴۹: حضرت اوسط بن اسماعیل بجلی فرماتے ہیں کہ جب نبی اس دنیا سے تشریف لے گئے تو انہوں نے سیدنا ابو بکرؓ کو یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ میری اس جگہ گزشتہ سال کھڑے ہوئے۔ اس کے بعد حضرت ابو بکرؓ گورونا آ گیا۔ کچھ دیر بعد فرمایا: سچ کا اہتمام کرو کہ یہ نیکی کے ساتھ ہی ہو سکتا ہے اور یہ دونوں چیزیں جنت میں (لے جانے والی) ہیں اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ گناہ کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ دونوں دوزخ میں (لے جانے والے) ہیں اور اللہ تعالیٰ سے عافیت اور تندرستی مانگتے رہو کیونکہ کسی کو بھی یقین (ایمان) کے بعد تندرستی سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں دی گئی اور باہم حسد نہ کرو۔ ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو۔ ایک دوسرے سے قطع تعلق (بلا عذر شرعی) نہ کرو اور ایک دوسرے سے منہ مت موڑو کہ پشت اس کی طرف رکھو اور بن جاؤ اللہ کے بندے! بھائی بھائی۔

۳۸۵۰: سیدہ عائشہؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! فرمائیے اگر مجھے شب قدر نصیب ہو جائے تو کیا دعا کروں؟ فرمایا: کہنا اے اللہ! آپ بہت

الْقَدْرِ مَا أَدْعُوا قَالَ تَقُولِينَ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ.

درگزرفرمانے والے ہیں۔ درگز ر کرنے کو پسند کرتے ہیں اس لیے مجھ سے درگزرفر مائیے۔

۳۸۵۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ صَاحِبِ الدُّسْتَوَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زَيَْادٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا الْعَبْدُ أَفْضَلَ مِنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ.

۳۸۵۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بندہ اس دعا سے بہتر کوئی دعا نہیں مانگتا: ((اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ)) ”اے اللہ! میں آپ سے دنیا و آخرت میں عافیت مانگتا ہوں۔“

چاپ: جب تم میں سے کوئی دعا کرے تو اپنے

۶: بَابُ اِذَا دَعَا اَحَدُكُمْ

فَلْيُبْدِئْ بِنَفْسِهِ

آپ سے ابتداء کرے (پہلے اپنے لیے مانگے)

۳۸۵۲: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْحَمُنَا اللَّهُ وَآخَاعَادِ.

۳۸۵۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہم پر اور قوم عاد کے بھائی (ان کی طرف مبعوث نبی حضرت ہود علیہ السلام پر رحمت فرمائے۔

چاپ: دُعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلدی

۷: بَابُ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ

مَا لَمْ يَعْجَلْ

نہ کرے

۳۸۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي عُيَيْدٍ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ قَبْلَ وَ كَيْفَ يَعْجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ اللَّهَ فَلَمْ يُسْتَجِبِ اللَّهُ لِي.

۳۸۵۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ جلد بازی نہ کرے۔ کسی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جلد بازی کیسے؟ فرمایا: یہ کہے کہ میں نے اللہ سے دعا مانگی مگر اللہ نے قبول ہی نہیں کی۔ (یعنی سنی ہی نہیں)۔

چاپ: کوئی شخص یوں نہ کہے کہ اے اللہ اگر

۸: بَابُ لَا يَقُولُ الرَّجُلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

اِنْ شِئْتَ

آپ چاہیں تو مجھے بخش دیں

۳۸۵۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ اِدْرِيسَ

۳۸۵۴: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ وَلْيَعْرِمْ فِي الْمَسْأَلَةِ فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُكَرَّهَ لَهُ.

نے فرمایا: تم میں کوئی ہرگز یہ نہ کہے: اے اللہ! اگر آپ چاہیں تو مجھے بخش دیں۔ مانگنے میں پختگی اختیار کرنی چاہیے (کہ اے اللہ! آپ ضرور مجھے بخش دیں کہ آپ کے علاوہ کوئی بخشے والا نہیں) کیونکہ اللہ پر کوئی زبردستی کرنے والا نہیں۔

خلاصۃ البواب ☆ حدیث ۳۸۵۲ تا ۳۸۵۴: مطلب یہ ہے کہ دوسروں کے لئے دعا کرنے سے پہلے اپنے لئے کر لے اس میں تواضع ہے اور نیز ہر بندہ محتاج ہے۔ نیز دعا کرنے والے کو عجلت اور جلد بازی سے منع کیا گیا ہے بعض لوگ دعا کرتے ہیں لیکن قبولیت کے آثار جب نظر نہیں آتے تو دعا کرنا چھوڑ دیتے ہیں ایسا کرنا باری تعالیٰ کی جناب میں بے ادبی ہے۔ مسلمان کی دعا خیر کبھی رایگاں نہیں جاتی یا تو وہی چیز مل جاتی ہے جو مانگتا ہے۔ یا دعا کی برکت سے ناگہانی آفت و مصیبت ٹل جاتی ہے یا اس دعا پر آخرت میں اجر و ثواب مل جائے گا۔

باب: اسم اعظم

۹: بَابُ اسْمِ اللَّهِ الْأَعْظَمِ

۳۸۵۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ نَسَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زَيْنَادٍ عَنْ شُهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْمُ اللَّهِ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَ إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ سُوْرَةُ آلِ عِمْرَانَ.

۳۸۵۵: سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے: وَ إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ اور سورہ آل عمران کی ابتداء: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا...﴾

۳۸۵۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ نَسَا عُمَرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ فِي سُورَةِ ثَلَاثِ الْبَقَرَةِ وَ آلِ عِمْرَانَ وَ طه.

۳۸۵۶: حضرت قاسم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم جس کے ساتھ دعا مانگی جائے تو قبول ہوتی ہے۔ تین سوہتوں میں ہے۔ سورہ بقرہ، سورہ آل عمران اور طہ۔

یہ حدیث قاسم سے بواسطہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ مروی ہے۔

۳۸۵۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ نَسَا وَ كَيْعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مُوسَى فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ عِيْلَانَ بْنَ أَنَسٍ يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۳۸۵۷: حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ نبیؐ کو ایک شخص

مَقُولُ اِنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيهِ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهُ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمُ الَّذِي اِذَا سُوِّلَ بِهِ اَعْطِيَ وَاِذَا دُعِيَ بِهِ اُجَابَ .“

کو یہ کہتے سنا: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ تو فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ سے اسم اعظم کے ذریعہ سوال کیا جس کے ذریعہ سوال کیا جائے تو وہ مالک عطا فرماتا ہے اور اس کے ذریعہ دعا کی جائے تو اللہ قبول فرماتا ہے۔

۳۸۵۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعُ ثَنَا أَبُو خُرَيْمَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ سَبْرٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ الْمَنَانُ بَدِيعُ السَّمَوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰهُ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمُ الَّذِي اِذَا سُوِّلَ بِهِ اَعْطِيَ وَاِذَا دُعِيَ بِهِ اُجَابَ .

۳۸۵۸: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو (دعا میں) یہ کہتے سنا: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ ... تو فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے ذریعہ اللہ سے سوال کیا جس کے ذریعہ مانگا جائے تو اللہ عطا فرماتا ہے اور اس کے ذریعہ دعا مانگی جائے تو اللہ قبول فرماتا ہے۔

۳۸۵۹: حَدَّثَنَا أَبُو يُوْسُفَ الصَّدِّقُ لَا نَبِيَّ مُحَمَّدُ بْنُ اَحْمَدَ الرَّقِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْفَزَارِيِّ عَنْ اَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَكْبَمٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ ... اور ایک روز آپؐ نے فرمایا: اے عائشہ! تمہیں معلوم ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنا وہ نام بتا دیا ہے کہ جب وہ نام لے کر دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان۔ مجھے وہ نام سکھا دیجئے۔ فرمایا: تمہارے لیے وہ مناسب نہیں، اے عائشہ۔ فرماتی ہیں: یہ سن کر میں ہٹ گئی اور کچھ دیر بیٹھی پھر کھڑی ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک چوما۔ پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے وہ اسم تعلیم فرما دیجئے۔ فرمایا: عائشہ! تمہیں سکھانا تمہارے لیے ہی

قَالَتْ وَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ هَلْ عَلِمْتِ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ دَلَّنِيْ عَلَى الْاِسْمِ الَّذِي اِذَا دُعِيَ بِهِ اُجَابَ؟

قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! يَا بَابِيْ اَنْتَ وَ اُمِّيْ فَعَلِمْنِيْ قَالَ اِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لَكَ يَا عَائِشَةُ قَالَتْ فَتَخَيَّيْتُ وَ جَلَسْتُ سَاعَةً ثُمَّ قُمْتُ فَقَبَّلْتُ رَاسَهُ ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِمْنِيْ قَالَ اِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لَكَ : يَا عَائِشَةُ اَنْ

أَعْلَمَكَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَكَ أَنْ تَسْأَلَ بِهِ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا: موزوں نہیں اس لیے کہ مناسب نہیں کہ تم اسم کے
 قَالَتْ فَقُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ اللَّهُمَّ ذریعہ دنیا کی کوئی چیز مانگو۔ فرماتی ہیں اس پر میں کھڑی
 إِنِّي أَدْعُوكَ اللَّهُ وَ أَدْعُوكَ الرَّحْمَنَ وَ أَدْعُوكَ الْبَرَّ ہوئی وضو کیا اور دو رکعات ادا کیں۔ پھر میں نے دعا
 الرَّحِيمِ مانگی: ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَدْعُوكَ اللَّهُ وَ أَدْعُوكَ...))
 وَ أَدْعُوكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَ مَا لَمْ أَعْلَمْ أَنْ تَغْفِرْ لِي وَ
 عَلِمْتُ مِنْهَا وَ مَا لَمْ أَعْلَمْ أَنْ تَغْفِرْ لِي وَ تَرْحَمْنِي قَالَتْ تَرْحَمْنِي)) یہ سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور
 فَاسْتَضْحَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ لَفِي الْأَسْمَاءِ ارشاد فرمایا: وہ اسم انہیں اسماء میں سے ہے جن سے تم
 الَّتِي دَعَوْتَ بِهَا. نے (ابھی) دُعا مانگی۔

☆ خلاصۃ الباب ۳۸۵۵: احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی میں سے بعض وہ ہیں جن کو اس لحاظ سے خاص عظمت و امتیاز حاصل ہے کہ جب ان کے ذریعہ دعا کی جائے تو قبولیت کی زیادہ امید کی جاسکتی ہے ان اسماء کو حدیث میں ”اسم اعظم“ کہا گیا ہے لیکن صفائی اور صراحت کے ساتھ ان کو متعین نہیں کیا گیا ہے بلکہ کسی درجہ میں مبہم رکھا گیا ہے اور یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ لیلۃ القدر کو اور جمعہ کے دن قبولیت دعا کے خاص وقت کو مبہم رکھا گیا ہے احادیث سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی ایک ہی اسم پاک ”اسم اعظم“ نہیں جیسا کہ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں بلکہ متعدد اسماء حسنی کو ”اسم اعظم“ کہا گیا ہے ان میں سے ”الہ“ بھی اسم اعظم ہے اور ذوالجلال والا کرام اور حنان و منان اور لفظ اللہ اور برا الرحیم بھی ہیں اور باب کی احادیث سے بھی ہماری تائید ہوتی ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جن کو اللہ تعالیٰ نے اس نوع کے علوم و معارف سے خاص طور پر نوازا ہے انہوں نے ان احادیث سے یہی سمجھا ہے۔ واللہ اعلم۔

۱۰: بَابُ أَسْمَاءِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب: اللہ عزوجل کے اسماء کا بیان

۳۸۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَبْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَ تِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

۳۸۶۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو یعنی ننانوے نام ہیں۔ جو انہیں یاد کر لے (سمجھ کر اور اس کے مطابق اعتقاد بھی رکھے) وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۳۸۶۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنَعَانِيُّ ثَنَا أَبُو الْمُنْذِرِ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّيْمِيُّ ثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

۳۸۶۱: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔ ایک کم سو۔ اللہ تعالیٰ طاق ہیں طاق کو پسند فرماتے ہیں جو ان ناموں کو محفوظ کر لے وہ جنت میں داخل ہوگا اور وہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا: مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا إِنَّهُ وَتَرِ يُحِبُّ الْوَتَرَ مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهِيَ لِلَّهِ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ، الْأَوَّلُ، الْآخِرُ، الظَّاهِرُ، الْبَاطِنُ، الْخَالِقُ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ الْمُهَيِّمُ، الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ، اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْعَلِيمُ الْعَظِيمُ الْبَارُّ الْمُتَعَالِ الْجَلِيلُ الْجَمِيلُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْقَادِرُ الْقَاهِرُ الْعَلِيُّ الْحَكِيمُ الْقَرِيبُ الْمُجِيبُ الْغَنِيُّ الْوَهَّابُ الْوَدُودُ الشُّكُورُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الْوَالِي الرَّاشِدُ الْعَفُوُّ الْغَفُورُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ التَّوَّابُ الرَّبُّ الْمَجِيدُ الْوَلِيُّ الشَّهِيدُ الْمُبِينُ الْبَرُّ الْهَنَّاءُ الرَّؤُفُ الرَّحِيمُ الْمُبْدِئُ الْمُعِيدُ الْبَاقِ الْوَارِثُ الْقَوِيُّ الشَّدِيدُ الصَّارُ النَّافِعُ الْبَاقِي الْوَاقِي الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْمُعِزُّ الْمُدِلُّ الْمُقْسِطُ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ الْقَائِمُ الدَّائِمُ الْخَافِظُ الْوَكِيلُ الْفَاطِرُ السَّامِعُ الْمُعْطَى الْمُحْيِي الْمُمِيتُ الْمَانِعُ الْجَامِعُ الْهَادِي الْكَافِي الْآبِدُ الْعَالِمُ الصَّادِقُ النُّورُ الْمُنِيرُ النَّامُ الْقَدِيمُ الْوَتَرُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ.

قَالَ زُهَيْرٌ قَبَلْنَا مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ أَوَّلَهَا يَفْتَحُ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى.

اسماء یہ ہیں: اللَّهُ یہ نام اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے مخصوص ہے۔ غیر اللہ پر اس کا اطلاق نہیں ہو سکتا نہ حقیقتاً نہ مجازاً۔ اس ذاتی نام کو چھوڑ کر باقی جتنے نام ہیں وہ سب صفاتی نام ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی کسی صفت ہی کے اعتبار سے ہیں۔ الوَاحِدُ ایک۔ کوئی اُس کا شریک نہیں۔ الصَّمَدُ سردارِ کامل جو سب سے بے نیاز اور سب اس کے محتاج۔ یعنی ذات و صفات کے اعتبار سے ایسا کامل مطلق کہ وہ کسی کا محتاج نہیں اور سب اُس کے محتاج ہیں۔ الْأَوَّلُ سب سے پہلا یعنی اس سے پہلے کوئی موجود نہ تھا۔ الْآخِرُ سب سے پچھلا۔ یعنی جب کوئی نہ رہے وہ موجود رہے گا۔ الظَّاهِرُ آشکارا ہر چیز کا وجود ظہور اللہ تعالیٰ کے وجود سے ہے لہذا کائنات کی ہر چیز اور ہر ذرہ اس کی ہستی اور وجود پر روشن دلیل ہے لہذا اللہ تعالیٰ خوب ظاہر ہے۔ اس کا ایک مطلب غالب بھی ہے یعنی وہ ایسا غالب والا ہے کہ اس سے اوپر کوئی قوت نہیں ہے۔ الْبَاطِنُ پوشیدہ۔ اس کی ذات کی کنہ اور اس کی صفات کے حقائق تک عقل کی رسائی نہیں ہے۔ کسی ایک صفت کا احاطہ بھی کوئی نہیں کر سکتا۔ نہ اپنی رائے سے اس کی کچھ کیفیت بیان کر سکتا ہے لہذا اس اعتبار سے اس سے زیادہ کوئی پوشیدہ نہیں ہے۔ نیز وہ ایسا چھپا ہے کہ اس سے پرے کوئی جگہ نہیں جہاں اس کی آنکھ سے اوجھل ہو کر پناہ مل سکے۔ الْخَالِقُ مشیت اور حکمت کے مطابق ٹھیک اندازہ کرنے والا اور اس اندازہ کے مطابق پیدا کرنے والا۔ اس نے ہر چیز کی ایک خاص مقدار مقرر کر دی۔ کسی کو چھوٹا اور کسی کو بڑا اور کسی کو انسان اور کسی کو حیوان، کسی کو پہاڑ اور کسی کو پتھر اور کسی کو مکھی اور کسی کو مچھر غرض ہر ایک کی ایک خاص مقدار مقرر کر دی ہے۔ الْبَارِئُ بلا کسی اصل کے اور بلا کسی خلل کے پیدا کرنے والا۔ الْمُصَوِّرُ طرح طرح کی صورتیں بنانے والا کہ ہر صورت دوسری صورت سے جدا اور ممتاز ہے۔ الْمَلِكُ بادشاہ حقیقی اپنی تدبیر اور تصرف

میں مختار مطلق۔ الحق ثابت اور برحق۔ اس کی خدائی اور شہنشائی حق ہے اور حقیقی ہے۔ اس کے سوا سب غیر حقیقی اور بیچ ہے۔ السَّلام آفتوں اور عیبوں سے سالم اور سلامتی کا عطا کرنے والا۔ المُؤمِن مخلوق کو آفتوں سے امن دینے والا اور امن کے سامان پیدا کرنے والا۔ المُهيِّم ہر چیز کا نگہبان۔ العَزِيز عزت والا اور غلبہ والا۔ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہ کوئی اس پر غلبہ پاسکتا ہے۔ الجَبَّار جبر اور قہر والا۔ ٹوٹے ہوئے کا جوڑنے والا اور بگڑے ہوئے کا درست کرنے والا۔ الْمُتَكَبِّر انتہائی بلند اور برتر جس کے سامنے سب حقیر ہیں۔ الرَّحْمَن نہایت رحم والا۔ الرَّحِيم بڑا مہربان۔ اللطيف باریک بین یعنی ایسی خفی اور باریک چیزوں کا ادارک کرنے والا جہاں نگاہیں نہیں پہنچ سکتیں۔ بڑا لطف و کرم کرنے والا بھی ہے۔ الخَبِير بڑا آگاہ اور باخبر ہے۔ وہ ہر چیز کی حقیقت کو جانتا ہے۔ ہر چیز کی اس کو خبر ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی چیز موجود ہو اور اللہ کو اس کی خبر نہ ہو۔ السمیع سب کچھ سننے والا۔ البصیر سب کچھ دیکھنے والا۔ العلیم بہت جاننے والا۔ جس سے کوئی چیز مخفی نہیں ہو سکتی۔ اس کا علم تمام کائنات کے ظاہر اور باطن کو محیط ہے۔ الْعَظِيم بہت عظمت والا۔ الْبَار بڑا اچھا سلوک کرنے والا۔ الْمُتَعَال بہت بلند۔ الْجَلِيل بزرگ قدر۔ الْجَمِيل بہت جمال والا۔ الْحَي بذات خود زندہ اور قائم بالذات جس کی ذات قائم ہو جس کی حیات کو کبھی زوال نہیں۔ الْقَيُّوم کائنات عالم کی ذات و صفات کا قائم رکھنے والا اور تھامنے والا۔ الْقَادِر قدرت والا۔ اسے اپنے کام میں کسی آلہ کی بھی ضرورت نہیں اور وہ عجز اور لاچارگی سے پاک اور منزہ ہے۔ الْقَاهِر غلبہ والا۔ الْعَلِی بہت بلند و برتر کہ اس سے اوپر کسی کا مرتبہ نہیں۔ الْحَكِيم بڑی حکمتوں والا۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں اور وہ ہر چیز کی مصلحتوں سے واقف ہے۔ الْقَرِيب بہت قریب۔ الْمُجِيب دعاؤں کا قبول کرنے والا اور بندوں کی پکار کا جواب دینے والا۔ الْغَنِي بڑا بے نیاز اور بے پرواہ۔ اسے کسی کی حاجت نہیں اور کوئی بھی اُس سے مستغنی نہیں۔ الْوَهَّاب بغیر غرض کے اور بغیر عوض کے خوب دینے والا۔ بندہ بھی کچھ بخشش کرتا ہے مگر اس کی بخشش ناقص اور نامتتام ہے کیونکہ بندہ کسی کو کچھ روپیہ پیسہ دے سکتا ہے مگر صحت اور عافیت نہیں دے سکتا جبکہ اللہ تعالیٰ کی بخشش میں سب کچھ ہی داخل ہے۔ الْوَدُّود بڑا محبت کرنے والا۔ یعنی بندوں کی خوب رعایت کرنے والا اور ان پر خوب انعام کرنے والا۔ الشُّكُور بہت قدردان۔ الْمَاجِد بڑی بزرگی والا بزرگ مطلق۔ الْوَاجِد غنی اور بے پرواہ کہ کسی چیز میں کسی کا محتاج نہیں یا یہ معنی کہ اپنی مراد کو پانے والا جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ الْوَالِی کار ساز اور مالک اور تمام کاموں کا متولی اور منظم۔ الرَّاشِد راہ راست پر لانے والا۔ الْعَفُو بہت معاف کرنے والا۔ الْعَفُور بہت بخشنے والا۔ الْحَلِيم بڑا ہی بردبار۔ اسی لیے علانیہ نافرمانی بھی اس کو مجرمین کی فوری سزا پر آمادہ نہیں کرتی اور گناہوں کی وجہ سے وہ رزق بھی نہیں روکتا۔ الْكَرِيم بہت مہربان۔ الْتَّوَّاب توبہ قبول کرنے والا۔ الرَّبُّ پروردگار۔ الْمَجِید بڑا بزرگ۔ وہ اپنی ذات اور صفات اور افعال میں بزرگ ہے۔ الْوَلِی مددگار اور دوست رکھنے والا یعنی اہل ایمان کا محبت اور ناصر۔ الشَّهِید حاضر و ناظر اور

ظاہر و باطن پر مطلع اور بعض کہتے ہیں کہ امور ظاہرہ کے جاننے والے کو شہید کہتے ہیں اور مطلق جاننے والے کو عظیم کہتے ہیں۔ الْمُبِينُ، حق و باطل کو جدا جدا کرنے والا۔ الْبُرْهَانُ، دلیل۔ الرَّوْفُ، بڑا ہی مہربان، جس کی رحمت کی غایت اور انتہاء نہیں۔ الرَّحِيمُ، بے حد مہربان۔ الْمُبْدِیُّ، پہلی بار پیدا کرنے والا اور عدم سے وجود میں لانے والا۔ الْمُعِيدُ، دوبارہ پیدا کرنے والا۔ پہلی بار بھی اُسی نے پیدا کیا اور قیامت کے دن بھی وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور معدومات کو دوبارہ ہستی کا لباس پہنائے گا۔ الْبَاعِثُ، مردوں کو زندہ کر کے قبروں سے اُٹھانے والا اور سوتے ہوؤں کو جگانے والا۔ النَّوَارِثُ، تمام موجودات کے فنا ہو جانے کے بعد موجود رہنے والا۔ سب کا وارث اور مالک جب سارا عالم فنا کے گھاٹ اتار دیا جائے گا تو وہ خود ہی فرمائے گا ﴿لَمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ﴾ ”آج کے دن کس کی بادشاہی ہے؟“ اور خود ہی جواب دے گا۔ ﴿لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ ”ایک قہار اللہ کی“۔ الْقَوِیُّ، بہت زور آور۔ الشَّدِيدُ، سخت۔ النَّضَارُ، النَّفَاعُ، ضرر پہنچانے والا۔ نفع پہنچانے والا یعنی نفع اور ضرر سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ خیر اور شر اور نفع و ضرر سب اس کی طرف سے ہے۔ الْبَاقِی، ہمیشہ باقی رہنے والا۔ یعنی دائم الوجود جس کو کبھی فنا نہیں اور اس کے وجود کی کوئی انتہاء نہیں۔ اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے۔ ماضی کے اعتبار سے وہ قدیم ہے اور مستقبل کے لحاظ سے وہ باقی ہے۔ ورنہ اس کی ذات کے لحاظ سے وہاں نہ ماضی ہے اور نہ مستقبل ہے اور وہ بذات خود باقی ہے۔ النَّوَاقِی، بچانے والا۔ الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، پست کرنے والا اور بلند کرنے والا۔ وہ جس کو چاہے پست کرے اور جس کو چاہے بلند کرے۔ الْغَابِضُ، تنگی کرنے والا۔ الْبَاسِطُ، فراخی کرنے والا۔ یعنی حسی اور معنوی رزق کی تنگی اور فراخی سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ کسی پر رزق کو فراخ کیا اور کسی پر تنگ کیا۔ الْمُعِزُّ، الْمُذِلُّ، عزت دینے والا اور ذلت دینے والا۔ وہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ الْمُقْسِطُ، عدل و انصاف قائم کرنے والا۔ الرَّزَّاقُ، بہت بڑا روزی دینے والا اور روزی کا پیدا کرنے والا۔ رزق اور مرزوق سب اسی کی مخلوق ہے۔ لَوْ اَنْفُوَّةٌ، قوت والا۔ الْمَتِیْنُ، شدید قوت والا جس میں ضعف، اضمحلال اور کمزوری کا امکان نہیں اور اس کی قوت میں کوئی اس کا مقابل اور شریک نہیں۔ الْقَائِمُ، ہمیشہ قائم رہنے والا۔ الدَّائِمُ، برقرار۔ الْحَافِظُ، بچانے والا۔ النَّوْكِیُّ، کار ساز یعنی جس کی طرف دوہرے اپنا کام سپرد کر دیں وہی بندوں کا کام بنانے والا ہے۔ الْفَاعِلُ، پیدا کرنے والا۔ السَّمِیعُ، سننے والا۔ الْمُعْطِی، عطا کرنے والا۔ الْمُحْیِی، زندگی دینے والا۔ الْمُمِیْتُ، موت دینے والا۔ الْمَنَیْعُ، روک دینے ظاہر و باطن پر مطلع اور بعض کہتے ہیں کہ امور ظاہرہ کے جاننے والے کو شہید کہتے ہیں اور مطلق جاننے والے کو عظیم کہتے ہیں۔ الْمُبِينُ، حق و باطل کو جدا جدا کرنے والا۔ الْبُرْهَانُ، دلیل۔ الرَّوْفُ، بڑا ہی مہربان، جس کی رحمت کی غایت اور انتہاء نہیں۔ الرَّحِيمُ، بے حد مہربان۔ الْمُبْدِیُّ، پہلی بار پیدا کرنے والا اور عدم سے وجود میں لانے والا۔ الْمُعِيدُ، دوبارہ پیدا کرنے والا۔ پہلی بار بھی اُسی نے پیدا کیا اور قیامت کے دن بھی وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور معدومات کو دوبارہ ہستی کا لباس پہنائے

میں مختار مطلق۔ الحق ثابت اور برحق۔ اس کی خدائی اور شہنشاہی حق ہے اور حقیقی ہے۔ اس کے سوا سب غیر حقیقی اور بیچ ہے۔ السلام آفتوں اور عیبوں سے سالم اور سلامتی کا عطا کرنے والا۔ المؤمن مخلوق کو آفتوں سے امن دینے والا اور امن کے سامان پیدا کرنے والا۔ المہیمن ہر چیز کا نگہبان۔ العزیز عزت والا اور غلبہ والا۔ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہ کوئی اس پر غلبہ پاسکتا ہے۔ الجبار جبر اور قہر والا۔ ٹوٹے ہوئے کا جوڑنے والا اور بگڑے ہوئے کا درست کرنے والا۔ المتکبر انتہائی بلند اور برتر جس کے سامنے سب حقیر ہیں۔ الرحمن نہایت رحم والا۔ الرحیم بڑا مہربان۔ اللطیف باریک بین یعنی ایسی خفی چیزوں کا ادا رک کرنے والا جہاں نگاہیں نہیں پہنچ سکتیں۔ بڑا لطف و کرم کرنے والا بھی ہے۔ الخبیر بڑا آگاہ اور باخبر ہے۔ وہ ہر چیز کی حقیقت کو جانتا ہے۔ ہر چیز کی اس کو خبر ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ کوئی چیز موجود ہو اور اللہ کو اس کی خبر نہ ہو۔ السمیع سب کچھ سننے والا۔ البصیر سب کچھ دیکھنے والا۔ العلیم بہت جاننے والا۔ جس سے کوئی چیز مخفی نہیں ہو سکتی۔ اس کا علم تمام کائنات کے ظاہر اور باطن کو محیط ہے۔ العظیم بہت عظمت والا۔ البار بڑا اچھا سلوک کرنے والا۔ المتعال بہت بلند۔ الجلیل بزرگ قدر۔ الجمیل بہت جمال والا۔ الحمی بذات خود زندہ اور قائم بالذات جس کی ذات قائم ہو جس کی حیات کو کبھی زوال نہیں۔ القیوم کائنات عالم کی ذات و صفات کا قائم رکھنے والا اور تھامنے والا۔ القادر قدرت والا۔ اسے اپنے کام میں کسی آلہ کی بھی ضرورت نہیں اور وہ عجز اور لا چارگی سے پاک اور منزہ ہے۔ القاهر غلبہ والا۔ العلی بہت بلند و برتر کہ اس سے اوپر کسی کا مرتبہ نہیں۔ الحکیم بڑی حکمتوں والا۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں اور وہ ہر چیز کی مصلحتوں سے واقف ہے۔ القرب بہت قریب۔ المجیب دعاؤں کا قبول کرنے والا اور بندوں کی پکار کا جواب دینے والا۔ الغنی بڑا بے نیاز اور بے پرواہ۔ اسے کسی کی حاجت نہیں اور کوئی بھی اُس سے مستغنی نہیں۔ الوہاب بغیر غرض کے اور بغیر عوض کے خوب دینے والا۔ بندہ بھی کچھ بخش کرتا ہے مگر اس کی بخشش ناقص اور ناقص ہے کیونکہ بندہ کسی کو کچھ روپیہ پیسہ دے سکتا ہے مگر صحت اور عافیت نہیں دے سکتا جبکہ اللہ تعالیٰ کی بخشش میں سب کچھ ہی داخل ہے۔ الوونون بڑا محبت کرنے والا۔ یعنی بندوں کی خوب رعایت کرنے والا اور ان پر خوب انعام کرنے والا۔ الشکور بہت قدردان۔ المجاہد بڑی بزرگی والا بزرگ مطلق۔ الواجب غنی اور بے پرواہ کہ کسی چیز میں کسی کا محتاج نہیں یا یہ معنی کہ اپنی مراد کو پانے والا جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ الوالی کارساز اور مالک اور تمام کاموں کا متولی اور منظم۔ الرائد راہ راست پر لانے والا۔ العفو بہت معاف کرنے والا۔ الغفور بہت بخشنے والا۔ الخلیم بڑا ہی بردبار۔ اسی لیے علانیہ نافرمانی بھی اس کو مجرمین کی فوری سزا پر آمادہ نہیں کرتی اور گناہوں کی وجہ سے وہ رزق بھی نہیں روکتا۔ الکریم بہت مہربان۔ الثواب توبہ قبول کرنے والا۔ الرب پروردگار۔ المجید بڑا بزرگ۔ وہ اپنی ذات اور صفات اور افعال میں بزرگ ہے۔ الولی مددگار اور دوست رکھنے والا یعنی اہل ایمان کا محبت اور ناصر۔ الشہید حاضر و ناظر اور ظاہر و باطن پر مطلع

اور بعض کہتے ہیں کہ امور ظاہرہ کے جاننے والے کو شہید کہتے ہیں اور مطلق جاننے والے کو علیم کہتے ہیں۔ الْمُبِينُ، حق و باطل کو جدا جدا کرنے والا۔ الْبُرْهَانُ، دلیل۔ الرُّؤْفُ، بڑا ہی مہربان، جس کی رحمت کی غایت اور انتہاء نہیں۔ الرَّحِيمُ، بے حد مہربان۔ الْمُبْدِیُّ، پہلی بار پیدا کرنے والا اور عد سے وجود میں لانے والا۔ الْمُعِیْذُ، دوبارہ پیدا کرنے والا۔ پہلی بار بھی اُسی نے پیدا کیا اور قیامت کے دن بھی وہی دوبارہ پیدا کرے گا اور معدومات کو دوبارہ ہستی کا لباس پہنائے گا۔ الْبَاسِعُ، مُردوں کو زندہ کر کے قبروں سے اُٹھانے والا اور سوتے ہوؤں کو جگانے والا۔ الْوَارِثُ، تمام موجودات کے فنا ہوجانے کے بعد موجود رہنے والا۔ سب کا وارث اور مالک جب سارا عالم فنا کے گھاٹ اتار دیا جائے گا تو وہ خود ہی فرمائے گا ﴿لَمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ﴾ ”آج کے دن کس کی بادشاہی ہے؟“ اور خود ہی جواب دے گا۔ ﴿لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ﴾ ”ایک قہار اللہ کی“۔ الْقَوِیُّ، بہت زور آور۔ الْمُشْدِیْدُ، سخت۔ النَّصَارُ، النَّافِعُ، ضرر پہنچانے والا۔ نفع پہنچانے والا یعنی نفع اور ضرر سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ خیر اور شر اور نفع و ضرر سب اس کی طرف سے ہے۔ الْبَاقِیُّ، ہمیشہ باقی رہنے والا۔ یعنی دائم الوجود جس کو کبھی فنا نہیں اور اس کے وجود کی کوئی انتہاء نہیں۔ اللہ تعالیٰ واجب الوجود ہے۔ ماضی کے اعتبار سے وہ قدیم ہے اور مستقبل کے لحاظ سے وہ باقی ہے۔ ورنہ اس کی ذات کے لحاظ سے وہاں نہ ماضی ہے اور نہ مستقبل ہے اور وہ بذات خود باقی ہے۔ النَّوَاقِیُّ، بچانے والا۔ الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، پست کرنے والا اور بلند کرنے والا۔ وہ جس کو چاہے پست کرے اور جس کو چاہے بلند کرے۔ الْقَابِضُ، تنگی کرنے والا۔ الْبَاسِطُ، فراخی کرنے والا۔ یعنی حسی اور معنوی رزق کی تنگی اور فراخی سب اس کے ہاتھ میں ہے۔ کسی پر رزق کو فراخ کیا اور کسی پر تنگ کیا۔ الْمُعِزُّ، الْمُذِلُّ، عزت دینے والا اور ذلت دینے والا۔ وہ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلت دے۔ الْمُقْسِطُ، عدل و انصاف قائم کرنے والا۔ الرَّزَّاقُ، بہت بڑا روزی دینے والا اور روزی کا پیدا کرنے والا۔ رزق اور مرزوق سب اسی کی مخلوق ہے۔ دُو الثَّوْقَةِ، قوت والا۔ الْمَتِیْنُ، شدید قوت والا جس میں ضعف، اضمحلال اور کمزوری کا امکان نہیں اور اس کی قوت میں کوئی اس کا مقابل اور شریک نہیں۔ الْقَائِمُ، ہمیشہ قائم رہنے والا۔ الدَّائِمُ، برقرار۔ الْحَافِظُ، بچانے والا۔ النَّوْكِیُّ، کار ساز یعنی جس کی طرف دوسرے اپنا کام سپرد کر دیں وہی بندوں کا کام بنانے والا ہے۔ الْفَاطِرُ، پیدا کرنے والا۔ السَّمِیعُ، سننے والا۔ الْمُعْطِیُّ، عطا کرنے والا۔ الْمُحِیُّ، زندگی دینے والا۔ الْمُمِیْتُ، موت دینے والا۔ الْمَنَاعُ، روک دینے والا اور باز رکھنے والا۔ جس چیز کو وہ روک لے کوئی اس کو دے نہیں سکتا۔ الْجَامِعُ، سب لوگوں کو جمع کرنے والا یعنی قیامت کے دن اور مرکب اشیاء میں تمام متفرق چیزوں کو جمع کرنے والا۔ الْإِلْهَایُّ، سیدھی راہ دکھانے اور بتانے والا کہ یہ راہ سعادت ہے اور یہ راہ شقاوت ہے اور سیدھی راہ پر چلانے والا بھی ہے۔ الْكَافِیُّ، کفایت کرنے والا۔ الْكَابِیُّ، ہمیشہ برقرار۔ الْعَالِمُ، جاننے والا۔ الصَّافِیُّ، سچا۔ النُّورُ، وہ بذات خود ظاہر اور روشن ہے اور دوسروں کو ظاہر اور روشن کرنے والا ہے۔ نور اس چیز کو کہتے ہیں کہ جو خود ظاہر ہو اور دوسرے کو ظاہر کرتا ہو۔ آسمان و زمین سب ظلمتِ عدم میں چھپے ہوئے تھے۔ اللہ نے ان کو عدم کی ظلمت سے نکال کر نور و وجود عطا کیا۔ جس سے سب ظاہر ہو گئے۔ اس

لیے وہ ”نور السموات والارض“ یعنی ”آسمان وزمین کا نور“ ہے۔ الْمُصْنِيزُ روشن کرنے والا۔ النَّاتِمُ ہر کام کو پورا کرنے والا۔ الْقَدِيمُ ازلی۔ اَنْوَتُرُ کیلتا (طاق کیلتا) الْاَحَدُ ذات و صفات میں یکتا اور یگانہ۔ یعنی بے مثال اور بے نظیر۔ الصَّمَمُ جو کسی کا محتاج نہیں۔ ہر ایک اس کا محتاج ہے۔ اَلَّذِي لَمْ يَلِدْ جس کی اولاد نہیں۔ وَلَمْ يُولَدْ اور جو کسی کی اولاد نہیں۔ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اور کوئی اُس کا ہمسر نہیں۔

☆ خلاصۃ الباب حقیقی معنی میں اللہ پاک کا نام یعنی اسم ذات صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے ”اللہ“ البتہ اس کے صفاتی نام سینکڑوں ہیں جو قرآن مجید اور احادیث میں وارد ہوئے ہیں انہی کو اسماء حسنی کہا گیا ہے۔ شارحین حدیث اور علماء کا اس پر قریب قریب اتفاق ہے کہ اسماء الہیہ صرف نناوے میں مخصوص نہیں ہیں اور یہ ان کی پوری تعداد نہیں کیونکہ تتبع اور تلاش کے بعد احادیث میں اس سے بہت زیادہ تعداد مل جاتی ہے اس لئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے بارے میں کہا گیا ہے کہ اس کا مطلب اور مدعا صرف یہ ہے کہ جو بندہ اللہ تعالیٰ کے نناوے ناموں کو یاد کرے گا اور ان کی نگہداشت کرے گا وہ جنت میں جائے گا یعنی صرف نناوے ناموں کا احصاء کر لینے پر بندہ اس بشارت کا مستحق ہو جائے گا۔ حدیث پاک کے جملہ ”من احصاها دخل الجنة“ کی تشریح میں علماء اور شارحین نے مختلف باتیں لکھی ہیں ایک مطلب اس کا یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو بندہ ان اسماء الہیہ کے مطالب سمجھ کر اور ان کی معرفت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کی ان صفات پر یقین کرے گا جن کے یہ اسماء صفوات ہیں وہ جنت میں جائے گا۔ دوسرا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو بندہ ان اسماء حسنی کے تقاضوں پر عمل کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ تیسرا مطلب یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو بندہ نناوے ناموں سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے گا اور ان کے ذریعہ سے اس سے دعا کرے گا وہ جنت میں جائے گا۔ امام بخاری نے ”من احصاها“ کی تشریح ”من حفصھا“ (جس نے ان کو یاد کیا) سے کی ہے بلکہ اس حدیث کی بعض روایات میں ”من حفصھا“ کے الفاظ بھی وارد ہوئے ہیں اس لئے اس تشریح کو ترجیح دی گئی ہے۔

باب: والد اور مظلوم کی دعا

۱۱: بَابُ دَعْوَةِ الْوَالِدِ وَ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

۳۸۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَكْرِ السَّهْمِيِّ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ يُسْتَجَابُ لَهُنَّ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَ دَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَ دَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَالِدِهِ.

۳۸۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین دعائیں قبول ہوتی ہیں ان میں کچھ شک نہیں۔ (۱) مظلوم کی دعا (۲) مسافر کی دعا اور (۳) والد کی دعا اولاد کے حق میں۔

۳۸۶۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ حَدَّثَنَا حَبَابَةُ ابْنَةُ عَجَلَانَ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ حَفْصٍ عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ

۳۸۶۳: حضرت ام حکیم بنت وداع خزاعیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ

جَرِيرٌ عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ جَرِيرٍ عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ وَدَّاعٍ
الْخَزَاعِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ دُعَاءُ
الْوَالِدِ يُفْضِلُ إِلَى الْحِجَابِ“

علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: والد کی دعا (اللہ کے
خاص) حجاب تک پہنچ جاتی ہے۔ (یعنی قبول ہوتی
ہے)۔

۱۲: بَابُ كَرَاهِيَةِ الْأَعْتِدَاءِ فِي الدُّعَاءِ

پاؤں: دُعا میں حد سے بڑھنا منع ہے

۳۸۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا حَمَّادُ
بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا سَعِيدُ الْجَرِيرِيُّ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ أَنَّ عَبْدَ
اللَّهِ بْنَ مَغْفَلٍ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ
الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلْتُهَا فَقَالَ أَيُّ بَنِي سَلِ
اللَّهِ الْجَنَّةِ وَغُذِبَ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَيَكُونُ قَوْمٌ يَغْتَدُونَ فِي
الدُّعَاءِ.

۳۸۶۴: حضرت عبداللہ بن مغفل نے اپنے صاحبزادے
کو یہ دعا مانگتے سنا: ”اے اللہ! میں آپ سے مانگتا
ہوں سفید محال جنت کے دائیں حصہ میں جب میں
جنت میں داخل ہوں۔“ تو فرمایا: پیارے بیٹے! اللہ
سے جنت مانگو اور دوزخ سے اللہ کی پناہ مانگو (اور بس)
کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: عنقریب
کچھ لوگ دعا میں حد سے بڑھنا شروع کر دیں گے۔

۱۳: بَابُ رَفَعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ

پاؤں: دُعا میں ہاتھ اٹھانا

۳۸۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ
عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ عَنْ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَبَّكُمْ حَتَّى تَكْرِمَ
يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ أَنْ يَرْفَعَ إِلَيْهِ يَدَيْهِ فَيَرُدَّهُمَا صِفْرًا (أَوْ
قَالَ) خَائِئِيْنِ

۳۸۶۵: حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ
نے فرمایا: تمہارا پروردگار بہت باحیاء اور کریم (مغرزو
مہربان اور جواد و فیاض) ہے۔ اسے اس بات سے حیاء
آتی ہے کہ اُسکا بندہ اس کے سامنے اپنے دونوں ہاتھ
پھیلائے پھر وہ اس کے ہاتھ خالی اور ناکام لوٹا دے۔

۳۸۶۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَائِدُ بْنُ حَبِيبٍ
عَنْ صَالِحِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيِّ عَنِ
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَعَوْتَ اللَّهَ فَادْعُ
بِطُورِ كَفِّكَ وَلَا تَدْعُ بِطُحُورِهِمَا فَإِذَا فَرَعْتَ فَاْمْسَحْ
بِهِمَا وَجْهَكَ.

۳۸۶۶: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم اللہ سے دعا
مانگو تو اپنی ہتھیلیاں اوپر رکھو اور ہاتھوں کی پشت اوپر
مت رکھو اور جب فارغ ہو جاؤ تو دونوں ہاتھ اپنے
چہرہ پر پھیر لو۔

☆ خلاصۃ الباب دعا میں ہاتھ اٹھانا اور آخرت میں ہاتھ منہ پر پھیرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب قریب بتواتر ثابت ہے۔ امام نووی نے شرح مہذب میں قریباً تیس حدیثیں اس کے متعلق یکجا کر دی ہیں اور تفصیل سے ان حضرات کی غلط فہمی کی حقیقت واضح کی ہے جن کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت سے غلط فہمی ہوئی اور انہوں نے دعا میں ہاتھ اٹھانے کا انکار کر دیا ہے۔

۱۴: بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا

أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى

بَابُ: صَبْحٍ وَشَامٍ

کي دُعا

۳۸۶۷: حضرت ابو عیاشؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو صبح کے وقت یہ دعا مانگے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ... تو اسے حضرت اسمعیلؑ کی اولاد میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر اجر ملے گا اور اس کی دس خطائیں معاف کر دی جائیں گی اور وہ شام تک شیطان سے محفوظ رہے گا اور شام کو یہی کلمات پڑھے تو صبح تک ایسا ہی رہے گا۔ راوی کہتے ہیں: ایک مرد کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابو عیاش آپؐ کی طرف منسوب کر کے یہ یہ حدیث بیان کرتے ہیں۔ فرمایا: ابو عیاش نے سچ کہا۔

۳۸۶۸: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبح کو یہ دعا پڑھا کرو: ”اے اللہ! ہم نے صرف آپؐ کی وجہ سے (قدرت سے) صبح کی اور آپؐ ہی کی قدرت سے شام کی اور آپؐ ہی کی خاطر جنیں گے اور آپؐ ہی کی خاطر جان دیں گے اور شام ہو تو بھی یہی دعا مانگا کرو۔“

۳۸۶۹: حضرت ابان بن عثمانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا عثمانؓ کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو بندہ بھی ہر روز صبح اور ہر شام کو یہ کلمات کہے: بِسْمِ اللَّهِ... الْعَلِيمِ تین بار۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ اسے کوئی ضرر پہنچے۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابان کو فالج تھا۔ ایک شخص اُن کی طرف (تعجب سے)

۳۸۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْحَسَنِ بْنُ مُوسَى ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عِيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَانَ لَهُ عَدْلٌ رَقَبَةٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ فَكَانَ فِي جَوْزٍ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُنْسَى وَإِذَا أَمْسَى فَمِثْلُ ذَلِكَ حَتَّى يُصْبِحَ.

قَالَ فَرَأَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِيمَا يَرَى النَّاسِمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبَا عِيَّاشٍ يَرَوِي عَنْكَ كَذًا وَكَذَا فَقَالَ صَدَقَ أَبُو عِيَّاشٍ.

۳۸۶۸: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَصْبَحْتُمْ فَقُولُوا اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيُ وَبِكَ نَمُوتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُمْ فَقُولُوا اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيُ وَبِكَ نَمُوتُ وَ إِلَيْكَ الْمَصِيرُ.

۳۸۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءٍ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرَّهُ شَيْءٌ.

قَالَ وَكَانَ أَبَانُ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفٌ مِنَ الْفَالَجِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبَانُ مَا تَنْظُرُ إِلَيَّ. أَمَا إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا قَدْ حَدَّثْتُكَ وَلَكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيُمِضِيَ اللَّهُ عَلَيَّ قَدْرَهُ.

دیکھنے لگا تو حضرت ابان نے اس سے کہا: دیکھتے کیا ہو۔ حدیث ایسے ہی ہے جیسے میں نے بیان کی لیکن ایک روز میں پڑھ نہ سکا (بھول گیا) تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی آٹل تقدیر مجھ پر جاری فرمادیں۔

۳۸۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثَنَا مِسْعَرٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ عَنْ سَابِقٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ خَادِمِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ أَوْ إِنْسَانٍ أَوْ عَبْدٍ يَقُولُ حِينَ يُمَسِّي وَحِينَ يُصْبِحُ رَضِيْتُ بِاللَّهِ رَبًّا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۳۸۷۰: رسول اللہ کے خادم حضرت ابوسلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو بھی مسلمان یا انسان یا بندہ (راوی کو لفظ میں شک ہے کہ کیا فرمایا تھا) صبح، شام یہ کلمات کہے: رَضِيْتُ بِاللَّهِ رَبًّا... تو اللہ تعالیٰ اُسے روز قیامت ضرور راضی اور خوش فرمائیں گے۔

۳۸۷۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِيسِيُّ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا جُبَيْرُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُ هَؤُلَاءِ الدُّعَوَاتِ حِينَ يُمَسِّي وَحِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي اللَّهُمَّ اسْرِعْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَاعُوذُ بِكَ أَنْ أَغْتَالَ مِنْ تَحْتِي.

۳۸۷۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح، شام یہ دعائیں نہیں چھوڑا کرتے تھے۔ (یعنی ضرور مانگتے تھے): ((اللَّهُمَّ اسْرِعْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي وَاحْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيْ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَاعُوذُ بِكَ أَنْ أَغْتَالَ مِنْ تَحْتِي))

وکیع نے کہا کہ آخری جملہ میں دھنسنے سے پناہ مانگی۔

وَقَالَ وَكِيعٌ يَعْنِي الْخَسْفَ.

۳۸۷۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُيَيْنَةَ ثَنَا الْوَلِيدُ ابْنُ ثَعْلَبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوؤُ بِنِعْمَتِكَ وَأَبُوؤُ بِنِعْمَتِكَ فَاعْفُ عَنِّي

۳۸۷۲: حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: (سید الاستغفار) اے اللہ! آپ میرے پروردگار ہیں۔ آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ آپ نے مجھے پیدا فرمایا۔ میں آپ کا بندہ ہوں۔ میں آپ کے عہد (عہد الست) اور وعدہ پر بقدر استطاعت قائم ہوں۔ میں نے جو کام کیے انکے شر سے میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں۔ آپ کے انعامات کا

فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ . قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَالَهَا فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ فَمَاتَ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَوْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ دَخَلَ الْجَنَّةَ . إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى .

قائل اور معترف ہوں اور اپنے گناہوں کا اقراری۔ اسلئے میری بخشش فرما دیجئے کہ گناہوں کو صرف آپ ہی بخشتے ہیں۔ جو بندہ یہ کلمات دن یا رات میں کہے پھر اسی دن یا رات کو اُسے موت آجائے تو وہ ان شاء اللہ جنت میں داخل ہوگا۔

☆ خلاصۃ الباب ہر آدمی کے لئے رات کے بعد صبح ہوتی ہے اور دن ختم ہونے پر شام آتی ہے گویا ہر صبح اور ہر شام زندگی کی ایک منزل طے ہو کر اگلی منزل شروع ہو جاتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ارشادات اور اپنے عملی نمونہ سے امت کو ہدایت فرمائی کہ وہ ہر صبح و شام اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلق کو تازہ و مستحکم کرے۔ اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرے اپنے قصوروں کے اعتراف کے ساتھ معافی مانگے اور سائل اور بھکاری بن کر رب کریم سے مناسب وقت دعائیں کرے۔

۱۵ : بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا أَوَى

پالپ : سونے کے لیے بستر پر آئے تو کیا دعا

مانگے ؟

إِلَى فِرَاشِهِ

۳۸۷۳ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ثنا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ اللَّهُمَّ رَبِّ السَّمُوتِ وَالْأَرْضِ وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقِ الْحَبِّ وَالنَّوَى مُنْزِلِ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ الْعَظِيمِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ أَفْضَى عَنِّي الدِّينَ وَاعْنِي مِنَ الْفَقْرِ .

۳۸۷۳ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سونے کے لیے بستر پر آتے تو یہ دعا مانگا کرتے: ”اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے رب! اور ہر چیز کے رب! دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے (اگانے والے) تورات، انجیل اور قرآن عظیم کو نازل فرمانے والے۔ میں ہر جانور کی برائی سے آپ کی پناہ میں آتا ہوں کہ جس کی پیشانی آپ کے قبضہ میں ہے۔ آپ اول ہیں، آپ سے پہلے کوئی چیز نہ تھی اور آپ ہی آخر ہیں، آپ کے بعد کچھ نہیں۔ آپ ہی ظاہر ہیں آپ سے اوپر کوئی چیز نہیں اور آپ ہی باطن ہیں کہ آپ سے زیادہ پوشیدہ کوئی چیز نہیں۔ میری طرف سے قرض ادا کر دیجئے اور مجھے مفلس سے غنی کر دیجئے۔

۳۸۷۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى فِرَاشِهِ فَلْيُنْ عَ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ

۳۸۷۴ : حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو اپنے ازار کا کنارہ کھول لے اور اس سے اپنا بستر جھاڑ لے۔ اسلئے کہ اُسے معلوم نہیں کہ اس

ثُمَّ الْيَنْفُضُ بِهَا فِرَاشَهُ فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيَضْطَجِعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْيَقُلُ رَبِّ بَكَ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَقْعُهُ فَإِنْ أَسْكَتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلَتْهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا حَفِظْتَ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ.

کے پیچھے بستر پر کیا کچھ آیا (کوئی موڑی چیز ہی آسکتی ہے) پھر دائیں کروٹ پر لیٹ جائے۔ پھر یہ دعا پڑھے: رَبِّ بَكَ وَضَعْتُ جَنْبِي ”اے اللہ! آپ ہی کے بھروسہ پر میں نے اپنی کروٹ رکھی (لیٹا) اور آپ ہی کے امر سے میں اٹھوں گا۔ اگر آپ میری جان روک لیں تو اس پر رحمت فرمائیں اور اگر چھوڑ دیں (اور میں بیدار ہوں) تو اس کی ایسے ہی حفاظت فرمائیے جیسے آپ اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتے ہیں۔

۳۸۷۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شُرَّحْبِيلٍ أَنَّنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَخَذَ مُضْطَجِعَهُ نَفَثَ فِي يَدَيْهِ وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ وَ مَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ.

۳۸۷۵: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں میں پھونکتے اور معوذتین پڑھتے اور دونوں ہاتھ پورے جسم پر پھیر لیتے۔

۳۸۷۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ إِذَا أَخَذْتَ مُضْجِعَكَ أَوْ أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللَّهُمَّ اسْلُمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَالْجَنَاحَ ظَهْرِي إِلَيْكَ وَفَوَضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا إِلَّا إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنَاجَا إِلَّا إِلَيْكَ أَمْسُتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَ نَبِّيكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مِتُّ مِنْ لَيْلَتِكَ مِتُّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتُ أَصْبَحْتُ وَقَدْ أَصَبْتُ خَيْرًا كَثِيرًا.

۳۸۷۶: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: جب تم سونے کے لیے اپنے بستر پر آؤ تو یہ دعا پڑھا کرو: ”اے اللہ! میں نے اپنا چہرہ آپ کے لیے جھکا دیا اور اپنی پشت آپ کے سہارے پر رکھی اور اپنا معاملہ آپ کے سپرد کر دیا۔ آپ کی طرف رغبت سے اور آپ ہی کے خوف سے کوئی ٹھکانہ نہیں اور کوئی پناہ نہیں آپ سے مگر آپ ہی کا ڈر ہے۔ میں آپ کی کتاب پر ایمان لایا جو آپ نے اتاری اور آپ کے نبی پر (ایمان لایا) جنہیں آپ نے بھیجا۔ اگر تم اسی رات میں مر گئے تو تمہاری موت فطرت (دین حق) پر آئی اور اگر تم نے صبح کی تو تمہیں بہت بھلائی حاصل ہوئی۔

۳۸۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ وَضَعَ يَدَهُ (يَعْنِي الْيُمْنَى) تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ

۳۸۷۷: حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب سونے کے لیے اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنا دایاں ہاتھ رخسار مبارک کے نیچے رکھتے پھر کہتے: ”اے اللہ! مجھے اپنے عذاب سے بچا دیجئے۔

قَالَ اللَّهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعُثُ (أَوْ تَجْمَعُ) جس روز آپ اپنے بندوں کو اٹھائیں گے، جمع کریں عبادک۔“

گے۔“

خلاصۃ الباب ☆ نیند کو موت سے بہت مشابہت ہے سونے والا مردے ہی کی طرح دنیا و مافیہا سے بے خبر ہوتا ہے اس لحاظ سے نیند بیداری اور موت کے درمیان کی ایک حالت ہے۔ اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تاکید کے ساتھ ہدایت فرماتے تھے کہ جب سونے لگو تو اس سے پہلے دھیان اور اہتمام سے اللہ کو یاد کرو۔ گناہوں سے معافی مانگو اور اس سے مناسب وقت دعائیں کرو مثلاً ان دعاؤں کے معوذتین کا پڑھنا بھی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو لوگ اور زیادہ نہ پڑھ سکیں وہ صبح و شام کم از کم یہی سورتیں پڑھ لیں اور ہاتھوں پر پھونک مار کر تمام جسم پر پھیر لیں تو یہی ان شاء اللہ کافی ہو جائے گا۔

۱۶ : بَابُ مَا يَدْعُوْنَ بِهِ إِذَا اتَّبَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ

۳۸۷۸ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِيٍّ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ حِينَ يَسْتَقِظُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ ثُمَّ دَعَا رَبِّ اغْفِرْ لِي غُفِرَ لَهُ.

قَالَ الْوَلِيدُ : أَوْ قَالَ دَعَا اسْتَجِبَ لَهُ فَإِنْ قَامَ فَقَوْضًا ثُمَّ صَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ.

۳۸۷۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ أَنبَأَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَبِيعَةَ بْنَ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ يَبْسُتُ عِنْدَ بَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ يَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مِنَ اللَّيْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْهُوَ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ.

۳۸۸۰ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

۳۸۷۸ : حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: جو رات میں اچانک بیدار ہوا اور بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ.....)) پھر یہ دعا مانگے: ”اے اللہ! میری بخشش فرما دیجئے۔“ اُس کی بخشش ہو جائے گی۔ راوی حدیث ولید کہتے ہیں کہ یا میرے استاذ! امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ الفاظ کہے کہ کوئی بھی دعا مانگے قبول ہوگی۔ پھر اگر کھڑا ہو کر وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اس کی نماز بھی قبول ہوگی۔

۳۸۷۹ : حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ کے پاس رات گزارتے ۴ ورہ رات میں نبی کو بہت دیر تک یہ کہتے سنتے: سبحان اللہ رب العالمین پھر آپ ﷺ فرماتے: سبحان اللہ و بحمدہ۔

۳۸۸۰ : حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ خَدِيفَةَ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ الْحَمْدُ
لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ.
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں بیدار
ہوتے تو کہتے: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا
أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ))

۳۸۸۱: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَنْ عُبَادِ
بْنِ سَلَمَةَ عَنْ غَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ غَاصِمِ
ابْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ عَنْ
مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ عَبْدٍ بَاتَ
عَلَى طَهْوَرٍ ثُمَّ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَسَأَلَ اللَّهَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ
الدُّنْيَا أَوْ مِنْ أَمْرِ الْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ.
۳۸۸۱: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: جو بندہ بھی رات کو با وضو سوئے پھر رات میں
اچانک اُس کی آنکھ کھلے اُس وقت وہ دنیا یا آخرت کی
جو چیز بھی مانگے گا اللہ تعالیٰ اُسے ضرور عطا فرمائیں
گے۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث میں بشارت سنائی گئی ہے کہ جو بندہ رات کو آنکھ کھولنے پر اللہ تعالیٰ کی توحید و تمجید اور
تسبیح و تحمید اور اس کی مدد کے بغیر اپنی عاجزی و بے بسی کے اعتراف کے یہ کلمے پڑھے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی
معفرت و بخشش کی دعا مانگے یا اور کوئی دعا کرے تو وہ ضرور قبول فرمائی جائیگی۔

۱۷: بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ

باب: سختی اور مصیبت کے وقت کی دعا

۳۸۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ وَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ
بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ
الْعَزِيزِ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ
أُمِّهِ أَسْمَاءَ ابْنَةِ عُمَيْسٍ قَالَتْ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَقُولُهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا.
۳۸۸۲: حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا
بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
مجھے کچھ کلمات سکھائے جو میں مصیبت میں پڑھتی
ہوں۔
((اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا))

۳۸۸۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامِ
صَاحِبِ الدِّسْتَوَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ
عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ:
سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَ رَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ
قَالَ وَكِيعٌ مَرَّةً لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فِيهَا كُلُّهَا.
۳۸۸۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
مصیبت کے وقت یہ دعا مانگا کرتے تھے: ((لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ...)) وکیع راوی
نے ایک مرتبہ ہر کلمہ کے ساتھ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا اضافہ
بھی کیا۔

☆ خلاصۃ الباب سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو ہر قسم کی دعائیں تلقین فرمادی ہیں خوشی کے موقع ہوں
یا مصیبت و پریشانی کے موقع کی۔ مطلب یہ ہے کہ بندہ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے مناجات کرے اور اسی کو اپنا ملجا اور ماویٰ سمجھے۔

۱۸ : بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا

پاپ : کوئی شخص گھر سے نکلے تو

خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ

یہ دُعائے

۳۸۸۴ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُيَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِهِ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَصِلَّ أَوْ أَصِلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلِمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ.

۳۸۸۵ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثَنَا حَاتِمُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ التَّكْلَانِ عَلَى اللَّهِ.

۳۸۸۶ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنِي هَارُونُ بْنُ هَارُونَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَابِ بَيْتِهِ (أَوْ مِنْ بَابِ دَارِهِ) كَانَ مَعَهُ مَلَكَانِ مُوَكَّلَانِ بِهِ فَإِذَا قَالَ بِسْمِ اللَّهِ قَالََا هُدَيْتَ وَإِذَا قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالََا وَفُيْتُ وَإِذَا قَالَ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ قَالََا كُفَيْتَ قَالَ فَيَلْقَاهُ قَرِينَاهُ فَيَقُولَانِ مَا دَا تُرِيدَانِ مِنْ رَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُفِيَ.

۳۸۸۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ

کیا (شرک کروانا) چاہتے ہو جس کی راہنمائی ہو چکی، کفایت ہو چکی، حفاظت بھی ہو چکی۔

۱۹ : بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

پاپ : گھر داخل ہوتے وقت کی دُعا

۳۸۸۷ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خَلْفٍ ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ

جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

ابن جُرَیجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ وَعِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا مَبِيتَ لَكُمْ وَلَا عِشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ وَلَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَذْكَرُكُمْ الْمَبِيتَ فَإِذَا لَمْ يَذْكُرِ اللَّهَ عِنْدَ طَعَامِهِ قَالَ أَذْكَرُكُمْ الْمَبِيتَ وَالْعِشَاءَ.

نبیؐ کو یہ فرماتے سنا: جب مرد اپنے گھر میں داخل ہوا اور داخل ہوتے ہوئے اللہ کو یاد کرے اور کھاتے وقت بھی (مثلاً بسم اللہ کہے) تو شیطان (اپنے لشکر سے) کہتا ہے: تمہارے لیے (اس گھر میں) نہ سونے کیلئے جگہ ہے نہ رات کا کھانا اور جب آدمی گھر میں داخل ہو جائے اور داخل ہوتے وقت اللہ کو یاد نہ کرے تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات کیلئے ٹھکانہ مل گیا اور جب

کھاتے وقت اللہ کو یاد نہیں کرتا تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات کیلئے ٹھکانہ اور رات کا کھانا دونوں مل گئے۔

باب: سفر کرتے وقت کی دعا

۲۰: بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا سَافَرَ

۳۸۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ ابْنُ سُلَيْمَانَ وَ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُرْجَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (وَقَالَ عَبْدُ الرَّحِيمِ يَتَعَوَّذُ) إِذَا سَافَرَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَ كِبَاةِ الْمُنْقَلَبِ وَ الْخَوَرِ بَعْدَ الْكُورِ.

۳۸۸۸: حضرت عبداللہ بن سرجسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ سفر کے وقت یہ دعا پڑھتے: ”اے اللہ! میں آپ کی پناہ میں آتا ہوں۔ سفر کی تھکاوٹ اور تکلیف سے اور سفر سے لوٹنے کے بعد بری حالت سے (کہ ناکام لوٹوں یا پہنچوں تو گھر میں مالی، جانی نقصان یا بیماری کی حالت دیکھوں) اور ترقی کے بعد تنزلی سے اور مظلوم کی بددعا سے اور گھر یا مال کا برا حال دیکھنے سے۔ ابو معاویہ کی روایت میں ہے کہ واپسی پر بھی آپؐ یہی دعا فرماتے۔

و دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَ سُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَ الْمَالِ.

وَ زَادَ أَبُو مُعَاوِيَةَ فَإِذَا رَجَعَ قَالَ مِثْلَهَا.

باب: باد و باراں کا منظر دیکھتے وقت

۲۱: بَابُ مَا يَدْعُو بِهِ الرَّجُلُ إِذَا رَأَى

يَهُ دُعَا يُرَى

السَّحَابَ وَالْمَطَرَ

۳۸۸۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْمُقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِيهِ الْمُقْدَامِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى سَحَابًا مُقْبِلًا مِنْ أَفْقٍ مِنَ الْأَفَاقِ تَرَكَ مَا هُوَ فِيهِ وَ إِنْ كَانَ فِي صَلَاتِهِ حَتَّى يَسْتَقْبِلَهُ فَيَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ بِهِ فَإِنْ أَمْطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ صَيِّبًا

۳۸۸۹: ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبیؐ کسی بھی افق سے بادل آتا دیکھتے تو جس کام میں مشغول ہوتے اُسے چھوڑ دیتے اگرچہ (نفل) نماز ہی کیوں نہ ہو اور اس کی طرف منہ کر کے کہتے: ”اے اللہ! ہم آپ کی پناہ میں آتے ہیں۔ اس شر سے جس کے ساتھ اسے بھیجا گیا“ اگر وہ برستا تو فرماتے: ”اے اللہ! جاری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب تعبیر الرؤیاء

خوابوں کی تعبیر سے متعلق ابواب

☆ خلاصہ الباب خواب کی حقیقت کیا ہے اور یہ واقعی چیز ہے یا مجرد خیالات ہیں طویل بحثیں ہیں۔ مثلاً اطلبہا کا خیال ہے کہ آدمی کے مزاج میں جس خلط کا غلبہ ہوتا ہے اس کے مناسبات خیال میں آتے ہیں جیسے کسی کا مزاج بلغمی ہو تو پانی اور اس کے متعلقات دریا سمندر پانی میں تیرنا وغیرہ دیکھے گا یا ہوا میں اڑنا وغیرہ اس طرح دوسرے اخلاط خون اور سودا حال ہے۔ فلاسفہ کے نزدیک جو واقعات جہاں میں رونما ہوتے ہیں ان کی صورت مثالیہ فوٹو کی طرح عالم بالا میں منقوش ہے اس لئے نفس کے سامنے ان میں سے کوئی چیز آتی ہے تو اس کا انعکاس ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اقوال مختلفہ ہیں۔ اہل سنت کے نزدیک یہ تصورات ہیں جن کو حق تعالیٰ شانہ بندہ کے دل میں پیدا کرتے ہیں جو کبھی بواسطہ فرشتے کے پیدا کئے جاتے ہیں اور کبھی شیطان کے ذریعہ سے۔

(ماخوذ از شمائل ترمذی خصال نبوة شرح شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا)

۱: بَابُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةِ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ
باب: مسلمان اچھا خواب دیکھے یا اس کے
بارے میں کسی اور کو خواب دکھائی دے
أَوْ تَرَى لَهُ

۳۸۹۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ
حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ مِنَ
الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ .
۳۸۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ
مُعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

۳۸۹۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد صالح کا نیک خواب نبوت کا چھالیسواں حصہ ہے۔

۳۸۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

مُعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتِّهِ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ.

ارشاد فرمایا: مؤمن کا خواب نبوت کا چھالیسواں حصہ ہے۔

۳۸۹۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَا نَسَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى أَبْنَانًا شَيْبَانُ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رُؤْيَا الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ.

۳۸۹۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان نیک مرد کا خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک ہے۔

۳۸۹۶: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَبَّاحِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أُمِّ كُرَيْزٍ الْكُغْبِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَهَبَتِ النَّبُوءَةُ وَبَقِيَ الْمُبَشِّرَاتُ.

۳۸۹۶: حضرت ام کعبہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: نبوت ختم ہو چکی (اب کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا) اور خوشخبری دینے والی باتیں باقی ہیں۔ (ان میں نیک خواب بھی داخل ہیں)۔

۳۸۹۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ.

۳۸۹۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک خواب نبوت کے ستر حصوں میں سے ایک ہے۔

۳۸۹۸: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ سُبْحَانَهُ لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ قَالَ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تَرَى لَهُ.

۳۸۹۸: حضرت عبادہ بن صامتؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد: لَهُمُ الْبُشْرَى فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا... کی تفسیر دریافت کی (ترجمہ یہ ہے کہ دنیا و آخرت میں خوشخبری ہے) فرمایا: اس سے مراد نیک خواب ہے جو مسلمان دیکھے یا مسلمان کے بارے میں کوئی اور دیکھے۔

۳۸۹۹: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَيْلِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُهَيْمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْبُدٍ عَنْ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَشَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّيْرَةَ فِي مَرَضِهِ وَ الصُّفُوفِ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنْ مَبَشَرَاتِ النَّبُوءَةِ إِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ

۳۸۹۹: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مرض وقات میں (اپنے حجرے کا) پردہ ہٹایا۔ (دیکھا تو) نماز کی صفیں ابوبکر صدیقؓ کے پیچھے قائم کیں۔ فرمایا: اے لوگو! نبوت کی خوشخبری دینے والی چیزوں میں کچھ باقی نہ رہا (کہ نبوت ہی ختم ہو چکی) البتہ نیک خواب ان میں سے باقی ہیں۔ جو مسلمان

دیکھے یا مسلمان کے متعلق کوئی اور دیکھے۔

تَرَى لَهُ.

☆ خلاصہ الباب: ملا علی قاری فرماتے ہیں کہ بہتر یہ ہے کہ چونکہ اس کو علم نبوت کا ایک جزو فرمایا ہے اور علوم نبوی انبیاء ہی کے ساتھ مخصوص ہوتے ہیں اس لئے اس کو بھی انبیاء علیہم السلام ہی کے ساتھ مخصوص سمجھنا چاہئے مجملًا اتنا معلوم ہونا کافی ہے کہ مبارک اور اچھا خواب ایک بڑی بشارت ہے جو نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے اتنا ہی اس کی شرافت اور عظمت کے لئے کافی ہے باقی نبوت کے چھیا لیس جزو نبی ہی صحیح طور پر معلوم کر سکتے ہیں اس لئے وہی اس جزو کو صحیح طور پر سمجھ سکتے ہیں کہ یہ چھیا لیسواں جزو کیسے ہوا۔ بعض فرماتے ہیں کہ نبوت کے چھیا لیس اچھے خصائل میں سے خواب بھی ایک اچھی خصلت ہے۔ اور اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے قبل کے چھ ماہ بھی مراد ہو سکتے ہیں کیونکہ نبوت کا زمانہ ۲۳ سال ہے جس کی چھیا لیس ششماہیاں ہوتی ہیں۔ پہلے چھ ماہ روایا صادقہ ہیں۔

باب: خواب میں نبی ﷺ کی زیارت

۲: بَابُ رُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَنَامِ

۳۹۰۰: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اُس نے مجھے بیداری میں دیکھا ہے (یعنی اس کی مثال دیکھا ہے مجھے ہی دیکھا کسی اور کو نہیں) کیونکہ شیطان بھی میری صورت میں نہیں آ سکتا۔

۳۹۰۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مُقْبَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَانِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَانِي فِي الْيَقَظَةِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ عَلَيَّ صُورَتِي.

۳۹۰۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔

۳۹۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ قَالَ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ رَأَانِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَانِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي.

۳۹۰۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔

۳۹۰۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ رَأَانِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَانِي أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِلشَّيْطَانِ أَنْ يَتَمَثَّلَ فِي صُورَتِي.

۳۹۰۳: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اُس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار

۳۹۰۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا ثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا عَيْسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ

رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَمَثُلُ بِي. نہیں کر سکتا۔

۳۹۰۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّمَشَقِيُّ ثَنَا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَالِحٍ الدَّخِمِيُّ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ أَبِي عُمَرَ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَكَأَنَّمَا رَأَى فِي الْيَقَظَةِ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَمَثُلَ بِي.

۳۹۰۴: حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا گویا اُس نے مجھے بیداری میں دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل اختیار ہی نہیں کر سکتا۔

۳۹۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ أَبُو عَوَانَةَ ثَنَا عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَمَارٍ هُوَ الذَّهَبِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَمَثُلُ بِي.

۳۹۰۵: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اُس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آ سکتا۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ خواب کے دوران اگر کسی شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کو دیکھا تو اسے یقین کر لینا چاہئے کہ آپ ہی کی ذات کی زیارت کی روایات میں آتا ہے کہ شیطان دیگر ہر شخص کی شکل و صورت میں متمثل ہو سکتا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس کو یہ قدرت نہیں دی کہ وہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل و صورت کے مشابہ بن کر کسی اہل ایمان کو دھوکہ دے سکے الغرضیکہ جب خواب دیکھنے والے کے دل میں یہ بات آ جائے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو رہا ہے تو پھر اسے یقین ہو جانا چاہئے کہ یہ آپ ہی کی ذات ہے خواہ دوران خواب دیکھی جانے والی شکل و صورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی شکل و صورت کے ساتھ مناسبت نہ رکھتی ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں آپ کی شان کے خلاف نامناسب شکل و صورت سے یا تو بعض تاریخی حالات کی طرف اشارہ ہوتا ہے یا پھر خود خواب دیکھنے والے آدمی میں کوئی نقص ہوتا ہے جو کہ اصلاح طلب ہوتا ہے لہذا اس کو اپنے حالات میں غور و فکر کر کے اپنی اصلاح کر لینی چاہئے اس کو ایک مثال سے سمجھا جا سکتا ہے جیسا آئینہ ہوتا ہے کہ ایک شے کو اگر سرخ آئینہ میں دیکھو تو وہ شے سرخ نظر آتی ہے اسی طرح خواب میں ذات تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر آتی ہے لیکن اس ذات اقدس کے ساتھ جو احوال اور اوصاف نظر آتے ہیں وہ خواب دیکھنے والے کے تخیل اور ادراک کا اثر ہے کہ جس قسم کے احوال دیکھنے والے کے ہوں گے ویسے ہی صفات کے ساتھ زیارت نصیب ہوگی مثلاً جو شخص خواب میں دیکھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دنیا کمانے کی ترغیب دے رہے ہیں تو اس دیکھنے والے کی ظلمت کا شمول ہے کہ وہ کسی کمروہ فعل کے ارتکاب میں بلا ارادہ مبتلا ہے۔ واللہ اعلم۔

۳: بَابُ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ

پہلے: خواب تین قسم کا ہوتا ہے

۳۹۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا هُوْدَةُ بْنُ خَلِيفَةَ ۳۹۰۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے

فرمایا: خواب تین قسم کا ہوتا ہے۔ اللہ کی طرف سے خوشخبری، دل کے خیالات اور شیطان کی طرف سے ڈراوا۔ لہذا تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے اچھا معلوم ہو تو چاہیے بیان کر دے اور اگر ناپسندیدہ چیز دیکھے تو کسی کو نہ بتائے اور کھڑا ہو کر نماز پڑھے۔

ثَنَا عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَبُشْرَى مِنَ اللَّهِ وَحَدِيثُ النَّفْسِ وَتَحْوِيفٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا تُعْجِبُهُ فَلْيَقْصُصْ إِنْ شَاءَ وَإِنْ رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلَا يَقْصُصْهُ عَلَى أَحَدٍ وَلْيَقُمْ يُصَلِّيْ.

۳۹۰۷: حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: خواب تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک شیطان کی طرف سے ہولناک اور ڈراؤنا خواب تاکہ انسان رنجیدہ و پریشان ہو۔ دوسرا آدمی بیداری میں جو سوچتا ہے اسی بارے میں خواب بھی دیکھتا ہے۔ تیسرا نبوت کا چھیا لیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے (مسلم بن مہکم راوی کہتے ہیں) میں نے کہا کہ آپ نے خود رسول اللہ سے یہ بات سنی؟ فرمایا: جی ہاں! میں نے خود یہ بات رسول اللہ سے سنی۔ میں نے خود یہ بات رسول اللہ سے سنی۔ (دو مرتبہ تاکید فرمایا)۔

۳۹۰۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَزَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ خَدَّائِي أَبُو عُبَيْدٍ اللَّهُ مُسْلِمٌ بْنُ مُشْكَمٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ مِنْهَا أَهْوِيلُ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَخْزُنَ بِهَا نِ آدَمَ وَمِنْهَا مَا يَهْمُ بِهِ الرَّجُلُ فِي يَفْطَنِهِ فَيَرَاهُ فِي مَنَامِهِ وَمِنْهَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَ أَرْبَعِينَ جُزْءٍ مِنَ النَّبُوَّةِ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

خلاصہ الباب ۵۷ ☆ ان احادیث میں خواب کی تین قسمیں بیان کی گئی ہیں۔ (۱) رحمانی خواب اس قسم کے خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک قسم کا القاء ہوتا ہے یہ خواب ہمیشہ سچے ہوتے ہیں۔ (۲) نفسانی خواب اپنے خواب کا انحصار خود انسانی خیالات پر ہوتا ہے۔ جس طرح کہ کسی شخص کے خیالات و نظریات ہوتے ہیں اس کو اسی قسم کے خواب نظر آتے ہیں۔ (۳) شیطانی خواب بعض اوقات شیطان بھی انسان کے دل و دماغ میں کئی قسم کے توہمات ڈالتا ہے یا ڈراتا ہے ایسے خواب کے بارے میں فرمایا گیا ہے فوراً اٹھ کر بائیں طرف تھو کے اور تعوذ پڑھے اور خیر کا سوال کرے اور کروٹ تبدیل کر کے سو جائے۔

باب: جو ناپسندیدہ خواب دیکھے

۴: بَابُ مَنْ رَأَى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا

۳۹۰۸: حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھو کے اور

۳۹۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ الْمَصْرِيُّ أَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا

فَلْيَتَّخِذْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَلْيَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ.

تین بار شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے (اعوذ باللہ پڑھ لے) اور جس کروٹ پر تھا اُسے بدل لے۔

۳۹۰۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنْ رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَتَّخِذْ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثَلَاثًا وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ.

۳۹۰۹: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا خواب منجانب اللہ ہوتا ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ تم میں سے کوئی بھی بُرا خواب دیکھے تو تین بار بائیں طرف تھکا کر دے اور تین بار تعوذ پڑھے اھر جس کروٹ پر تھا اُسے بدل کر دوسری کروٹ اختیار کر لے۔

۳۹۱۰: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْعَمَرِيِّ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَتَحَوَّلْ وَلْيَتَفَلَّحْ عَنْ بَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَسْأَلِ اللَّهَ مِنْ خِيَرَتِهَا وَلْيَتَعَوَّذْ مِنْ شَرِّهَا.

۳۹۱۰: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو کروٹ بدل لے اور بائیں طرف تین بار تھکا کرے اور اللہ سے اچھے خواب کا سوال کرے اور بُرے خواب سے پناہ مانگے۔

۵: بَابُ مَنْ لَعِبَ بِهِ الشَّيْطَانُ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ

پاپ: خواب میں جس کے ساتھ شیطان کھیلے تو وہ وہ خواب لوگوں کو نہ بتائے

۳۹۱۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَأْسِي ضَرْبَ فَرَأَيْتُهُ يَتَدَهَّدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْمِدُ الشَّيْطَانُ إِلَى أَحَدِكُمْ فَيَهْوِلُ لَهُ ثُمَّ يَغْدُو يُخْبِرُ النَّاسَ.

۳۹۱۱: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے (خواب میں) دیکھا کہ میرا سر اڑا دیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ گھوم رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان تم میں سے ایک کے پاس آ کر ڈراتا ہے پھر وہ شخص صبح کو لوگوں کو بتاتا ہے (ایسا نہیں کرنا چاہیے)۔

۳۹۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُ الْبَارِحَةَ فِيمَا

۳۹۱۲: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں دیکھا کہ میری گردن کاٹ دی گئی اور سر گر گیا اور میں اس کے پیچھے

گیا اور اٹھا کر اپنی جگہ واپس رکھ دیا تو رسول اللہ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے ساتھ شیطان خواب میں کھیلے تو وہ خواب ہرگز لوگوں کے سامنے بیان مت کیا کرو۔

يَرَى النَّاسَ كَمَا نَفْسُ ضُرِبَتْ وَسَقَطَ رَأْسِي فَاتَّبَعْتُهُ فَأَخَذَتْهُ فَأَعَدَّتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يُحَدِّثَنَّ بِهِ النَّاسَ.

۳۹۱۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے تو لوگوں کو شیطان کے اپنے ساتھ کھیل کی خبر نہ دے۔

۳۹۱۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ فَلَا يُخْبِرِ النَّاسَ بِتَلْعَبِ الشَّيْطَانِ بِهِ فِي الْمَنَامِ.

خلاصۃ الباب ☆ شیطانی خواب کے متعلق ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ کسی کے سامنے بیان نہ کرے۔ بلکہ علماء فرماتے ہیں کہ صبح کو اٹھ کر صدقہ و خیرات کرے تو امید ہے کہ مصیبت نہیں آئی گی۔

چاپ: خواب کی تعبیر جیسے بتائی جائے

۶: بَابُ الرُّؤْيَا إِذَا غُبِرَتْ

(ویسے ہی) واقع ہو جاتی ہے لہذا

وَقَعَتْ فَلَا

دوست (خیر خواہ) کے علاوہ کسی اور

يَقْصُهَا

خواب نہ سنائے

إِلَّا عَلَى وَادٍ

۳۹۱۴: حضرت ابو زرینؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا: خواب ایک پرندہ کے پاؤں پر ہوتا ہے۔ جب تک تعبیر بیان نہ کی جائے۔ جب تعبیر دے دی جائے تو (بتانے کے موافق ہی) واقع ہو جاتا ہے (ایسا عموماً ہوتا ہے لیکن یہ لازم نہیں) اور خواب نبوت کا چھیلایسواں حصہ ہے۔ اسے دوست یا سمجھدار کے سامنے ہی ذکر کرنا چاہیے۔

۳۹۱۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ وَكَيْعِ بْنِ عَدَسٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ عَمِّهِ أَبِي زُرَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الرُّؤْيَا عَلَى رَجُلٍ طَائِرٍ مَا لَمْ تُعْبَرْ فَإِذَا غُبِرَتْ وَقَعَتْ قَالَ وَالرُّؤْيَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوَّةِ قَالَ وَ أَحْسِبُهُ قَالَ لَا يَقْصُهَا إِلَّا عَلَى وَادٍ أَوْ ذِي رَأْيٍ.

چاپ: خواب کی تعبیر کیسے دی جائے؟

۷: بَابُ عَلَى مَا تُعْبَرُ بِهِ الرُّؤْيَا

۳۹۱۵: حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خواب کی

۳۹۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ أَنَّ الْأَعْمَشَ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ

اللہ ﷺ اَعْتَبِرُوا بِأَسْمَانِهَا وَكُنُوهَا بِكُنَاهَا وَالرُّؤْيَا
لِأَوَّلِ عَابِرٍ۔

تعبیر نام اور کنیت دیکھ کر بتاؤ اور خواب پہلے تعبیر دینے
والے کی تعبیر کے موافق واقع ہوتا ہے۔

۸: بَابُ مَنْ تَحَلَّمَ حُلْمًا كَاذِبًا

۳۹۱۶: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصُّوْفِيُّ حَدَّثَنَا
عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَحَلَّمَ حُلْمًا
كَاذِبًا كُفِّفَ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَيُعَذِّبَ عَلَى
ذَلِكَ۔

۳۹۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں
کہ رسول اللہ نے فرمایا: جس نے (خواب نہ دیکھا)
اور جھوٹ موٹ ذکر کیا کہ میں نے ایسا ایسا خواب
دیکھا۔ اُسے جو کے دانوں کے درمیان گرہ لگانے کا حکم
ہوگا اور (چونکہ گرہ لگانا ممکن ہے اسلئے) ایسا نہ کرنے پر
پھر عذاب دیا جائے گا۔

۹: بَابُ أَصْدَقِ النَّاسِ رُؤْيَا

أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا

۳۹۱۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمَصْرِيُّ ثنا
بِشْرُ بْنُ بَكْرِ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَرُبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكْذُرُ رُؤْيَا
الْمُؤْمِنِ تَكْذِبَ وَأَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا أَصْدَقُهُمْ حَدِيثًا وَرُؤْيَا
الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ بَسَّةٍ وَارْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النَّبُوءَةِ۔

۳۹۱۷: جو شخص گفتار میں سچا ہو اُسے خواب
بھی سچے ہی آتے ہیں

۳۹۱۷: حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرب قیامت میں
مؤمن کا خواب جھوٹا نہ ہوگا اور اسی کا خواب سچا ہوگا جو
گفتار میں (بھی) سچا ہوگا اور مؤمن کا خواب نبوت کا
چھپا لیسواں حصہ ہے۔

تَعْبِيرُ الرُّؤْيَا

۱۰: بَابُ خُواب کی تعبیر

۳۹۱۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ بْنِ كَاسِبٍ الْمَدَنِيُّ ثنا
سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ
ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُتَصَرِّفُهُ مِنْ أَحَدٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ ظِلَّةً تَنْطَفِئُ
سَمْنًا وَغَسْلًا وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا فَ
الْمُسْتَكْبِرُونَ الْمُسْتَقْبِلُ وَرَأَيْتُ سَبَّابًا مِمَّا إِلَى السَّمَاءِ

۳۹۱۸: حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہؐ جنگِ احد سے واپس ہوئے تو ایک شخص حاضر
خدمت ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے
خواب دیکھا کہ ایک سائبان ہے (ابر کا ٹکڑا) جس میں
سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور دیکھا کہ لوگ ہاتھ پھیلا
پھیلا کر اس میں سے لے رہے ہیں۔ کسی نے زیادہ لیا
اور کسی نے کم اور میں نے دیکھا کہ ایک رسی (زمین

رَأَيْتَكَ أَخَذَتْ بِهِ فَعَلَوْتُ بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَهُ فَعَلَا بِهِ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَهُ فَانْقَطَعَ بِهِ ثُمَّ وَصَلَ لَهُ فَعَلَا بِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ) دَعِنِي أَعْبُرْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعْبُرْهَا قَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَلِلْإِسْلَامِ وَأَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنْهَا مِنَ الْعَسَلِ وَالشَّمَنِ فَهُوَ الْقُرْآنُ خَلَاوَتُهُ وَلِينُهُ وَأَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ مِنْهُ النَّاسُ فَلَاخِذٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَثِيرًا وَقَلِيلًا وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ إِلَى السَّمَاءِ فَمَا أَنْتَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ أَخَذَتْ بِهِ فَعَلَا بِكَ ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ آخِرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ آخِرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ قَالَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَفَسَمْتُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتُخْبِرَنِي بِالَّذِي أَصَبْتُ مِنَ الَّذِي أَخْطَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمُ يَا أَبَا بَكْرٍ (رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ).

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِرَائِي ظُلَّةً بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ تَنْطِفُ سَمْنًا وَعَسَلًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ.

سے) مل رہی ہے اور آسمان تک پہنچتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ نے اس رسی کو تھاما اور اوپر چلے گئے۔ آپؐ کے بعد ایک اور شخص نے اسے تھاما اور اوپر چلا گیا پھر ایک اور مرد نے تھاما تو وہ رسی ٹوٹ گئی لیکن پھر جوڑ دی گئی بالآخر وہ بھی اوپر چلا گیا۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے اس خواب کی تعبیر بیان کرنے کا موقع دیجئے۔ آپؐ نے فرمایا: ٹھیک ہے! بتاؤ کیا تعبیر ہے؟ عرض کیا: سائبان (اُبر کا ٹکڑا) تو اسلام ہے اور جو گئی اور شہد اس سے ٹپک رہا ہے وہ قرآن ہے۔ اس کی شیرینی اور نرمی ہے اور جو اس کو ہاتھ پھیلا پھیلا کر لے رہے ہیں وہ قرآن حاصل کرنے والے ہیں، کوئی کم لے رہا اور کوئی زیادہ اور وہ رسی جو آسمان تک پہنچتی ہے اس سے وہ حق مراد ہے جس پر آپؐ قائم ہیں (یعنی تحقید اسلام)۔ آپؐ نے اسے تھاما اور اسی حالت میں اوپر چلے جائیں گے۔ پھر آپؐ کے بعد ایک شخص اسے تھامے گا (آپؐ کا خلیفہ بنے گا) اور اس کے ذریعہ اوپر چلا جائے گا پھر ایک اور شخص اسے تھامے گا اور اس کے ذریعہ اوپر چلا جائے گا۔ پھر ایک اور مرد اسے تھامے گا تو اس کے لیے رسی ٹوٹ جائے گی۔ پھر اس کے لیے اسے جوڑا جائے گا اور وہ بھی اس کے ذریعہ اوپر چلا جائے گا۔ حضرت عثمانؓ ترک خلافت کے لیے تیار ہو گئے تھے پھر خواب میں زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا: اے عثمان! جو گرتا (خلافت) اللہ نے تمہیں پہنایا ہے اپنی خوشی سے اسے مت اُتارنا۔ بیدار ہو کر عہد کیا کہ خلافت نہ چھوڑیں گے۔ بالآخر خلافت کی حالت ہی میں شہید ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا: تم نے کچھ درست بیان کیا اور کچھ خطا ہوئی تم سے۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپؐ کو قسم دیتا ہوں مجھے ضرور بتائیے کہ میں نے کیا غلطی کی اور کیا صحیح بیان کیا؟ فرمایا: اے ابو بکر! قسم مت دو۔

حضرت ابن عباسؓ نے ابو ہریرہؓ سے بھی ایسی ہی روایت نقل کی ہے۔

۳۹۱۹: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي هَرِيمٍ بْنُ الْمُنْدَرِ الْجَزَامِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الصَّنَعَانِيُّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ غَلَامًا شَابًّا عَزَبًا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَكُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ فَكَانَ مَنْ رَأَى مِنَّا رُؤْيَا يَقْضُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ لِي عِنْدَكَ خَيْرٌ فَارِنِي رُؤْيَا يَعْبُرُ هَالِي النَّبِيُّ ﷺ فَبِمَتْ قَرَأْتُ مَلَكَينِ آتِيَانِي فَأَنْطَلَقَابِي فَلِيقِيَهُمَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لَمْ تُرْعَ فَأَنْطَلَقَابِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَةٌ كَطَيِّ الْبُرِّ وَإِذَا فِيهَا نَاسٌ قَدْ عَرَفْتُ بَعْضَهُمْ فَأَخَذُوا بِي ذَاتَ الْيَمِينِ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَفْصَةَ فَرَعَمَتْ حَفْصَةَ أَنَّهَا قَضَتْهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنْ عَبْدُ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ لَوْ كَانَ يَكْثُرُ الصَّلَاةُ مِنَ اللَّيْلِ.

۳۹۱۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں غیر شادی شدہ نوجوان تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں۔ چنانچہ میں مسجد ہی میں رات گزارتا تھا ہم (صحابہ) میں سے جو بھی کوئی خواب دیکھتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرتا میں نے دعا مانگی اے اللہ اگر میرے لئے آپ کے یہاں خیر ہے (اور میں اچھا ہوں) تو مجھے خواب دکھائیے جس کی تعبیر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتائیں میں سویا تو دیکھا کہ دو فرشتے پاس آئے اور مجھے لے کر چلے پھر انہیں اور فرشتے ملا اور اس نے (مجھے) کہا گھبرانا مت وہ دونوں فرشتے مجھے دوزخ کی طرف لے گئے۔ اور اس میں انسان ہیں کچھ کو میں نے پہچان لیا پھر وہ مجھے دائیں طرف لے گئے صبح ہوئی تو میں نے اپنا خواب اپنی ہمشیرہ

ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو بتایا انہوں نے بتایا کہ یہ خواب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا کہ عبد اللہ مرد صالح ہے اگر رات کو نماز زیادہ پڑھا کرے (تو بہت اچھا ہو) راوی کہتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (اسی وجہ سے) رات کو زیادہ نماز پڑھا کرتے تھے۔

۳۹۲۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْجَبِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ خُرْشَةَ بْنِ الْحَرِ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ إِلَى شَيْخَةٍ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ شَيْخٌ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصَا لَهُ فَقَالَ الْقَوْمُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا فَقَامَ خَلْفَ سَارِيَةٍ فَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ كَذَا وَكَذَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الْجَنَّةُ لِلَّهِ يَدْخُلُهَا مَنْ يَشَاءُ وَإِنِّي رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رُؤْيَا رَأَيْتُ كَانَ رَجُلًا آتَانِي فَقَالَ لِي أَنْطَلِقْ فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَبَّحَ بِي فِي مَنْهَجٍ

۳۹۲۰: حضرت خرشہ بن حر فرماتے ہیں کہ میں مدینہ طیبہ حاضر ہوا اور مسجد نبویؐ میں چند عمر رسیدہ افراد کے ساتھ بیٹھ گیا اتنے میں ایک معمر شخص اپنی لاٹھی ٹیکتے ہوئے تشریف لائے تو لوگوں نے کہا جسے جنتی مرد کو دیکھنے سے خوشی ہو تو وہ ان کی زیارت کر لے وہ ایک ستون کے پیچھے کھڑے ہوئے اور دو رکعتیں ادا کیں میں ان کے پاس گیا اور ان سے کہا کہ کچھ لوگوں نے یہ بات کہی فرمانے لگے الحمد للہ جنت اللہ تعالیٰ کی ہے اللہ تعالیٰ جسے چاہیں گے جنت میں داخل فرمائیں گے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں

عَظِيمٍ فَعَرَضْتُ عَلَى طَرِيقٍ عَلَى يَسَارِي فَأَرَدْتُ أَنْ
أَسْلُكَهَا فَقَالَ إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِهَا ثُمَّ عَرَضْتُ عَلَى
طَرِيقٍ عَنْ يَمِينِي فَسَلَكْتُهَا حَتَّى إِذَا انْتَهَيْتُ إِلَى جَبَلٍ زَلَقِي
فَأَخَذَ بِيَدِي فَرَجَلُ بِي فَأَذَا أَنَا عَلَى ذُرْوَتِهِ فَلَمْ أَتَقَارَّوْ لَمْ
أَتَمَسَّكَ وَإِذَا عُمُودٌ مِنْ حَدِيدٍ فِي ذُرْوَتِهِ حَلَقَةٌ مِنْ
ذَهَبٍ فَأَخَذَ بِيَدِي فَرَجَلُ بِي حَتَّى أَخَذْتُ بِالْعُرْوَةِ فَقَالَ
اسْتَمْسِكْ قُلْتُ نَعَمْ فَضَرَبَ الْعُمُودُ بِرَجْلِهِ
فَاسْتَمْسَكْتُ بِالْعُرْوَةِ.

فَقَالَ فَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ خَيْرًا
أَمَّا الْمَنْهَجُ الْعَظِيمُ فَالْمُعْتَصِرُ وَأَمَّا الطَّرِيقُ الَّتِي عَرَضْتُ
عَنْ يَسَارِكِ فَطَرِيقُ أَهْلِ النَّارِ وَلَسْتَ مِنْ أَهْلِهَا وَأَمَّا
الطَّرِيقُ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَمَّا الْجَبَلُ الَّذِي لَقِيتُ فَمَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ
أَمَّا الْعُرْوَةُ الَّتِي اسْتَمْسَكْتُ بِهَا فَعُرْوَةُ الْإِسْلَامِ
فَاسْتَمْسِكْ بِهَا حَتَّى تَمُوتَ.

فَأَنَا أَرْجُو أَنْ أَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَإِذَا هُوَ عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ.

خواب دیکھا میں نے دیکھا کہ ایک مرد میرے پاس آیا
اور کہا چلو میں اس کے ساتھ چل دیا وہ مجھے لے کر ایک
بڑے رستہ میں چلا پھر میرے سامنے ایک رستہ آیا جو
میرے بائیں طرف کو میں نے اس پر چلا جا ہا تو وہ بولا
کہ تم اس رستہ والوں میں سے نہیں۔ پھر مجھے اپنی
دائیں طرف ایک رستہ دکھائی دیا میں اس پہ چلا۔ یہاں
تک کہ میں ایک پھسلن والے پہاڑ پر پہنچا تو اس نے
میرا ہاتھ تھام لیا اور مجھے سہارا دے کر چلایا جب میں
اس کی چوٹی پر پہنچا تو وہاں ٹھہرنے کا اور نہ ہی کسی چیز کا
سہارا لے سکا اچانک ایک لوہے کا ستون دکھائی دیا
جس کی چوٹی پر سونے کا ایک کڑا تھا اس شخص نے مجھے
پکڑا اور زور دیا یہاں تک کہ میں نے اس کڑے کو تھام
لیا تو کہنے لگا تم نے مضبوطی سے تھام لیا میں نے کہا: ہاں
تو اس نے ستون کو ٹھوکر لگائی لیکن میں نے کڑے کو
تھامے رکھا۔ وہ معرخص کہنے لگے کہ میں نے یہ خواب
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا تو آپ نے

فرمایا: تم نے اچھا خواب دیکھا بڑا راستہ میدانِ حشر ہے اور جو راستہ بائیں طرف دکھائی دیا تھا وہ دوزخیوں کا راستہ تھا
اور تم دوزخی نہیں اور جو راستہ دائیں طرف دکھائی دیا وہ جنتیوں کا راستہ تھا اور پھسلن والا پہاڑ شہداء کی منزل ہے اور جو
کڑا تم نے تھاما وہ اسلام کا کڑا ہے اسے مرتے دم تک مضبوطی سے تھامے رکھنا اس لئے مجھے امید ہے کہ میں جنتی ہوں
(حضرت خرشہ فرماتے ہیں کہ تحقیق سے معلوم ہوا کہ) وہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ہیں۔

۳۹۲۱: حَدَّثَنَا مَجْمُودُ بْنُ غِيلَانَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ثَنَا بُرَيْدَةُ
عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ
فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَهَاجِرُ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا نَخْلٌ فَذَهَبَ
وَهَلَسِي إِلَى أَنَّهَا يَمَامَةُ أَوْ هَجَرْتُ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَثْرُبُ
وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ إِنِّي هَزَزْتُ سَيْفًا فَأَنْقَطَعَ صَدْرُهُ
فَإِذَا هُوَ مَا أُصِيبَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَزْتُهُ فَعَادَ

۳۹۲۱: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں
نے خواب میں دیکھا کہ میں کھجوروں والی زمین کی
طرف ہجرت کر رہا ہوں تو مجھے یہ خیال ہوا کہ یہ یمامہ
ہجرت ہے لیکن وہ تو مدینہ یثرب تھا اور میں نے اسی خواب
میں دیکھا کہ میں نے تلوار ہلائی تو اس کا سر الگ ہو گیا

أَحْسَنَ مَا كَانَ فَإِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِمَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ فِيهَا أَيْضًا بَقْرًا وَاللَّهُ خَيْرٌ فَإِذَا هُمْ النَّفَرُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُحُدٍ وَإِذَا الْخَيْرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ مِنَ الْخَيْرِ بَعْدَ وَتَوَابِ الصِّدْقِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ بِهِ يَوْمَ بَدْرٍ.

۳۹۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَيْتُ فِي بَيْدَى سَوَارِينَ مِنْ ذَهَبٍ فَنَفَخْتُهُمَا فَأَوَّلُهُمَا هَذَيْنِ الْكَذَّابَيْنِ مُسَيْلَمَةَ وَالْعَنَسِيَّ.

۳۹۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَسْمَكٍ عَنْ قَابُوسٍ قَالَ قَالَتُ أُمُّ الْفَضْلِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَأَيْتُ كَأَنَّ فِي بَيْتِي عُضْوًا مِنْ أَعْضَائِكَ قَالَ خَيْرًا رَأَيْتُ ثَلَاثَ فَاطِمَةٍ غَلَامًا فَتَرَضِعُهُ فَوَلَدَتْ حُسَيْنًا أَوْ حُسْنًا فَأَرَضَعَتْهُ بِلَبَنِ فَنُمِ قَالَتْ فَجِئْتُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ فَقَالَ فَضْرَبْتُ كَيْفَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْ جَعُمْتُ ابْنِي رَحِمَكَ اللَّهُ.

کی زوجیت میں تھی میں اس بچہ کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی اور آپ کی گود میں بٹھا دیا بچہ نے پیشاب کر دیا تو میں نے اس کے کندھے پر مارا اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے میرے بچہ کو تکلیف دی اللہ تم پر رحم فرمائے۔

۳۹۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رُوْبَا النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَابِرَةً الرَّاسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتَّى قَامَتْ بِالْمَهْمَةِ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوَّلُهَا وَبَاءَ بِالْمَدِينَةِ فَنُقِلَ إِلَى الْجُحْفَةِ.

۳۹۲۵: حَدَّثَنَا بَنُ رُمُحٍ أَنَبَانَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ

معلوم ہوا کہ یہ وہ نقصان تھا جو احد کے روز اہل ایمان کو ہوا پھر میں نے دوبارہ تلوار کو حرکت دی تو وہ پہلے سے بھی اچھی ہو گئی یہ وہ فتح ہے جو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔

۳۹۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے خواب میں ہاتھ میں سونے کے دو کنگن دیکھے میں نے انہیں پھونک ماری (تو وہ اڑ گئے) میں نے اس کی تعبیر یہ سمجھی کہ یہ دونوں کذاب میلہ اور اسود عتسی ہیں۔

۳۹۲۳: حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے گھر میں آپ کے اعضاء میں سے کوئی ٹکڑا ہے آپ نے فرمایا تم نے اچھا خواب دیکھا فاطمہ کے یہاں لڑکا ہوگا تم اس کو دودھ پلاؤ گی۔ چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت حسین یا حضرت حسن رضی اللہ عنہما ہوئے تو میں نے انہیں دودھ پلایا اس وقت میں قسم

۳۹۲۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا ایک سیاہ فام عورت بکھرے بالوں والی مدینہ سے نکلی اور مبیعہ مجھ میں جا بٹھری تو اس کی تعبیر میں نے یہ سمجھی کہ مدینہ میں وباء تھی جسے مجھ کی طرف منتقل کر دیا گیا۔

۳۹۲۵: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت

الْبَاهِدُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ بَنِي قَدِمَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ إِسْلَامُهُمَا جَمِيعًا فَكَانَ أَحَدُهُمَا أَشَدَّ اجْتِهَادًا مِنَ الْآخَرِ فَعَزَا الْمُجْتَهِدُ مِنْهُمَا فَاسْتَشْهَدَ ثُمَّ مَكَثَ الْآخَرُ بَعْدَهُ سَنَةً ثُمَّ تَوَفَّى قَالَ طَلْحَةُ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ بَيْنَا أَنَا وَعِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِهِمَا فَخَرَجَ خَارِجَ مِنَ الْجَنَّةِ فَادْنَى لِلَّذِي تَوَفَّى الْآخَرُ مِنْهُمَا ثُمَّ خَرَجَ فَادْنَى لِلَّذِي اسْتَشْهَدَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيَّ فَقَالَ ارْجِعْ فَإِنَّكَ لَمْ يَأْنِ لَكَ بَعْدُ.

فَأَصْبَحَ طَلْحَةُ يُحَدِّثُ بِهِ النَّاسَ فَعَجِبُوا لِذَلِكَ فَلَمَّا بَلَغَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَحَدَّثُوهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ مِنْ أَيِّ ذَلِكَ تَعْجَبُونَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا كَانَ أَشَدَّ الرَّجُلَيْنِ اجْتِهَادًا ثُمَّ اسْتَشْهَدَ وَدَخَلَ هَذَا الْآخَرُ الْجَنَّةَ قَبْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَلَيْسَ قَدْ مَكَثَ هَذَا بَعْدَهُ سَنَةً قَالُوا بَلَى قَالَ وَافْزَكَ رَمَضَانُ فَصَامَ وَصَلَّى كَذًا وَكَذًا مِنْ سَجْدَةٍ فِي سَنَةٍ قَالُوا بَلَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَا بَيْنَهُمَا بَعْدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ.

ہے کہ دُور دراز علاقہ سے دو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ایک ساتھ مشرف باسلام ہوئے ان میں سے ایک دوسرے سے بڑے کرجد و جہد اور عبادت و ریاضت کرتا تھا یہ زیادہ عبادت کرنے والا لڑائی میں شریک ہوا بالآخر شہید ہو گیا دوسرا اس کے بعد سال بھر تک زندہ رہا پھر انتقال کر گیا۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں جنت کے دروازے کے پاس کھڑا ہوں دیکھتا ہوں کہ میں ان دونوں کے قریب ہی ہوں جنت کے اندر سے ایک شخص نکلا اور ان میں سے بعد میں فوت ہونے والے کو (جنت میں داخلہ) کی اجازت دی کچھ دیر بعد پھر نکلا اور شہید ہونے والے کو اجازت دی۔ پھر لوٹ کر آیا اور مجھے کہنے لگا واپس ہو جا ابھی تمہارا وقت نہیں ہوا صبح ہوئی تو میں نے لوگوں کو یہ خواب سنایا لوگوں کو اس سے بہت تعجب ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ معلوم ہوا اور تمام قصہ سنایا تو فرمایا: تمہیں کس بات سے حیرانگی ہو رہی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ان دونوں میں پہلا شخص زیادہ محنت و ریاضت

کرتا تھا پھر شہید بھی ہوا اور (اس کے باوجود) دوسرا جنت میں اس سے پہلے داخل ہوا۔ فرمایا: کیا دوسرا اس کے بعد ایک برس زندہ نہیں رہا؟ صحابہ نے عرض کیا بالکل رہا۔ فرمایا اسے رمضان نصیب ہوا تو اس نے روزے رکھے اور سال بھر میں اتنے اتنے سجدے کئے (نمازیں ادا کیں) صحابہ نے عرض کیا یہ بات تو ضرور ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تو ان دونوں کے درجوں میں آسمان و زمین سے زیادہ فاصلہ ہے۔

۳۹۲۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْهَذَلِيُّ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْرَهُ الْعِلَّ وَ أَحَبُّ الْقَيْدِ الْقَيْدُ ثَبَاتُ فِي الدِّينِ

۳۹۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں خواب میں (گلے میں) طوق کو اچھا نہیں سمجھتا اور (پاؤں میں) پیڑی کو اچھا سمجھتا ہوں کیونکہ یہ دین میں ثابت قدمی ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کِتَابُ الْفِتَنِ

فِتْنوں کا بیان

☆ خلاصۃ الباب فتن جمع ہے فتنہ کی اس کا معنی آزمائش اور فساد نیز عذاب میں مبتلا کو فتنہ کہتے ہیں یا مسلمانوں کا آپس میں دنگ فساد اور جھگڑا کرنا اس کو فتنہ کہتے ہیں اور شریعت حقہ کے مقابلہ میں اپنی خواہشات کے مطابق عقیدہ بنانا اور عبادات کے طریقے نکالنا بھی فتنہ ہے جیسے صحابہ کے آخری زمانہ میں سبائی فرقہ پیدا ہوا اسی طرح دوسرے فرق باطلہ نمودار ہوئے اب تک پیدا ہو رہے ہیں اس زمانے کے فتنوں میں سب سے بڑا فتنہ فتنہ قادیانیت ہے اور فتنہ انکار حدیث۔ ہندوستان میں انگریزوں نے کئی لوگوں کو خرید کر مسلمانوں میں فتنے کھڑے کئے ہیں اللہ جل شانہ اپنے فضل و احسان سے تمام فتنوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

باب: لا الہ الا اللہ کہنے والوں سے

۱: بَابُ الْكَفِّ عَمَّنْ قَالَ

ہاتھ روکنا

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

۳۹۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ حکم ہے کہ لوگوں سے قاتل کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں جب وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں تو انہوں نے اپنے خون اور مال مجھ سے محفوظ کر لے الا یہ کہ کسی حق کے بدلہ میں ہو (مثلاً حد یا قصاص) اور ان کا حساب اللہ عزوجل کے سپرد ہے۔

۳۹۲۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَ حَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۳۹۲۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول

۳۹۲۸: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا. وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہے کہ لوگوں سے قتال کرو یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہیں جب وہ لا الہ الا اللہ کے قائل ہو جائیں گے تو مجھ سے اپنے خونوں اور مالوں کو محفوظ کرالیں گے۔ الا یہ کہ کسی شخص حق کے عوض ہو اور ان کا حساب اللہ کے سپرد ہے۔

۳۹۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ أَنَّ عُمَرَو بْنَ أَوْسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَوْسًا أَخْبَرَهُ قَالَ إِنَّ لَقَعُودَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْضِي عَلَيْنَا وَيَذْكُرُنَا إِذْ آتَاهُ رَجُلٌ فَسَارَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذْهَبُوا بِهِ فَأَقْتُلُوهُ فَلَمَّا وَلَّى الرَّجُلُ دَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَذْهَبُوا فَخَلُّوا سَبِيلَهُ فَإِنَّمَا أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ حَرَمَ عَلَيَّ دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ.

۳۹۲۹: حضرت اوسؓ فرماتے ہیں کہ ہم نبیؐ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپؐ ہمیں واقعات سنارہے تھے اور نصیحت فرما رہے تھے کہ ایک مرد آپؐ کے پاس آیا اور آپؐ سے سرگوشی کی آپؐ نے فرمایا: اسے لے جاؤ اور قتل کرو جب اس نے پشت پھیری تو رسول اللہؐ نے اسے بلا کر پوچھا: کیا تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی معبود نہیں؟ اس نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا لے جاؤ اس کا رستہ چھوڑ دو (کچھ نہ کہو) کیونکہ مجھے امر ہے کہ لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کے قائل ہو جائیں جب وہ ایسا کر لیں گے تو مجھ پر ان کے خون اور مال حرام ہو جائیں گے۔

۳۹۳۰: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ السَّمِيطِ بْنِ السَّمِيرِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخُصَّيْنِ فَلَا أَتَى نَافِعُ بْنُ الْأَزْرَقِ وَأَصْحَابَهُ فَقَالُوا هَلَكْتُ يَا عُمَرَانُ قَالَ مَا هَلَكْتُ قَالَ بَلَى قَالَ مَا الَّذِي أَهْلَكَنِي قَالُوا قَالَ اللَّهُ ﷻ وَ قَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَ يَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ﷻ [الأنفال: ۳۹] قَالَ قَدْ قَاتَلْنَاهُمْ حَتَّى نَفْسِنَا هُمْ فَكَانَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ﷻ إِنْ شِئْتُمْ حَدَّثَكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالُوا وَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ نَعَمْ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَ قَدْ بَعَثَ جَيْشًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ الْمُشْرِكِينَ فَلَمَّا لَقَوْهُمْ

۳۹۳۰: حضرت سمیط بن السمیرؓ فرماتے ہیں کہ نافع بن ازرقؓ اور ان کے ساتھی (حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس) آئے اور کہنے لگے آپؐ تو ہلاک ہو گئے فرمایا: میں ہلاک نہیں ہوا۔ کہنے لگے: کیوں نہیں (تم ہلاک ہو گئے ہو)؟ فرمایا میں کیونکر ہلاک ہوا کہنے لگے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اور کفار سے قتال کرتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور سب دین (نظام) اللہ کا ہو جائے۔ فرمایا ہم نے کفار سے قتال کیا یہاں تک کہ انہیں ختم کر دیا اور دین (نظام) سب کا سب اللہ کا (قائم) ہو گیا اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایک حدیث

قَاتِلُوهُمْ قِتَالًا شَدِيدًا فَمَنَحُوهُمْ أَكْثَفَهُمْ فَحَمَلَ رَجُلٌ
مِّن لُّحْمَتِي عَلَى رَجُلٍ مِّن الْمُشْرِكِينَ بِالرُّمْحِ فَلَمَّا غَشِيَهُ
قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنِّي مُسْلِمٌ فَقَطَعَهُ فَقَتَلَهُ فَأَتَى
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا
الَّذِي صَنَعْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي صَنَعَ فَقَالَ لَهُ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهَلَا شَقَقْتَ عَنْ بَطْنِهِ فَعَلِمْتُ مَا فِي
قَلْبِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ شَقَقْتُ بَطْنَهُ لَكُنْتُ أَعْلَمُ مَا فِي
قَلْبِهِ قَالَ فَلَا أَنْتَ قَبْلْتَ مَا تَكَلَّمْتَ بِهِ وَلَا أَنْتَ تَعْلَمُ مَا فِي
قَلْبِهِ

قَالَ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَلْبَثْ إِلَّا
بَسِيرًا حَتَّى مَاتَ فَذَفَنَاهُ فَأَصْبَحَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ فَقَالُوا
لَعَلَّ عَذُوَّ أَنْفُسِهِ ذَفَفْنَاهُ ثُمَّ أَمَرْنَا الْأَرْضَ فَقُلْنَا لَعَلَّ
الْعِلْمَانَ نَعْسُوا فَذَفَفْنَاهُ ثُمَّ حَرَسْنَاهُ بِأَنْفُسِنَا فَأَصْبَحَ عَلَى
ظَهْرِ الْأَرْضِ فَالْقَيْنَاهُ فِي بَعْضِ تِلْكَ الشَّعَابِ

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ الْأَيْلِيُّ ثَنَا حَفْصُ بْنُ
غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّامِيِّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَضِرِ
قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِّنَ
الْمُسْلِمِينَ عَلَى رَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِينَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَ
زَادَ فِيهِ فَبَدَنَتُهُ الْأَرْضُ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ وَقَالَ إِنَّ الْأَرْضَ
لَتَقْبَلُ مَنْ هُوَ شَرٌّ مِنْهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ أَحَبُّ أَنْ يُرِيَكُمْ تَعْظِيمَ
حُرْمَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

سناؤں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی
کہنے لگے آپؐ نے بذات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنی ہے؟ فرمایا جی ہاں میں آپؐ کی خدمت
میں حاضر تھا آپؐ نے اہل اسلام کا ایک لشکر کفار کی
طرف روانہ فرمایا۔ جب اس لشکر کے کفار سے سامنا
ہوا تو انہوں نے کفار کے ساتھ بہت سخت جنگ کی
بالآخر کفار (بھاگ کھڑے ہوئے اور) اپنے کندھے
مسلمانوں کی طرف کر دیئے میرے ایک عزیز نے ایک
مشرک مرد پر نیزے سے حملہ کیا جب اس نے مشرک پر
قابو پالیا تو مشرک کہنے لگا اشدان لا الہ الا اللہ میں
مسلمان ہوتا ہوں لیکن میرے عزیز نے اسے نیزہ مار کر
قتل کر دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں حاضری ہوئی تو عرض کرنے لگا اللہ کے رسول میں تو
تباہ ہو گیا آپؐ نے ایک یا دو بار دریافت فرمایا: تم نے
کیا کیا اس نے ساری بات سنا دی۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کا پیٹ چیر کر اس کے دل
کی بات کیوں نہ معلوم کر لی؟ عرض کرنے لگا اے اللہ
کے رسول اگر میں اس کا پیٹ چیرتا تو کیا مجھے اس کے
دل کی حالت معلوم ہو جاتی؟ فرمایا: پھر اس کی زبانی
بات ہی قبول کر لیتے جبکہ تم اس کے دل کی بات کسی
طرح بھی معلوم نہ کر سکتے تھے۔ حضرت عمران رضی اللہ

عنه فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں خاموشی اختیار فرمائی تھوڑی ہی دیر میں (میرا وہ
عزیز) مر گیا (شاید شدتِ ندامت کی وجہ سے موت آئی ہو) ہم نے اس کو دفن کیا تو صبح کے وقت اس کی لاش زمین پر
(قبر سے باہر ہی) پڑی تھی لوگوں نے سوچا شاید دشمن نے قبر کھود کر یہ حرکت کی پھر اسے دفن کیا اور لڑکوں کو کہا انہوں نے
پہرہ دیا صبح پھر لاش زمین پر پڑی تھی ہم نے سوچا شاید لڑکوں کی آنکھ لگ گئی (اور دشمن کو اس حرکت کا موقع مل گیا) ہم
نے پھر دفن کیا اور خود پہرہ دیا صبح پھر لاش زمین کے اوپر تھی بالآخر ہم نے لاش ایک گھاٹی میں ڈال دی۔ دوسری

روایت بھی اسی طرح ہے اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ جب زمین نے (تیسری بار) بھی اسے باہر ڈال دیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی آپؐ نے فرمایا: زمین تو اس سے برے آدمی کو بھی قبول کر لیتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ تمہیں لا الہ الا اللہ کی حرمت و عظمت دکھانا چاہتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث مبارکہ کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان مشرک سے لڑتا ہے اس کو قتل کرتا یا خود شہید ہو جاتا ہے۔ مسلمان سے لڑنے کی ممانعت ہے کیونکہ مسلمانوں کو مشرک و کفر کا فتنہ مٹانے کا حکم ہے جب لا الہ الا اللہ کہہ دیا یقین و تصدیق کے ساتھ تو فتنہ ختم ہو گیا اب وہ بھی مسلمان بھائی ہے اس کی حفاظت اپنی جان کی طرح ہے۔

ان لوگوں نے حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے فتنہ (مسلمانوں کے باہمی اختلافات) کے زمانہ میں قتال کے لئے کہا اور سمجھے کہ یہ آیت میں قتال کا حکم فتنہ فرو کرنے کے لئے ہے۔ حضرت نے بتایا کہ فتنہ سے مراد مشرک ہے اور یہ کہ لا الہ الا اللہ کہنے والوں سے قتال کرنے والوں کا حال وہی ہوتا ہے جو میرے اس عزیز کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل اسلام کو باہمی نزاعات ختم کر کے کفار کے مقابلہ میں متحد ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

پاپ: اہل ایمان کے خون اور مال کی

۲: بَابُ حُرْمَةِ دَمِ الْمُؤْمِنِ

حرمت

و مَالِهِ

۳۹۳۱: حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: غور سے سنو سب سے زیادہ حرمت والا آج کا دن ہے سنو! سب سے زیادہ حرمت والا مہینہ یہ مہینہ ہے سنو! سب سے زیادہ حرمت والا شہریہ (مکہ) ہے غور سے سنو تمہارے (مسلمانوں کے) خون اور اموال تمہارے اوپر اسی طرح حرام ہیں جیسے آج کے دن کی اس ماہ اور اس شہر میں حرمت۔ بتاؤ کیا میں نے پہنچا دیا سب نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: اے اللہ گواہ رہنا۔

۳۹۳۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لَا إِنْ أَحْرَمَ الْإِيَّامَ يَوْمُكُمْ هَذَا الْآ وَ إِنْ أَحْرَمَ الشُّهُودُ شَهْرُكُمْ هَذَا الْآ وَ إِنْ أَحْرَمَ الْبِلَدُ بِلَدُكُمْ هَذَا الْآ وَ إِنْ دِمَاءُكُمْ وَ أَمْوَالُكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بِلَدِكُمْ هَذَا الْآ هَلْ بَلَغْتُ؟ قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ.

۳۹۳۲: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا آپؐ کعبہ کا طواف فرما رہے تھے اور فرما رہے تھے تو کیا عمدہ ہے اور تیری خوشبو کس قدر اچھی ہے تو کتنا صاحب عظمت ہے اور تیری حرمت کتنی عظیم ہے قسم

۳۹۳۲: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي ضَمْرَةَ نَصْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحِمَصِيُّ ثَنَا أَبِي ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَيْسٍ النَّصْرِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطُوفُ

بِالْكَعْبَةِ وَيَقُولُ مَا أَطْيَبَ رِيحِكَ وَأَطْيَبَ رِيحِكَ مَا
أَعْظَمَكَ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ
لِحُرْمَةِ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ حُرْمَةً مِنْكَ مَالِهِ وَدَمِهِ
وَأَنْ نَظُنَّ بِهِ إِلَّا خَيْرًا.

۳۹۳۳: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ
وَيُونُسُ بْنُ يَحْيَى جَمِيعًا عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ كُرَيْزٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ
دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ.

۳۹۳۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ الْمِصْرِيُّ ثَنَا
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ أَبِي هَانِئٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ
الْجَنْبِيِّ أَنَّ فَضَالَ بْنَ غُبَيْدٍ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ
الْمُؤْمِنُ مَنْ أَمَنَهُ النَّاسُ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ
وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوبَ.

۳: بَابُ النَّهْيِ عَنِ النَّهْبَةِ

۳۹۳۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُسْتَشْيِ قَالََا
ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا أَبُو جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ انْتَهَبَ نَهْبَةً
مَشْهُورَةً فَلَيْسَ مِنَّا.

۳۹۳۶: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ جَمَادٍ أَنَّنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ
الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ
السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهَبُ نَهْبَةً يُرْفَعُ
النَّاسُ إِلَيْهِ أَبْصَارُهُمْ حِينَ يَنْتَهَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

ہوں اس حال میں کہ وہ مومن ہو۔

ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے مومن کی
حرمت اسکے مال و جان کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری حرمت
سے عظیم تر ہے اور مومن کے ساتھ بدگمانی بھی اسی طرح حرام
ہے ہمیں حکم ہے کہ مومن کے ساتھ اچھا گمان کریں۔

۳۹۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا: ہر مسلمان کی جان مال اور عزت دوسرے
مسلمان پر حرام ہے (اور اس کے لئے قابل احترام
ہے)۔

۳۹۳۴: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن تو وہی
ہے جس سے لوگوں کی جانیں ارا موال امن میں رہیں
اور مہاجر وہی ہے جو گناہوں اور برائیوں کو چھوڑ
دے۔

پایہ: لوٹ مار کی ممانعت

۳۹۳۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو
علانیہ لوٹ مارتا پھرے وہ ہم (مسلمانوں) میں سے
نہیں۔

۳۹۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب زانی زنا
کرتا ہے وہ مومن ہو کر زنا نہیں کرتا اور شراب پینے
والا مومن ہو کر شراب نہیں پیتا اور چور مومن ہونے کی
حالت میں چوری نہیں کرتا اور لوٹ مار کرنے والا لوٹ
مار نہیں کرتا کہ لوگ اپنی نگاہیں اس کی طرف اٹھا رہے
ہوں اس حال میں کہ وہ مومن ہو۔

۳۹۳۷: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرْعَةَ ثَنَا حُمَيْدُ ثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔

۳۹۳۷: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ڈاکہ ڈالے وہ ہم میں سے نہیں۔

۳۹۳۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ أَصَبْنَا غَنًا لِلْعُدُوِّ فَأَنْتَهَيْنَاهَا فَتَصَبَّاهَا قُدُورًا فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقُدُورِ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخِفَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ النَّهْبَةَ لَا تَحِلُّ.

۳۹۳۸: حضرت ثعلبہ بن حکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے دشمن کی کچھ بکریاں پکڑ لیں ہم نے (تقسیم سے قبل ہی) انہیں لوٹ کر اپنی ہانڈیاں چڑھا دیں نبیؐ ان ہانڈیوں کے پاس سے گزرے تو امر فرمایا: چنانچہ سب الٹ دی گئیں پھر فرمایا لوٹ جاؤ نہیں۔

☆ خلاصۃ الباب ان احادیث میں لوٹ مار کی حرمت کو بیان کیا گیا ہے کہ لوٹ مار کرنے والے ہمارے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔ یہ کسی مسلمان کی شان کے لائق نہیں کہ چوری کرے یا لوٹ مچائے۔

۴: بَابُ سِبَابِ الْمُسْلِمِ فَسَوْقٌ وَ
چاپ: مسلمان سے گالی گلوچ، فسق اور

قِتَالُهُ كُفْرٌ اس سے قتال کفر ہے

۳۹۳۹: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ ثَنَا
الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ
فَسَوْقٌ وَفِتْنَةٌ وَكُفْرٌ۔

۳۹۳۹: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان سے گالی
گلوچ ففق ہے اور اس سے قبل کفر ہے (بشرطیکہ بلا وجہ
شرعی ہو شرعی وجہ ہو تو جائز ہے مثلاً بغاوت)۔

۳۹۴۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ ثَنَا أَبُو هَلَالٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ۔

۳۹۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان سے گالی گلوچ فسق ہے اور اس سے قتال کفر ہے۔

۳۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ۔

۵: بَابُ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا

يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ

بَعْضٍ

۳۹۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُذَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ جَرِيرٍ يُحَدِّثُ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فِي حِجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَضَيْبَ النَّاسُ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

۳۹۴۳: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَيَحْكُمُ (أَوْ يُلْكُمُ) لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

۳۹۴۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا ثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ عَنِ الصَّنَابِحِ الْأَحْمَسِيِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآ إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنِّي مُكَائِرُكُمْ الْأُمَمُ فَلَا تُفْلَنُ بَعْدِي.

۶: بَابُ الْمُسْلِمُونَ فِي ذِمَّةِ

اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۳۹۴۵: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ بْنِ كَثِيرٍ بْنِ دِينَارٍ الْجُمَيْصِيُّ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ النَّحْيِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِسُونُ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَابِسِ الْيَمَامِيِّ (الْيَمَانِيِّ) عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا تُخْفَرُوا اللَّهُ

۵: بَابُ: رَسُولُ اللَّهِ كَافِرًا مَنْ كَفَرَ بِهِ

نَهَى أَنْ يَكُونَ كَافِرًا

شُرُوعِ كَرْدُو

۳۹۴۲: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو خاموش کراؤ پھر فرمایا: میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔

۳۹۴۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نادانو! میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔

۳۹۴۴: حضرت صناعہ بن جحس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غور سے سنو میں حوض (کوثر) پر تمہارا پیش خیمہ ہوں اور تمہاری کثرت پر دوسری امتوں کے مقابلہ میں فخر کروں گا اس لئے میرے بعد ہرگز (کسی مسلمان کو بلا وجہ شرعی) قتل نہ کرنا۔

۶: بَابُ: تَمَامُ أَهْلِ إِسْلَامِ اللَّهِ تَعَالَى كَذِمَّةِ

(پناہ) میں ہیں

۳۹۴۵: سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نماز صبح ادا کرے وہ اللہ کے ذمہ (پناہ) میں ہے لہذا اللہ ذمہ مت توڑو (اس کو مت ستاؤ) جو ایسے شخص کو قتل کرے اللہ تعالیٰ اسے بلوا کر اوندھے منہ دوزخ میں

فِي عَهْدِهِ فَمَنْ قَتَلَهُ طَلَبَهُ اللَّهُ حَتَّى يَكُنَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ. ذالیں گے۔

۳۹۴۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا
أَشْعَثُ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔
۳۹۴۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا
حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا أَبُو الْمَهْزَمِ يَزِيدُ بْنُ سَفْيَانَ سَمِعْتُ أَبَا
هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَتِهِ۔

۳۹۴۶: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نماز صبح ادا کرے وہ اللہ عزوجل کے ذمہ میں ہے۔
۳۹۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن اللہ کے نزدیک بعض فرشتوں سے بڑھ کر لائق اعزاز اور محترم ہے۔

پای: تعصب کرنے کا بیان

۷: بَابُ الْعَصَبِيَّةِ

۳۹۴۸: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَّافُ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ
بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ رِيَّاحٍ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ
رَايَةٍ عَمِيَّةٍ يَدْعُو إِلَى عَصَبِيَّةٍ أَوْ يَعْصِبُ لِعَصَبِيَّةٍ فَقَتَلْتُهُ
جَاهِلِيَّةً۔
۳۹۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اندھا دھند جھنڈے تلے ہو کر لڑے اور عصبيت کی طرف بلاتا ہو یا عصبيت کی وجہ سے غصہ میں آتا ہو تو اس کا مارا جانا جاہلیت (کی موت) ہے۔

۳۹۴۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ
الْبُحَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ بْنِ كَثِيرٍ الشَّامِيِّ عَنْ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ يُقَالُ
لَهَا فَيْسَلَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمِنَ الْعَصَبِيَّةُ أَنْ يُحِبَّ الرَّجُلُ
قَوْمَهُ قَالَا لَا وَلَكِنْ مِنَ الْعَصَبِيَّةِ أَنْ يُعِينَ الرَّجُلُ قَوْمَهُ
عَلَى الظُّلْمِ۔
۳۹۴۹: حضرت فیسلہ فرماتی ہیں میں نے اپنے والد کو یہ فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اے اللہ کے رسول کیا یہ بھی تعصب ہے کہ آدمی اپنی قوم سے محبت کرے؟ فرمایا: نہیں یہ تعصب نہیں بلکہ تعصب یہ ہے کہ آدمی (ناحق اور) ظلم میں بھی اپنی قوم کا ساتھ دے۔

☆ خلاصہ الباب مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کی عصبيت کو مٹایا اور سختی سے منع فرمایا کہ کوئی قبیلہ اپنے قبیلہ کی عزت و ناموری کے لئے دوسرے قبیلہ سے نہ لڑے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کے زمانہ میں بھی کوئی بغیر شرعی وجہ کے لڑائی کرے اس کا حکم بھی جاہلیت جیسا ہے یعنی ایسا شخص عذاب کا مستحق ہو گا نہ کہ ثواب کا۔

۸: بَابُ السَّوَادِ الْأَعْظَمِ

پاب: سوادِ اعظم (کے ساتھ رہنا)

۳۹۵۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مُعَانُ بْنُ رِفَاعَةَ السَّلَامِيُّ حَدَّثَنِي أَبُو خَلْفٍ الْأَعْمَشِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ أُمَّتِي لَا تَجْتَمِعُ عَلَى ضَلَالَةٍ فَإِذَا رَأَيْتُمْ اخْتِلَافًا فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْأَعْظَمِ.

۳۹۵۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا بلاشبہ میری امت گمراہی پر مجتمع (متفق) نہ ہوگی جب تم اختلاف دیکھو تو سوادِ اعظم (قرآن و سنت پر عمل پیرا) کا ساتھ دو۔

☆ خلاصہ الباب شریعت پر قائم رہنے والے لوگ جو وقت کے امام مطیع فرمانبردار ہوں اور فتنوں سے بچنے والے سوادِ اعظم ہیں ان کا دوسرا نام اہل سنت والجماعت ہے یہ لوگ بدعات و رسوم باطلہ سے کوسوں دور رہتے ہیں ان کے برعکس روافض، خوارج اور دوسرے مبدعین یہ شرذمہ قلیلہ ہے حق سوادِ اعظم کے ساتھ ہے۔ اس لئے یہ جماعت صحابہ تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ مجتہدین کے طریق پر اور ان کی تبع ہے۔ چاہے کسی زمانہ میں یہ تعداد کم ہی ہوں پھر بھی سوادِ اعظم ہی ہوں گے۔

۹: بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الْفِتَنِ

پاب: ہونے والے فتنوں کا ذکر

۳۹۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ثُمَيْرٍ وَعَلِيُّ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ رَجَاءِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ صَلَاةٍ فَأَطَالَ فِيهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا (أَوْ قَالُوا) يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطَلْتَ الْيَوْمَ الصَّلَاةَ قَالَ إِنِّي صَلَّيْتُ صَلَاةَ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ سَأَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لِأُمَّتِي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَيْنِ وَرَدَّ عَلَيَّ وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْنَا عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَيْنَهُمْ بَيْنَهُمْ فَرْدٌ هَا عَلَيَّ.

۳۹۵۱: حضرت معاذ بن جبلؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے ایک روز طویل نماز پڑھائی۔ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو صحابہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپؐ نے آج نماز طویل کی۔ فرمایا: میں رغبت اور ڈر کی نماز ادا کی۔ اللہ عزوجل سے اپنی امت کے حق میں تین چیزیں مانگیں دو تو مجھے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمادیں اور تیسری پھیر دی میں نے اللہ سے مانگا کہ سب پر کوئی غیر دشمن مسلط نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے یہ عطا فرمادی اور میں نے اللہ تعالیٰ سے یہ مانگا کہ میری تمام امت ڈوب کر ہلاک نہ ہو اللہ تعالیٰ نے یہ بھی مجھے عطا فرمادی اور میں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا کہ یہ آپس میں نہ لڑیں اللہ تعالیٰ نے میری یہ بات (دعا) پھیر دی۔

۳۹۵۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ شَابُورٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي

۳۹۵۲: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

قِلَابَةُ الْجَرْمِيِّ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ
عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ
رُؤِيتُ لِي الْأَرْضَ حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَ
أَعْطَيْتُ الْكَزْزِينَ الْأَصْفَرَ (أَوِ الْأَحْمَرَ) وَالْأَبْيَضَ يُعْنَى
الدَّهَبَ فَالْفِضَّةَ وَقِيلَ لِي إِنْ مُلْكَكَ إِلَى حَيْثُ ذُوِي
لَكَ وَإِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثًا أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيَّ
أُمَّتِي جُوعًا فَيُهْلِكَهُمْ بِهِ عَامَّةً وَأَنْ لَا يَلْبِسَهُمْ شَيْعًا وَ
يُذِيقَ بَعْضُهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ وَإِنَّهُ قِيلَ لِي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءَ
مَرَدِّ لَهُ وَإِنِّي لَنْ أَسْلُطَ عَلَى أُمَّتِكَ جُوعًا فَيُهْلِكَهُمْ فِيهِ
وَلَنْ أَجْمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ يَهِنَ أَقْطَارِهَا حَتَّى يُفْنِيَ بَعْضُهُمْ
بَعْضًا وَيَقْتُلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَإِذَا وَضِعَ الشَّيْفُ فِي أُمَّتِي
فَلَنْ يُرْفَعَ عَنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنْ مِمَّا الْخَوْفَ عَلَى
أُمَّتِي أَيْمَةً مُضِلِّينَ وَ سَتُعْبَدُ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانُ وَ
سَتُلْحَقُ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَإِنْ بَيْنَ يَدَيِ
السَّاعَةِ دَجَالَيْنِ كَذَا بَيْنَ قَرِيْبًا مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ
نَبِيٌّ وَلَنْ تَزَالَ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ مَنْصُورِينَ لَا
يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ لَمَّا فَرَّغَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مِنْ هَذَا
الْحَدِيثِ قَلَامًا أَهْوَلَهُ.

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین میرے لئے
سمیٹ دی گئی یہاں تک کہ میں نے زمین کے مشرق و
مغرب کو دیکھ لیا اور مجھے دونوں خزانے زرد (یا سرخ)
اور سفید یعنی سونا اور چاندی دیئے گئے (روم کا سکہ
سونے کا اور ایران کا چاندی کا ہوتا تھا) اور مجھے کہا گیا
کہ تمہاری (امت کی) سلطنت وہی تک ہوگی جہاں
تک تمہارے لئے زمین سمیٹی گئی اور میں نے اللہ
عزوجل سے تین دعائیں مانگیں اول یہ کہ میری امت
پر قحط نہ آئے کہ جس سے اکثر امت ہلاک ہو جائے۔
دوم یہ کہ میری امت فرقوں اور گروہوں میں نہ بٹے اور
(سوم یہ کہ) ان کی طاقت ایک دوسرے کے خلاف
استعمال نہ ہو (یعنی باہم کشت و قتال نہ کریں) مجھے
ارشاد ہوا کہ جب میں (اللہ تعالیٰ) کوئی فیصلہ
کراؤں تو کوئی اسے رد نہیں کر سکتا میں تمہاری امت
پر ایسا قحط ہرگز مسلط نہ کروں گا جس میں سب یا (اکثر)
ہلاکت کا شکار ہو جائیں اور میں تمہاری امت پر
اطراف و اکناف ارض سے تمام دشمن اکٹھے نہ ہونے
دوں گا۔ یہاں تک کہ یہ آپس میں نہ لڑیں اور ایک
دوسرے کو قتل کریں اور جب میری امت میں تلوار چلے

گی تو قیامت تک رکے گی نہیں اور مجھے اپنی امت کے متعلق سب سے زیادہ خوف گمراہ کرنے والے حکمرانوں سے ہے
اور عنقریب میری امت کے کچھ قبیلے بتوں کی پرستش کرنے لگیں گے اور (بت پرستی میں) مشرکوں سے جا ملیں گے اور
قیامت کے قریب تقریباً چھوٹے اور دجال ہوں گے ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے اور میری امت
میں ایک طبقہ مسلسل حق پر قائم رہے گا ان کی مدد ہوتی رہے گی (مخائب اللہ) کہ ان کے مخالف ان کا نقصان نہ کر سکیں
گے (کہ بالکل ہی ختم کر دیں عارضی شکست اس کے منافی نہیں) یہاں تک کہ قیامت آجائے۔

امام ابوالحسن (تلمیذ ابن ماجہ) فرماتے ہیں کہ جب امام ابن ماجہ اس حدیث کو بیان کر کے فارغ
ہوئے تو فرمایا: یہ حدیث کتنی ہولناک ہے۔

۳۹۵۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ خَبِيبَةَ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ أَنَّهَا قَالَتْ اسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمِهِ وَهُوَ مُحَمَّرٌ وَجْهُهُ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَلُّ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قِدَاقَتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمٍ يَأْجُوجُ وَمَاجُوجَ وَعَقْدَ بَيْدِيهِ عَشْرَةَ.

قَالَ زَيْنَبُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ.

۳۹۵۴: حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي السَّائِبِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَتَكُونُ فِتْنٌ يُضْبَحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيَمْسَى كَافِرًا إِلَّا مَنْ أَحْيَاهُ اللَّهُ بِالْعِلْمِ.

۳۹۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَآبِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيْكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ قَالَ حَدِيثُهُ فَقُلْتُ أَنَا قَالَ إِنَّكَ لَجَرِيٌّ قَالَ كَيْفَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكْفِرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ إِسْمًا أُرِيدُ أَلْبَى تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فَقَالَ مَا لَكَ وَلِهَآيَا أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْتَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَوْ يُفْتَسَحُ قَالَ لَا بَلْ يَكْسَرُ قَالَ ذَاكَ أَجْدَرُ أَنْ لَا يَغْلَقَ.

۳۹۵۳: حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے آپ کا چہرہ انور سرخ ہو رہا تھا۔ فرمایا: خرابی ہے عرب کے لئے ایسے شرکی وجہ سے جو قریب آپکا آج یا جوج ماجوج کی سر میں سے اتنا کھل گیا اور آپ نے انگلی سے دس کا ہندسہ بنایا حضرت زینب فرماتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم میں صالح لوگ ہوں تب بھی ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ فرمایا: (جی ہاں) جب برائی زیادہ ہو جائے۔

۳۹۵۴: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب ایسے فتنے ہوں گے کہ ان کے دوران مرد ایمان کی حالت میں صبح کرے گا اور شام کو کافر بن چکا ہوگا سوائے اس کے جسے اللہ علم کے ذریعہ زندگی (ایمان) عطا فرمائے۔

۳۹۵۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ فرمانے لگے تم میں کس کو فتنہ کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یاد ہے؟ میں نے کہا مجھے۔ فرمایا تم بہت جرأت (اور ہمت) والے ہو (کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ باتیں پوچھ لیتے تھے جو دوسرے نہیں پوچھ پاتے تھے) فرمایا کیسے فتنہ ہوگا؟ میں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: آدمی کیلئے فتنہ (آزمائش و امتحان) ہے اہل خانہ اور اولاد اور پڑوسی (کہ کبھی ان کی وجہ سے آدمی غفلت کا شکار ہو جاتا ہے) اور اس آزمائش میں

فَلَمَّا لِحَذِيثِهِ أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مِنَ الْبَابِ قَالَ نَعَمْ (اگر آدمی صغیرہ گناہ کا مرتکب ہو جائے تو) نماز روزے صدقہ اور امر بالمعروف نہی عن المنکر اس کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا فَهَبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ مِنَ الْبَابِ؟ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَلُهُ میری مراد یہ فتنہ نہیں۔ میں نے تو اس فتنہ کے متعلق کہا ہے جو سمندر کی طرح موجزن ہوگا۔ تو حضرت حدیفہ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ۔

رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر المؤمنین آپ کو اس اس فتنہ سے کیا غرض آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک دروازہ (حائل ہے جو) بند ہے فرمایا وہ دروازہ توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ عرض کیا کھولا نہیں جائے گا بلکہ توڑا جائے گا فرمایا پھر تو وہ بند ہونے کے قابل نہ رہے گا ہم (حاضرین) نے حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو علم تھا کہ دروازہ سے کون مراد ہے فرمایا: بالکل وہ تو ایسے جانتے تھے جیسے انہیں یہ معلوم ہے کہ کل دن کے بعد رات آئے گی میں نے انہیں ایک حدیث سنائی تھی جس میں کچھ مغالطہ اور فریب دہی نہیں ہے ہمیں حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ کی ہیبت مانع ہوئی کہ پوچھیں کہ وہ دروازہ کون شخص تھا اس لئے ہم نے مسروق سے کہا انہوں نے پوچھ لیا تو فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خود تھے۔

۳۹۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُسَحَارِبِيُّ وَ وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ وَ هُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَ النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ إِذْ نَزَلَ مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُ خِيَاءَهُ وَ مِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَ مِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِيَهُ الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعْنَا فَقَالَ إِنَّهُمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَذِلَّ أَمْنُهُ عَلَى مَا يَعْلَمُهُ خَيْرٌ لَهُمْ وَ يُنْذِرُهُمْ مَا يَعْلَمُهُ شَرًّا لَهُمْ وَ إِنْ أَمْتَكُمْ هَذِهِ جُعِلَتْ عَاقِبَتُهَا فِي أَوَّلِهَا وَ إِنْ أَخْرَهُمْ يُصِيبُهُمْ بَلَاءٌ وَ أُمُورٌ تُنْكَرُونَ وَ نَهَا تُنْجِيءُ فَمَنْ يَرْفِقْ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ مَهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ فَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يُخْرَجَ عَنِ النَّارِ وَ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلْيَنْذِرْ كُهُ مَوْتَهُ وَ هُوَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ

۹۵۶: حضرت عبدالرحمن بن عبد رب الكعبه فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے لوگ آپ کے گرد جمع تھے میں نے انہیں یہ فرماتے سنا ایک بار ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے کہ ایک منزل پر پڑاؤ ڈالا ہم میں سے کوئی خیمہ لگا رہا تھا کوئی تیر اندازی کر رہا تھا۔ کوئی اپنے جانور چرانے لے گیا تھا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ نماز کے لئے جمع ہو جائیں ہم جمع ہو گئے تو آپ نے فرمایا: بلاشبہ مجھ سے قبل ہر نبی پر لازم تھا کہ اپنی امت کے حق میں جو بھلی بات معلوم ہو وہ بتائے اور جو بات ان کے حق میں بری معلوم ہو اس سے ڈرائے اور تمہاری اس امت کے شروع حصہ میں سلامتی اور عافیت ہے اور

وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَيَأْتِيَنَّ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يَأْتُوا إِلَيْهِ وَ
مَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفَقَةً يَمِينِهِ وَ ثَمَرَةً قَلْبِهِ فَلْيَطْعُمَهُ مَا
اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخِرُ نَارِغِهِ فَأَضْرِبُوا عَنْقُ الْآخِرِ .
اس کے آخری حصہ میں آزمائش ہوگی اور ایسی ایسی
باتوں کی جن کو تم برا سمجھو گے پھر ایسے فتنہ ہوں گے کہ
ایک کے مقابلہ میں دوسرا ہلکا معلوم ہوگا تو مومن کہے گا

قَالَ فَادْخُلْتُ رَأْسِي مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَقُلْتُ
أَنْشُدْكَ اللَّهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ
فَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى أُذُنَيْهِ فَقَالَ سَمِعْتُهُ أُذُنَايَ وَ عَاةَ قَلْبِي .
کہ اس میں میری تباہی ہے پھر وہ فتنہ چھٹ جائے گا۔
لہذا جسے اس بات سے خوشی ہو کہ دوزخ سے بچ جائے
اور جنت میں داخل ہو تو اسے ایسی حالت میں موت

آنی چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخر پر ایمان رکھتا ہو اور اسے چاہئے کہ لوگوں کے ساتھ ایسا معاملہ رکھے جیسا وہ
پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کے ساتھ رکھیں اور جو کسی حکمران سے بیعت کرے اور اس کے ہاتھ میں بیعت کا ہاتھ دے اور
دل سے اس کے ساتھ عہد کرے تو جہاں تک ہو سکے اس کی فرمانبرداری کرے پھر اگر کوئی دوسرا شخص آئے اور
(حکومت میں) پہلے سے جھگڑے تو اس دوسرے کی گردن اڑا دو حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کے
درمیان سے سراٹھا کر کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں بتائیے آپ نے خود یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی
تو حضرت عبداللہ بن عمرو نے اپنے کانوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ میرے دونوں کانوں نے یہ حدیث سنی اور
میرے دل نے اسے محفوظ رکھا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث میں بیان کردہ سب سچی ہیں آج بہت سے لوگ اپنے کو مسلمان کہنے والے شرک و
بدعات کے مرتکب ہو رہے ہیں مزارات اولیاء کو پوجتے ہیں اور وہاں پر جانور ذبح کرتے ہیں اور غیر اللہ کو سجدے
کرتے ہیں۔ نیز تین جھوٹے دجالوں میں سے ایک دجال غلام احمد قادیانی ہے جس نے ہندوستان میں فتنہ کھڑا کیا اور
بھی کئی قسم کے فتنے ہیں۔ ۳۹۵۳: حدیث کا مطلب واضح ہے کہ جب خباثتیں زیادہ ہو جائیں تو نیک لوگوں کی
موجودگی عذاب خداوندی اور ہلاکت سے نہیں بچا سکتی۔ ۳۹۵۵: مطلب یہ ہے کہ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی
اللہ عنہ کی ذات بابرکت تمام فتنوں اور مصائب سے روک تھی جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی تو
مسلمانوں پر آفت آ گئی پھر خلیفہ ثالث جناب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے عہد سے لوگوں کے دلوں میں کدورت
پیدا ہو گئی آخر بلویوں نے فساد پھا کر کے جناب امیر المؤمنین کو بڑی بے دردی اور بے بسی کی حالت میں شہید کر دیا
ہے تو فتنے ایسے پھیل گئے کہ آج تک قائم ہیں۔ ۳۹۵۶: اس حدیث میں جس بیعت کا بیان ہے وہ بیعت مراد ہے جو
اہل حل و عقد نے کی یعنی مسلمانوں کے تمام روساء اور عمائدین اس آدمی کو قبول کر لیں اس کے بعد ہوتے ہوئے دوسرا
امام نہیں ہو سکتا۔ یہ مطلق بیعت مراد نہیں ہے۔

۱۰ : بَابُ التَّثْبُتِ فِي الْفِتْنَةِ

پایاب: فتنہ میں حق پر ثابت قدم رہنا

۳۹۵۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ
ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عُمَارَةَ بْنِ
حَزْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ كَيْفَ بِكُمْ وَ بَزَمَانَ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ يُغَرِّبُ
النَّاسَ فِيهِ غَرْبَلَةٌ وَ تَبْقَى خِفَالَةٌ مِنَ النَّاسِ قَدْ مَجَتْ
عُهُودُهُمْ وَ أَمَارَ أَتُهُمْ فَاحْتَلَفُوا وَ كَانُوا هَكَذَا (وَ شَبَّكَ
بَيْنَ أَصَابِعِهِ) قَالُوا كَيْفَ بِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ ذَلِكَ قَالَ تَأْخُذُونَ بِمَا تَعْرِفُونَ وَ
تَدْعُونَ مَا تُنْكِرُونَ وَ تَقْبَلُونَ عَلَى خَاصَّتِكُمْ وَ تَذَرُونَ
أَمْرَ عَوَامِكُمْ.

۳۹۵۷: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا
جب لوگ (آٹے کی طرح) چھانے جائیں گے اور
(چھلنی میں یعنی دنیا میں) آٹے بھوسے کی طرح برے
لوگ باقی رہ جائیں گے ان کے عہد اور امانتیں خلط ملط ہو
جائیں گی اور برے لوگ مختلف ہو کر ایسے ہو جائیں گے یہ
کہہ کر آپؐ نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں داخل کیں صحابہ
نے عرض کیا اللہ کے رسول ہم اس وقت کیا کریں جو بات
اچھی سمجھو (قرآن و سنت کے دلائل سے) اسے اختیار کر
لینا اور جو بری سمجھو اسے ترک کر دینا اور صرف اپنی فکر کرنا
اور عوام کا معاملہ (ان کے حال پر) چھوڑ دینا۔

۳۹۵۸: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي
عُمَرَ ابْنِ الْجَوْنِيِّ عَنِ الْمُشَعَّثِ ابْنِ طَرِيفٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ أَنْتَ
يَا أَبَا زَرٍّ دَمَوْتَا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى يَقُومَ الْيَبِثُ
بِالْوَصِيفِ (يَعْنِي الْقَبْرَ) قُلْتُ مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَ رَسُولُهُ (أَوْ
قَالَ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ) قَالَ تَصْبِرُ قَالَ كَيْفَ أَنْتَ
وَ جُوعًا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى تَأْتِيَ مَسْجِدَكَ فَلَا تَسْتَطِيعُ
أَنْ تَرْجِعَ إِلَى فِرَاشِكَ وَ لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَقُومَ مِنْ
فِرَاشِكَ إِلَى مَسْجِدِكَ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ
(أَوْ مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَ رَسُولُهُ) قَالَ عَلَيْكَ بِالْعِفَّةِ ثُمَّ قَالَ
كَيْفَ أَنْتَ وَ قِتْلًا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى تُغْرَقَ حِجَارَةٌ
الرُّبُتِ بِالْأَدَمِ؟ قُلْتُ مَا خَارَ اللَّهُ لِي وَ رَسُولُهُ قَالَ الْحَقُّ
بِمَنْ أَنْتَ مِنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَفَلَا أَخْذُ بِسَيْفِي
فَأَضْرِبُ بِهِ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ قَالَ شَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذَا وَلَكِنْ

۳۹۵۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر!
اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب لوگوں پر موت طاری
ہوگی (و با طاعون وغیرہ کی وجہ سے) حتیٰ کہ قبر کی قیمت
غلام کے برابر ہوگی میں نے عرض کیا جو اللہ اور اللہ کے
رسول میرے لئے پسند فرمائیں یا کہا کہ اللہ اور اللہ کے
رسول کو ہی علم ہے (کہ کیا کرنا چاہئے) آپؐ نے فرمایا
صبر کرنا اور فرمایا اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب
لوگوں پر بھوک طاری ہوگی حتیٰ کہ تم مسجد آؤ گے تو واپس
اپنے بستر (گھر) تک جانے کی ہمت و استطاعت نہ
ہوگی اور بستر سے اٹھ کر مسجد نہ آ سکو گے میں نے عرض
کیا کہ اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے (کہ اس
وقت کیا کرنا چاہئے) یا کہا کہ (وہ کروں گا) جو اللہ اور
اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے پسند

ادْخُلْ بَيْتَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنْ دَخَلَ بَيْتِي قَالَ إِنَّ خَشِيتُ أَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ فَأَلْقَ طَرَفَ رِدَائِكَ عَلَى وَجْهِكَ فَيَبُوءَ بِأَيْمِهِ وَإِيْمِكَ فَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ۔

فرمائیں۔ فرمایا: اس وقت حرام سے بچنے کا خصوصی اہتمام کرنا۔ پھر فرمایا: اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب لوگوں کا قتل عام ہوگا۔ یہاں تک کہ جبارۃ الزیت (مدینہ میں ایک جگہ کا نام ہے) خون میں ڈوب جائے

گا میں نے عرض کیا کہ جو اللہ اور اس کے رسول میرے لئے پسند کریں۔ فرمایا: تم جن لوگوں میں سے ہو انہی کے ساتھ مل جانا (یعنی مدینہ والوں کے ساتھ) میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا میں اپنی تلوار لے کر ایسا (قتل عام) کرنے والوں کو نہ ماروں۔ فرمایا: پھر تو تم بھی ان (فتنہ کرنے والوں) میں شریک ہو جاؤ گے اس لئے تم اپنے گھر میں گھس جانا میں نے عرض کیا کہ اگر فساد میرے گھر میں گھس آئیں تو کیا کروں فرمایا: اگر تمہیں تلوار کی چمک سے خوف آئے تو چادر منہ پر ڈال لینا تاکہ وہ قتل کرنے والا تمہارا اور اپنا گناہ سمیٹ کر دوزخی بن جائے۔

۳۹۵۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ ثَنَا اسِيدُ ابْنِ الْمُثَنَّمِ قَالَ ثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَهْرُجًا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَقُتِلُ الْآنَ فِي الْعَامِ الْوَاحِدِ مِنَ الْمُشْرِكِينَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ بِقَتْلِ الْمُشْرِكِينَ وَلَكِنْ يَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا حَتَّى يَقْتُلَ الرَّجُلُ جَارَهُ وَابْنَ عَمِّهِ وَذَا قَرَانِيهِ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَا تَنْزِعْ عُقُولُ أَخْبَرُ ذَلِكَ الزَّمَانِ وَ يَخْلُفُ لَهُ هَبَاءٌ مِنَ النَّاسِ لَا عُقُولَ لَهُمْ۔

۳۹۵۹: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا: قیامت کے قریب ہرج (خون ریزی) ہوگی۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہرج سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: خون ریزی کسی مسلمان نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم تو اب بھی ایک سال میں اتنے اتنے مشرکوں کو قتل کر دیتے ہیں اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرکوں کا قتل نہ ہوگا بلکہ تم ایک دوسرے کو قتل کرو گے حتیٰ کہ مرد اپنے پڑوسی کو، چچا زاد بھائی کو، قرابتدار کو قتل کرے گا لوگوں میں کسی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اس وقت ہماری عقلیں قائم ہوں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ اس زمانہ میں اکثر لوگوں کی عقلیں سلب ہو جائیں گی اور ذروں کی طرح (ذلیل و خوار) لوگ باقی رہ جائیں گے۔ پھر حضرت ابو موسیٰ

ثُمَّ قَالَ الْأَشْعَرِيُّ وَ أَيْمُ اللَّهِ إِنِّي لَا ظَنُّهَا مُدْرِكَتِي وَ إِيَّاكُمْ وَ أَيْمُ اللَّهِ إِمَالِي وَ لَكُمْ مِنْهَا مَخْرُجٌ إِنْ أَدْرَكْتَنَا فِيمَا عَهْدَ آلَيْنَا نَبِينَا ﷺ إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ كَمَا دَخَلْنَا فِيهَا۔

اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا بخدا میرا گمان ہے کہ میں اور تم اس زمانہ کو پائیں گے اور بخدا اگر وہ زمانہ ہم پر آیا تو ہمارے لئے (اس جنگ سے) نکلنے کی کوئی راہ نہ ہوگی جیسا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس میں سے نہ نکل سکیں گے جیسے داخل ہوئے تھے ویسے ہی۔

۳۹۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ مُوَدِّنَ مَسْجِدِ جُرْدَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عُذَيْسَةُ بِنْتُ أَهْبَانَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ هَهُنَا الْبَصْرَةَ دَخَلَ عَلِيُّ ابْنِي فَقَالَ يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَلَا تُعِينُنِي عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ؟ قَالَ بَلَى قَالَ فَدَعَا جَارِيَةً لَهُ فَقَالَ يَا جَارِيَةُ أَخْبِرِي سَيِّفِي قَالَ فَأَخْبَرَتْهُ فَسَلَّ مِنْهُ قَدْرَ شِبْرِ فَإِذَا هُوَ خَشَبٌ فَقَالَ إِنَّ خَلِيلِي وَابْنَ عَمِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدَ إِلَيَّ إِذَا كَانَتْ الْفِتْنَةُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فَاتَّخِذْ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ فَإِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ مَعَكَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِيكَ وَلَا فِي سَيْفِكَ.

۳۹۶۰: حضرت عدیسہ بنت اہبان فرماتی ہیں کہ جب سیدنا علی کرم اللہ وجہہ یہاں بصرہ تشریف لائے تو میرے والد کے پاس آئے اور فرمایا: اے ابوسلمہ! ان لوگوں کے خلاف میری مدد نہ کرو گے؟ عرض کیا ضرور پھر اپنی تلوار نکال لا۔ باندی تلوار لے آئی تو ایک بالشت کی مقدار تلوار نیام سے نکالی دیکھا تو وہ لکڑی کی تھی۔ قرم کہنے لگے میرے پیارے اور آپ کے چچا زاد بھائی نے مجھے یہ تاکید فرمائی تھی کہ جب مسلمانوں کے درمیان فتنہ ہو تو تلوار لکڑی کی بنا لینا آپ چاہیں تو (یہی تلوار لے کر) میں آپ کے ساتھ نکلوں فرمایا: مجھے تمہاری اور تمہاری تلوار کی کچھ حاجت نہیں۔

۳۹۶۱: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُجَّادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ ثُرَوَانَ عَنْ هُدَيْلِ بْنِ شُرْحَبِيلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتْنًا قَطْعُ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي فَكَسِرُوا قِسِيَكُمْ وَقَطَّعُوا أَوْ تَارَكُمْ وَاصْرَبُوا بِسُيُوفِكُمُ الْحِجَارَةَ فَإِنْ دَخَلَ عَلَى أَحَدِكُمْ فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ بَنِي آدَمَ.

۳۹۶۱: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے قریب فتنے ہوں گے سیاہ تاریک شب کے حصوں کے مانند ان فتنوں میں مرد صبح ایمان کی حالت میں کرے گا تو شام کفر کی حالت میں اور کوئی شام ایمان کی حالت میں کرے گا تو صبح کفر کی حالت میں۔ ان فتنوں میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا چلنے والے سے اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ (اس وقت) اپنی کمانیں توڑ دینا اور کمانوں کے چلے کاٹ دینا اپنی تلواریں پتھروں پر مار

کر کند کر لینا اگر تم میں سے کسی کے پاس کوئی گھس آئے اور (مارنے لگے) تو وہ سیدنا آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں (ہابیل اور قابیل) میں سے بہتر کی طرح ہو جائے۔

ف: ہابیل نے قابیل کو مارا نہیں بلکہ کہا کہ اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے ہاتھ اٹھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لئے (یا اپنا دفاع کرنے کے لئے) ہاتھ نہ بڑھاؤں گا۔ (مترجم)

۳۹۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ ثَابِتٍ (أَوْ عَلِيٍّ) ۳۹۶۲: حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

بْنِ زَيْدِ بْنِ جَدْعَانَ . شَلَّ أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ بْنِ مُسْلِمَةَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ وَفُرْقَةٌ وَاخْتِلَافٌ فَإِذَا كَانَ كَذَلِكَ فَأَبِيتَ بِسَيْفِكَ أَحَدًا فَأَضْرِبْهُ حَتَّى يَنْقُطَ ثُمَّ اجْبِسْ فِي بَيْتِكَ حَتَّى تَأْتِيكَ يَدٌ خَاطِنَةٌ أَوْ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ .
فَقَدْ فَعَلْتُ مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب فتنہ ہوگا اور افتراق و اختلاف ہوگا جب یہ حالت ہو تو اپنی تلوار لے کر احد پہاڑ پر جانا اور اس پر مارتے رہنا یہاں تک کہ ٹوٹ جائے پھر اپنے گھر بیٹھے رہنا یہاں تک کہ خطا کار ہاتھ یا فیصلہ کن موت تم تک پہنچے فرمایا: یہ حالت آن پہنچی اور میں نے وہی کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

۱۱: بَابُ إِذَا التَّقَى

الْمُسْلِمَانِ

بِسَيْفِهِمَا

۳۹۶۳: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سَحِيمٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ اتَّقَيَا بِأَسْيَافِهِمَا إِلَّا كَانَ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ .

۳۹۶۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو دو مسلمان بھی اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے سامنے آئیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں ہوں گے۔

۳۹۶۴: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ وَ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفِهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ .

۳۹۶۴: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان اپنی تلواریں لئے ایک دوسرے کے سامنے آئیں تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں ہوں گے صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہ تو قاتل ہے مقتول کا کیا جرم ہے۔ فرمایا: یہ اپنے ساتھی کو قتل کرنا چاہتا تھا۔

۳۹۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَا أَحَدَهُمَا عَلَى أَخِيهِ السِّلَاحَ فَهُمَا عَلَى جُرْفٍ جَهَنَّمَ فَإِذَا قُتِلَ أَحَدُهُمَا

۳۹۶۵: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمانوں میں سے ایک اپنے بھائی پر ہتھیار اٹھائے تو وہ دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں جو نہی ایک دوسرے کو قتل

صَاحِبَةٌ دَخَلَهَا جَمِيعًا .
کرے گا دونوں ہی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے۔

۳۹۶۶: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ
عَبْدِ الْحَكَمِ السَّدُوسِيِّ ثَنَا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي
أَمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ
اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ أَذْهَبَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ .
۳۹۶۶: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں میں
سب سے بدترین مقام اللہ کے یہاں اس بندہ کا ہے جو
اپنی آخرت دوسرے کی دنیا کی خاطر برباد کرے۔

☆ خلاصۃ الباب البتہ اگر ایک حملہ آور ہوا اور دوسرا محض اپنا دفاع کر رہا ہو حملہ آور کو قتل نہ کرنا چاہتا ہو لیکن
دفاع کرتے میں حملہ آور اس کے ہاتھوں قتل ہو جائے تو مدافع کے لئے یہ وعید نہیں ہے۔

باب: فتنہ میں زبان روکے رکھنا

۱۲: بَابُ كَفِّ اللِّسَانِ فِي الْفِتْنَةِ

۳۹۶۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ ثَنَا حَمَّادُ
بْنُ سَلَمَةَ عَنْ كَيْثٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَمِيْنٍ كَوْثَرُ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَكُونُ فِتْنَةٌ
تَسْخِطُفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيهَا أَشَدُّ مِنْ
وَقَعِ السَّيْفِ .
۳۹۶۷: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک فتنہ ایسا
ہوگا جو تمام عرب کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا اس میں
قتل ہونے والے دوزخ میں جائیں گے اس زبان
(سے بات) تلوار کی ضرب سے زیادہ سخت ہوگی۔

۳۹۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ
ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ
عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِيَّاكُمْ وَالْفِتْنَةَ فَإِنَّ اللِّسَانَ فِيهَا
مِثْلُ وَقَعِ السَّيْفِ .
۳۹۶۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فتنوں سے بہت
بچنا اس لئے کہ فتنوں میں زبان (سے بات) تلوار کی
ضرب کی مانند ہوگی۔

۳۹۶۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ
ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عُلَقَمَةَ بْنُ
وَقَّاصٍ قَالَ مَرَّ بِهِ رَجُلٌ لَهُ شَرَفٌ فَقَالَ لَهُ عُلَقَمَةُ إِنَّ لَكَ
رَحِمًا وَإِنَّ لَكَ حَقًّا وَإِنِّي رَأَيْتُكَ تَدْخُلُ عَلَى هَؤُلَاءِ
الْأَمْرَاءِ وَتَتَكَلَّمُ عَنْهُمْ بِمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَتَكَلَّمَ بِهِ وَإِنِّي
سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ الْحَارِثِ الْمُدَنِيَّ صَاحِبَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ أَحَدُكُمْ لِيَتَكَلَّمَ
بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ يَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ
۳۹۶۹: حضرت علقمہ بن وقاص کے پاس سے ایک مرد
گزر رہا جو صاحب شرف تھا حضرت علقمہ نے اس سے کہا
تمہارے ساتھ قرابت ہے اور تمہارا میرے اوپر حق
ہے اور میں نے دیکھا کہ تم ان حکام کے پاس جاتے ہو
اور جو اللہ چاہتا ہے گفتگو کرتے ہو اور میں نے صحابی
رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال بن حارث مزی
رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا: تم میں سے ایک اللہ کی خوشنودی کی ایک

فَيَكُتِبُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ بِهَا رِضْوَانَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِنْ أَحَدُكُمْ لَيَكْتُمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سُخْطِ اللَّهِ مَا يَظُنُّ أَنْ تَبْلُغَ مَا بَلَغَتْ فَيَكُتِبُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِ بِهَا سُخْطُهُ إِلَى يَوْمِ يَلْقَاهُ قَالَ عَلْقَمَةُ فَانْظُرُوا وَيَحْكُ مَاذَا تَقُولُوا مَاذَا تَكْتُمُ بِهِ قُرْبُ كَلَامٍ (قَدْ) مَعْنَى أَنْ أَتَكْتُمُ بِهِ مَا سَمِعْتُ مِنْ بِلَالِ بْنِ الْخَارِثِ.

بات کہتا ہے اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک پہنچے گی (اور کس قدر موثر اور اللہ کی خوشنودی کا باعث ہوگی) تو اللہ عزوجل اس ایک بات کی وجہ سے قیامت تک کے لئے اپنی خوشنودی اس کے لئے لکھ دیتے ہیں اور تم میں سے ایک اللہ کی ناراضگی کی بات کہتا ہے اسے گمان بھی نہیں ہوتا کہ یہ بات کہاں تک

پہنچے گی اللہ عزوجل اس بات کی وجہ سے قیامت تک کے لئے اپنی ناراضگی اس کے حق میں لکھ دیتے ہیں۔ حضرت علقمہ نے فرمایا: نادان غور کیا کرو کہ تم کیا گفتگو کرتے ہو اور کون سی بات کہتے ہو میں بہت سی باتیں کرنا چاہتا ہوں لیکن بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے سنی ہوئی حدیث مجھے وہ باتیں کہنے سے مانع ہو جاتی ہے۔

۳۹۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو يُوْسُفَ الصَّمِيدُ لَأَنِّي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّقِّيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْتُمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سُخْطِ اللَّهِ لَا يَرَى بِهَا بَأْسًا فَيَهْوِي بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ سَبْعِينَ خَرِيفًا.

۳۹۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی اللہ کی ناراضگی کی کوئی بات کر بیٹھتا ہے اس میں کچھ حرج بھی نہیں سمجھتا حالانکہ اس کی وجہ سے وہ دوزخ کی آگ میں ستر برس گرے گا۔

۳۹۷۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ يَوْمًا بِالسَّلَهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ الْبُسْكَتِ.

۳۹۷۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھے اسے چاہئے کہ بھلائی کی بات کہے یا خاموش رہے۔

۳۹۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ مَاعِزٍ مَالِ عَامِرِي أَنَّ سَفْيَانَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الثَّقَفِيَّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدَّثَنِي بِأَمْرٍ أَعْتَصِمُ بِهِ قَالَ قُلْ زَيْلِ اللَّهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا أَكْثَرَ مَا تَخَافُ عَلَيَّ فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِسَانِ نَفْسِهِ ثُمَّ قَالَ هَذَا.

۳۹۷۲: حضرت سفیان بن عبد اللہ ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے ایسی بات بتائیے کہ مضبوطی سے تھامے رکھوں فرمایا: کہو میرا پروردگار اللہ ہے پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔ میں نے عرض کیا آپ کو میرے متعلق سب سے زیادہ کس چیز سے اندیشہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان پکڑی اور فرمایا: اس سے۔

۳۹۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

۳۹۷۳: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

بُنْ مُعَاذٍ عَنْ مُعَمَّرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي
وَإِلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيًّا مِنْهُ وَنَحْنُ
نَسِيرُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَ
يُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ عَظِيمًا وَ إِنَّهُ لَيْسَ بِ شَيْءٍ عَلَى
مَنْ يَسِرُّهُ اللَّهُ عَلَيْهِ تَعَبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ تَقِيْمُ
الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِي الزَّكَاةَ وَ تَصُومُ رَمَضَانَ وَ تَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ
قَالَ لَا أَذْكَكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جَنَّةٌ وَ الصَّدَقَةُ
تُطْفِئُ الْحَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ النَّارَ الْمَاءُ وَ الصَّلَاةُ الرَّجُلُ فِي
جَوْفِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَرَأَ تَجَافَى جُؤُوبَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ حَتَّى
يَبْلُغَ جَزَاءَ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ
الْأَمْرِ وَ عُمُودِهِ وَ زُرُورَةِ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ
بِمَلَاكِ ذَٰلِكَ كُلِّهِ فَقُلْتُ بَلَى فَآخِذْ بِلِسَانِهِ فَقَالَ:
تَكْفُفْ عَلَيْكَ هَذَا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَ إِنَّا الْمُواخِذُونَ بِمَا
تَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ تَكَلَّمْتُكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ هَلْ يَكُفُّ النَّاسُ
عَلَى وُجُوهِهِمْ فِي النَّارِ إِلَّا حَصَائِدُ السِّتْهِمِ.

کہ میں ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ایک روز میں آپؐ کے قریب ہوا، ہم چل رہے تھے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے ایسے عمل بتا دیجئے جو مجھے جنت میں داخل کرادے اور دوزخ سے دور کر دے۔ فرمایا تم نے بہت عظیم اور اہم بات پوچھی ہے اور جس کے لئے اللہ آسان فرمادیں یہ اس کے لئے بہت آسان بھی ہے تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کرو، نماز کا اہتمام کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور بیت اللہ کا حج کرو پھر فرمایا: میں تمہیں بھلائی کے دروازے نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ خطاؤں (کی آگ) کو ایسے بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھاتا ہے اور درمیان شب کی نماز (بہت بڑی نیکی ہے) پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: تَجَافَىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ سَعَىٰ جَزَاءٍ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ تک۔ پھر فرمایا: سب باتوں کی اصل اور سب سے اہم اور

سب سے بلند کام نہ بتاؤں؟ وہ (اللہ کے حکم کو بلند کرنے اور کفر کا زور توڑنے کے لئے) کافروں سے لڑنا ہے پھر فرمایا: میں تمہیں ان سب کاموں کی بنیاد نہ بتاؤں میں نے عرض کیا ضرور بتلائیے آپؐ نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا اس کو روک رکھو میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی جو گفتگو ہم کرتے ہیں اس پر بھی کیا مواخذہ ہوگا؟ فرمایا: اے معاذ لوگوں کو اوندھے منہ دوزخ میں گرانے کا باعث صرف ان کی زبان کی کھیتاں (گفتگو) ہی تو ہوگی۔

٣٩٤: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ الْمَكِّيُّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ حَسَّانَ الْمُخَزُومِيَّ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ صَالِحٍ عَنْ صَفِيَّةِ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَلَامُ بَنِي آدَمَ عَلَيْهِ لَا إِلَهَ إِلَّا الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَذَكَرَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ.

۴۳۹: ۱۴ المؤمنین سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کا کلام اس کیلئے وبال ہے اس کے حق میں بھلا نہیں سوائے نیکی کا حکم برائی سے روکنا اور اللہ عزوجل کی یاد کے۔

٣٩٤٥: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا خَالِي يَعْلَى عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي الشَّعْنَاءِ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ

۳۹۷۵: حضرت ابوالشعثاؓ فرماتے ہیں کہ کسی نے حضرت ابن عمرؓ سے عرض کیا کہ ہم اپنے حکام کے پاس جا کر بات

اِنَّا نَذْكُلُ عَلَىٰ اَمْرِ اِنَّا فَتَقُولُ الْقَوْلُ فَاِذَا خَرَجْنَا فَلَمَّا غِيْرَةً
قَالَ كُنَّا نَعُدُّ ذٰلِكَ عَلَىٰ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْبِفَاقِ.

چیت کرتے ہیں اور جب ہم انکے پاس سے نکل آتے ہیں
تو ان باتوں کے خلاف کہتے ہیں (مثلاً) انکے سامنے
تعریف کرنا اور پس پشت مذمت کرنا) فرمایا: رسول اللہ
کے عہد مبارک میں ہم اسے نفاق شمار کرتے تھے۔

۳۹۷۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ
شَابُورٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَبِيبٍ
عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَنْبَغِيهِ

۳۹۷۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کے
اسلام کی خوبیوں میں سے ایک یہ ہے کہ مقصد (کام کی
بات) کو ترک کر دے۔

خلاصۃ السباب ☆ ۳۹۷۷: مطلب یہ ہے کہ بات کرنے میں احتیاط کرنی لازم ہے اور بہت غور کے بعد بات کہنی
چاہئے ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ جو منہ میں آیا کہہ دیا فضول گفتگو کرنا والا احمق ہوتا ہے اور اکثر ایسے آدمی کے منہ سے
ایسی بات نکل جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کو بہت ناگوار ہوتی ہے پس وہ شخص ایک بات کی وجہ سے جہنمی ہو جاتا ہے اللہم انی
اعوذ بک من شر لسانی۔ حاصل یہ کہ ان احادیث میں زبان کو بے لگام کرنے سے منع فرمایا ہے۔ حدیث ۳۹۷۲:
اس حدیث میں استقامت کی فضیلت اور اہمیت بیان فرمائی گئی استقامت ہدایت کا اونچا درجہ ہے جس کو یہ حاصل ہو
جاتا ہے وہ اللہ کا ولی ہو جاتا ہے تو ملائکہ ایسے بندے کو سلام کرتے ہیں اور بشارتیں دیتے ہیں اور من چاہی زندگی ملنے
کے مزدے سناتے ہیں جیسا کہ حم سجدہ میں آیا ہے۔ حدیث ۳۹۷۳: قربان جائیں معلم انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسی
عمدہ نصیحتیں فرمائی ہیں منجملہ ان میں جہاد ہے جس کو سب عبادات کی سنام (کوہان) اور اس کی بھی بلندی اور چوٹی قرار
دیا ہے لاریب جہاد میں ہی مسلمانوں کی عزت ہے اور اس کے ذریعہ اسلام کو علوشان حاصل ہوئی پائے افسوس آج
کے مسلمان حکمرانوں نے جہاد کو ترک کر دیا بلکہ جہاد کرنے والوں کو دہشت گرد کے نام سے مشہور کر دیا ہے۔
حدیث ۳۹۷۶: ابن ابی زید فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ان احادیث سے ہے جو تمام اخلاق کی اصل ہے اور تمام
بھلائیوں کی جڑ ہیں دوسری حدیث یہ ہے کہ تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ جو اپنے لئے چاہتا ہے وہی
مسلمان بھائی ک پلئے بھی پسند کرے۔ تیسری یہ حدیث کہ جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر رکھتا ہو وہ نیک بات کہے یا خاموش
رہے ان دونوں کو شیخین نے تخریج کیا ہے اور چوتھی یہ حدیث ہے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا
مجھے وصیت فرمائیے آپ نے فرمایا (بلا وجہ) طیش میں مت آیا کر پھر پوچھا پھر یہی فرمایا۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا
فرمادیں۔ آمین (ابوداؤد)

۱۳: بَابُ الْعُرْلَةِ

باب: گوشه نشینی

۳۹۷۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ يَعْنَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَدْرِ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ مَعَايِشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمَسِّكٌ بَعْتَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَرْعَةً طَارَ عَلَيْهِ إِلَيْهَا يَتَّبِعُ الْمَوْتَ أَوْ الْقَتْلَ مِظَانَهُ وَرَجُلٌ فِي غَنِيمَةٍ فِي رَأْسِ شَعْفَةٍ مِنْ هَذِهِ الشِّعَافِ أَوْ بَطْنٍ وَادٍ مِنْ هَذِهِ الْأَوْدِيَةِ يَقِيمُ الصَّلَاةَ وَ يُؤْتِي الزَّكَاةَ وَ يُعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ.

۳۹۷۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: لوگوں میں بہترین زندگی اس مرد کی ہے جو راہِ خدا میں اپنے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے ہو اور اس کی پشت پر اڑتا پھرے جب بھی گھبراہٹ یا خوف کی آواز سنے اڑ کر اس تک پہنچے شہادت کی موت یا کفار کو قتل کی تلاش میں ایسے مواقع کی تاک رکھے اور ایک وہ مرد بھی جو اپنی چند بکریاں لئے کسی پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی وادی میں ہو نماز قائم کرے زکوٰۃ ادا کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں مشغول رہے یہاں تک کہ اسے موت آجائے اور لوگوں کے متعلق بھلا ہی سوچتا رہا۔

۳۹۷۸: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمْرَةَ ثَنَا الزُّبَيْدِيُّ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ مُجَاهِدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ امْرُؤٌ فِي شُعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ.

۳۹۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کونسا انسان افضل ہے؟ فرمایا: راہِ خدا میں لڑنے والا اپنی جان اور اپنے مال کے ذریعہ۔ عرض کیا اس کے بعد کون افضل ہے؟ فرمایا: اسکے بعد وہ مرد جو کسی گھاٹی میں رہے اور اللہ عزوجل کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے مامون رکھے۔

۳۹۷۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكُونُ دُعَاةَ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَفْهُمْ لَنَا قَالَ هُمْ قَوْمٌ مِنْ جِلْدَتِنَا يَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا قُلْتُ فَمَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَدْرِكُنِي ذَلِكَ قَالَ فَإِلَازِمُ جَمَاعَةٍ الْمُسْلِمِينَ وَ إِمَامَهُمْ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ

۳۹۷۹: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جہنم دروازوں پر بلانے والے ہوں گے جو ان کی بات مانے گا اسے دوزخ میں ڈال دیں گے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ان کی پہچان ہمیں بتا دیجئے فرمایا: وہ (شکل و صورت و رنگ و روپ میں ہماری طرح ہوں گے ہماری زبانوں میں گفتگو کریں گے میں نے عرض کیا اگر وہ زامہ اور حالات) مجھ پر آئیں تو مجھے آپ کیا

فَاغْتَزِلَ تِلْكَ الْفِرْقَ كُلُّهَا وَلَوْ اَنْ تَعَضَّ بِاصْلِ شَجَرَةٍ اَمْرٌ فَرَمَاتے ہیں؟ فرمایا: مسلمانوں کی جماعت اور ان حتیٰ یُذَرِّحُكَ الْمَوْتُ وَ اَنْتَ كَذَّالِكَ۔ کے حکمران کا ساتھ دینا اگر مسلمانوں کی کوئی جماعت (جمیعت) نہ ہو اور نہ ہی (صحیح اور شرع کے موافق) امام و حکمران ہو تو ان تمام جماعتوں سے الگ تھلگ رہنا اگرچہ تم کسی درخت کی جڑ چباؤ (بھوک کی وجہ) حتیٰ کہ تمہیں اسی حالت میں موت آجائے۔

۳۹۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَقْرُ بِدَنِيهِ مِنَ الْفِتَنِ۔
۳۹۸۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عقریب مسلمان کا بہترین مال کچھ بکریاں ہوں گی جنہیں وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارانی مقامات (چراگا ہوں کا رُخ کرے گا فتنوں سے اپنا دین بچانے کے لئے بے قرار) بھاگتا رہے گا۔

۳۹۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ ثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ قُرْطُوبٍ عَنْ حَزِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَكُونُ فِتْنٌ عَلَى أَبْوَابِهَا دُعَاةُ إِلَى النَّارِ فَإِنْ تَمُوتَ وَ اَنْتَ عَاضٌ عَلَى جَذَلِ شَجَرَةٍ خَرَّ لَكَ مِنْ أَنْ تَتَّبِعَ أَحَدًا مِنْهُمْ۔
۳۹۸۱: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کچھ فتنے ہوں گے ان کے دروازوں پر جہنم کی طرف بلانے والے ہوں گے اگر تمہاری موت اس حالت میں آئیگی تم کسی درخت کی جڑ چبا رہے ہو یہ تمہارے لئے اس سے بہتر ہے کہ ان فتنوں میں سے کسی ایک کی پیروی کرو۔

۳۹۸۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْمِصْرِيُّ ثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنِي غَقِيلٌ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ حُجْرٍ مَرَّتَيْنِ۔
۳۹۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن ایک بل سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔

۳۹۸۳: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ حُجْرٍ مَرَّتَيْنِ۔
۳۹۸۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن ایک بل سے دوبار نہیں ڈسا جاتا۔

خلاصۃ الباب ☆ علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ عزلت (تہائی) اور گوشہ نشینی افضل ہے یا لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہنا افضل ہے۔ اکثر علماء فرماتے ہیں کہ مل جل کر رہنا افضل ہے بشرطیکہ فتنوں سے بچ سکے۔ اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ عزلت (گوشہ نشینی) افضل ہے۔ تیسرا مذہب یہ ہے کہ فتنہ اور فساد کے زمانہ میں تہائی افضل ہے اور تقویٰ اور

صلاح کے زمانہ میں اختلاط (مل جل کر رہنا) افضل ہے واقعی آج کا دورفتوں کا ہے نماز جمعہ وعیدین و جنازہ میں شمولیت اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتے ہوئے عزالت (تہائی) اختیار کرنا افضل ہے۔ حاصل یہ ہے کہ زیادہ میل جول نہ رکھنا ہی افضل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۴: بَابُ الْوُقُوفِ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ

باب: مشتبہ امور سے رک جانا

۳۹۸۴: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ رَافِعٍ نَسَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ عَلَى الْمَنِيرِ وَأَهْوَى بِإَصْبَعِيهِ إِلَى أُذُنِيحٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنَ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ الدِّينَ وَ عَرَضَهُ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يَرْتَعَ فِيهِ أَوْ إِنْ لَحَّى مَلِكٌ حِمَى أَوْ إِنْ حَمَى اللَّهُ مَحَارِمُحَ أَوْ إِنْ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتِ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَوْ هِيَ الْقَلْبُ.

۳۹۸۴: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے منبر پر اپنی دو انگلیاں کانوں کے قریب کر کے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جن سے بہت سے لوگ ناواقف ہیں سو جو مشتبہ امور سے بچتا رہا اس نے اپنا دین اور اپنی عزت کو پاک رکھا اور جو مشتبہ امور میں مبتلا ہو گیا وہ (رفتہ رفتہ) حرام میں مبتلا ہو جائے گا جیسے سرکاری چراگاہ کے ارد گرد جانور چرانے والا قریب ہے کہ سرکاری چراگاہ میں بھی چرانے لگے غور سے سنو ہر بادشاہ کی مخصوص چراگاہ ہوتی ہے اور غور سے سن لو کہ اللہ کی چراگاہ

(جس میں داخلہ منع ہے) اس کے حرام کردہ امور ہیں (جو اس کے ارد گرد مشتبہ امور میں مبتلا ہو گا وہ ان محرمات میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے) غور سے سنجسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے جب یہ صحیح ہو جائے تو تمام بدن صحیح ہو جاتا ہے اور جب اس میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو تمام بدن میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے غور سے سنو گوشت کا یہ ٹکڑا دل ہے۔

۳۹۸۵: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ نَسَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرَجِ كَهَجْرَةِ إِلَى.

۳۹۸۵: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خونریزی (اور فتنہ و فساد) میں عبادت کرتے رہنا میری طرف ہجرت کرنے کی مانند ہے۔

خلاصہ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ مشتبہ کاموں میں ہمیشہ بچے رہنا یہی تقویٰ ہے اور حدیث کے آخری جزو میں دل کی درنگی اور خرابی کی اہمیت بیان فرمائی کہ دل سارے اعضاء رئیس ہے اگر یہ درست ہے تو سارے اعضاء درست ہیں اور اگر اس میں فساد آ گیا ہے تو تمام بدن میں فساد پھیل جائے گا اسی واسطے مشائخ دل کی اصلاح کی طرف بہت توجہ فرماتے ہیں۔

۱۵: بَابُ بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا

پاب: ابتداء میں اسلام بیگانہ تھا

۳۹۸۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَيَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ كَسْبٍ وَسُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالُوا ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا وَ سَيَعُودُ غَرِيبًا فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ.

۳۹۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابتداء میں اسلام اجنبی (مسافر کی مانند غیر معروف) تھا اور عنقریب پھر غیر معروف ہو جائے گا پس خوشخبری ہے بیگانہ بن کر رہنے والوں کے لئے۔

لَفْت: غریب کا معنی انوکھا اجنبی غیر معروف ہے۔ اسی لئے مسافر کو غریب کہتے ہیں۔ ارشاد نبوی ہے: کُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ دُنْيَا مِیں مسافر بلکہ راہ گزر کی مانند رہو۔ مشکوٰۃ شریف بحوالہ ترمذی میں اس روایت کے بعد آخر میں ہے: فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ وَهُمْ الَّذِينَ يَصْلَحُونَ مَا أَفْرَأَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ سُنَّتِي آج یہی حالت ہے بدعات اور خرافات کی وجہ سے اصلی اسلام بالکل انوکھا معلوم ہوتا ہے لوگ اصل اسلام سے واقف نہیں بے دینی کو دین سمجھے ہیں جیسے ابتداء میں لوگ اسلام سے واقف نہ تھے۔ اس کا ترجمہ غریب نادار فقیر محتاج کرنا عربی لغت کے اعتبار سے بھی درست نہیں اور مذکورہ روایت کی وجہ سے بھی پھر ابتداء اسلام میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اور دیگر اہل ثروت نے بھی تو اسلام قبول کیا تھا۔ (مترجم)

۳۹۸۷: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَنَا نَاعُمُرُو بْنُ الْحَارِثِ وَبْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سِنَانِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْإِسْلَامُ بَدَأَ غَرِيبًا وَ سَيَعُودُ غَرِيبًا فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ.

۳۹۸۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام ابتداء میں بیگانہ تھا اور عنقریب پھر بیگانہ ہو جائے گا سو خوشخبری ہے بیگانوں کے لئے۔

۳۹۸۸: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَ سَيَعُودُ غَرِيبًا فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ. قَالَ قِيلَ وَمَنِ الْغُرَبَاءُ قَالَ النَّزَاغُ مِنَ الْقَبَائِلِ.

۳۹۸۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام ابتداء میں بیگانہ تھا اور عنقریب بیگانہ ہو جائے گا سو خوشخبری ہے بیگانوں کے لئے لوگوں نے عرض کیا کہ بیگانوں سے کون مراد ہیں فرمایا: جو قبیلہ سے نکال دیئے جائیں۔

۱۶: بَابُ مَنْ تُرْجَى لَهُ السَّلَامَةُ

پاب: فتنوں سے سلامتی کی امید کس کے

مِنَ الْفِتَنِ

متعلق کی جاسکتی ہے

۳۹۸۹: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ

۳۹۸۹: سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک روز مسجد

اَخْبَرَنِي ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ خَرَجَ يَوْمًا إِلَى مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْكِي فَقَالَ أَيْنَ بَيْتُكَ؟ قَالَ يَبْكِينِي شَيْءٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ يَسِيرَ الرِّبَاءِ شَرُّكَ وَإِنَّ مِنْ عَادَى لِلَّهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللَّهُ بِالْمُحَارَبَةِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْأَبْرَارَ الْأَتْقِيَاءَ الْأَخْفِيَاءَ الَّذِينَ إِذَا غَابُوا لَمْ يُفْتَقَدُوا وَإِنْ حَضَرُوا لَمْ يَدْعُوا وَلَمْ يَعْرِفُوا قُلُوبَهُمْ مَضَابِيحُ الْهُدَى يَخْرُجُونَ مِنْ كُلِّ غَيْرَاءٍ مُظْلِمَةٍ.

نبوی کی طرف تشریف لائے تو دیکھا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس بیٹھے رو رہے ہیں فرمایا کیوں رو رہے ہو؟ میں نے ایک بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اس کی وجہ سے رو رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تھوڑی سی ریاکاری بھی شرک ہے اور جو اللہ کے کسی ولی (متع شریعت عامل بالستہ) سے دشمنی کرے اس نے اللہ کو جنگ میں مقابلہ کے لئے پکارا اللہ تعالیٰ پسند فرماتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو جو نیک و فرماں بردار ہیں متقی و

پرہیزگار ہیں اور گرم نام و پوشیدہ رہتے ہیں کہ اگر غائب ہو تو ان کی تلاش نہ کی جائے حاضر ہوں تو آؤ بھگت نہ کی جائے (ان کو بلایا نہ جائے) اور پہچانے نہ جائیں (کہ فلاں صاحب ہیں) ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں وہ ہر تاریک فتنہ سے صاف بے غبار نکل جائیں گے۔

۳۹۹۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسُ كَابِلٍ مَائَةٍ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً.

۳۹۹۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کی حالت ایسی ہے جیسے سواونٹ مگر سواری کے قابل ایک بھی نہیں (سب بے کار)۔

خلاصۃ الباب ☆ ۳۹۸۹: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں سے دشمنی رکھنا اللہ تعالیٰ سے جنگ کرنے کے مترادف ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کچھ لوگ جو بظاہر امراء اور دنیا داروں کی نظروں میں ذلیل معلوم ہوتے ہیں لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں بہت معزز و محترم ہیں۔

پاب: اُمتوں کا فرقوں میں بٹ جانا

۱۷: بَابُ افْتِرَاقِ الْأُمَمِ

۳۹۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَفَرَّقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً وَ تَفَرَّقَتِ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً.

۳۹۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود اکثر فرقوں میں بٹے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹے گی۔

۳۹۹۲: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ

۳۹۹۲: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

دِيسَارِ الْحَمِصِيِّ ثَنَا عَبْدُ بَنُ يُوْسُفَ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلَى اِخْدَى وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً فَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَ سَبْعُونَ فِي النَّارِ وَ افْتَرَقَتِ النَّصَارَى عَلَى ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً فَاحْدَى وَ سَبْعُونَ فِي النَّارِ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَ الْاُخْرَى نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتَفْتَرِقَنَّ اُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَ ثِنْتَانِ وَ سَبْعُونَ فِي النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُمْ قَالَ الْجَمَاعَةُ.

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود کے اکہتر فرقے ہوئے ان میں ایک جنتی ہے اور ستر دوزخی ہیں اور نصاریٰ کے بہتر فرقے ہوئے ان میں اکہتر دوزخی ہیں اور ایک جنت میں جائے گا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے میری امت کے بہتر فرقے ہوں گے ایک فرقہ جنت میں جائے گا اور بہتر دوزخی ہوں گے۔ کسی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! جنتی کون ہوں گے؟ فرمایا: الجماعة۔

۳۹۹۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا أَبُو عَمْرِو وَ ثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ افْتَرَقَتْ عَلَى اِخْدَى وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً وَ إِنَّ اُمَّتِي سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَ سَبْعِينَ فِرْقَةً كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً وَ هِيَ الْجَمَاعَةُ.

۳۹۹۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: میں نے اسرائیل کے اکہتر فرقے ہوئے اور میری امت کے بہتر فرقے ہوں گے سب کے سب دوزخی ہوں گے سوائے ایک کے اور وہ ایک الجماعة ہے۔

۳۹۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ ابْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بَاعًا بَيَاعٍ وَ ذِرَاعًا بِذِرَاعٍ وَ شِبْرًا بِشِبْرٍ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرِ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ فِيهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودُ وَ النَّصَارَى ؟ قَالَ فَنَ إِذَا؟

۳۹۹۴: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: ضرور تم اپنے سے پہلے کے لوگوں کی پیروی کرو گے باع در باع (دونوں ہاتھوں کی لمبائی) ہاتھ در ہاتھ اور بالشت در بالشت حتیٰ کہ اگر وہ کسی گاوہ کے بل میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم بھی داخل ہو جاؤ گے صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول یہود و نصاریٰ (کی پیروی کریں گے) فرمایا تو اور کس کی؟

خلاصۃ الباب ☆ جماعت سے مراد صحابہ کرام ہیں کیونکہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ سائل نے پوچھا وہ ناجی فرقہ کونسا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مانا علیہ و اصحابی یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے طریقہ پر چلنے والا فرقہ ناجی ہے باقی تمام فرقے ضالہ ہیں۔ باقی حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اور متکلمین کے کے گروہ اشاعہ اور ماتریدیہ وغیرہم سب حق پر ہیں اور اہل سنت و الجماعة ہیں جو شخص ان کو یہود و نصاریٰ کے ساتھ شامل کرتا ہے وہ غلطی پر ہے۔

۱۸: بَابُ فِتْنَةِ الْمَالِ

باب: مال کا فتنہ

۳۹۹۵: حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ أَنَّنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عِيَّاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ مَا أَخَشَى عَلَيْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ إِلَّا مَا يُخْرِجُ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْخَيْرِ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ وَهَلْ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْخَيْرَ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ أَوْ خَيْرٌ هُوَ أَوْ كُلُّ مَا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبْطًا أَوْ يَلْمُ إِلَّا أَكَلَةَ الْخَضِرَاءِ أَكَلْتُ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ (اهْتَدَدَتْ) خَاصِرَ تَأَهَا اسْتَفْبَلَتْ الشَّمْسُ فَنُطِطَ وَبَالَثَتْ ثُمَّ اجْتَرَتْ فَعَادَتْ فَأَكَلَتْ فَمَنْ يَأْخُذُ مَا لَا بِحَقِّهِ يُبَارِكْ لَهُ وَمَنْ يَأْخُذُ مَا لَا بِغَيْرِ حَقِّهِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْإِذَى يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ.

۳۹۹۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ ارشاد فرمایا پھر فرمایا: اے لوگو خدا کی قسم مجھے تمہاری بابت کسی چیز سے اتنا اندیشہ نہیں جتنا دنیا کی رعنائیوں سے جو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے نکالیں گے۔ ایک مرد نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا خیر (مثلاً مال) بھی باعث شربتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر تو خاموش رہے پھر فرمایا کیا کہا کہ خیر باعث شر کیسے بنے گی؟ فرمایا: خیر تو باعث خیر ہی بنتی ہے دیکھو۔ برسات جو اگاتی ہے وہ خیر ہے یا نہیں لیکن وہ مار ڈالتی ہے (جانہ رو) پیٹ پھلا کر یا تحمہ کو بوجہ بدبھمی کے یا قریب مرگ کر دیتی ہے مگر جو جانور خضر (ایک عام سی قسم کا چارہ) کھاتا ہے اور اس کی کھوکھیں بھر جاتی ہیں تو

سورج کے بالمقابل ہو کر پتلا پاخانہ کرتا ہے، پیشاب کرتا ہے اور جگالی کرتا ہے۔ جب وہ (پہلا کھانا) ہضم ہو جائے پھر دوبارہ کھانے آتا ہے۔ بعینہ جو کوئی مال اپنے حق کے مطابق حاصل کرے گا اُس کو برکت ہوگی اور جو کوئی ناحق حاصل کرے تو اُس کو کبھی برکت نہ ہوگی۔ اُسکی مثال (اُس شخص کی سی) ہے کہ کھائے جائے پر (کبھی) سیر نہ ہو۔

۳۹۹۶: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَادٍ الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَنَّنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ بَكْرَ بْنَ سَوَادَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ يَزِيدَ ابْنَ زَبَاحٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِذَا فُتِحَتْ عَلَيْكُمْ خَزَائِنُ فَارِسَ وَ الرُّومِ أَوْ قَوْمٌ أَنْتُمْ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ تَقُولُ كَمَا أَمَرَنَا اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ تَبَاغُضُونَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُونَ ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ ثُمَّ تَبَاغُضُونَ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ثُمَّ تَنْطَلِقُونَ فِي

۳۹۹۶: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: جب فارس اور روم کے خزانوں پر تمہیں فتح ملے گی تو تم کون سی قوم بن جاؤ گے؟ (کیا کہو گے) عبد الرحمن بن عوفؓ نے عرض کیا ہم وہی کہیں گے جو اللہ اور اسکے رسول نے ہمیں امر فرمایا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا اور کچھ نہ کہو گے؟ ایک دوسرے کے مال میں رغبت کرو گے پھر ایک دوسرے سے حسد کرو گے پھر ایک دوسرے کی طرف پشت پھيرو

مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ فَتَجْعَلُونَ بَعْضُهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ.

گے پھر ایک دوسرے سے دشمنی رکھو گے یا ایسی ہی کوئی بات فرمائی پھر مسکین مہاجرین کے پاس جاؤ گے۔

۳۹۹۷: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْمِصْرِيُّ أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمُسَوْرَبِينَ مَحْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَو بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبُحْرَيْنِ يَأْتِي بِحِزْبَيْهَا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ هُوَ صَالِحُ أَهْلِ الْبُحْرَيْنِ وَآمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءُ بْنَ الْحَضَرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبُحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبُحْرَيْنِ فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ أَقْبُوا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْصَرَفَ فَقَرَضُوا لَهُ فَبَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ رَأَاهُمْ ثُمَّ قَالَ أَطْنُكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبُحْرَيْنِ قَالُوا أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَبْشُرُوا وَامْلُوا مَا يَسْرُوكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تَبْسُطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تَبْسُطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بَسَطْتُ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا فَتُهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكْتَهُمْ.

۳۹۹۷: حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ جو بنو عامر بن لوی کے حلیف تھے اور بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے تھے ان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن جراح کو بحرین بھیجا کہ جزیہ وصول کر کے لائیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل بحرین سے صلح کر کے حضرت علاء بن حضرمی کو ان کا امیر مقرر فرمایا تھا۔ چنانچہ حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بحرین سے (جزیہ کا) مال وصول کر کے لائے تو انصار کو ان کی آمد کی اطلاع ہوئی سب (دور محلوں والے بھی) نماز فجر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر واپس ہوئے تو یہ لوگ سامنے آ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھ کر مسکرائے پھر فرمایا: میرا خیال ہے کہ تم نے سنا کہ ابو عبیدہ بحرین سے کچھ لائے ہیں۔ عرض کیا جی ہاں اے اللہ کے رسول۔ فرمایا: خوش ہو جاؤ اور امید رکھو اس چیز کی جس سے تمہیں خوشی ہوگی اللہ کی قسم مجھے تمہارے متعلق فقر سے کچھ خوف و خطرہ نہیں لیکن مجھے یہ

خطرہ ہے کہ دنیا تم پر اسی طرح کشادہ کر دی جائے جس طرح تم سے پہلوں پر کشادہ کی گئی پھر تم بھی اس میں ایک دوسرے سے بڑھ کر رغب کرو جیسے انہوں نے ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا میں رغبت کی تو دنیا تمہیں بھی ہلاک (نہ) کر ڈالے جیسے اس نے ان کو ہلاک کر دیا۔

۱۹: بَابُ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

پاب: عورتوں کا فتنہ

۳۹۹۸: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَّافُ ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ ح وَحَدَّثَنَا ۱۰۷۰ نُو رَافِعٌ قَنَا

۳۹۹۸: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اپنے

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارِكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ
النَّهْدِيِّ عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا
أَدْعُ بَعْدِي فِتْنَةٌ أَضَرَّ عَلَى الرَّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ.

۳۹۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ ثَنَا وَ كَيْعُ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ
عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ صَبَاحٍ إِلَّا وَ مَلَكَانِ يُنَادِيَانِ وَيْلٌ لِلرِّجَالِ
مِنَ النِّسَاءِ وَ وَيْلٌ لِلنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ.

(ن): من بیانیہ ہے اور النساء و یل کا بیان ہے کما فی قولہ علیہ السلام و یل للاعقاب من النار۔ (مترجم)

۴۰۰۰: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ
زَيْدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ بْنُ جَدْعَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي
سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِيبًا
فَكَانَ فِيهَا قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلُوءَةٌ. وَإِنَّ اللَّهَ
مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَظَرُ كَيْفَ تَعْلَمُونَ إِلَّا فَاتَقُوا الدُّنْيَا
وَ اتَّقُوا النِّسَاءَ.

۴۰۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مُوسَى ابْنِ عُبَيْدَةَ
عَنْ دَاوُدَ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَتْ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيهَا النَّاسُ إِنَّهُوَ نِسَاءٌ كُمْ عَنْ لُبْسِ
الزَّيْنَةِ وَ لَتَبَخْتَرِ فِي الْمَسْجِدِ فَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمْ
يُلْعَنُوا حَتَّى لَبَسَ نِسَاؤُهُمُ الزَّيْنَةَ وَ تَبَخْتَرْنَ فِي
الْمَسَاجِدِ.

۴۰۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ
عُيَيْنَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مَوْلَى أَبِي رُحَيْمٍ (وَ اسْمُهُ عُبَيْدٌ) أَنَّ
أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَقِيَ امْرَأَةً مُتَطَيِّبَةً تُرِيدُ

بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ ضرر رساں فتنہ
کوئی نہیں چھوڑ رہا۔

۳۹۹۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر صبح دو
فرشتے پکارتے ہیں: عورتوں مردوں کیلئے ہلاکت و
بربادی ہیں، عورتوں مردوں کے لئے ہلاکت و بربادی
ہیں۔

۴۰۰۰: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے
اور خطبہ میں یہ بھی فرمایا: دنیا سرسبز و شیریں ہے اور اللہ
تعالیٰ تمہیں دنیا میں حاکم بنانے والے ہیں پھر دیکھیں
گے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو غور سے سنو دنیا سے بچتے رہنا
اور عورتوں سے بچتے رہنا۔

۴۰۰۱: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں
کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں
تشریف فرما تھے کہ قبیلہ مزنیہ کی ایک عورت مسجد میں بناؤ
سنگھار کر کے داخل ہوئی تو نبیؐ نے فرمایا: اے لوگو اپنے
عورتوں کو بناؤ سنگھار کرنے سے اور مسجد میں ناز و نخرہ
سے چلنے سے منع کرو کیونکہ بنی اسرائیل پر لعنت نہیں آئی
تا آنکہ ان کی عورتیں زیب و زینت کا لباس پہن کر
مسجدوں میں ناز و نخروں سے آنے لگیں۔

۴۰۰۲: حضرت ابو ہریرہؓ کے سامنے ایک عورت آئی جو
خوشبو لگا کر مسجد جا رہی تھی، فرمانے لگے: اے اللہ جبار
کی بندی کہاں جا رہی ہو؟ کہنے لگی مسجد۔ فرمایا: مسجد

الْمَسْجِدَ فَقَالَ يَا أَمَّةَ الْجَبَّارِ أَنْ تَرِيدِينَ قَالَتْ
الْمَسْجِدَ قَالَ وَلَهُ تَطَيَّبَتْ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا امْرَأَةٍ
تَطَيَّبَتْ ثُمَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ لَمْ تُقْبَلْ لَهَا صَلَاةٌ
حَتَّى تَغْتَسِلَ.

(میں جانے) کے لئے ہی خوشبو لگائی۔ کہنے لگی جی
ہاں۔ فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
فرماتے سنا کہ جو عورت بھی خوشبو لگا کر مسجد کی طرف
نکلے اس کی کوئی نماز بھی قبول نہ ہوگی یہاں تک کہ
نہائے (اور خوشہ کو زائل کرے)۔

۴۰۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَا ابْنُ اللَّيْثِ بْنِ سَدِيدٍ عَنْ
ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ
وَأَكْثِرْنَ مِنَ الْإِسْتِغْفَارِ فَإِنِّي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ.
فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُمْ جَزَلَةٌ وَمَا لَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرَ
أَهْلِ النَّارِ قَالَ تَكْثُرُنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرُنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ
نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَدِينٍ أَغْلَبَ لِيذَى لُبٍّ مِنْكُمْ قَالَتْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ وَمَا نَقْصَانُ الْعَقْلِ وَالَّذِينَ قَالَ أَمَّا نَقْصَانُ
الْعَقْلِ فَشَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ تُغْدِلُ شَهَادَةَ رَجُلٍ فَلَذَا مِنْ نَقْصَانِ
الْعَقْلِ وَتَمَكُّثُ اللَّيَالِي مَا تُصَلِّي وَتُفْطِرُ فِي رَمَضَانَ
فَهَذَا مِنْ نَقْصَانِ الدِّينِ.

۴۰۰۳: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عورتوں کی جماعت
صدقہ کیا کرو اور استغفار کی کثرت کیا کرو کیونکہ میں
نے دوزخیوں میں زیادہ عورتیں دیکھیں ان میں سے
ایک عورت نے عرض کیا اے اللہ کے رسول کیا وجہ ہے
کہ اہل دوزخ میں ہم خواتین ہیں؟ فرمایا: تم لعن طعن
بہت کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری (اور ناقدری) کرتی
ہو میں نے کسی ناقص عقل اور ناقص دین والے کو نہ
دیکھا کہ کسی سجدہ پر حاوی ہو جائے تم سے بڑھ کر۔
عرض کرنے لگی اے اللہ کے رسول عقل اور دین میں
(ہم) ناقص کیسے ہیں؟ فرمایا: عقل میں تو اس طرح

ناقص ہو کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے مساوی ہے یہ عقل میں ناقص ہونے کی وجہ سے ہے اور چند (دن اور)
راتیں نماز نہیں پڑھ سکتیں رمضان کے روزے نہیں رکھ سکتیں یہ دین میں ناقص ہونا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح دوسرے فتنوں سے ڈرایا ہے اسی طرح عورتوں کی فتنہ سے
بھی بچنے کی تلقین فرمائی عورتوں کا فتنہ بڑا عظیم فتنہ ہے اس کی وجہ سے دنیا و آخرت دونوں کا خسار ہے جب عورتیں بناؤ
سنگار کے ساتھ مساجد میں نہیں آسکتی تو بازاروں اور تقریبات میں ان کی شمولیت کیسے مباح ہو سکتی ہے آج کل یہ فتنہ
بہت زوروں پر ہے۔ صحابہ کرام عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے روکتے تھے حالانکہ وہ پاکیزہ دور تھا اللہ تعالیٰ ہم سب
کو صحابہ کرام کی اتباع نصیب فرمادے آمین۔

۲۰: بَابُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ

چاپ: نیک کام کروانا اور برا کام

الْمُنْكَرِ

چھڑوانا

۴۰۰۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مُرُّوا بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ قَبْلَ أَنْ تَدْعُوا فَلَا يُسْتَجَابَ لَكُمْ.

۴۰۰۴: ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو قبل ازیں کہ تم دعائیں مانگو اور تمہاری دعائیں قبول نہ ہوں (امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک کرنے کی وجہ سے)۔

۴۰۰۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَابْنُ أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرُونَ هَذِهِ آيَةُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ [المائدة: ۱۰۵] وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا الْمُنْكَرَ لَا يُغَيِّرُونَهُ أَوْ شَكَّ أَنْ يُعْمَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابِهِ.

۴۰۰۵: حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اللہ کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو: ”اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کی فکر کرو گمراہ ہونے والے کی گمراہی تمہیں ضرر نہیں پہنچا سکتی جبکہ تم خود راہ راست پر ہو“ اور ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا جب لوگ برائی کو دیکھیں پھر اسے ختم نہ کرائیں تو بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو (بروں اور نیکوں کو) اپنے عذاب میں مبتلا کر دیں (اس دنیا میں)۔

قَالَ أَبُو أُسَامَةَ مَرَّةً أُخْرَى فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ.

۴۰۰۶: حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بنی اسرائیل میں جب کوتاہی آئی تو ایک مرد اپنے بھائی کو بتلائے معصیت دیکھ کر اس سے روکتا اور اگلے روز اس کے ساتھ کھانا پیتا اور جل کر رہتا اور گناہ کی وجہ سے اس سے ترک تعلقات نہ کرتا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب کو باہم خلط کر دیا انہی کے کے متعلق قرآن کریم میں یہ ارشاد ہے: لَعْنُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى

۴۰۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَدِيْمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمَّا وَقَعَ فِيهِمُ النِّقْصُ كَانَ الرَّجُلُ يَرَى أَخَاهُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ فَإِذَا كَانَ الْعَدُوُّ لَمْ يَمْنَعَهُ مَا رَأَى مِنْهُ أَنْ يَكُونَ أَكْثِلَهُ وَشَرِيئَهُ وَخَلِيطَهُ فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بَعْضٍ وَنَزَلَ فِيهِمُ الْقُرْآنُ فَقَالَ: ﴿لَعْنُ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ﴾ حَتَّى بَلَغَ ﴿وَلَوْ

كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَ مَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوا لَهُمْ
أَوْلِيَاءَ وَلَكِنْ كَثِيرًا مِنْهُمْ فَسَقُونَ ﴿٧٨﴾ [السائدة: ۷۸-۸۱]
قَالَ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَتَكِنًا فَجَلَسَ وَ
قَالَ لَا حَتَّى تَأْخُذُوا عَلَى يَدِ الطَّالِمِ فَتَأْطِرُوهُ عَلَى الْحَقِّ
أَطْرًا.

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَمْلَاهُ عَلِيُّ
ثَنَا حَمْدُ بْنُ أَبِي الْوَصَّاحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَدِيمَةَ عَنْ أَبِي
عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۴۰۰۷: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى أَنبَانَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ
ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ بْنُ جَدْعَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْحُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حَطِيئًا
فَكَانَ فِيمَا قَالَ إِلَّا لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ أَنْ يَقُولَ
بِحَقِّ إِذَا عَلِمَهُ.

قَالَ فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ وَ قَالَ قَدْ وَاللَّهِ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ
فَهَبْنَا.

۴۰۰۸: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو
مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَرُو بْنِ مَرْثَةَ عَنْ أَبِي الْبَحْتَرِيِّ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ نَفْسَهُ قَالُوا يَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ
نَفْسَهُ قَالُوا يَرَى أَمْرًا لِلَّهِ عَلَيْهِ فِيهِ مُقَالٌ ثُمَّ لَا يَقُولُ فِيهِ
فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَ فِي
كُذَّاءٍ وَكَذَّاءٍ فَيَقُولُ خَشْيَةُ النَّاسِ فَيَقُولُ فَإِنِّي كُنْتُ أَحَقُّ
أَنْ تَخْشَى.

۴۰۰۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ

لِسَانَ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ سَ قَاسِقُونَ تَكَ
راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے
ہوئے تھے آپ بیٹھ گئے اور فرمایا: تم عذاب سے نہیں
بچ سکتے یہاں تک کہ ظالم کے ہاتھ پکڑو اور اسے
حق (اور انصاف) پر مجبور نہ کرو۔

دوسری سند سے یہی مضمون مروی ہے۔

۴۰۰۷: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ ہمارے درمیان خطبہ کیلئے کھڑے ہوئے
دوران خطبہ یہ بھی فرمایا: غور سے سنو کسی مرد کو جب وہ
حق سے واقف ہو حق کہنے سے لوگوں کی ہیبت ہرگز مانع
نہ ہونی چاہئے۔ راوی کہتے ہیں اس کے بعد حضرت ابو
سعید رضی اللہ عنہ رو پڑے اور فرمایا: بخدا ہم نے کئی
چیزیں (ناحق) دیکھیں لیکن ہم ہیبت میں آ گئے۔

۴۰۰۸: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی
بھی اپنی تحقیر نہ کرے۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے
رسول ہم میں سے کوئی اپنی تحقیر کیسے کر سکتا ہے؟ فرمایا:
اس طرح کہ کوئی معاملہ دیکھے اس بارے میں اللہ کا حکم
اسے معلوم ہو پھر بیان نہ کرے تو روز قیامت اللہ
عزوجل فرمائیں گے تمہیں فلاں معاملہ میں (حق
بات) کہنے سے کیا مانع ہوا؟ جواب دے گا لوگوں کا
خوف تو اللہ رب العزت فرمائیں گے صرف مجھ ہی سے
تمہیں ڈرنا چاہئے تھا۔

۴۰۰۹: حضرت جریرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے

عَنْ أَبِي اسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ قَوْمٍ يَعْمَلُ فِيهِمْ بِالْمَعَاصِي هُمْ أَغْرُ مِنْهُمْ وَأَمْنَعُ لَا يَغْيِرُونَ إِلَّا عَمَّهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ.

فرمایا: جس قوم میں بھی اللہ کی نافرمانیاں کی جائیں جبکہ وہ قوم (نافرمانی سے بچنے والے) ان نافرمانوں سے زیادہ غلبہ اور قوت والے ہوں اور (بصورتِ نزاع) اپنا بچاؤ کر سکتے ہو (اس کے باوجود بھی نافرمانی کو ختم نہ کرائیں تو) اللہ تعالیٰ ان سب کو سزا دیتا ہے۔

۴۰۱۰: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُوَيْدٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَلِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ ابْنِ حُثَيْمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا رَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَهَا جَرَّةَ الْبَحْرِ قَالَ إِلَّا تُحَدِّثُونَنِي بِأَعَجِيبٍ مَا رَأَيْتُمْ بَارِضَ الْحَبَشَةِ قَالَ فَبَيْنَ مِنْهُمْ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَرَّتْ بِنَا عَجُوزٌ مِنْ عَجَائِزِ رَهَا بَيْنَهُمْ تَحْمِلُ عَلَى رَاسِهَا قُلَّةً مِنْ مَاءٍ فَمَرَّتْ بِفَتَى مِنْهُمْ فَجَعَلَ أَحَدَى يَدَيْهِ بَيْنَ كَتِفَيْهَا ثُمَّ دَفَعَهَا فَخَرَّتْ عَلَى رُكْبَتَيْهَا فَانْكَسَرَتْ قُلَّتُهَا فَلَمَّا ارْتَفَعَتْ انْفَتَحَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ سَوْفَ تَعْلَمُ يَا عَذْرَاءُ إِذَا وَضَعَ اللَّهُ الْكُرْسِيُّ وَجَمَعَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَتَكَلَّمَ الْأَيْدَى وَالْأَرْجُلُ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ فَسَوْفَ تَعْلَمُ كَيْفَ أَمْرِي وَأَمْرُكَ عِنْدَهُ غَدًا.

۴۰۱۱: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُصْعَبٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاسِطِ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُجَّادَةَ عَنْ عَطِيَّةِ الْعُوفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۴۰۱۰: حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جب سمندری مہاجرین رسول اللہ کے پاس واپس پہنچے تو آپ نے فرمایا: تم نے حبشہ میں جو عجیب باتیں دیکھیں وہ ہمیں نہیں بتاؤ گے۔ ان میں سے چند نوجوانوں نے عرض کیا ضرور اللہ کے رسول! ایک مرتبہ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں کے درویشوں کی ایک بڑھیا سر پر پانی کا مٹکا اٹھائے ہمارے پاس سے گزری پھر ایک حبشہ کے جوان کے پاس سے گزری تو اس نے اپنا ایک ہاتھ اس کے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا پھر اسے دھکا دیا وہ گھٹنوں کے بل گری اور اس کا مٹکا ٹوٹ گیا جب وہ اٹھی تو اس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگی تمہیں عنقریب علم ہو جائے گا اے مکار جب اللہ تعالیٰ کرسی قائم فرمائیں گے اور اولین و آخرین کو جمع فرمائیں گے اور ہاتھ پاؤں اپنے کرتوت بیان کریں گے اس وقت تمہیں علم ہوگا کہ اللہ کے یہاں میرا اور تمہارا کیا فیصلہ ہوتا ہے رسول اللہ نے فرمایا: اس بڑھیا نے سچ کہا سچ کہا اللہ تعالیٰ کیسے اس قوم کو پاک کریں جس میں کمزور کی خاطر طاقتور سے مواخذہ نہ کیا جائے۔

۴۰۱۱: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُصْعَبٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاسِطِ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ ثَنَا إِسْرَائِيلُ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُجَّادَةَ عَنْ عَطِيَّةِ الْعُوفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۴۰۱۱: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: افضل جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے انصاف کی بات (کہنا) ہے۔

أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةٌ عَدِلَ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ.

۴۰۱۲: حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ عَرَضَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ عِنْدَ الْجُمُرَةِ الْأُولَى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمَّا رَأَى الْجُمُرَةَ الثَّانِيَةَ سَأَلَهُ فَسَكَتَ عَنْهُ فَلَمَّا رَمَى جُمُرَةَ الْعَقَبَةِ وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْعَرِزِ لِيُرِكَبَ قَالَ آيُنَ السَّائِلُ قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كَلِمَةٌ حَقٌّ عِنْدَ ذِي سُلْطَانٍ جَائِرٍ.

۴۰۱۲: حضرت ابو امامہؓ فرماتے ہیں کہ (حج کے موقع پر) جمرہ اولی کے قریب ایک مرد نبیؐ کے پاس آیا اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! کونسا جہاد افضل ہے؟ آپ خاموش رہے جب آپ نے جمرہ ثانیہ کی رمی کی تو اس نے پھر یہی پوچھا آپ خاموش رہے جب آپ نے جمرہ عقبہ کی رمی کی تو اپنا پاؤں رکاب میں رکھ کر پوچھا وہ سائل کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا میں ہوں اے اللہ کے رسول۔ فرمایا: ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہنا (افضل جہاد ہے)۔

۴۰۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمُنْبِرَ فِي يَوْمٍ عِيدٍ فَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا مَرْوَانُ اخْلُفْتُ السَّنَةَ أَخْرَجْتَ الْمُنْبِرَ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ وَبَدَأَتْ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ وَلَمْ يَكُنْ يُبْدَأُ بِهَا فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَمَّا هَذَا فَقَدْ قَضَى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيُكَلِّمْهُ وَذَلِكَ أَوْفَرُ الْإِيمَانِ.

۴۰۱۳: حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ مروان نے عید کے روز منبر نکلوا یا (اور خطبہ دینے کے لئے عید گاہ میں رکھوا یا) پھر نماز سے قبل ہی خطبہ شروع کر دیا تو ایک مرد نے کہا (اے مروان تم نے سنت کے خلاف کیا تم نے اس دن منبر نکلوا یا حالانکہ (اس سے قبل) منبر نکالا نہیں جاتا تھا اور نماز سے قبل ہی خطبہ شروع کر دیا حالانکہ نماز سے قبل خطبہ نہیں ہوتا تھا اس پر حضرت ابو سعیدؓ نے فرمایا: ان صاحب نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا تم میں سے جو بھی خلاف شرع کام دیکھے اور اسے زور بازو سے مٹانے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ زور بازو سے اسے

مٹا دے اگر اسکی استطاعت نہ ہو تو زبان سے روک دے اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو زبان سے روک دے اور اگر اسکی بھی استطاعت نہ ہو تو دل دماغ سے کام لے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ ان احادیث میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی اہمیت بیان کی گئی ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی وجہ سے شامل حال ہوتی ہے آج کل ہم پر طرح طرح کی تکالیف اور عذاب اس لئے بھی آرہے ہیں کہ ہم اپنی وسعت کے باوجود اپنی اولاد اور اقارب اور دوسرے لوگوں اور سلاطین کو منکرات اور برائیوں

سے نہیں روکتے بلکہ ان برائیوں میں خود بھی شریک ہو جاتے ہیں جتنی خلاف شرع رسمیں کی جاتی ہیں، جانتے بوجھتے آنکھیں بند کر لیتے ہیں، احکام شریعت کے خلاف کرتے ہیں۔ ان کو روکنے کی ہمت نہیں یا اللہ اپنی ہیبت عطا فرمادے آمین۔

۲۱: بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا

وَالْوَالِدَاتُ أُمَّهَاتُكُمْ وَالْأُمَّهَاتُ أُمَّهَاتُكُمْ﴾ کی تفسیر

[المائدة: ۱۰۵]

۴۰۱۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ ابْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي عُثْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ حَدَّثَنِي عَمِّي عَنْ عَمْرِو بْنِ جَارِيَةَ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَيْمِيَّ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَضَعُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ قَالَ آيَةُ آيَةٍ؟ قُلْتُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ قَالَ سَأَلْتُ عَنْهَا خَبِيرًا سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ بَلِ اتَّبِعُوا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنَاهَاوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شَحًّا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَذُنُوبًا مُؤْتَرَةً وَاعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بَرَايَةٍ وَرَأَيْتَ أَمْرًا لَا يَذَانُ لَكَ بِهِ فَعَلَيْكَ خَوِصَّةٌ نَفْسِكَ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ الْبُرِّ فِيهِمْ عَلَى مِثْلِ قَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِمْ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْلَمُونَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ.

۴۰۱۴: حضرت ابو امیہ شعبانی فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ اس آیت کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔ کہنے لگے کون سی آیت؟ میں نے عرض کیا ”اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو گمراہ (کی گمراہی) تمہارے لئے باعث ضرر نہیں بشرطیکہ تم راہ راست پر رہو“ فرمانے لگے میں نے اس آیت کی تفسیر ایسی ذات سے دریافت کی جو خوب واقف تھی یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ تو آپ نے فرمایا: بلکہ تم امر بالمعروف نہ کرتے رہو اور نہی عن المنکر کرتے رہو۔ یہاں تک کہ جب دیکھو کہ بخل کی بات مانی جاتی ہے اور خواہش کی پیروی کی جاتی ہے اور دنیا کو (دین پر) ترجیح دی جاتی ہے

اور ہر شخص کو اپنی رائے پر ناز ہے (خواہ وہ کتاب و سنت اجماع امت اور قیاس مجتہد سے ہٹ کر ہی ہو) ایسے میں تم کوئی ایسا کام (خلاف شرع) دیکھو کہ اس کو ختم کرنے کی تم میں ذرا بھی قدرت نہیں تو تم صرف اپنی ذات کی فکر کرو اس لئے کہ تمہارے بعد صبر کے دن آنے والے ہیں ان میں (صحیح دین پر) مضبوطی سے قائم رہنا انگارہ کو ہاتھ میں دبانے کی مثل ہوگا ان ایام میں عمل کرنے والے کو پچاس آدمیوں کے برابر اجر ملے گا جو اس کی طرح عمل کرتے ہوں۔

۴۰۱۵: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ الْحَزْرَاعِيُّ . ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا أَبُو مُعَيْدٍ حَفْصُ بْنُ غِيْلَانَ الرَّعَيْنِيُّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى نَشْرُكَ الْأَمْرَ

۴۰۱۵: حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کسی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کب ترک کر سکتے ہیں؟ فرمایا: جب تم میں وہ امور ظاہر ہوں جو تم سے پہلی امتوں میں ظاہر ہوئے ہم

نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم سے پہلی امتوں میں کیا امور ظاہر ہوئے۔ فرمایا: گھٹیا لوگ حکمران بن جائیں اور معزز لوگوں میں فسق و فجور آ جائے اور علم کینے لوگ حاصل کر لیں (راوی حدیث) حضرت زید فرماتے ہیں کہ گھٹیا لوگوں کے علم حاصل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بے عمل فاسق لوگ علم حاصل کریں (اور بے عمل ہی رہیں)۔

۴۰۱۶: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مؤمن کے لئے مناسب نہیں کہ اپنے آپ کو ذلیل کرے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اپنے آپ کو ذلیل کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جس آزمائش کو برداشت نہیں کر سکتا اسکے درپے ہو۔

نک : مثلاً امر بالمعروف کرنے کی صورت میں ظن غالب ہے کہ ایذا پہنچے گی اور صبر نہ کر سکے گا تو امر بالمعروف ملتوی کر دے۔ (مترجم)

۴۰۱۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ روز قیامت بندہ سے پوچھیں گے کہ جب تم نے خلاف شرع کام دیکھا تو روکا کیوں نہیں؟ پھر خود ہی اس کا جواب تلقین فرمائیں گے تو بندہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار میں نے آپ (کے رحم) سے اُمید وابستہ کر لی تھی اور لوگوں (کی ایذا رسانی) سے مجھے خوف تھا۔

۲۲: بَابُ الْعُقُوبَاتِ

پاب: سزاؤں کا بیان

۴۰۱۸: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ظالم کو ڈھیل دیتے ہیں لیکن جب اس کی گرفت فرماتے ہیں تو پھر چھوڑتے نہیں اس کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی:

بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ إِذَا ظَهَرَ فِيكُمْ مَا ظَهَرَ فِي الْأَنْفِ قَبْلَكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي صَغَارِكُمْ وَالْفَاحِشَةِ فِي كِبَارِكُمْ وَالْعِلْمِ فِي رَذَالِكُمْ.

قَالَ زَيْدٌ تَفْسِيرُ مَعْنَى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعِلْمُ فِي رَذَالِكُمْ إِذَا كَانَ الْعِلْمُ فِي الْفُسَاقِ.

۴۰۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جُنْدَبٍ عَنْ حَذِيفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يُذِلَّ نَفْسَهُ قَالُوا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهُ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ لِمَا لَا يُطِيقُهُ.

نک : مثلاً امر بالمعروف کرنے کی صورت میں ظن غالب ہے کہ ایذا پہنچے گی اور صبر نہ کر سکے گا تو امر بالمعروف ملتوی کر دے۔ (مترجم)

۴۰۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو طَوَالَةَ ثَنَا نَهَارُ الْعَبْدِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِي يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَيَسْأَلُ الْعَبْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَقُولَ مَا مَنَعَكَ إِذَا رَأَيْتَ الْمُنْكَرَ أَنْ تُنْكِرَهُ فَإِذَا لَقِيَ اللَّهَ عَبْدًا حُجَّتَهُ قَالَ يَا رَبِّ رَجَوْتُكَ وَفَرَّقْتَ مِنِّي النَّاسَ.

۴۰۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ يُمْلِي لِلظَّالِمِ فَإِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُقْتَلْ ثُمَّ قَرَأَ:

﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ﴾

[ہود: ۱۰۲]

ظَالِمَةٌ

۳۰۱۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے جماعت مہاجرین پانچ چیزوں میں جب تم مبتلا ہو جاؤ اور میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تم ان چیزوں میں مبتلا ہو۔ اول یہ کہ جس قوم میں فحاشی

علائیہ ہونے لگے تو اس میں طاعون اور ایسی ایسی بیماریاں پھیل جاتی ہیں جو ان سے پہلے لوگوں میں نہ تھیں اور جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے تو وہ قحط مصائب اور بادشاہوں (حکمرانوں) کے ظلم و ستم میں مبتلا کر دی جاتی ہے اور جب کوئی قوم اپنے اموال کی

زکوٰۃ نہیں دیتی تو بارش روک دی جاتی ہے اور اگر چوپائے نہ ہوں تو ان پر کبھی بھی بارش نہ برے اور جو قوم اللہ اور اس کے رسول کے عہد کو توڑتی ہے تو اللہ تعالیٰ غیروں کو ان پر مسلط فرما دیتا ہے جو اس قوم سے عداوت رکھتے ہیں پھر وہ ان کے اموال چھین لیتے ہیں اور جب مسلمان حکمران کتاب اللہ کے مطابق فیصلے نہیں

کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ نظام میں (مرضی کے کچھ احکام) اختیار کر لیتے ہیں (اور باقی چھوڑ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس قوم کو خانہ جنگی اور) باہمی اختلافات میں مبتلا فرما دیتے ہیں۔

۳۰۲۰: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ شراب پیں گے اور اس کا نام بدل کر کچھ اور رکھ دیں گے ان کے سروں پر باجے بجائے جائیں گے اور گانے والی عورتیں گائیں گی اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دیں گے اور ان کی صورتیں مسخ

۳۰۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الدَّمَشْقِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبُو أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَاحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عُمَرَ قَالَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ خُصُّوا إِذَا ابْتَلَيْتُمْ بِهِنَّ وَأَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ تُذَرَّ كُوهُنَّ.

لَمْ تَظْهَرِ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ حَتَّى يُغْلَبُوا بِهَا إِلَّا فَسَادُ فِيهِمُ الطَّاعُونَ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا وَلَمْ يَنْقُضُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا أَخَذُوا بِالسِّنِينَ وَشِدَّةِ الْمُتُونَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ.

وَلَمْ يَنْتَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ إِلَّا مَنَعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ وَلَوْ لَا الْبَهَائِمُ لَمْ يَمُطَرُوا وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللَّهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ إِلَّا سَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ عُدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ فَآخَذُوا بِغَضِّ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَمَا لَمْ تَحْكُمِ أَيْمَنُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَتَخَيَّرُوا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ.

۳۰۲۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثنا مَعْنُ بْنُ عِيسَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ حَاتِمِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْزِمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَنَمٍ الْأَشْعَرِيِّ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْشَرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ يَسْمُونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا يُعْرِفُ عَلَى رُؤُسِهِمْ بِالْمَعَارِفِ وَالْمُغَيَّبَاتِ يَخْسِفُ اللَّهُ بِهِمُ الْأَرْضَ وَيَجْعَلُ

مِنْهُمْ الْقِرْدَةُ وَالْخَنَازِيرُ.

کر کے بندر اور سور بنا دیں گے۔

۴۰۲۱: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ اس آیت میں لَا عُنُونَ سے مراد زمین کے چوپائے (جاندار) ہیں۔

۴۰۲۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ لَيْثٍ غَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ زَادَانَ عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْعَنُهُمُ اللَّهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ قَالَ ذَوَابُّ الْأَرْضِ.

۴۰۲۲: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی چیز عمر کو نہیں بڑھا سکتی سوائے نیکی کے اور کوئی چیز تقدیر کو نہیں ٹال سکتی سوائے دُعا کے اور مرد اپنے گناہ کی وجہ سے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

۴۰۲۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَبَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ وَلَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالدَّنْبِ يُصِيبُهُ.

خلاصۃ الباب ☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو تمام گناہوں اور ان کی سزاؤں سے ڈر دیا ہے لیکن امت میں وہ ساری خرابیاں پھیل گئی ہیں کفار و مشرکین مسلمانوں پر مسلط ہیں طرح طرح کی تکالیف اور بلائیں امت محمدیہ پر نازل ہو رہی ہیں۔

۲۳: بَابُ الصَّبْرِ عَلَى الْبَلَاءِ

باب: مصیبت پر صبر کرنا

۴۰۲۳: حضرت سعید بن وقاصؓ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! لوگوں پر سب سے زیادہ سخت مصیبت کس پر آتی ہے؟ فرمایا: انبیاء پر پھر جو ان کے بعد افضل اور بہتر ہو درجہ بدرجہ بندہ کی آزمائش اسکے دین کے اعتبار سے ہوتی ہے اور اسکے دین میں پختگی ہوگی تو اسکی آزمائش سخت ہوگی اور اگر اسکے دین میں نرمی ہوگی تو اس کی آزمائش بھی اسی (دین) کے اعتبار سے ہوگی مصیبت بندے سے ملتی نہیں یہاں تک کہ اسے ایسی حالت میں چھوڑتی ہے کہ وہ زمین پر چلتا پھرتا ہے اور اس کے ذمہ ایک بھی خطا نہیں رہتی۔

۴۰۲۳: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ وَيَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ مُضْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْأَمْثَلُ فَأَلَا مَثَلُ يُتْلَى الْعَبْدُ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ ضَلْبًا اشْتَدَّ بَلَاءُهُ وَإِنْ كَانَ فِي دِينِهِ رِقَّةٌ ابْتُلِيَ عَلَى حَسَبِ دِينِهِ فَمَا يَبْرُحُ الْبَلَاءُ بِالْعَبْدِ حَتَّى يَتْرُكَهُ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهِ مِنْ خَطِيئَةٍ.

۴۰۲۴: حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ میں نبیؐ

۴۰۲۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ ابِرَاهِيمَ ثَنَا ابْنُ أَبِي

فَذَيْبِكَ خَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ غَطَّاءِ بْنِ يَسَّارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُوعَكُ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ فَوَجَدْتُ حَرَّةَ بَيْنَ يَدَيَّ فَوْقَ اللَّحَافِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَشَدُّهَا عَلَيْكَ قَالَ إِنَّا كَذَّالِكَ يُضَعَّفُ لَنَا الْبَلَاءُ وَيُضَعَّفُ لَنَا الْآخِرُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْ النَّاسِ أَشَدُّ بَلَاءً قَالَ الْأَنْبِيَاءُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ الصَّالِحُونَ إِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيَسْتَلِي بِالْفَقْرِ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدَهُمْ إِلَّا الْعَبَاةَ يُحَوِّيَهَا وَإِنْ كَانَ أَحَدُهُمْ لَيَفْرُخُ بِالْبَلَاءِ كَمَا يَفْرُخُ أَحَدُكُمْ بِالرَّخَاءِ.

کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کو شدید بخار ہو رہا تھا میں نے اپنا ہاتھ آپ پر رکھا تو چادر کے اوپر بھی (بخار کی) حرارت محسوس ہو رہی تھی میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کو اتنا شدید بخار ہے؟ فرمایا: ہمارے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے آزمائش بھی دگنی ہوتی ہے اور ثواب بھی دگنا ملتا ہے میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول لوگوں میں سب سے زیادہ سخت آزمائش کن پر ہوتی ہے؟ فرمایا انبیاء کرام پر۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! انکے بعد؟ فرمایا ان کے بعد نیک لوگوں پر بعض نیک لوگوں پر فقر کی ایسی آزمائش آتی ہے کہ اوڑھے ہوئے کبل کے علاوہ ان کے پاس کچھ بھی نہیں ہوتا اور نیک لوگ آزمائش سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے تم لوگ وسعت اور فراخی پر۔

۴۰۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَاتَبَنِي أَنْظَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحْكِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهُ قَوْمُهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ بِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ.

۴۰۲۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میری نگاہوں کے سامنے ہیں کہ آپ ایک نبی کی حالت بتا رہے ہیں کہ ان کی قوم نے ان کو مارا وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے اور کہتے جاتے اے میرے پروردگار میری قوم کو بخشش فرما دیجئے کیونکہ وہ جانتی نہیں۔

۴۰۲۶: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى وَ يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ أَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنَ الْإِبْرَاهِيمِ إِذْ قَالَ: رَبِّ ارْزُقْنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ أَوْ لَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قُلُوبِي ﴿البقرة: ۲۶۰﴾ وَيَرْحَمُ اللَّهُ لَوْ طَا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ

۴۰۲۶: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم حضرت ابراہیمؑ سے زیادہ شک کے حقدار ہیں جب (لیکن) جب (ہمیں شک نہیں ہوا تو ان کو کیے ہو سکتا ہے البتہ) انہوں نے (عین یقین حاصل کرنے کے لئے) عرض کیا اے میرے پروردگار مجھے دکھا دیجئے کہ آپ مردوں کو کس طرح زندہ فرماتے ہیں فرمایا کیا تمہیں یقین نہیں؟ عرض کیا کیوں نہیں (یقین تو ہے) لیکن اپنا دل مطمئن کرنا چاہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ

شَدِيدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُولَ مَا لَبِثَ يُوسُفُ
لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ.

حضرت لوطؑ پر رحم فرمائے کہ وہ زور آور حمایتی کی تلاش میں تھے اور اگر میں اتنا عرصہ قید میں گزارتا جتنا حضرت یوسفؑ رہے تو میں بلانے والے کی بات مان لیتا۔

۴۰۲۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ ابْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا تَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ تَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ كَسَرَتْ رَبَاعِيَةُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَجَّ فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيلُ عَلَى وَجْهِهِ وَجَعَلَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ خَضَبُوا وَجْهَ نَبِيِّهِمُ بِالْدَّمِ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ فَاَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ [آل عمران: ۱۶۸].

۴۰۲۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ احد کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک شہید ہوا اور سر میں زخم ہو جس سے خون آپ کے چہرہ انور پر بہنے لگا تو آپ اپنے چہرہ سے خون پونچھتے جاتے اور فرماتے جاتے کہ وہ قوم کیسے کامیاب ہو سکتی ہے جس نے اپنے نبی کے چہرہ کو خون سے رنگین کیا حالانکہ نبی ان کو اللہ کی طرف بلا رہا تھا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (ترجمہ) آپ کو کچھ اختیار نہیں۔

۴۰۲۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذَاتَ يَوْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ حَزِينٌ قَدْ خَصِبَ بِالْإِدْمَاءِ قَدْ ضَرَبَتْهُ بَعْضُ أَهْلِ مَكَّةَ فَقَالَ: مَا لَكَ فَقَالَ فَعَلَ بَنِي هَوَلاءَ وَفَعَلُوا قَالَ أَتَحِبُّ أَنْ أُرِيكَ آيَةً قَالَ نَعَمْ أَرِنِي فَنَظَرَ إِلَى شَجَرَةٍ مِنْ وَرَاءِ الْوَادِي قَالَ ادْعُ بِلَكَ الشَّجَرَةَ مِنْ وَرَاءِ الْوَادِي. قَالَ ادْعُ بِلَكَ الشَّجَرَةَ فَدَعَاَهَا فَجَاءَتْ تَمْشِي حَتَّى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ قُلْ لَهَا فَلْتَرْجِعْ فَقَالَ لَهَا فَرَجَعَتْ حَتَّى عَادَتْ إِلَى مَكَانِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَسْبِيَ.

۴۰۲۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ غمزدہ بیٹھے تھے خون سے رنگین تھے اہل مکہ نے آپ کو مارا تھا (یہ مکہ کا واقعہ ہے) عرض کیا کیا ہوا؟ فرمایا: ان لوگوں نے میرے ساتھ یہ یہ سلوک کیا عرض کیا آپ پسند کریں گے کہ میں آپ کو (اللہ کی قدرت کی) ایک نشانی دکھاؤں؟ (یہ آپ کا دل بہلانے کیلئے اور تسلی دلانے کے لئے ہوا) فرمایا جی ہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے وادی سے دوسری طرف ایک درخت کی طرف دیکھا تو کہا اس درخت کو بلائیے آپ نے اس درخت کو بلایا وہ چلتا ہوا آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا اس سے کہئے کہ واپس ہو جائے آپ نے اس سے کہا وہ لوٹ کر واپس اپنی جگہ چلا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے لئے (یہ نشانی) کافی ہے۔

۴۰۲۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ سَحْمَدٍ قَالَا تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ

۴۰۲۹: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن لوگوں نے کلمہ اسلام

حَدَّثَنَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْضُوا لِي كُلَّ مَنْ تَلَفَظَ بِالْإِسْلَامِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! اتَّخَافَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ مَا بَيْنَ السِّتْمَانَةِ إِلَى السَّبْعِ مِائَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ لَعَلَّكُمْ أَنْ تُبْتَلُوا قَالَ فَاِئْتِلِينَا حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا مَا يُصَلِّي إِلَّا سِرًّا.

پڑھا ان سب کا شمار کر کے مجھے بتاؤ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول آپ کو ہمارے بارے میں (دشمن سے) خدشہ ہے حالانکہ ہماری تعداد چھ سات سو کے درمیان ہے (ہم دشمن کا مقابلہ کر سکتے ہیں) رسول اللہ نے فرمایا: تم نہیں جانتے ہو سکتا ہے تم پر آزمائش آئے فرماتے ہیں پھر ہم پر آزمائش آئی یہاں تک کہ ہمارے مرد بھی چھپ کر ہی نماز ادا کرتے۔

۴۰۳۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثنا سَعِيدُ بْنُ بِشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ لَيْلَةَ أُسْرِى بِهِ وَجَدَ رَيْحًا طَيِّبَةً فَقَالَ جَبْرِيلُ! مَا هَذِهِ الرِّيحُ الطَّيِّبَةُ. قَالَ هَذِهِ الرِّيحُ قَبْرِ الْمَاشِيطَةِ وَابْنِهَا وَزَوْجَهَا قَالَ وَكَانَ بَدْءُ ذَلِكَ أَنَّ الْخَضِرَ كَانَ مِنْ أَشْرَافِ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَانَ مَمْرُهُ بِرَاهِبٍ فِي صَوْمَعَتِهِ فَيَطْلُعُ عَلَيْهِ الرَّاهِبُ فَيُعَلِّمُهُ الْإِسْلَامَ فَلَمَّا بَلَغَ الْخَضِرُ زَوْجَهُ أَبُوهُ امْرَأَةً فَعَلَّمَهَا الْخَضِرُ زَوْجَهُ أَبُوهُ امْرَأَةً فَعَلَّمَهَا الْخَضِرُ وَ أَخَذَ عَلَيْهَا أَنْ لَا تُعَلِّمَهُ أَحَدًا وَ كَانَ لَا يَقْرُبُ النِّسَاءَ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ زَوْجَهُ أَبُوهُ أُخْرَى فَعَلَّمَهَا وَ أَخَذَ عَلَيْهَا أَنْ لَا تُعَلِّمَهُ أَحَدًا فَكَتَمَتْ أَحَدَهُمَا وَ أَفْشَتْ عَلَيْهِ الْأُخْرَى فَانْطَلَقَ هَارِبًا حَتَّى أَتَى جَزِيرَةَ فِي الْبَحْرِ فَاقْبَلَ رَجُلَانِ يَلْحَقَانِ فَرَايَاهُ فَكَتَمَ أَحَدَهُمَا وَ أَفْشَى الْآخَرَ وَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الْخَضِرَ فَقَبِلَ وَ مَنْ رَأَاهُ مَعَكَ قَالَ فُلَانٌ فَسُئِلَ فَكَتَمَ وَ كَانَ فِي دِينِهِمْ أَنْ كَذَبَ قُتِلَ قَالَ فَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةُ الْكَاتِمَةَ فَبَيْنَمَا هِيَ تَمْشِي ابْنَةُ فِرْعَوْنَ إِذْ سَقَطَ الْمُسْطُ فَقَالَتْ تَعَسَ فِرْعَوْنُ فَأَخْبَرَتْ أَبَاهَا وَ كَانَ لِلْمَرْأَةِ ابْنَانِ وَ زَوْجٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ فَرَاوَدَ الْمَرْأَةَ وَ زَوْجَهَا أَنْ يَرْجِعَا عَنْ

۴۰۳۰: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جس شب آپ کو معراج کرایا گیا تو ایک موقع پر آپ نے عمدہ خوشبو محسوس کی۔ پوچھا اے جبرائیل یہ خوشبو کیسی ہے؟ کہنے لگے یہ ابک، کنگھی کرنے والی عورت اور اس کے دو بیٹوں: خاوند کی قبر کی خوشبو ہے اور ان کا واقعہ یہ ہے کہ خضر بنی اسرائیل کے معزز گھرانہ سے تھے ان کے رستہ میں ایک راہب اپنے عبادت خانہ میں رہتا تھا۔ راہب ان کے پاس آ کر انہیں اسلام کی تعلیم دیتا جب خضر جوان ہوئے تو ان کے والد نے ایک عورت سے ان کی شادی کر دی۔ خضر نے اس عورت کو اسلام کی تعلیم دی اور اس سے عہد لیا کہ کسی کو اطلاع نہ دیں (کہ خضر نے مجھے اسلام کی تعلیم دی) اور خضر عورتوں سے قربت (صحبت) نہیں کرتے تھے چنانچہ انہوں نے اس عورت کو طلاق دیدی والد نے دوسری عورت سے ان کی شادی کرادی خضر نے اسے بھی اسلام کی تعلیم دی اور اس سے بھی یہ عہد لیا کہ کسی کو نہ بتائے ان میں سے ایک عورت نے تو راز رکھا لیکن دوسری نے فاش کر دیا (فرعون نے گرفتاری کا حکم دے دیا) اس لئے یہ فرار

دِيْهِمًا فَاَبَا فَقَالَ اِنِّیْ قَاتِلُكُمْ فَقَالَ اِحْسَانًا مِنْكَ اِلَیْنَا
اِنْ قَتَلْتَنَا اَنْ تَجْعَلَنَا فِیْ بُیْتٍ فَفَعَلَ فَلَمَّا اُسْرِیْ
بِالنَّبِیِّ ﷺ وَ جَدَّ رِیْحًا طَیْبَةً فَسَالَ جَبْرِیْلُ فَاخْبَرَهُ

فاش کر دیا اور لوگوں کو بتا دیا کہ میں نے خضر کو (جزیرہ میں) دیکھا ہے لوگوں نے پوچھا تمہارے ساتھ اور کس نے انہیں دیکھا اس نے دوسرے کا نام لے دیا لوگوں نے دوسرے سے پوچھا تو اس نے بات چھپا دی حالانکہ فرعون کے قانون میں جھوٹ کی سزا قتل تھی الغرض اس شخص نے اسی عورت سے شادی کر لی جس نے خضر کا راز رکھا تھا (یہ عورت فرعون کی بیٹی کے سر میں کٹھی کیا کرتی تھی) ایک مرتبہ یہ کٹھی کر رہی تھی کہ کٹھی (اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر) گر گئی بے ساختہ اُس کے منہ سے نکلا فرعون تباہ ہو۔ بیٹی نے باپ کو بتا دیا اس عورت کے دو بیٹے تھے اور خاوند بھی (وہی تھا جس نے خضر کا راز رکھا تھا) فرعون نے ان سب کو بلوایا اور خاوند بیوی کو اپنا دین چھوڑنے پر مجبور کیا۔ یہ نہ مانے تو اس نے کہا میں تمہیں قتل کر دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر تم نے ہمیں قتل ہی کرنا ہے تو ہمارے ساتھ یہ احسان کرنا کہ ہمیں ایک ہی قبر میں دفن کرنا۔ اس نے ایسا ہی کیا معراج کی شب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی قبر کی خوشبو محسوس کر کے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا تو انہوں نے سب قصہ سنایا۔

۴۰۳۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَّنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ
يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَظُمَ لِأَجْزَاءِ مَعَ عَظَمِ الْبَلَاءِ وَإِنَّ اللَّهَ إِذَا
أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخَطَ فَلَهُ
السَّخَطُ

۴۰۳۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
ثواب اتنا ہی زیادہ ہوگا جتنی آزمائش سخت ہوگی اور
اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند فرماتے ہیں تو اس کی
آزمائش کرتے ہیں جو راضی ہو اس سے راضی ہو جاتے
اور جو ناراض ہو اس سے ناراض۔

۴۰۳۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ صَالِحٍ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى بْنِ وَثَّابٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلَى آذَانِهِمْ أَكْبَرُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلَى آذَانِهِمْ.

۴۰۳۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مومن لوگوں سے میل جول رکھے اور ان کی آواز پر صبر کرے اسے زیادہ ثواب ہوتا ہے اس مومن کی بہ نسبت جو لوگوں سے میل جول نہ رکھے اور ان کی آواز پر صبر نہ کرے۔

۴۰۳۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا
 ۴۰۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے
 تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُفَيْرٍ تَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ
 ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص
 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 میں تین خوبیاں ہوں اس نے ایمان کا ذائقہ

وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ طَعْمَ الْإِيمَانِ (وَقَالَ
بُنْدَارٌ خَلَاوَةٌ الْإِيمَانِ)

مَنْ كَانَ يُحِبُّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَمَنْ كَانَ
اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ كَانَ أَنْ يُلْقَى
فِي السَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مَنْ أَنْ يَرْجِعَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذَا انْقَضَتْ
اللَّهُ مِنْهُ.

۴۰۳۴: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوُذِيُّ ثَنَا ابْنُ
أَبِي عَدِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ثَنَا
عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ ثَنَا رَاشِدُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْحِمَّانِيُّ
عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ
قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي ﷺ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَأَنْ
تُقَطَّعَ وَجِرْفَتُكَ وَلَا تَتْرُكَ صَلَاةَ مَكْتُوبَةٍ مُتَعَمِّدًا فَمَنْ
تَرَكَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الدِّمَةُ وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ
فَإِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ.

۴۰۳۴: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی کہ
اللہ کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہرانا اگرچہ تمہارے
ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں اور تمہیں نذر آتش کر دیا
جائے اور فرض نماز جان بوجھ کر مت ترک کرنا کیونکہ
جو عہد افرض نماز ترک کر دے تو (اللہ تعالیٰ کا) ذمہ اس
سے یہ ہے (اب وہ اللہ کی پناہ میں نہیں) اور شراب
مت پینا کیونکہ شراب نوشی ہر شر (برائی) کی کنجی ہے۔

باب: زمانہ کی سختی

۲۴: بَابُ شِدَّةِ الزَّمَانِ

۴۰۳۵: حَدَّثَنَا غِيَاثُ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّحْبِيُّ ثَنَا ابْنُ الْوَلِيدِ بْنُ
مُسْلِمٍ سَمِعْتُ بَنِي جَابِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَاعَبْدٍ رَبِّهِ يَقُولُ
سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَمْ يَبْقَ مِنَ
الدُّنْيَا إِلَّا بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ.

۴۰۳۵: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان
فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
ارشاد فرماتے سنا: دنیا میں مصیبت اور آزمائش کے
علاوہ کچھ باقی نہیں رہا۔

۴۰۳۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ
ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي
الْفَرَاتِ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَاغَاتٌ يُصَدِّقُ
فِيهَا الْكَاذِبُ وَيُكَذِّبُ فِيهَا الصَّادِقُ وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا
الْخَائِنُ وَيُخَوَّنُ فِيهَا الْأَمِينُ وَيُطْلَقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ (قِيلَ
وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ قَالَ الرَّجُلُ النَّافِقُ) فِي أَمْرِ الْعَامَةِ.

۴۰۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب لوگوں پر
دھوکے اور فریب کے چند سال آئیں گے کہ ان میں
جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا خائن کو امانت دار اور
امانت دار کو خائن سمجھا جائے گا اور اس زمانہ میں امور
عامہ کے بارے میں کمینہ اور حقیر آدمی بات چیت
کرے گا۔

۴۰۳۷: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ إسماعيلَ الأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرُّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَمْرُغَ عَلَيْهِ وَيَقُولَ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مُكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ.

۴۰۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ مرد قبر کے پاس سے گزرے گا تو اس پر لوٹ پوٹ ہوگا اور کہے گا اے کاش اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا اور یہ دین (شوق آخرت اور ایمان) کی وجہ سے نہ ہوگا بلکہ دنیوی مصائب و آلام کی وجہ سے ہوگا۔

۴۰۳۸: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ يَعْنِي مَوْلَى مُسَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتُنْتَفِقُونَ كَمَا يُنْتَفِقُ الثَّمَرُ مِنْ أَغْفَالِهِ فَيَذْهَبَنَّ خِيَارُكُمْ وَلَيَبْقَيْنَ شِرَارُكُمْ فَمُوتُوا إِنْ اسْتَطَعْتُمْ.

۴۰۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم چھانٹ لئے جاؤ گے جیسے عمدہ کھجور ردی کھجور میں سے چھانٹ لی جاتی ہے بالآخر تم میں نیک لوگ اٹھ جائیں گے اور برے لوگ باقی رہ جائیں گے اگر ہو سکے تو تم بھی مر جانا۔

۴۰۳۹: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الْجَنْدِيُّ عَنْ أَبَانِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزْدَادُ الْأَمْرُ إِلَّا شِدَّةً وَلَا الدُّنْيَا إِلَّا إِذْبَارًا وَلَا النَّاسُ إِلَّا شُحَاوًا لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ وَلَا الْمَهْدِيُّ إِلَّا عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ.

۴۰۳۹: حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: معاملہ (دنیا) میں شدت بڑھتی ہی جائے گی اور دنیا میں ادبار (افلاس، ذلت، اخلاق رذیلہ) بڑھتا ہی جائے گا لوگ بخیل سے بخیل تر ہوتے جائیں گے اور قیامت انسانیت کے بدترین افراد پر قائم ہوگی اور (قرب قیامت حضرت مہدی کے بعد) کامل ہدایت یافتہ شخص صرف حضرت عیسیٰ بن مریم ہوں گے۔

۲۵: بَابُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ

جواب: علامات قیامت

۴۰۴۰: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ وَابُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَا ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بُعِثْتُ أَنَا وَ السَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَ جَمَعَ بَيْنَ أَصْبَعَيْهِ.

۴۰۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا اور آپ نے اپنی دونوں انگلیاں ملا لیں۔

(ث: میرے اور قیامت کے درمیان اور کوئی نبی نہ ہوگا نہ ہی کوئی دوسری امت حقہ ہوگی۔) (مترجم)

۴۰۴۱: حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالا خانہ سے ہمیں جھانکا ہم آپس میں قیامت کا تذکرہ کر رہے تھے۔ ارشاد فرمایا: جب تک دس نشانیاں ظاہر نہ ہو قیامت قائم نہ ہوگی دجال دھواں اور سورج کا مغرب سے طلوع۔

۴۰۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ قُرَاتِ الْقُرَازِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ أطلعَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ السَّاعَةَ فَقَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ الدَّجَالُ وَالدُّخَانُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

۴۰۴۲: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ چڑے کے ایک خیمہ میں تھے میں خیمہ کے سامنے بیٹھ گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ارے عوف اندر آؤ۔ میں نے (ازرہ مزاح) عرض کیا اے اللہ کے رسول میں پورا اندر آ جاؤں؟ (شاید خیمہ چھوٹا تھا) فرمایا: پورے ہی آ جاؤ کچھ دیر بعد فرمایا: اے عوف یاد رکھو قیامت سے قبل چھ باتیں ہوں گی ایک میرا اس دنیا سے جانا۔ فرماتے ہیں یہ سن کر مجھے شدید رنج ہوا فرمایا اسکے بعد (دوسری نشانی) بیت المقدس کا (مسلمانوں کے ہاتھ) فتح ہونا سوم ایک بیماری تم میں ظاہر ہوگی جس کی وجہ سے تمہیں اور تمہاری اولادوں کو اللہ تعالیٰ شہادت سے سرفراز فرمائیں گے اور تمہارے اعمال کو پاک صاف کریں گے۔ چہارم تمہارے پاس مال و

۴۰۴۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي خِباءٍ مِنْ أَدَمَ فَجَلَسْتُ بِضِئَاءِ الْخِباءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ادْخُلْ يَا عَوْفُ! فَقُلْتُ بِكَيْفِي؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِكَ لَكَ ثُمَّ قَالَ يَا عَوْفُ احْفَظْ خِلَالَ سِتَا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ إِحْدَاهُنَّ مَوْتِي قَالَ فَوَجَّهْتُ عَنْهَا وَجْهًا شَدِيدَةً فَقَالَ قُلْ إِحْدَى ثُمَّ فَتَحَ بَيْتَ الْمُقَدَّسِ ثُمَّ دَعَا يَطْهَرُ فَبَيْنَمَا يَسْتَشْهَدُ اللَّهُ بِهِ دَرَارِيكُمْ وَأَنْفُسَكُمْ وَلَزَكَيَّ بِهِ أَعْمَالَكُمْ ثُمَّ تَكُونُ الْأَمْوَالُ فِيكُمْ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ فَيُظِلُّ سَاحِطًا وَفِتْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ لَا يَبْقَى بَيْتٌ مُسْلِمٍ إِلَّا دَخَلَتْهُ ثُمَّ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ هُدْنَةٌ فَيَغْدِرُونَ بِكُمْ فَيَسِيرُونَ إِلَيْكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا.

دولت خوب ہوگا حتیٰ کہ مرد کو سوا شرفیاں دی جائیں پھر وہ بھی ناراض ہوگا۔ پنجم تمہارے درمیان (آپس میں ہی) ایک فتنہ ہوگا جو ہر ہر مسلمان کے گھر میں داخل ہوگا۔ ششم تم میں اور رومیوں میں صلح ہوگی پھر رومی تم سے دغا کریں گے اور اسی جھنڈوں تلے اپنی فوج لے کر تمہاری طرف آئیں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوجی ہوں گے۔

۴۰۴۳: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم

۴۰۴۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَزْدِيُّ عَمْرُو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلُوا إِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوا بِأَسْيَافِكُمْ وَبِرِثْ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ.

نہ ہوگی یہاں تک تم اپنے امام (حکمران) کو قتل کرو اور اپنی تلواروں سے (باہم) لڑو اور تمہارے بدترین لوگ تمہاری دنیا (حکومت) کے وارث ہوں گے۔

۴۰۴۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُثَيْبٍ عَنْ أَبِي حَتَّانٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَتَى السَّاعَةُ فَقَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ سَأَخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتْ الْأُمَّةُ رَبَّتْهَا فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا كَانَتْ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُؤُسُ النَّاسِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا وَإِذَا تَنَاولَ رِعَاءُ الْغَنَمِ فِي الْبُيُوتِ فَذَاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا اللَّهُ فَتَلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ﴾ الْآيَةَ [لقمن: ۴۳]

۴۰۴۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں باہر تشریف رکھتے تھے کہ ایک مرد نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا اے اللہ کے رسول قیامت کب قائم ہوگی؟ فرمایا جس سے قیامت کے متعلق پوچھا گیا ہے اسے پوچھنے والے زیادہ علم نہیں۔ البتہ میں تمہیں قیامت کی کچھ علامات اور نشانیاں بتا دیتا ہوں جب باندی اپنے مالک کو جنے (بیٹی ماں کے ساتھ باندیوں کا سلوک کرے) تو یہ قیامت کی ایک نشانی ہے اور جب ننگے پاؤں ننگے بدن والے (گنوار اور مفلس) لوگوں کے حکمران بن جائیں تو یہ بھی قیامت کی نشانی ہے اور

جب بکریاں چرانے والے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر عمارتیں بلند کرنے لگیں تو یہ بھی قیامت کی نشانی ہے اور قیامت کا علم ان پانچ امور میں سے ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی نہیں جانتا اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) بلاشبہ اللہ ہی کے پاس ہے قیامت کا علم اور وہی نازل فرماتا ہے بارش اور اسی کو (بیک وقت) معلوم ہے جو کچھ سب رحموں میں ہے (اس کی پوری تفصیل کے ہونے والے بچ کی عمر کتنی ہوگی رزق کتنا ہوگا وہ سعادت مند ہوگا یا بد بخت) آخر تک۔

۴۰۴۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثنا شُعْبَةُ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُهُ مِنْهُ أَنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُو الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَيَبْقَى النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ

۴۰۴۵: حضرت انس بن مالکؓ نے (ایک مرتبہ) فرمایا میں تمہیں رسول اللہ کی وہ حدیث نہ سناؤں جو میں نے آپؐ سے سنی (اس کی خصوصیت یہ ہے کہ) میرے بعد کوئی بھی تمہیں وہ حدیث نہ سنائے گا میں نے آپؐ کو یہ فرماتے سنا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ علم اٹھ جائیگا، جہالت پھیل جائیگی، بدکاری عام ہوگی، شراب پی جائیگی، مرد کم رہ جائیں گے عورتیں زیادہ ہو جائیں گی

لِخَمْسِينَ امْرَأَةً فَمَّ وَاحِدًا.

یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا انتظام ایک مرد کرے گا۔

۴۰۴۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَيَقْتُلَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلَ مِنْ كُلِّ عَشْرَةِ تِسْعَةً.

۴۰۴۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ دریائے فرات میں سے سونے کا پہاڑ نہ نکلے اور لوگ اس پر باہم کشت و خون کرینگے چنانچہ ہر دس میں سے نو مارے جائیں گے۔

۴۰۴۷: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَقْبِضَ الْمَالُ وَتَظْهَرَ الْفِتْنُ وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ الْقَتْلُ ثَلَاثًا.

۴۰۴۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مال (زیادہ ہونے کی وجہ سے پانی کی طرح) بہنے لگے اور فتنے ظاہر ہوں اور ہرج زیادہ ہو جائے۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہرج کیا ہے۔ فرمایا: قتل، قتل، قتل، تین بار فرمایا۔

☆ خلاصۃ الباب مطلب یہ ہے کہ میرے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا اور میری امت کے بعد کوئی دوسری امت نہیں یہ مطلب نہیں کہ میرے اور قیامت کے درمیان فاصلہ نہیں کہ شبہ آئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا سے گئے چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے اور ابھی تک قیامت نہیں آئی۔ حدیث ۴۰۴۴: بڑی بڑی نشانیاں بیان فرمائی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں کچھ ظاہر ہو چکی ہیں اور کچھ ہونے والی ہیں۔

۲۶: حَدَّثَنَا ذَهَابُ الْقُرْآنِ وَالْعِلْمِ

باب: قرآن اور علم کا اٹھ جانا

۴۰۴۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَقَالَ ذَاكَ عِنْدَ أَوَانِ ذَهَابِ الْعِلْمِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُقْرِئُهُ أَبْنَاءَنَا وَنُقْرِئُهُ أَتْنَاؤُنَا أَبْنَاءَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثَكَلْتُكَ أَمْكَ زِيَادُ! إِنْ كُنْتُ لَا زَاكَ مِنْ أَفْسِهِ رَجُلٍ الْمَدِينَةُ أَوْ لَيْسَ هَذِهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى يَقْرَأُونَ التَّوْرَةَ وَالْإِنْجِيلَ لَا يَعْمَلُونَ بِشَيْءٍ

۴۰۴۸: حضرت زیاد بن لبید فرماتے ہیں کہ نبی نے کسی بات کا ذکر کر کے فرمایا: یہ اس وقت ہوگا جب علم اٹھ جائے گا میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول علم کیسے اٹھ جائے گا حالانکہ ہم خود قرآن پڑھتے ہیں اور اپنے بیٹوں کو پڑھاتے ہیں اور ہمارے بیٹوں کو (اسی طرح نسل در نسل) قیامت تک پڑھاتے رہیں گے فرمایا: زیاد تیری ماں تجھ پر روئے (یعنی تم تو نادان نکلے) میں تو تمہیں مدینہ کے کچھ دار لوگوں میں شمار کرتا تھا کیا یہ یہود و نصاریٰ تورات اور

مِمَّا فِيهِمَا.

انجیل نہیں پڑھتے لیکن ان کی کسی بات پر عمل نہیں کرتے۔

۴۰۴۹: حضرت حذیفہ بن یمانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اسلام پرانا ہو (کر مٹنے کے قریب) ہو جائیگا یہاں تک کسی کو بھی روزہ نماز قربانی اور صدقہ (وغیرہ کے متعلق کسی قسم) کا علم نہ رہے گا اور اللہ کی کتاب ایک ہی رات میں ایسی غائب ہوگی کہ زمین میں اس کی آیت بھی باقی نہ رہے گی اور انسانوں کے کچھ قبائل (یا گروہ) ایسے رہ جائیں گے کہ ان میں بوڑھے مرد اور بوڑھی عورتیں کہیں گی ہم نے اپنے آباؤ اجداد کو یہ کلمہ پڑھتے سنا: لا الہ الا اللہ اس لئے ہم بھی یہ کلمہ کہتے ہیں حضرت حذیفہ کے شاگرد وصلہ نے عرض کیا لا الہ الا اللہ سے انہیں کیا فائدہ ہوگا جب انہیں نماز کا علم ہے نہ روزہ کا نہ قربانی اور صدقہ (ان سب کا مطلقاً) کوئی علم نہیں اس پر حذیفہؓ نے انکی طرف سے منہ پھیر لیا انہوں نے دوبارہ سہ بارہ عرض کیا حذیفہ منہ پھیرتے رہے تیسری مرتبہ میں انکی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے صلا! لا الہ الا اللہ انہیں دوزخ سے نجات دلائے گا تین بار یہی فرمایا۔

۴۰۵۰: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے کچھ زمانہ میں علم اٹھ جائے گا اور جہالت اترے گی اور ہرج بڑھ جائے گا ہرج قتل کو کہتے ہیں۔

۴۰۵۱: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے بعد ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ جہالت اترے گی، علم اٹھ جائے گا اور ہرج بڑھ جائے گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: اے اللہ کے

۴۰۴۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَذْرُسُ وَشَيْءُ الثَّوْبِ حَتَّى لَا يَذْرَى مَا صِيَامٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا يَذْرَى مَا صِيَامٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَيْسَرَى عَلَى كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي لَيْلَةٍ فَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ وَيَبْقَى طَوَائِفٌ مِنَ النَّاسِ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْعَجُوزُ يَقُولُونَ أَدْرَكْنَا آبَاءَنَا عَلَى هَذِهِ الْكَلِمَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَتَحْنُ نَقُولُهَا فَقَالَ لَهُ صَلَاةٌ مَا تُغْنِي عَنْهُمْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَهُمْ لَا يَذْرُونَ مَا صَلَاةٌ وَلَا صِيَامٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا صَدَقَةٌ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حُذَيْفَةُ ثُمَّ رَدَّهَا عَلَيْهِ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ حُذَيْفَةُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِ فِي الثَّلَاثَةِ فَقَالَ يَا صِلَّةُ تُنَجِّهِمْ مِنَ النَّارِ ثَلَاثًا.

۴۰۵۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي وَوَكَيْعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَيَّامٌ يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيُنْزَلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرَجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ.

۴۰۵۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا يَنْزَلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرَجُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ

رسول! ہرج کیا ہے؟ فرمایا: قتل۔

مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ.

۳۰۵۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَرْفَعُهُ قَالَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَتَظْهَرُ الْفِتْنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) وَمَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ.

۳۰۵۲: حضرت ابو ہریرہؓ رسول اللہ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ زمانہ مختصر ہو جائیگا (وقت بے برکتی، مصروفیات اور تفکرات کی وجہ سے بہت جلد گزرے گا) اور علم کم ہو جائیگا (قلوب میں) بخل ڈال دیا جائیگا اور فتنے ظاہر ہونگے اور ہرج بڑھ جائیگا۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہرج کیا ہے؟ فرمایا: قتل۔

☆ خلاصۃ الباب واقعی قرآن کریم پر عمل ہی اصل بنیادی چیز ہے صرف الفاظ قرآنی کو پڑھنا یہ علم نہیں ہے۔ بلکہ علم قرآن یہ ہے کہ اس کو سیکھ کر عمل کیا جائے جیسا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور ائمہ مجتہدین نے قرآن کے علوم کو حاصل کیا اور اس کو لوگوں تک پہنچایا الحمد للہ ان حضرات کی محنتوں کے ثمرات ہمیں حاصل ہیں۔ حدیث ۳۰۴۹: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی سچی ثابت ہو رہی ہے اس زمانہ میں صرف کلمہ کی ضربیں باقی ہیں نہ نماز روزہ کی پرواہ ہے نہ زکوٰۃ تو خیر سے بالکل ترک کر دی ہے لوگوں نے۔ جہل کی کثرت اور قتل و غارت کی بہتات ہے۔

۲۷: بَابُ ذَهَابِ الْأَمَانَةِ

پاب: امانت (ایمانداری) کا اٹھ جانا

۳۰۵۳: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جُزْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ (قَالَ الطَّنَافِيسِيُّ يَعْنِي وَسَطَ قُلُوبِ الرِّجَالِ) وَنَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمْنَا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمْنَا مِنَ السُّنَّةِ.

۳۰۵۳: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (ایک موقع پر) دو باتیں بتائیں میں ان میں سے ایک تو دیکھ چکا اور دوسری کا مجھے انتظار ہے۔ آپ نے ہمیں بتایا کہ امانت مردوں کے دلوں کی جز میں یعنی وسط میں اتری اور قرآن اتر تو ہم (صحابہ) نے قرآن سیکھا اور سنت کو سمجھا (جس سے

ایمانداری بڑھ گئی) پھر آپ نے ہمیں امانت کے اٹھ جانے کے بارے میں بتایا فرمایا مرد سوئے گانید کے دوران اس کے دل سے امانت سلب ہو جائے گی لیکن دل میں نقطے کی طرح امانت کا نشان اور اثر باقی ہوگا پھر جب دوبارہ سوئے گا تو اس کے دل سے مزید امانت اٹھا لی جائیگی صبح اس کا اثر اتنا باقی رہ جائے گا جتنا آبلہ جیسے تم اپنے پاؤں پر انگارہ لڑھکاؤ تو کھال پھول جائے تو

ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النُّومَةَ فَتَرْفَعُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظِلُّ أَثَرُهَا كَأَثَرِ الْوُكْبِ ثُمَّ يَنَامُ النُّومَةَ فَتُنَزَعُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظِلُّ أَثَرُهَا كَأَثَرِ الْهَجَلِ جَحْمَرٍ وَخَرَجَتْهُ عَلَى رَجُلِكَ فَتَقْطَعُ فَتَرَاهُ مُنْتَبِئًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ أَخَذَ حَدِيثَهُ كَفًّا مِنْ حَصَى فَدَخَرَجَهُ عَلَى سَاقِهِ

قَالَ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ وَلَا يَكْذِبُ أَحَدٌ

یُؤَدِّی الْأَمَانَةَ حَتَّى یُقَالَ إِنَّ فِی بَنِی فُلَانٍ رَجُلًا آمِنًا وَ حَتَّى یُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَغْفَلَهُ وَ أَجْلَدَهُ وَ أَظْفَرَهُ وَ مَا فِی قَلْبِهِ خَبَةٌ حَزْدِلٌ مِنْ إِيْمَانٍ . وَ لَقَدْ أَتَى عَلَی زَمَانٍ وَ لَسْتُ أَبَالِیَ أَتِیْكُمْ بِابْعَثَ لَبَنٍ كَانَ مُسْلِمًا لَیْرُدُّنَّهُ عَلَی إِسْلَامِهِ وَ لَبَنٍ كَانَ یَهُودِیًّا أَوْ نَصْرَانِیًّا لَیْرُدُّنَّهُ عَلَی سَاعِیَةِ فَأَمَّا الْیَوْمَ فَمَا نَحْنُ لَا بَايَعُ إِلَّا فُلَانًا وَ فُلَانًا .

تمہیں وہ جگہ ابھری ہوئی نظر آئے گی حالانکہ اس میں کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ کہہ کر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مٹھی بھر کنکریاں لے کر اپنی پنڈلی سے لڑھکائیں فرمایا اس کے بعد اس کے بعد لوگ معاملات خرید و فروخت کریں گے۔ لیکن ان میں کوئی بھی امانت دار نہ ہوگا یہاں تک کہ کہا جائے گا فلاں قبیلہ میں ایک مرد امانت دار

ہے اور یہاں تک کہ ایک مرد کی بابت کہا جائے گا کہ وہ کتنا سمجھدار دانشمند (بہادر) اور ظریف و مستعد ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان نہ ہوگا اور مجھ پر ایک زمانہ ایسا گزرا کہ مجھے یہ پرواہ نہ تھی کہ میں کس سے معاملہ کر رہا ہوں کیونکہ اگر وہ مسلمان ہے تو اسلام کی وجہ سے وہ امانت داری پر مجبور ہوتا اور اگر وہ یہودی نصرانی ہے تو اس کا عامل (حاکم) انصاف کرے گا اور اب میں صرف فلاں فلاں سے معاملہ (خرید و فروخت) کرتا ہوں۔

۴۰۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ابْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ عَنْ أَبِي شَجَرَةَ كَثِيرٍ عَنْ مَرْثَةَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُهْلِكَ عَبْدًا أَنْزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ فَإِذَا أَنْزَعَ مِنْهُ الْحَيَاءَ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا مَقِيئًا مُمَقَّتًا فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا مَقِيئًا مُمَقَّتًا نَزَعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةَ فَإِذَا نَزَعَتْ مِنْهُ الْأَمَانَةَ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا خَائِنًا مُخَوَّنًا نَزَعَتْ مِنْهُ الرَّحْمَةَ فَإِذَا نَزَعَتْ مِنْهُ الرَّحْمَةَ لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا رَجِيمًا مُلْعَنًا فَإِذَا لَمْ تَلْقَهُ إِلَّا رَجِيمًا مُلْعَنًا نَزَعَتْ مِنْهُ رُبْقَةَ الْإِسْلَامِ .

۴۰۵۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عز و جل جب کسی بندہ کو ہلاک کرنے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس (کے دل) سے حیاء نکال لیتے ہیں جب اس سے حیاء نکل جائے تو تمہیں وہ شخص (اپنے اعمال بد کی وجہ سے) ہمیشہ خدا کے قہر میں گرفتار نظر آئے گا جب تمہیں وہ ہمیشہ قہر خداوندی میں گرفتار ملے گا تو اس (کے دل) سے امانت داری سلب ہو جاتی ہے اور جب اس (کے دل) سے امانت سلب ہو جاتی ہے تو وہ تمہیں ہمیشہ چوری (بددیانتی) اور خیانت میں مبتلا نظر آئے گا اور

جب وہ چوری اور خیانت میں مبتلا ہوا تو اس (کے دل) سے رحم ختم کر دیا جاتا ہے اور جب وہ رحم سے محروم ہو گیا تو تمہیں وہ ہمیشہ ملعون اور مردود نظر آئے گا اور جب تم اسے ہمیشہ ملعون و مردود دیکھو تو (سمجھ لو کہ) اس کی گردن سے اسلام کی رستی نکل گئی۔

باب: قیامت کی نشانیاں

۲۸: بَابُ الْآيَاتِ

۴۰۵۵: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ۴۰۵۵: حضرت حذیفہ بن اسید ابوسریحہ رضی اللہ عنہ

فَرَاتِ الْقَزَازِ عَنْ غَامِرِ بْنِ وَائِلَةَ أَبِي الطُّفَيْلِ الْكِنَانِيِّ عَنْ
 حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ أَطْلَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ السَّاعَةَ فَقَالَ لَا
 تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ
 مَغْرِبِهَا وَالذَّجَالُ وَالذَّخَانُ وَالذَّابَّةُ وَيَا جُوجُ وَمَا جُوجُ
 وَخُرُوجُ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَثَلَاثُ
 خُسُوفٍ خُسُوفٌ بِالشَّمْسِ وَخُسُوفٌ بِالشَّمْسِ وَخُسُوفٌ
 خُسُوفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَذْنِ آدَمَ
 تَسُوقُ النَّاسَ إِلَى الْمَحْشَرِ تَبَيَّتْ مَعَهُمْ إِذَا يَأْتُوا وَ
 تَقِيلُ مَعَهُمْ إِذَا قَالُوا.

فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ بالاخانہ سے ہماری
 طرف متوجہ ہوئے ہم آپس میں قیامت کا تذکرہ کر رہے
 تھے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دس نشانیاں
 ظاہر ہوں۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال، دھواں،
 دابۃ الارض کا نکلنا، خروج یاجوج و ماجوج، خروج عیسیٰ بن
 مریم علیہ السلام اور تین (نشانیاں) زمین کا (مختلف جہت
 میں) دھنسا ایک مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک
 جزیرہ عرب میں۔ دسویں نشانی آگ ہے جو عدن کے
 نشیب امین سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانک کر ارض محشر کی
 طرف لے جائے گی دن اورات میں جب لوگ آرام کی
 خاطر ٹھہریں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی۔

۴۰۵۶: حَدَّثَنَا حُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ
 أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي
 حَبِيبٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَيَأْتِي طُلُوعُ
 الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالذَّخَانُ وَالدَّابَّةُ الْأَرْضِ وَالذَّجَالُ
 وَأُخُورِيصَةُ أَحَدِكُمْ وَأَمْرُ الْعَامَّةِ.

۴۰۵۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھ
 باتوں سے پہلے پہلے نیک عمل کر لو سورج کا مغرب سے
 طلوع ہونا اور دھواں اور دابۃ الارض اور دجال ہر ایک
 کی خاص آفت (موت) اور عام آفت (طاعون و بلاء
 وغیرہ)۔

۴۰۵۷: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَوْنُ بْنُ
 عُمَارَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُثَنَّى بْنِ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْآيَاتُ بَعْدَ الْمَائَتَيْنِ.

۴۰۵۷: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کی
 نشانیاں دو سو سال کے بعد ہی ظاہر ہوں گی (جب بھی
 ہوں دو صدی سے قبل کوئی بڑی نشانی ظاہر نہ ہوگی)۔

۴۰۵۸: حَدَّثَنَا نَضْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا نُوحُ بْنُ
 قَيْسٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُغَفَّلٍ عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَنَسِ
 بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَمْتَنِي عَلَى خُمْسِ
 طَبَقَاتٍ فَأَرْبَعُونَ سَنَةً أَهْلُ بَرٍّ وَتَقْوَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ
 إِلَى عَشْرِينَ وَمِائَةِ سَنَةٍ أَهْلُ تَرَاخُمٍ وَتَوَاصُلٍ ثُمَّ الَّذِينَ

۴۰۵۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
 میری امت کے پانچ طبقات ہوں گے چالیس سال
 تک نیکی اور تقویٰ والے لوگ ہوں گے ان کے بعد
 ایک سو بیس سال تک ایک دوسرے پر رحم کرنے والے

يَلُوتُهُمْ إِلَى سَيْسَنَ وَمِائَةِ سَنَةٍ أَهْلُ نَدَابِرٍ وَتَقَاطِعُ ثُمَّ
الْهَرَجُ الْهَرَجُ النَّجَا النَّجَا.

حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا حَازِمٌ أَبُو مُحَمَّدٍ
الْعَنْزِيُّ ثَنَا الْمُسَوِّرُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مَعْنٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِّي
عَلَى خَمْسِ طَبَقَاتٍ كُلُّ طَبَقَةٍ أَرْبَعُونَ عَامًا فَأَمَّا طَبَقَتِي وَ
طَبَقَةُ أَصْحَابِي فَأَهْلُ عِلْمٍ وَإِيمَانٍ وَأَمَّا الطَّبَقَةُ الثَّانِيَةُ مَا
بَيْنَ الْأَرْبَعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ فَأَهْلُ بَرٍّ وَتَقْوَى ثُمَّ ذَكَرَ
نَحْوَهُ.

اور باہمی تعلقات اور رشتہ داریوں کو استوار رکھنے
والے لوگ ہوں گے پھر ان کے بعد ایک سو ساٹھ برس
تک ایسے لوگ ہوں گے جو ایک دوسرے سے دشمن
رکھیں گے اور تعلقات توڑیں گے اس کے بعد قتل ہی قتل
ہوگا۔ نجات مانگو نجات۔ دوسری روایت میں ہے فرمایا
میری امت کے پانچ طبقات ہوں گے ہر طبقہ چالیس
برس کا ہوگا میرا طبقہ اور میرے صحابہ کا طبقہ تو اہل علم اور
اہل ایمان کا طبقہ ہے اور دوسرا طبقہ چالیس سے اور اسی
کے درمیان نیکی اور تقویٰ والوں کا ہے اس کے بعد
پہلے کی طرح روایت ہے۔

۲۹: بَابُ الْخُسُوفِ

پاب: زمین کا دھنسا

۴۰۵۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ ثَنَا أَبُو أَحْمَدَ ثَنَا
بَشِيرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ طَارِقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَسْخٌ وَخُسْفٌ وَ
قَذْفٌ.

۴۰۵۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت
کے قریب صورتیں بگڑیں گی اور زمین دھسنے گی اور
پتھروں کی بارش ہوگی۔

۴۰۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدٍ بِنِ
أَسْلَمَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِنِ دِينَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ
النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَكُونُ فِي آخِرِ أُمِّي خُسْفٌ وَ مَسْخٌ وَ
قَذْفٌ.

۴۰۶۰: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا:
میری امت کے آخر میں زمین دھسنے گی صورتیں بگڑیں
گی اور سنگباری ہوگی۔

۴۰۶۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا
ثَنَا أَبُو عَاصِمٍ ثَنَا حَبِيبَةُ بْنُ شَرِيحٍ ثَنَا أَبُو صَخْرٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ
رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا فَقَالَ إِنَّ فَلَانًا
يَقْرَأُ كَ السَّلَامِ قَالَ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَخَذَتْ فَإِنْ كَانَ
قَدْ أَخَذَتْ فَلَا تُفَرِّقْهُ مِنِّي السَّلَامُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَكُونُ فِي أُمِّي (أَوْ فِي
هَذِهِ الْأُمَّةِ) مَسْخٌ وَ خُسْفٌ وَ قَذْفٌ وَ ذَالِكُ فِي أَهْلِ

۴۰۶۱: حضرت نافع سے روایت ہے کہ ایک مرد حضرت
ابن عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کرنے لگا کہ فلاں
نے آپ کو سلام کہا ہے۔ فرمایا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ
اس نے دین میں نئی بات ایجاد کی ہے اگر واقعی اس
نے بدعت ایجاد کی ہے تو اسے میری طرف سے سلام
مت کہنا کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ
فرماتے سنا کہ میری امت (یا اس امت) میں صورتیں

الْقَدْرِ.

بگڑیں گی اور زمین میں دھنسا یا جائے گا اور سنگاری ہوگی اور یہ سب کچھ منکرین تقدیر کے ساتھ ہوگا۔

۴۰۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكُونُ فِي أُمَّتِي خُسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ.

۴۰۶۲: حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں زمین میں دھنسا، صورتیں بگڑنا سنگاری (یہ سب طرح کے عذاب) ہوں گے۔

۳۰: بَابُ جَيْشِ الْبَيْدَاءِ

۳۰: بَابُ: بِيْدَاءِ كَالشُّكْرِ

۴۰۶۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أُمِّهِ بِنِ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ صَفْوَانَ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ صَفْوَانَ يَقُولُ أَخْبَرْتَنِي حَفْصَةُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَيُؤْمَنَنَّ هَذَا الْبَيْتُ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ حَتَّى إِذَا كَانُوا بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَسْطِطِهِمْ وَ يَتَنَادَى أَوَّلُهُمْ آخِرَهُمْ فَيُخَسِفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ.

۴۰۶۳: حضرت عبداللہ بن صفوان فرماتے ہیں کہ ام المؤمنین سیدہ حفصہؓ نے مجھے بتایا کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا: ایک لشکر اس گھر (کوگرانے) کا ارادہ کریگا اہل مکہ اس سے لڑیں گے جب وہ لشکر مقام بیداء (یا وسیع میدان) میں پہنچے گا تو انکے درمیان کے لوگ دھنس جائیں اور شروع والے آخر والوں کو پکاریں گے۔ الغرض وہ سب دھنس جائیں گے ان میں کوئی بھی نہ بچے گا سوائے ایک قاصد کے جو ان کا حال بتائے گا۔ جب حجاج کا لشکر آیا تو ہمیں خیال ہوا کہ شاید یہی وہ لشکر ہے ایک مرد نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے حفصہؓ کے متعلق جھوٹ نہیں بولا اور یہ کہ حفصہؓ نے نبیؐ کے متعلق جھوٹ نہیں بولا۔

فَلَمَّا جَاءَ جَيْشُ الْحَجَّاجِ ظَنَّنَا أَنَّهُمْ هُمْ فَقَالَ رَجُلٌ أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنَّكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى حَفْصَةَ صَلَّى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَ أَنَّ حَفْصَةَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۰۶۴: حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ اس گھر کی خاطر لڑائی اور جنگ سے باز نہ آئیں گے حتیٰ کہ ایک لشکر لڑائی کرے گا (لڑائی کے ارادہ سے چلے گا) جب وہ مقام بیداء یا وسیع میدان میں پہنچے گا تو ان کے اول و آخر ب دھنسا دیئے جائیں گے اور درمیان والے بھی نہ بچ سکیں گے۔ میں نے عرض کیا اگر اس لشکر میں کوئی مجبوراً اور

۴۰۶۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ ذَكْوَانَ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْمَرْهَبِيِّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ صَفِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْتَهِي النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هَذَا الْبَيْتِ حَتَّى يَغْزَوْهُ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ (أَوْ بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ) خُسِفَ بِأَوَّلِهِمْ وَ آخِرِهِمْ وَ لَمْ يَبْقَ أَوْسَطُهُمْ.

زبردستی سے شریک ہوا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ (قیامت

قُلْتُ فَإِنْ كَانَ فِيهِمْ مَنْ يُكْرَهُ؟ قَالَ يَبْعُهُمُ اللَّهُ

علیٰ ما فی انفسہم۔ (میں) ان سب کو ان کی نیت کے مطابق اٹھائیں گے۔

۴۰۶۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ وَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَ هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحِمَالِيُّ قَالُوا ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ سَمِعَ نَافِعَ ابْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ الْجَيْشَ الَّذِي يُخَسَفُ بِهِمْ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَعَلَّ فِيهِمْ الْمَكْرَهُ؟ قَالَ إِنَّهُمْ يَنْعَتُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ۔

۴۰۶۵: حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کا تذکرہ فرمایا: جسے دھنسا یا جائے گا تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہو سکتا ہے ان میں کوئی ایسا ہو جسے زبردستی لایا جائے۔ فرمایا (قیامت کے روز) انہیں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا (اور معاملہ کیا جائے گا)۔

۳۱: بَابُ دَابَّةِ الْأَرْضِ

۳۱: دَابَّةُ الْأَرْضِ کا بیان

۴۰۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ وَمَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ وَ عَصَا مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَتَجْلُو وَجْهَ الْمُؤْمِنِ بِالْعَصَا وَ تَخْطُمُ أَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ حَتَّى أَنْ أَهْلَ الْجَوَاءِ لِيَجْتَمِعُونَ فَيَقُولُ هَذَا يَأْمُومٌ وَيَقُولُ هَذَا يَأْكَفِرُ۔

۴۰۶۶: روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک جانور نمودار ہوگا اس کے پاس حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام کی انگشتی اور حضرت موسیٰ بن عمران علیہما السلام کا عصا ہوگا وہ عصا سے مومن کے چہرہ کو روشن کرے گا اور انگشتی سے کافر کی ناک پر نشان لگائے گا حتیٰ کہ ایک جگہ کے لوگ جمع ہوں گے تو ایک کہے گا: اے مومن اور دوسرا کہے گا: اے کافر (یعنی ایک دوسرے کو نشان سے پہچان لیں گے)۔

۴۰۶۷: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَ زَيْنُجُ ثَنَا أَبُو تَمِيمَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عُبَيْدٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ذَهَبَ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى مَوْضِعٍ بِالْبَادِيَةِ قَرِيبٍ مِنْ مَكَّةَ فَإِذَا أَرْضٌ يَابِسَةٌ حَوْلَهَا رَمْلٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مِنْ هَذَا الْمَوْضِعِ فَإِذَا فُتِرَ فِي شِبْرِ۔

۴۰۶۷: حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ مجھے مکہ کے قریب ایک جنگل میں لے گئے وہاں خشک زمین تھی اس کے ارد گرد ریت تھی آپؐ نے فرمایا: دابہ (جانور) اس جگہ سے برآمد ہوگا وہ جگہ تقریباً ایک باشت تھی حضرت ابن بریدہؓ فرماتے ہیں اس کے کئی سال بعد میں نے حج کیا تو والد صاحب نے دابہ الارض کے عصا کے بارے میں بتایا (کہ ایسا ہوگا)

قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ فَخَجَّجْتُ بَعْدَ ذَلِكَ بِسَيْنٍ

فَارَانَا عَضًا لَهُ فَإِذَا هُوَ بِعَصَايَ هَذِهِ هَكَذَا وَهَكَذَا.

میرے اس عصاء کے برابر (لمبا اور موٹا)۔

۳۲: بَابُ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

پای: آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا

۴۰۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَأَاهَا النَّاسُ آمَنَ مِنْ عَلَيْهَا فَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ.

۴۰۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے سنا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ آفتاب مغرب سے طلوع ہو اور جب آفتاب (مغرب سے) طلوع ہوگا اور لوگ اسے دیکھ لیں گے تو اہل زمین ایمان لے آئیں گے لیکن یہ وقت وہی ہوگا جب ایمان لانا ان لوگوں کیلئے سودمند نہ ہوگا جو اس سے قبل ایمان نہ لائے تھے۔

۴۰۶۹: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوَّلُ الْآيَاتِ خُرُوجُ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ صَحِيحٌ.

۴۰۶۹: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علامات قیامت میں سب سے پہلے ظاہر ہونے والی نشانی آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا اور چاشت کے وقت دابۃ الارض کا لوگوں کے سامنے آنا ہے۔

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَإِنِّيهِمَا مَا خَرَجَتْ قَبْلَ الْآخَرِ فَاَلْآخَرِ مِنْهَا قَرِيبٌ.

حضرت عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ان میں سے جو بھی پہلے ظاہر ہو دوسری اس کے قریب ہی ہوگی اور فرماتے ہیں کہ میرا خیال یہ ہے کہ پہلے آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا۔

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَلَا أَظُنُّهَا إِلَّا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

۴۰۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرَّ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ غَسَّالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ قَبْلِ مَغْرِبِ الشَّمْسِ بَابًا مَفْتُوحًا لِلنَّبْوَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ فَإِذَا طَلَعَتْ مِنْ نَحْوِهِ لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسِبَتْ فِي إِيْمَانِهَا.

۱۔ فترانگشت شہادت اور انگوٹھے کے درمیان کا فاصلہ کھولنے کے بعد۔

۴۰۷۰: حضرت صفوان بن عسال فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: مغرب کی طرف ایک دروازہ کھلا ہوا ہے جس کی چوڑائی ستر برس (کی مسافت) ہے یہ دروازہ تو بہ کیلئے برابر کھلا رہے گا تا آنکہ سورج اس (مغرب) کی طرف سے طلوع ہو سو جب آفتاب اس جانب سے طلوع ہو جائے تو اس وقت اس نفس کے لئے ایمان لانا سودمند نہ ہوگا جو اس سے قبل ایمان نہ لایا یا (اس گناہگار شخص کیلئے

توبہ کرنا سو مند نہ ہوگا جس نے) ایمان کی حالت میں کوئی نیک عمل (توبہ درجوع الی اللہ) نہ کیا ہو۔

پایہ: فتنہ دجال حضرت عیسیٰ بن مریم

علیہ السلام کا نزول اور

خروج یا جوج ماجوج

۴۰۷۱: حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا، اُس کے سر پر بہت زیادہ بال ہوں گے، اُس کے ساتھ ایک جنت اور ایک دوزخ ہوگی لیکن اس کی دوزخ (درحقیقت اور انجام کے لحاظ سے) جنت اور اس کی جنت دوزخ ہوگی۔

۴۰۷۲: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا کہ دجال مشرق کے ایک علاقہ سے نکلے گا جس کا نام خراسان ہے اس کے ساتھ ایسے لوگ ہوں گے جن کے چہرے گویا تہ بہ تہ ڈھالیں ہیں (یعنی چپے اور پُر گوشت)۔

۴۰۷۳: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں مجھ سے زیادہ کسی نے نہیں پوچھا۔ آپؐ نے (ایک مرتبہ) فرمایا تم اس کے متعلق کیا پوچھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں کہ اس کے پاس کھانا پانی بھی ہوگا۔ فرمایا یہ اللہ کے لئے اس (دجال) سے بہت آسان ہے۔

۳۳: بَابُ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَ خُرُوجِ

عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

وَ خُرُوجِ يَاجُوجَ وَ مَا جُوجَ

۴۰۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيَسْرَى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَ نَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَ جَنَّةُ نَارٍ.

۴۰۷۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالُوا ثَنَا رُوحُ بْنُ عُبَادَةَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ سُبَيْعٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الدَّجَالَ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خِرَاسَانُ يَتَّبِعُهُ أَقْوَامٌ كَانَ وَجُوهُهُمُ الْمَجَانُ الْمُطْرَقَةُ.

۴۰۷۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا ثَنَا وَكِيعٌ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ (وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ أَشَدُّ سُوءًا إِلَّا مَيْسَى) فَقَالَ لِي مَا تَسْأَلُ عَنْهُ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ: إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَ الشَّرَابَ قَالَ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ.

فت: کہ جب اللہ تعالیٰ اس کو اتنے خوارق عادت امور عطا فرما سکتے ہیں تو کھانا پانی بھی دے سکتے ہیں کہ ان سبھی چیزوں میں بندوں کی آزمائش ہے۔ (مترجم)

۴۰۷۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ وَصَعَدَ الْمِنْبَرَ وَكَانَ لَا يَصْعَدُ عَلَيْهِ قَبْلَ ذَلِكَ إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاسْتَعَدَّ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ فَمَنْ بَيْنَ قَائِمٍ وَجَالِسٍ فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ أَنْ اقْعُدُوا فَإِنِّي وَاللَّهِ مَا قُمْتُ مَقَامِي هَذَا لِأَمْرٍ يَنْفَعُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلَكِنْ تَمِيمًا الدَّارِئِ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي خَبْرًا مَنَعَنِي الْقِيلُولَةَ مِنَ الْفَرَحِ وَفَرَّةَ الْعَيْنِ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُنْشِرَ عَلَيْكُمْ فَرَحَ بَيْنِكُمْ إِلَّا إِنْ ابْنُ عَمٍّ لِي تَمِيمٍ الدَّارِئِ أَخْبَرَنِي أَنَّ الرِّيحَ أَلْحَتَهُمْ إِلَى زَبِيرَةَ لَا يَغْرِفُونَهَا فَقَعَدُوا فِي قَوَارِبِ السَّفِينَةِ فَخَرَجُوا فِيهَا فَإِذَا هُمْ بِشَيْءٍ أَهْدَبَ أَسْوَدَ قَالُوا لَهُ مَا أَنْتَ قَالَ أَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوا أَخْبَرِنَا قَالَتْ مَا أَنَا بِمُخْبِرِكُمْ شَيْئًا وَلَا سَائِلِكُمْ وَلَكِنْ هَذَا الدَّيْرُ قَدَرٌ مَقْتُومُهُ فَاتَوَهُ فَإِنَّ فِيهِ رَجُلًا بِالْأَشْوَاقِ إِلَى أَنْ تُخْبِرُوهُ وَيُخْبِرَكُمْ فَاتَوَهُ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَإِذَا هُمْ بِشَيْخٍ مُوْتَقٍ شَدِيدِ الْوَثَاقِ يَظْهَرُ الْحُزْنَ شَدِيدَ التَّشَكُّي فَقَالَ لَهُمْ مَنْ أَنْتُمْ قَالُوا مِنَ الشَّامِ قَالَ مَا فَعَلْتَ الْعَرَبُ؟ قَالُوا نَحْنُ قَوْمٌ مِنَ الْعَرَبِ عَمَّ تَسْأَلُ؟ قَالَ مَا فَعَلَ هَذَا الرَّجُلُ الَّذِي خَرَجَ فِيكُمْ قَالُوا خَيْرًا نَادَى قَوْمًا فَظَهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَأَمَرَهُمُ الْيَوْمَ جَمِيعَ الْهَهُمْ وَاحِدٌ وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ قَالَ مَا فَعَلْتَ عَيْنُ رُغْرٍ قَالُوا خَيْرًا يَسْقُونَ مِنْهَا زُرُوعَهُمْ وَيَسْقُونَ مِنْهَا لِسْقِيَهُمْ قَالَ فَمَا فَعَلَ نَحْلُ بَيْنَ عَمَّانَ وَبَيْسَانَ؟ قَالُوا يُطْعِمُ ثَمَرَهُ كُلَّ عَامٍ قَالَ فَمَا فَعَلْتَ بِحَيَوَةِ الطَّبْرِيةِ قَالُوا تَدْفِقُ جَنَابَ تَهَا مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ قَالَ فَزَفَرَ ثَلَاثَ زَفَرَاتٍ ثُمَّ قَالَ لِيَا نَفْلَتَ مِنْ وَثَاقِي هَذَا لَمْ أَدْعُ أَرْضًا إِلَّا وَطَنُهَا بِرَجُلَيْنِ هَاتَيْنِ إِلَّا طَبِيعَةَ لَيْسَ لِي عَلَيْهَا

۴۰۷۴: حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی اور منبر پر تشریف لائے اس سے قبل آپ جمعہ کے علاوہ منبر پر تشریف نہ لے جاتے تھے۔ لوگوں کو یہ بات گراں گزری (اور گھبرا گئے کہ نہ معلوم کیا بات ہے) کچھ لوگ کھڑے ہوئے تھے اور کچھ بیٹھے ہوئے آپ نے انہیں ہاتھ کے اشارہ سے بیٹھنے کا امر فرمایا (پھر فرمایا) بخدا میں اس جگہ کسی ایسے امر کی وجہ سے کھڑا نہیں ہوا جس سے تمہیں ترغیب یا ترہیب کا فائدہ ہو بلکہ (وجہ یہ ہوئی کہ) تمہیں داری میرے پاس آئے اور مجھے ایسی بات بتائی کہ خوشی اور فرحت کی وجہ سے میں دوپہر سو نہ سکا تو میں نے چاہا کہ خوشی تمہارے اندر بھی پھیلا دوں۔ در سے سنو تمہیں داری کے چچا زاد بھائی نے مجھے بتایا کہ (سمندری سفر میں) باد مخالف انہیں ایک غیر معروف جزیرہ میں لے گئی یہ (تمام مسافر) چھوٹی کشتیوں میں بیٹھ کر اس جزیرہ میں اترے وہاں لمبے بالوں والی ایک سیاہ چیز دیکھی انہوں نے اس سے پوچھا تو کون تھے؟ کہنے لگی میں جاسوس ہوں۔ انہوں نے کہا پھر ہمیں بتاؤ (خبریں دو کہ جاسوس کا یہی کام ہے) کہنے لگی میں تمہیں کچھ خبر نہ دوں گی اور نہ ہی تم سے کچھ پوچھوں گی لیکن اس مندر میں جاؤ جو تم کو وہاں نظر آتا ہے۔ وہاں ایک شخص ہے جو تم سے باتیں کرنے کا بڑا شائق ہے یعنی تم سے خبر پوچھنے کا اور تم کو خبریں دینے کا۔ خیر وہ لوگ اس مندر (عبادت خانہ) میں گئے۔ دیکھا تو ایک بوڑھا ہے جو خوب جکڑا ہوا ہے۔ ہائے! ہائے کرتا ہے بہت رنج میں ہے اور شکایت

سَبِيلَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَى هَذَا يَسْتَهَيُّ فَرَحِي هَذِهِ طَبِئَةٌ
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِيهَا طَرِيقٌ صَبِيحٌ وَلَا وَاسِعٌ وَلَا
سَهْلٌ وَلَا جَبَلٌ اِلَّا وَ عَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِدٌ سَيَفُتْهُ اِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ
میں۔ ہم نے اُس سے کہا: خرابی ہو تیری تو کون ہے؟
وہ بولا: تم میری خبر لینے پر قادر ہوئے پہلے اپنی خبر بیان
کرو۔ تم کون لوگ ہو؟ (پھر) اس نے کہا: تم لوگ
کہاں سے آئے ہو؟ انہوں نے کہا: شام سے۔ اس

نے پوچھا: عرب کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: ہم عرب ہی کے لوگ ہیں جن کو تو پوچھتا ہے۔ اس نے کہا اُس شخص کا
(تبی) کا کیا حال ہے جو تم لوگوں میں پیدا ہوا؟ ان لوگوں نے کہا: اچھا حال ہے۔ اس نبی نے ایک قوم سے دشمنی کی
لیکن اللہ نے اس کو غالب کر دیا۔ اب عرب کے لوگ مذہب میں ایک ہو گئے ان کا خدا ایک ہی ہے اور ان کا دین بھی
ایک ہی ہے۔ پھر اس نے پوچھا: زُغر کے چشمہ کا کیا حال ہے۔ زُغر ایک گاؤں ہے شام میں جہاں زُغر حضرت لوط کی
بٹی اتریں تھیں وہاں ایک چشمہ ہے اس کا پانی سوکھ جانا دجال کے نکلنے کی نشانی ہے۔ انہوں نے کہا: اچھا حال ہے۔
لوگ اس میں سے اپنے کھیتوں کو پانی دیتے ہیں اور پینے کے لیے بھی اس میں سے پانی لیتے ہیں پھر اس نے پوچھا عمان
اور بیسان کے درمیان کی کھجور کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا: ہر سال اس میں سے کھجور اترتی ہے۔ پھر اس نے کہا:
طبرہ کے تالاب کا کیا حال ہے؟ انہوں نے کہا اس کے دونوں کناروں پر پانی کودتا ہے یعنی اس میں پانی کثرت سے
ہے۔ یہ سن کے تین بار وہ شخص کودا پھر کہنے لگا اگر میں اس قید سے چھوٹوں تو کسی زمین کو نہ چھوڑوں گا جہاں میں نہ
جاؤں سوا (مدینہ) طیبہ کے۔ وہاں جانے کی مجھ کو طاقت نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس پر مجھے بہت خوشی
ہوئی۔ طیبہ یہی شہر ہے۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مدینہ میں کوئی تنگ راہ ہو یا کشادہ ہو نرم زمین ہو یا
سخت پہاڑ مگر اس جگہ ایک فرشتہ نگلی تلوار لیے ہوئے معین ہے قیامت تک۔

۴۰۷۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمْرَةَ ثَنَا
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ
جُبَيْرٍ بُوَ نُفَيْرٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ
الْكَلَابِيَّ يَقُولُ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَالَ، الْغَدَاةَ
فَخَفَضَ فِيهِ وَرَفَعَ حَتَّى ظَنَّنَا أَنَّهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا
رُحْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا
شَأْنُكُمْ؟ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتُ الدَّجَالَ الْغَدَاةَ
فَخَفَضَ فِيهِ ثُمَّ رَفَعَتْ حَتَّى ظَنَّنَا أَنَّهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ
غَيْرُ الدَّجَالَ أَحْوَفُنِي عَلَيْكُمْ أَنْ يَخْرُجَ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا
حَاجِبُكُمْ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجَ وَلَسْتُ بِيَحْمُ فَأَمُرُوا حَاجِبِي

۴۰۷۵: حضرت نو اس بن سعان کلابی سے روایت
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کو دجال کا
بیان کیا تو اس کی ذلت بھی بیان کی (کہ وہ کانٹا ہے اور
اللہ کے نزدیک ذلیل ہے) اور اس کی بڑائی بھی بیان
کی (کہ اس کا فتنہ سخت ہے اور وہ عادت کے خلاف
باتیں دکھاوے گا) یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ وہ ان
کھجوروں میں ہے (یعنی ایسا قریب ہے گویا حاضر ہے
یہ آپ کے بیان کا اثر اور صحابہ کے ایمان کا سبب تھا
(جب ہم لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
گئے (یعنی دوسرے وقت) تو آپ نے دجال کے ڈر کا

نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلَقَنِي عَلَى كُلِّ مَسْلَمٍ إِنَّهُ شَابٌ قَطَطٌ عَيْنُهُ
 قُتَابِمَا كَاتَبَنِي أَشْبَهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُطْنٍ فَمَنْ رَأَاهُ مِنْكُمْ
 فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ يُخْرُجُ مِنْ خَلَةٍ بَيْنَ
 الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاتٌ يَمِينًا وَغَاتٌ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ
 اتَّبِعُوا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا لُبُّهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ
 يَوْمًا يَوْمَ كَسَنَةِ وَيَوْمَ كَشْهَرٍ وَيَوْمَ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرِ أَيَّامِهِ
 كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَذَا لِكَ الْيَوْمِ الَّذِي كَسَنَةِ
 نَكْحِفُنَا فِيهِ صَلَاةَ يَوْمٍ؟ قَالَ فَأَقْدِرُوا لَهُ قَدْرَهُ قَالَ قُلْنَا فَمَا
 إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْفَيْثِ اسْتَدْبَرْتَهُ الرِّيحُ قَالَ لَا
 فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ يُؤْمِنُونَ بِهِ فَيَأْمُرُ
 السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَتُمْطِرُ وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتُ وَ
 تَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرَى وَاسْتَعَا
 ضُرُوعًا وَآمَدَهُ خَوَاصِرُهُمْ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّنَ
 عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُضْبِحُوهُمْ مُمَجِّلِينَ مَا
 بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ ثُمَّ يَمُرُّ بِالْخَرِيبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي
 كُنُوزَكَ فَيَنْطَلِقُ فَتَتَّبِعُهُ كُنُوزُهَا كَيْعَاسِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ
 يَدْعُو أَرْجُلًا مُمْتَلِنًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ ضَرْبَةً فَيَقْطَعُهَا
 جَزَلَتَيْنِ رَمِيَةِ الْغَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيَقْبَلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهَهُ
 يَضْحَكُ فَيَبِينُ مَا هُمْ يَذَا لِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ عِيسَى بْنَ
 مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقَى دِمَشْقَ بَيْنَ
 مَهْرُودَتَيْنِ وَاصِعَ كَفِّهِ عَلَى أَجْبَحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَاطَا
 رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا أَرْقَعَهُ يَنْحَدِرُ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ وَلَا
 يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي
 حَيْثُ يَنْتَهِي طَرَفُهُ فَيَنْطَلِقُ حَتَّى يُدْرِكَهُ عِنْدَ بَابٍ لِدِ
 فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي نَبِيَّ اللَّهِ عِيسَى قَوْمًا قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ
 فَيَسْحُحُ وَجُوهَهُمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَيَبِينُ مَا

اثر ہم میں پایا (ہمارے چہروں پر گھبراہٹ اور خوف سے) آپ نے پوچھا: تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو آپ نے دجال کا ذکر کیا اس کی ذلت بھی بیان کی اور اس کی عظمت بھی بیان کی یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ وہ انہی کھجور کے درختوں میں ہے۔ آپ نے فرمایا دجال کے سوا اوروں کا مجھے زیادہ ڈر ہے تم پر اور دجال اگر میری موجودگی میں نکلا تو میں اس سے جھٹ کروں گا تمہاری طرف سے (تم الگ رہو گے) اور اگر اس وقت نکلے جب میں تم میں نہ ہوں (بلکہ میری وفات ہو جائے) تو ہر ایک شخص اپنی جھٹ آپ کر لے اور اللہ میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان پر۔ دیکھو! دجال جوان ہے (اور تمہیم کی روایت میں گزرا کہ وہ بوڑھا ہے اور شاید رنج و غم سے تمہیم کو بوڑھا معلوم ہوا ہو یہ بھی دجال کا کوئی شعبہ ہو) اس کے بال بہت گھنگریالے ہیں اس کی آنکھ اُبھری ہوئی ہے۔ گویا میں اس کی مشابہت دیکھتا ہوں عبد العزیز بن قطن سے (وہ ایک شخص تھا۔ قوم خزاعہ کا جو جاہلیت کے زمانہ میں مر گیا تھا) پھر جو کوئی تم میں سے دجال کو پائے تو شروع سورہ کہف کی آیتیں اس پر پڑھے (ان آیتوں کے پڑھنے سے دجال کے فتنہ سے بچے گا) دیکھو دجال غلہ سے نکلے گا جو شام اور عراق کے درمیان (ایک راہ) ہے اور فساد پھیلاتا پھرے گا دائیں طرف اور بائیں طرف ملکوں میں اے اللہ کے بندوں مضبوط رہنا ایمان پر ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کتنے دنوں تک زمین پر رہے گا؟ آپ نے فرمایا کہ چالیس دن تک جن میں ایک دن سال بھر کا ہوگا اور

هُم كَذَّابِكْ اِذَا اُوْحِيَ اِلَيْهِ يٰ عِيسٰى اِنِّىْ قَدْ
اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّىْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ وَاَخْرَجْتُ عِبَادِىْ
اِلَى الطُّورِ وَبَيَّعْتُ اللّٰهُ يٰ جُوجُ وَاَجُوجُ وَهُمْ كَمَا قَالَ
اللّٰهُ مِنْ كُلِّ حَذَبٍ يَنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّوْا بِلَهُمْ عَلَىٰ بَحِيْرَةٍ
الطُّبْرِیَّةِ فَيُشْرَبُوْنَ مَا فِیْهَا ثُمَّ يَمُرُّ اَخْرَهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ
كَانَ فِیْ هٰذَا مَآءٌ مَّرَّةً وَّیَحْضُرُ نَبِیُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَ
اَصْحَابُهُ حَتّٰی یَكُوْنَ رَاسُ الثُّوْرِ لَا دَحْدِحِهِمْ خَيْرًا مِنْ مَّاءٍ
دِیْنَارٍ لَا حَدِّكُمْ الْیَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِیُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَ اَصْحَابُهُ
اِلَى اللّٰهِ فُرِیْسِلَ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الْغَفَّ فِی رِقَابِهِمْ فَيُضْبَحُوْنَ
فَرَسٰى كَمُوْبَ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَیَهِيْطُ نَبِیُّ اللّٰهِ عِيسٰى وَ
اَصْحَابُهُ فَلَا یَجِدُوْنَ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا قَدْ مَلَأَهُ زَهْمُهُمْ وَ
تَنُّهُمْ وَ دِمَآءُ هُمْ فَيَرْغَبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ سُبْحَانَهُ فَيُرِیْسِلُ
عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَاغْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرُقُهُمْ
حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ یُرِیْسِلُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مَطَرًا لَا یَكُنْ مِنْهُ
بَیْثٌ مَدِیْرٌ وَ بَرٌّ فَتَغْسِلُهُ حَتّٰی یَتْرُكُهُ كَالزَّلْفَةِ ثُمَّ یَقَالُ
لِلْاَرْضِ اَنْتَبِیْ ثَمَرَتِكَ وَ رُدِّیْ بِرُكْنِكَ فِیْوَمَیْذِ تَاكُلُ
الْعِصَابَةَ مِنَ الرُّمَانَةِ فَتُشْبِعُهُمْ وَ یَسْتَظِلُّوْنَ بِقَفْحِهَا وَ
یُبَارِكُ اللّٰهُ فِی الرِّسْلِ حَتّٰی اِنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ تَكْفِیْ
الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ تَكْفِی الْقَبِیْلَةَ وَاللِّقْحَةَ
مِنْ الْغَنَمِ تَكْفِی الْفَحْدَ فَبَیْنَمَا هُمْ كَذَّابِكْ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ
عِیْسٰی رِیْحًا طَیِّبَةً فَتَاخُذُ تَحْتَ اَبَاطِهِمْ فَتَنْفِضُ رُوْحَ كُلِّ
مُسْلِمٍ وَ یَبْقٰی سَائِرُ النَّاسِ یَنْهَارُ جُوزٌ كَمَا تَنْهَارُجُ الْحُمْرُ
فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ.

ایک دن ایک مہینے کا اور ایک دن ایک ہفتے کا اور باقی
دن تمہارے ان دنوں کی طرح ہم نے عرض کیا یا رسول
اللہ وہ دن جو ایک برس کا ہوگا جو اس میں ہم کو ایک دن
کی (پانچ نمازیں کافی ہوں گی) قیاس تو یہی تھا کہ کافی
ہوتیں مگر آپؐ نے فرمایا اندازہ کر کے نماز پڑھ لو۔ ہم
نے عرض کیا وہ زمین میں کس قدر جلد چلے گا (جب تو
اتنی تھوڑی مدت میں ساری دنیا گھوم آئیگا) آپؐ نے
فرمایا ابر کی مثال ہو اس کے پیچھے رہے گی وہ ایک قوم
کے پاس آئے گا اور ان کو اپنی طرف بلائے گا وہ اس کو
مان لیں گے اور اس پر ایمان لائیں گے (معاذ اللہ وہ
الوہیت کا دعویٰ کرے گا) پھر وہ آسمان کو حکم دے گا ان
پر پانی برسے گا اور زمین کو حکم دے گا وہ اناج اگائے گی
اور ان کے جانور شام کو آئیں گے (چرائے سے لوٹ
کر) ان کی کوہان خوب اونچی یعنی خوب موٹے تازے
ہو کر اور ان کے تھن خوب بھرے ہوئے دودھ والے
اور ان کی کھوکھیں پھولی ہوں گی پھر ایک قوم کے پاس
آئے گا ان کو اپنی طرف بلائے گا وہ اس کی بات نہ
مانیں گے اس کے خدا ہونے کو رد کر دیں گے) آخر
دجال ان کے پاس سے لوٹ جائے گا صبح کو ان کا ملک
قطر زدہ ہوگا اور ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں رہے گا۔ پھر
دجال ایک کھنڈر پر سے گزرے گا اور اس سے کہے گا
اپنے خزانے نکال اس کھنڈر کے سب خزانے اس کے
ساتھ ہو لیں گے جیسے شہد کی کھیاں بڑی مکھی یعنی یعسوب

کے ساتھ ہوتی ہیں، پھر ایک شخص کو بلائے گا جو اچھا موٹا تازہ جوان ہوگا اور تلوار سے اس کو مارے گا۔ وہ دو ٹکڑے ہو
جائے گا اور ہر ایک ٹکڑے کو دوسرے ٹکڑے سے تیر کے (گرنے کے) فاصلہ تک کر دے گا۔ پھر اس کا نام لے کر اس کو
بلائے گا میں وہ شخص زندہ ہو کر آئے گا اس کا منہ چمکتا ہوگا اور ہنستا ہوگا۔ خیر دجال اور لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ

اتنے میں اللہ حضرت عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا اور سفید مینار پر دمشق کے مشرق کی جانب اتریں گے۔ دوزر دیکھ رہے ہیں ہوئے (جو ورس یا زعفران میں رنگے ہوں گے) اور اپنے دونوں ہاتھ دوفرشتوں کے بازو پر رکھے ہوئے جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو اس میں سے پسینہ ٹپکے گا اور جب اونچا کریں گے تو پسینے کے قطرے اس میں سے گریں گے موتی کی طرح اور جو کافران کے سانس کا اثر پائے گا (یعنی اس کی بو) وہ مرجائے گا اور اس کے سانس کا اثر وہاں تک جائے گا جہاں تک ان کی نظر جائے گی آخر حضرت عیسیٰ چلیں گے اور دجال کو باب لد پر پائیں گے (وہ ایک پہاڑ ہے شام میں اور بعضوں نے کہا بیت المقدس کا ایک گاؤں ہے) وہاں اس مردود کو قتل کریں گے (دجال ان کو دیکھ کر ایسا کچھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے) پھر حضرت عیسیٰ اللہ کے نبی ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو اللہ نے دجال کے شر سے بچایا اور ان کے منہ پر ہاتھ پھیریں گے اور ان کو جنت میں جو درجے ملیں گے وہ ان سے بیان کریں گے غیر لوگ اس حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ وحی بھیجے گا۔ حضرت عیسیٰ پر اے عیسیٰ میں نے اپنے بندوں بندوں کو نکالا کریں یا کہ پہلے ہے کہ ان سے کوئی لڑ نہیں سکتا تو میرے (مومن) بندوں کو طور پہاڑ پر لے جا اور اللہ تعالیٰ یا جوج اور ماجوج کو بھیجے گا جیسے اللہ نے فرمایا: ﴿مَنْ كَلَّ حَذَبَ يَنْسَلُونَ﴾ یعنی ہر ایک ٹیلے پر سے چڑھ دوڑیں گے تو ان کا پہلا گروہ (جو مثل مٹیوں کے ہوں گے کثرت میں ان کا پہلا حصہ یعنی آگے کا حصہ طبریہ کے تالاب پر گزر کریں گے اور اس کا سارا پانی پی جائیں گے پھر اخیر حصہ ان کا آئے گا تو کہے گا کسی زمانہ میں اس تالاب میں پانی تھا اور حضرت عیسیٰ اور آپ کے ساتھ رکے رہیں گے (طور پہاڑ پر) یہاں تک کہ ایک بیل کی سری ان کے لئے سواشرنی سے بہتر ہوگی تمہارے لئے آج کے دن۔ آخر حضرت عیسیٰ اور آپ کے ساتھی اللہ کی درگاہ میں دعا کریں گے تو اللہ یا جوج ماجوج لوگوں پر ایک پھوڑا بھیجے گا (اس میں کیڑا ہوتا ہے) ان کی گردنوں میں وہ دوسرے دن صبح کو سب مرے ہوئے ہوں گے جیسے ایک آدمی مرتا ہے اور حضرت عیسیٰ اور آپ کے ساتھی پہاڑ سے اتریں گے اور ایک بالشت برابر جگہ نہ پائیں گے جو ان کی چکنائی بدبو اور خون سے خالی ہو آخروہ پھر دعا کریں گے اللہ کی جناب میں اللہ تعالیٰ کچھ پرند جانور بھیجے گا جن کی گردنیں بختی اونٹوں کی گردنوں کے برابر ہوں گی (یعنی اونٹوں کی برابر پرند آئیں گے بختی اونٹ ایک قسم کا اونٹ ہے جو بڑا ہوتا ہے وہ ان کی لاشیں اٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہے وہاں ڈال دیں گے پھر اللہ تعالیٰ پانی برسائے گا کوئی گھر مٹی کا بالوں کا اس پانی کو نہ روک سکے گا یہ پانی ان سب کو دھو ڈالے گا یہاں تک کہ زمین آئینہ کی طرح صاف ہو جائے گی پھر زمین سے کہا جائے گا اب اپنے پھل اگا اور اپنی برکت پھیر لا اس دن کئی آدمی مل کر ایک انار کھا بیٹھے اور سیر ہو جائیں اور انار کے چھلکے سے سایہ کریں گے (چھتری کی طرح) اتنے بڑے بڑے انار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ دودھ میں برکت دیگا یہاں تک کہ ایک دودھ والی اونٹنی لوگوں کی کئی جماعتوں پر کافی ہوگی ایک گائے دودھ والی ایک قبیلہ کے لوگوں کو کافی ہوگی اور ایک بکری دودھ والی ایک چھوٹے قبیلے کو کافی ہو جائے گی لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا وہ انکی بغلوں کے تلے اثر کرے گی اور ہر ایک مومن کی روح قبض کر لے گی اور باقی لوگ گدھوں کی طرح لڑتے جھگڑتے یا جماع کرتے (اعلانیہ) رہ جائیں گے ان لوگوں پر قیامت ہوگی۔

۴۰۷۶: حضرت نواس بن سمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریب ہے کہ مسلمان یا جوج اور ماجوج کی کمانوں اور ڈھالوں کو سات برس تک جلائیں گے۔

۴۰۷۷: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا تو بڑا خطبہ آپ کا دجال سے متعلق تھا آپ نے دجال کا حال ہم سے بیان کیا اور ہم کو اس سے ڈرایا تو فرمایا کوئی فتنہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آدم کی اولاد کو پیدا کیا زمین دجال کے فتنے سے بڑھ کر نہیں ہوا اور اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ اور میں تمام انبیاء کے آخر میں ہوں اور تم آخر میں ہو سب امتوں سے اور دجال تمہی لوگوں میں ضرور پیدا ہوگا پھر اگر وہ نکلے اور میں تم میں موجود ہوں تو میں ہر مسلمان کی طرف سے حجت کروں گا۔ دجال کا فتنہ ایسا بڑا ہے کہ اگر میرے سامنے نکلے تو مجھ کو اس سے بحث کرنا پڑے گی اور کوئی شخص اس کام کے لئے کافی نہ ہوگا اور اگر میرے بعد نکلے تو ہر شخص اپنی ذات کی طرف سے حجت کر لے اور اللہ میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان پر دیکھو دجال نکلے گا غلہ سے جو شام اور عراق کے درمیان ہے (غلہ کہتے ہیں راہ کو) پھر فساد پھیلا دے گا بائیں طرف (ملکوں میں) اے اللہ کے بندو جسے رہنا ایمان پر کیونکہ میں تم سے اس کی ایسی صفت بیان کرتا ہوں جو مجھ سے پہلے کسی نبی نے بیان نہیں کی (پس اس صفت سے تم خوب اس کو پہچان لو گے) پہلے تو وہ کہے گا۔

۴۰۷۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ خُمَزَةَ ثَنَا ابْنُ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِي حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَاسَ بْنَ سَمْعَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَيُوقَدُ الْمُسْلِمُونَ مِنْ قِسِي يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ وَتُشَابِهُهُمْ وَاتْرُسَتْهُمْ سَبْعَ سِنِينَ.

۴۰۷۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَافِعٍ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ الشَّيْبَانِيِّ يَحْيَى بْنُ أَبِي عُمَرَ وَ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَانَ أَكْثَرُ خُطْبَتِهِ حَدِيثًا حَدَّثَنَا عَنْ الدَّجَالِ وَ حَزْرَانَهُ فَكَانَ مِنْ قَوْلِهِ أَنْ قَالَ إِنَّهُ لَمْ تَكُنْ فِتْنَةً فِي الْأَرْضِ مُنْذُ ذَرَّ اللَّهُ ذُرِّيَّةَ آدَمَ عَظَمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا حَذَّرَ أُمَّتَهُ الدَّجَالَ وَ أَنَا آخِرُ الْأَنْبِيَاءِ وَ أَنْتُمْ آخِرُ الْأُمَمِ وَهُوَ خَارِجٌ فِيكُمْ لَا مُحَالَةَ وَ إِنْ يَخْرُجُ وَ أَنَا بَيْنَ ظَهْرَانِيكُمْ فَآنَا حَاجِبٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَ إِنْ يَخْرُجُ مِنْ بَعْدِي فَكُلُّ أَمْرٍ حَاجِبٌ نَفْسِهِ وَ اللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنْ خَلَةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَ الْعِرَاقِ فَيَعِثُ يَمِينًا وَ يَعِثُ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاتَّبِعُوا فَإِنِّي سَاصِفُهُ لَكُمْ صِفَةً لَمْ يَصِفْهَا إِلَّا هِيَ نَبِيٌّ قَبْلِي إِنَّهُ يَبْدَأُ فَيَقُولُ أَنَا نَبِيٌّ وَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي ثُمَّ يَتَنَبَّى فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ وَ لَا تَرُدُّنْ رَبُّكُمْ حَتَّى تَمُوتُوا وَ إِنَّهُ أَغْوَرُ وَ إِنْ رَبُّكُمْ لَيْسَ بِأَغْوَرَ وَ إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُ كُلُّ مُؤْمِنٍ كِتَابٍ أَوْ غَيْرِ كِتَابٍ وَ إِنْ مِنْ فِتْنَةٍ أَنْ مِنْهُ جَنَّةٌ وَ نَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَ جَنَّتُهُ نَارٌ فَمَنْ ابْتُلِيَ بِنَارِهِ فَلَيْسَ سَعَتْ بِاللَّهِ وَلَيْفَرَافَاتِجِ الْكَهْفِ فَتَكُونُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَ سَلَامًا كَمَا كَانَتِ النَّارُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَ إِنْ مِنْ فِتْنَةٍ أَنْ يَقُولُ لَاغْرَابِي أَرَأَيْتَ إِنْ بَعَثْتُ لَكَ أَبَاكَ وَ أُمَّكَ أَتَشْهَدُ

أَنَّى رُبُّكَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَتَمَثَّلُ لَهُ شَيْطَانَانِ فِي صُورَةِ أَبِيهِ
وَأُمِّهِ فَيَقُولَانِ يَا بَنَى اتَّبِعْهُ فَإِنَّهُ رَبُّكَ وَإِنْ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ
يَسْلُطَ عَلَى نَفْسٍ وَاحِدَةٍ فَيُحْتَلِّهَا وَيَشْرَهَا بِالْمُنْشَارِ
حَتَّى يُلْقَى شَقِيقَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي هَذَا فَإِنِّي
أَبْعَثُهُ الْآنَ ثُمَّ يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ رَبًّا غَيْرِي فَيَبْعَثُهُ الْآنَ ثُمَّ يَزْعُمُ أَنَّ
لَهُ رَبًّا غَيْرِي فَيَبْعَثُهُ اللَّهُ وَيَقُولُ لَهُ الْحَبِيبُ مَنْ رَبُّكَ
فَيَقُولُ رَبِّي اللَّهُ وَأَنْتَ عَدُوُّ اللَّهِ أَنْتَ الدَّجَالُ وَاللَّهُ مَا
كُنْتُ بَعْدَ أَشَدَّ بَصِيرَةً بِكَمِينِي الْيَوْمَ.

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الطَّنَافِيسِيُّ فَحَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ
ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْوَصَافِيُّ عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاكَ الرَّجُلُ أَرْفَعَ أُمَّتِي
ذَرَجَةً فِي الْجَنَّةِ.

قَالَ: قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَاللَّهِ مَا كُنَّا نَرَى ذَاكَ
الرَّجُلَ إِلَّا عَمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ.

قَالَ الْمُحَارِبِيُّ ثُمَّ رَجَعْنَا إِلَى حَدِيثِ أَبِي رَافِعٍ
قَالَ وَإِنْ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَمُرَّ بِالْحَيِّ فَيَكْذِبُونَهُ فَلَا تَبْقَى لَهُمْ
سَائِمَةٌ إِلَّا هَلَكْتَ وَإِنْ مِنْ فِتْنَتِهِ أَنْ يَمُرَّ بِالْحَيِّ فَصَدِّقُونَهُ
فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ أَنْ تُمْطِرَ فَنُطْمِرَ وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ أَنْ تُنْبِتَ
فَنُتْبِتَ حَتَّى تَرُوحَ مَوَاشِيَهُمْ مِنْ يَوْمِهِمْ ذَاكَ أَسْمَنَ مَا
كَانَتْ وَاعْظَمَهُ وَآمَدَهُ خَوَاصِرَ وَأَدَّهُ ضُرُوعًا وَإِنَّهُ لَا
يَبْقَى شَيْءٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَّا وَطْنُهُ وَظَهَرَ عَلَيْهِ إِلَّا مَكَّةَ
وَالْمَدِينَةَ لَا يَأْتِيهِمَا مِنْ نَقَبٍ مِنْ نِقَابِهِمَا إِلَّا لَقِيَتْهُ
الْمَلَائِكَةُ بِالسُّيُوفِ صَلْتَةً حَتَّى يَنْزُكَ عِنْدَ الظَّرْبِ
الْأَحْمَرِ عِنْدَ مُنْقَطَعِ السَّبْحَةِ فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا
ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَلَا يَبْقَى مُفَاقٌ وَلَا مُنَافِقَةٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَيْهِ
فَنَسَفَى الْحَبَّ مِنْهَا كَمَا يَنْفَى الْكَبِيرُ حَبَّ الْحَدِيدِ وَ

میں نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے پھر دوبارہ
کہے گا میں تمہارا رب ہوں اور دیکھو تم اپنے رب کو
مرنے تک نہیں دیکھ سکتے اور ایک بات اور ہے وہ کاٹنا
ہوگا اور تمہارا رب کاٹنا نہیں ہے اور دوسرے یہ کہ اس
کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا۔ ”کافر“
اس کو ہر ایک مومن (بقدر الہی) پڑھ لے گا خواہ لکھنا
جانتا ہو یا نہ جانتا ہو اور اس کا فتنہ سعید ہوگا کہ اس کے
ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی لیکن اس کی جنت دوزخ
ہے اور اس کی دوزخ جنت ہے پس جو کوئی اس کی
دوزخ میں ڈالا جائے گا (اور ضرور وہ سچے مومنوں کو
دوزخ میں ڈالنے کا حکم دے گا) وہ اللہ سے فریاد کرے
اور سورۃ کہف کے شروع کی آیتیں پڑھے اور وہ
دوزخ اللہ کے حکم سے اس پر ٹھنڈی ہو جائیگی اور
سلامتی جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ ٹھنڈی ہو
گئی اور اس کا فتنہ یہ ہوگا کہ ایک گنوار دیہاتی سے کہے گا
دیکھ اگر میں تیرے ماں باپ کو زندہ کروں جب تو مجھ کو
اپنا رب کہے گا؟ وہ کہے گا بے شک پھر دوشیطان دجال
کے حکم سے اس کے ماں باپ کی صورت بن کر آئیں
گے اور کہیں گے بیٹا اس کی اطاعت کر یہ تیرا رب ہے
(معاذ اللہ یہ فتنہ اس کا یہ ہوگا کہ ایک آدمی پر غالب ہو
کر اس کو مار ڈالے گا بلکہ آری چیر کر اس کے دو ٹکڑے
کر دے گا پھر (اپنے معتقدوں سے) کہے گا دیکھو میں
اپنے اس بندے کو اب جلاتا ہوں اب بھی وہ یہ کہے گا
کہ میرا رب اور کوئی ہے سو میرے پھر اللہ تعالیٰ اس
کو زندہ کر دے گا۔ اس سے دجال خبیث کہے گا تیرا
رب کون ہے؟ وہ کہے گا میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا

يُدْعَى ذَالِكَ الْيَوْمُ يَوْمَ الْخَلَاصِ

فَقَالَتْ أُمُّ شُرَيْكٍ بِنْتُ أَبِي الْعَكْرِ يَا رَسُولَ
اللَّهِ فَإِنَّ الْعَرَبَ يَوْمَئِذٍ قَالَتْ هُمْ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ وَجُلُوهُمْ بَيْنَ
الْمَقْدِسِ وَإِمَامُهُمْ رَجُلٌ صَالِحٌ فَبَيْنَمَا إِمَامُهُمْ قَدْ تَقَدَّمَ
بُصْلِيهِ بِهِمُ الصُّبْحُ إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِمْ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ الصُّبْحُ
فَرَجَعَ ذَالِكَ الْإِمَامُ يَنْكُصُ بِمُشَى الْقَهْقَرَى لِيَتَقَدَّمَ
عِيسَى يُصَلِّيَ النَّاسَ يَفْضَعُ عِيسَى يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ ثُمَّ
يَقُولُ لَهُ تَقَدَّمَ فَصَلِّ فَإِنَّا لَكَ أَقْبَمْتُ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ
إِمَامُهُمْ فَإِذَا انْصَرَفَ قَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ افْتَحُوا
الْبَابَ فَيُفْتَحُ وَوَرَاءَهُ الذَّالُّ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ يَهُودِيٍّ
كُلُّهُمْ ذُو سَيْفٍ مُحَلَّى وَسَاحٍ فَإِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ الذَّجَهَالُ
ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ وَنُطْلَقُ هَارِبًا وَ يَقُولُ
عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ لِي فِيكَ ضَرْبَةً لَنْ تَسْقِيَنِي بِهَا
فَيُذِرُكَ عِنْدَ بَابِ اللّٰهِ الشَّرَفِيِّ فَيَقْتُلُهُ فَيَهْرُمُ اللّٰهُ الْيَهُودَ
فَلَا يَبْقَى شَيْءٌ مِّمَّا خَلَقَ اللّٰهُ يَتَوَارَى بِهِ يَهُودِيٌّ إِلَّا انْطَقَ
اللّٰهُ ذَالِكَ الشَّيْءَ لَا حَجَرَ وَلَا شَجَرَ وَلَا حَائِطَ وَلَا
دَابَّةَ (إِلَّا الْغُرْقَدَةَ فَإِنَّمَا مِنْ شَجَرِهِمْ لَا يَنْطِقُ) إِلَّا قَالَ يَا
عَبْدَ اللَّهِ الْمُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ فَتَعَالَ أَقْتُلْهُ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَإِنْ إِيَّامَهُ أَرْبَعُونَ سَنَةً
السَّنَةُ كَنَصِيفِ السَّنَةِ وَالسَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَالشَّهْرُ
كَالْجُمُعَةِ وَ آخِرُ أَيَّامِهِ كَالشَّرَرَةِ يُصْبِحُ أَحَدُكُمْ عَلَى
بَابِ الْمَدِينَةِ فَلَا يَلْعَلُ بَابُهَا الْآخِرَ حَتَّى يُمَسِّيَ فَقِيلَ لَهُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَصَلِّيَ فِي تِلْكَ الْأَيَّامِ الْقِصَارِ قَالَ
تَقْدُرُونَ فِيهَا الصَّلَاةَ كَمَا تَقْدُرُونَ فِي هَذِهِ الْأَيَّامِ
الطَّوَالِ ثُمَّ صَلُّوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَيَكُونُ عِيسَى ابْنُ
مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي أُمْتِي حَكَمًا عَدْلًا وَإِمَامًا مُقْسِطًا

دشمن ہے تو دجال ہے قسم خدا کی آج تو مجھے خوب معلوم
ہوا کہ تو دجال ہی ہے۔ ابوالحسن علی بن محمد طنافسی نے کہا
(جو شیخ ہیں ابن ماجہ کے اس حدیث میں) ہم سے
عبد اللہ بن ولید وصافی نے بیان کیا انہوں نے عطیہ
سے روایت کی۔ انہوں نے ابوسید خدری سے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مرد کا درجہ
میری امت میں سب سے بلند ہوگا جنت میں اور ابو
سعید نے کہا قسم خدا کی ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ یہ مرد جو
دجال سے ایسا مقابلہ کریں گے کوئی نہیں ہے سوائے
حضرت عمر کے۔ یہاں تک کہ حضرت عمر گزر گئے۔
مخاریب نے کہا اب پھر ہم ابوامامہ کی حدیث کو جس کو ابو
رافع نے روایت کیا بیان کرتے ہیں (کیونکہ ابوسعید کی
حدیث درمیان میں اس مرد کے ذکر پر آگئی تھی اخیر
دجال کا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا) کہ وہ آسمان کو حکم کرے گا
پانی برسانے کے لئے تو پانی برے گا اور زمین کو حکم
کرے غلہ اگانے کا وہ غلہ اگائے گی اور اس کا ایک
فتنہ یہ ہوگا کہ وہ ایک قبیلہ پر سے گزرے گا۔ وہ لوگ
اس کو سچا کہیں گے تو وہ آسمان کو حکم کرے گا پانی
برسانے کا ان پر پانی برے گا اور زمین کو حکم کرے گا
غلہ اور گھاس اگانے کا تو وہ اگائیگی یہاں تک ان کے
جانور اسی دن شام کو نہایت موٹے اور بڑے اور
کھوکھیں بھری ہوئی اور تھن دودھ سے پھولے ہوئے
آئیں گے (ایک دن میں یہ سب باتیں ہو جائیں گی
پانی بہت برسا چارہ بہت پیدا ہونا جانوروں کا اس کو کھا
کر تیار ہو جانا ان کے تھن دودھ سے بھر جانا معاذ اللہ کیا
بڑا فتنہ ہوگا)۔ غرض دنیا میں کوئی ٹکڑا زمین کا باقی نہ

يَذُقُ الصَّلِيبَ وَيَذْبُحُ الْخَزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَتْرُكُ
 الصَّدَقَةَ فَلَا يُسْعَى عَلَى شَاةٍ وَلَا بَعِيرٍ وَتُرْفَعُ الشَّحْنَاءُ
 وَالتَّبَاعُضُ وَتُنَزَّعُ حِمَّةُ كُلِّ ذَاتِ حِمَّةٍ حَتَّى يَذْخَلَ
 الْوَلِيدُ يَدَهُ فِي الْهَيْئَةِ فَلَا تَصُرُّهُ وَتَفِرُّ الْوَلِيدَةُ الْأَسَدُ فَلَا
 يَضُرُّهَا وَيَكُونُ الذَّنْبُ فِي الْغَنَمِ كَأَنَّهُ كَلْبُهَا وَتَمْلَأُ
 الْأَرْضُ مِنَ السَّلِيمِ كَمَا يُمْلَأُ الْإِنَاءُ مِنَ الْمَاءِ وَتَكُونُ
 الْكَلِمَةُ وَاحِدَةً فَلَا يُعْبَدُ إِلَّا اللَّهُ وَتَضَعُ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا
 وَتُسَلَبُ قُرَيْشٌ مُلْكُهَا وَتَكُونُ الْأَرْضُ كَفَأِ ثَوْرِ الْفِضَّةِ
 تُنْبِتُ نَبَاتَهَا بَعْدَ آدَمَ حَتَّى يَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الْقِطْفِ مِنْ
 الْعَبَبِ فَيُشْبِعُهُمْ وَيَجْتَمِعَ النَّفَرُ عَلَى الرُّمَانَةِ فَيُشْبِعُهُمْ وَ
 يَكُونُ الثَّوْرُ بِكَذَا وَكَذَا مِنَ الْمَالِ وَتَكُونُ الْفَرَسُ
 بِالدَّرَنِيهِمَاتِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا يُرْخِصُ الْفَرَسُ
 قَالَا لَا تُرْكَبُ لِحَرْبٍ أَبَدًا قِيلَ لَهُ فَمَا يُغْلَى الثَّوْرُ قَالَ
 تُحَرِّثُ الْأَرْضَ كُلُّهَا وَإِنَّ قَبْلَ خُرُوجِ الدَّجَالِ ثَلَاثَ
 سَنَوَاتٍ شَدَادٍ يُصِيبُ النَّاسَ فِيهَا جُوعٌ شَدِيدٌ يَأْمُرُ اللَّهُ
 السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الْأُولَى أَنْ تَحْبِسَ ثُلُثَ مَطَرِهَا وَيَأْمُرُ
 الْأَرْضَ فَتَحْبِسَ ثُلُثَ نَبَاتِهَا ثُمَّ يَأْمُرُ السَّمَاءَ فِي الثَّانِيَةِ
 فَتَحْبِسَ ثُلُثَى مَطَرِهَا وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسَ ثُلُثَى نَبَاتِهَا
 ثُمَّ يَأْمُرُ اللَّهُ السَّمَاءَ فِي السَّنَةِ الثَّلَاثَةِ فَتَحْبِسَ مَطَرَهَا كُلَّهُ
 فَلَا تَقْطُرُ قَطْرَةً وَيَأْمُرُ الْأَرْضَ فَتَحْبِسَ نَبَاتَهَا كُلَّهُ فَلَا
 تُنْبِتُ خَضِرَاءً فَلَا تَبْقَى ذَاتُ ظِلْفٍ إِلَّا هَلَكَتْ إِلَّا مَا شَاءَ
 اللَّهُ قِيلَ فَمَا يُعْيِشُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ قَالَ التَّهْلِيلُ
 وَالتَّكْبِيرُ وَالتَّسْبِيحُ وَالتَّحْمِيدُ وَيُجْرَى ذَالِكَ عَلَيْهِمْ
 مُجْرَى الطَّعَامِ

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ الطَّنَافِيسِيَّ
 يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيَّ يَقُولُ يَنْبَغِي أَنْ

رہے گا جہاں دجال نہ جائے گا اور اس پر غالب نہ ہوگا
 سوا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے ان دونوں شہر میں جس
 راہ میں آئے گا اس کو فرشتے ملیں گے مہنگی تلواریں لئے
 ہوئے یہاں تک کہ دجال اتر پڑے گا چھوٹی لال
 پہاڑی کے پاس جہاں کھاری تر زمین ختم ہوئی ہے اور
 مدینہ میں تین بار زلزلہ آئے گا (یعنی مدینہ اپنے لوگوں
 کو لے کر تین بار حرکت کرے گا) تو جو منافق مرد یا
 منافق عورت مدینہ میں ہوں گے وہ دجال کے پاس
 چلے جائیں گے اور مدینہ پلیدی کو اپنے میں سے دور کر
 دے گا جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے اس دن کا
 نام یوم الخلاص ہوگا (یعنی چھٹکارے کا دن) ام شریک
 بنت ابولکر نے عرض کیا یا رسول اللہ! عرب کے لوگ
 اس دن کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا عرب کے
 لوگ (مومن مخلصین) اس دن کم ہوں گے اور دجال
 کے ساتھ بے شمار لوگ ہوں گے ان کو لڑنے کی طاقت
 نہ ہوگی) اور ان عرب (مومنین میں سے اکثر لوگ
 (اس وقت) بیت المقدس میں ہوں گے ان کا امام
 ایک نیک شخص ہوگا یا آپ کے نائب ایک روز ان کا
 امام آگے بڑھ کر صبح کی نماز پڑھنا چاہے گا اتنے میں
 حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام صبح کے وقت اتریں
 گے تو یہ امام ان کو دیکھ کر آلے پاؤ پیچھے ہٹے تاکہ حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام آگے ہو کر نماز پڑھائیں لیکن حضرت
 عیسیٰ اپنا ہاتھ اس کے دونوں مونڈھوں کے درمیان رکھ
 دیں گے پھر اس سے کہیں گے تو ہی آگے بڑھ اور نماز
 پڑھا لیں گے کہ یہ نماز تیرے ہی لئے قائم ہوئی تھی
 (یعنی تکبیر تیری ہی امانت کی نیت سے ہوئی تھی) خیر وہ

يُدْفَعُ هَذَا الْحَدِيثُ إِلَى الْمُؤَدَّبِ حَتَّى يُعَلِّمَهُ الصَّبِيَّانَ فِي إِمَامِ لُغُوں كُوْنَمَاز پُرْهَائے گَاجِبِ نَمَاز سَے فَا رَغْ هُوْگَا
حَضْرَتِ عِیْسَىؑ (مُسلْمَانُوں سَے) فَرْمَانِیْے گَے (جُو قَلْعَہ

یَا شہر میں محصور ہوں گے اور دجال ان کو گھیرے ہوگا) دروازہ قلعہ کا یا شہر کا کھول دو۔ دروازہ کھول دیا جائے گا وہاں پر
دجال ہوگا ستر ہزار یہودیوں کے ساتھ جن میں سے ہر ایک کے پاس تلوار ہوگی اس کے زیور کے ساتھ اور چادر ہوگی
جب دجال حضرت عیسیٰؑ کو دیکھے گا تو ایسا گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور بھاگے گا اور حضرت عیسیٰؑ
فرمائیں گے میری ایک مارتھ کو کھانا ہے تو اس سے بچ نہ سکے گا آخر باب لد کے پاس جو مشرق کی طرف ہے اس کو
پائیں گے اور اس کو قتل کریں گے پھر اللہ تعالیٰ یہودیوں کو شکست دے گا (یہود مردود دجال کے پیدا ہوتے ہی اس کے
ساتھ ہو جائیں گے اور کہیں گے یہی سچا مسیح ہے جس کے آنے کا وعدہ اگلے نبیوں نے کیا تھا اور چونکہ یہود مردود حضرت
عیسیٰؑ کے دشمن تھے اور محمدؐ کے اس لئے مسلمانوں کی ضد اور عداوت سے بھی اور دجال کے ساتھ ہو جائیں گے دوسری
روایت میں ہے کہ اصفہان کے یہود میں سے ستر ہزار یہودی دجال کے پیرو ہو جائیں گے) خیر یہ حال ہو جائے گا کہ
یہودی اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں سے جس چیز کی آڑ میں چھپے گا اس چیز کو اللہ بولنے کی طاقت دے گا پھر ہوا
درخت یا دیوار یا جانور سو ایک درخت کے جس کو غرق کہتے ہیں وہ ایک کانٹے درخت ہوتا ہے) وہ یہودیوں کا
درخت ہے (یہود اس کو بہت لگاتے ہیں اور اس کی تعظیم کرتے ہیں) نہیں بولے گا تو یہ چیز (جس کی آڑ میں یہودی
چھپے گا) کہے گی اے اللہ کے مسلمان بندے یہ یہودی ہے تو آ اور اس کو مار ڈال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ دجال ایک چالیس برس تک رہے گا لیکن ایک برس چھ مہینے کے برابر ہوگا اور ایک برس ایک مہینے کے برابر ہوگا اور
ایک مہینہ ایک ہفتہ کے برابر اور اخیر دن دجال کے ایسے ہوں گے جیسے چنگاری اڑتی جاتی ہے (ہوا میں) تم میں سے
کوئی صبح کو مدینہ کے ایک دروازے پر ہوگا پھر دوسرے دروازہ پر نہ پہنچے گا کہ شام ہو جائے گی۔ لوگوں نے عرض کیا یا
رسول اللہ ہم ان چھوٹے دنوں میں نماز کیونکر پڑھیں آپ نے فرمایا اندازہ سے نماز پڑھ لینا جیسے لمبے دنوں میں اندازہ
کرتے ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت عیسیٰؑ میری امت میں ایک عادل حاکم اور منصف امام
ہوں گے اور صلیب کو جو نصاریٰ لٹکائے رہتے ہیں (توڑ ڈالیں گے۔ اور سور کو مار ڈالیں گے اس کا کھانا بند کر دیں گے
اور جزیہ موقوف کر دیں گے) بلکہ کہیں گے کافروں سے یا مسلمان ہو جاؤ یا قتل ہونا قبول کرو اور بعضوں نے کہا جزیہ لینا
اس وجہ سے بند کر دیں گے کہ کوئی فقیر نہ ہوگا۔ سب مالداروں ہوں گے پھر جزیہ کن لوگوں کے واسطے لیا جائے اور
بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جزیہ مقرر کر دیں گے سب کافروں پر یعنی لڑائی موقوف ہو جائے گی اور کافر جزیہ
پر راضی ہو جائیں گے اور صدقہ (زکوٰۃ لینا) موقوف کر دیں گے تو نہ بکریوں پر نہ اونٹوں پر کوئی زکوٰۃ لینے والا مقرر
کریں گے اور آپس میں لوگوں کے کینہ اور بغض اٹھ جائے گا اور ہر ایک زہریلے جانور کا زہر جاتا رہے گا۔ یہاں تک
کہ بچا پنا ہاتھ سانپ کے منہ میں دے دے گا وہ کچھ نقصان نہ پہنچائے گا اور ایک چھوٹی بچی شیر کو بھگا دے گی وہ اس کو

ضرر نہ پہنچائے گا اور بھیڑیا بکریوں میں اس طرح رہے گا جیسے کتا جوان میں رہتا ہے اور زمین صلح سے بھر جائے گی جیسے برتن پانی سے بھر جاتا ہے اور سب لوگوں کا کلمہ ایک ہو جائے گا سو خدا کے کسی کی پرستش نہ ہوگی (تو سب کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھیں گے) اور لڑائی اپنے سب سامان ڈال دے گی یعنی ہتھیار اور آلات جنت اتار کر رکھ دیں گے مطلب یہ ہے کہ لڑائی دنیا سے اٹھ جائے گی اور قریش کی سلطنت جاتی رہے گی اور زمین کا یہ حال ہوگا کہ جیسے چاندی کی سینی (طشت) وہ اپنا یوہ ایسے آگائے گی جیسے آدم کے عہد میں آگاتی تھی۔ (یعنی شروع زمانہ میں جب زمین میں بہت قوت تھی) یہاں تک کہ کئی آدمی انگور کے ایک خوشے پر جمع ہوں گے اور سب سیر ہو جائیں گے (اتنے بڑے انگور ہوں گے) اور کئی آدمی انگور کے ایک خوشے پر جمع ہوں گے اور سب سیر ہو جائیں گے اور تیل اس قدر داموں سے بکے گا (کیونکہ لوگوں کی زراعت کی طرف توجہ ہوگی تو تیل مہنگا ہوگا) اور گھوڑا تو چند روپوں میں بکے گا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ گھوڑا کیوں سستا ہوگا۔ آپ نے فرمایا: اس لئے کہ لڑائی کے لئے کوئی گھوڑے پر سوار نہ ہوگا پھر لوگوں نے عرض کیا تیل کیوں مہنگا ہوگا۔ آپ نے فرمایا ساری زمین میں کھیتی ہوگی اور دجال کے نکلنے سے تین برس پہلے قحط ہوگا ان تینوں سالوں میں لوگ بھوک سے سخت تکلیف اٹھائیں گے پہلے سال میں اللہ تعالیٰ یہ حکم کرے گا آسمان کو کہ تہائی بارش روک لے اور زمین کو یہ حکم کرے گا کہ تہائی پیداوار روک لے پھر دوسرے سال آسمان کو یہ حکم ہوگا کہ دو تہائی بارش روک لے اور زمین کو یہ حکم ہوگا کہ دو تہائی پیداوار روک لے پھر تیسرے سال میں اللہ تعالیٰ آسمان کو یہ حکم کرے گا کہ بالکل پانی نہ برسائے ایک قطرہ بارش نہ ہوگا اور زمین کو یہ حکم ہوگا کہ ایک دانہ نہ آگائے تو تو گھاس تک نہ اگے گی نہ کوئی سبزی آخر گھروالا جانور (جیسے گائے بکری) تو کوئی باقی نہ رہے گا سب مرجائیں گے مگر جو اللہ چاہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر لوگ کیسے جنیں گے اس زمانہ میں آپ نے فرمایا: جو لوگ لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر اور سبحان اللہ اور الحمد للہ کہیں گے ان کو کھانے کی حاجت نہ رہے گی (یہ تیج اور تحلیل کھانے کے قائم مقام ہوگی) حافظ ابو عبد اللہ ابن ماجہ نے کہا میں نے (اپنے شیخ) ابوالحسن طنافسی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے عبد الرحمن بخاری سے سنا وہ کہتے تھے یہ حدیث تو اس لائق ہے کہ مکتب کے استاد کو دے دی جائے وہ بچوں کو مکتب میں سکھائے۔

۴۰۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ غُيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا وَ إِمَامًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخَنَازِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَ يَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدًا

۴۰۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ بن مریم اتریں گے اور وہ عادل حاکم منصف امام ہوں گے اور صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور سور کو قتل کریں گے اور جزیہ کو معاف کر دیں گے اور مال کو بہادیں گے لوگوں پر (بے شمار دیں گے یہاں تک کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا)۔

۴۰۷۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا جوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں گے پھر وہ نکلیں گے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ وہ ساری زمین میں پھیل جائیں گے اور اپنے چرانے کے جانور بھی ساتھ لے جائیں گے یا جوج ماجوج کا یہ حال ہوگا کہ ان کے لوگ ایک نہر پر سے گزریں گے اور اس کا سارا پانی پی ڈالیں گے یہاں تک کہ ایک قطرہ پانی کا نہ رہے گا اور ان میں سے کوئی یہ کہے گا یہاں کبھی پانی تھا اور زمین پر وہ غالب ہو جائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے ایک کہے گا اب زمین والوں سے تو ہم فارغ ہوئے (کوئی ہمارا مقابل نہ رہا) اب آسمان والوں سے لڑیں گے آخر ان میں سے ایک اپنا حربہ آسمان کی طرف پھینکے گا وہ خون میں رنگا ہوا لوٹ کر گرے گا وہ کہیں گے ہم نے آسمان والوں کو بھی مار ڈالا خیر یہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ چند جانور بھیجے گا مڈی کے کیڑوں کی طرف۔ یہ کیڑے ان کی گردنوں کو کاٹیں گے یا گردن میں گھس جائیں گے وہ سب مڈیوں کی طرح یکبارگی مر جائیں گے۔ ایک پر ایک پڑا ہوگا اور مسلمان صبح کو اٹھیں گے (اپنے شہروں اور قلعوں میں) تو ان کی آواز نہیں سنیں گے وہ کہیں گے ہم میں سے کون ہے جو اپنی جان پر کھیلے یعنی اپنی جان کی پرواہ نہ کرے) اور جا کر دیکھے یا جوج ماجوج کیا کرتے ہیں آخر مسلمانوں میں سے ایک شخص نکلے گا یا اترے گا (قلعہ سے) یہ سمجھ کر کہ وہ مجھ کو ضرور مار ڈالیں گے دیکھے گا تو وہ مردہ ہیں وہ دوسرے مسلمانوں کو پکارے گا اے بھائیو خوش ہو جاؤ تمہارے دشمن مر گئے یہ سن کر سب مسلمان نکلیں گے اور اپنے جانوروں کو چرنے چھوڑیں گے (جو مدت سے بیچارے بند ہوں گے) ان کے چرنے کو کچھ بھی نہ ہوگا سوائے یا جوج اور ماجوج کے گوشت کے کہ وہ ان کا گوشت کھا کر خوب موٹے ہوں گے جیسے کبھی کوئی گھاس کھا کر موٹے ہوتے تھے۔

۴۰۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي غَاصِمُ بْنُ عُمَرَ ابْنِ قَتَادَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ تَفْتَحُ يَاجُوجُ وَ مَا جُوجُ فَيَخْرُجُونَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ [الأنبياء: ۹۶] فَيَعْمُونَ الْأَرْضَ وَيَنْحَارُ مِنْهُمْ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى تَصِيرَ بَقِيَّةُ الْمُسْلِمِينَ فِي مَذَائِبِهِمْ وَ حُصُونِهِمْ وَ يَضُمُونَ إِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ حَتَّى لَيَمُوتَ إِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ حَتَّى لَيَمُوتُوا بِالنَّهْرِ فَيَشْرَبُونَهُ حَتَّى مَا يَذَرُونَ فِيهِ شَيْئًا فَيَمُرُّ آخِرُهُمْ عَلَى آثَرِهِمْ فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ لَقَدْ كَانَ بِهَذَا الْمَكَانِ مَرَّةً مَاءٌ وَ يَظْهَرُونَ عَلَى الْأَرْضِ فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ هَؤُلَاءِ أَهْلُ الْأَرْضِ فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ هَؤُلَاءِ أَهْلُ السَّمَاءِ حَتَّى إِنْ أَحَدَهُمْ لَيَهْزُ حَرْبَتُهُ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالْدَمِ فَيَقُولُونَ قَدْ قَتَلْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ ذَوَابَّ كَتَفَفَ الْجِرَادِ فَتَأْخُذُ بِأَعْنَاقِهِمْ فَيَمُوتُونَ مَوْتِ الْجِرَادِ يَرَكِبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيُصْبِحُ الْمُسْلِمُونَ لَا يَسْمَعُونَ لَهُمْ حِسًا فَيَقُولُونَ مَنْ رَجُلٌ يَشْرِى نَفْسَهُ وَ يَنْظُرُ مَا فَعَلُوا فَيَنْزِلُ مِنْهُمْ رَجُلٌ قَدْ وَطَّنَ نَفْسَهُ عَلَى أَنْ يَقْتُلُوهُ فَيَجِدُهُمْ مَوْتَى فَيُنَادِيهِمْ أَلَا أُنَبِّشُوكُمْ هَلْكَ عَدُوَّكُمْ فَيَخْرُجُ النَّاسُ وَ يُخْلُونَ سَبِيلَ مَوَاشِيِهِمْ فَمَا يَكُونُ لَهُمْ رَعٌ إِلَّا لِحُومِهِمْ فَتَشْكُرُ عَلَيْهَا كَأَحْسَنِ مَا شَكَرَتْ مِنْ نَبَاتٍ أَصَابَتْهُ قَطْرٌ.

۴۰۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک یا جوج
اور ماجوج ہر روز کھودتے ہیں جب قریب ہوتا ہے کہ
سورج کی روشنی ان کو دکھائی دے تو جو شخص ان کا سردار
ہوتا ہے وہ کہتا ہے اب گھر چلو آں کر کھود لیں گے پھر
اللہ رات کو ویسا ہی مضبوط کر دیتا ہے جیسے وہ تھے جب
ان کے نکلنے کا وقت آئے گا اور اللہ یہ چاہے گا کہ ان کو
چھوڑ دے۔ لوگوں پر تو وہ (عادت کے موافق) سد کو
کھودیں گے جب قریب ہوگا کہ سورج کی روشنی
دیکھیں اس وقت ان کا سردار کہے گا اب لوٹ چلو کل
خدا چاہے تو اس کو کھود ڈالو گے اور ان شاء اللہ کا لفظ
کہیں گے اس دن وہ لوٹ کر جائیں گے اور اسی حال
پر رہے گی جیسے وہ چھوڑ جائیں گے آخر وہ اس کو کھود کر
نکل آئیں گے اور پانی سب پی جائیں گے اور لوگ
ان سے بھاگ کر اپنے قلعوں میں چلے جائیں گے وہ
اپنے تیر آسمان کی طرف ماریں گے تیر خون میں لپیٹے

۴۰۸۰: حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ تَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى تَنَا سَعِيدٌ
عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَأْجُوجُ وَ مَا جُوجُجُ يَخْفِرُونَ كُلُّ يَوْمٍ
حَتَّى إِذَا كَادُوا أَيَّرُونَ شُعَاعَ الشَّمْسِ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ
أَرْجِعُوا فَسَنَحْفِرُهُ غَدًا فَيَعْبُدُهُ اللَّهُ أَشَدَّ مَا كَانَ حَتَّى إِذَا
بَلَغَتْ مُدَّتُهُمْ وَ أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ حَفَرُوا
حَتَّى إِذَا كَادُوا وَيَرُونَ شُعَاعَ الشَّمْسِ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ
أَرْجِعُوا فَسَنَحْفِرُونَهُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى وَ اسْتَنْتَوُا
فَيَعْبُدُونَ إِلَيْهِ وَ هُوَ كَهَيْئَتِهِ حِينَ تَرَكُوهُ فَيَحْفِرُونَهُ وَ
يَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ فَيَنْشِفُونَ الْمَاءَ وَ يَتَحَصَّنُ النَّاسُ
مِنْهُمْ فِي حُصُونِهِمْ فَيَرْمُونَ بِسَهْمِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ
فَتَرْجِعُ عَلَيْهَا الدَّمَ الَّذِي اجْفَطَ فَيَقُولُونَ قَهَرْنَا أَهْلَ
الْأَرْضِ وَ عَلَوْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ فَيَبْعَثُ اللَّهُ نَعْفًا فِي
أَفْئَاتِهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ بِهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ الَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ إِنْ دَوَّابَّ الْأَرْضِ لَتَسْمَنُ وَ تَشْكُرُ شُكْرًا مِنْ
لَحْوَمِهِمْ.

ہوئے اوپر سے لوٹیں گے۔ وہ کہیں گے ہم نے زمین والوں کو تو مغلوب کیا اور آسمان والوں پر بھی غالب ہوئے پھر
اللہ تعالیٰ ان کی گدیوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا وہ ان کو مار ڈالے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قسم اس کی
جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک زمین کے جانور (چارپایہ) موٹے ہو جائیں گے اور چربی دار ان اک کے
گوشت کھا کر۔

۴۰۸۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ جس شب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
معراج ہوئی آپ نے ملاقات کی حضرت ابراہیم اور
حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام سے ان سب
نے قیامت کا ذکر کیا تو حضرت ابراہیم سے سب نے
پوچھا (یہ جان کر کہ وہ سب میں بزرگ ہیں ان کو ضرور

۴۰۸۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ تَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ تَنَا
الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشِبٍ حَدَّثَنِي جَبَلَةُ ابْنُ سَحِيمٍ عَنْ مُؤْتِرِ بْنِ
عَقَّازَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا كَانَ لَيْلَةُ أُسْرَى
بِرَسُولِ أُسْرَى بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَقِيَ إِبْرَاهِيمَ وَ مُوسَى وَ
عِيسَى فَقَدَاكَرُ وَ السَّاعَةَ فَبَدَّوْا بِإِبْرَاهِيمَ فَسَأَلُوهُ عَنْهَا فَلَمْ
يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ ثُمَّ سَأَلُوْا مُوسَى فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا

عِلْمَ فَرْدٍ الْحَدِيثِ إِلَى عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ
فِيمَا دُونَ وَ جَبَّتْهَا فَأَمَّا وَ جَبَّتْهَا فَلَا يَغْلُمُهَا إِلَّا اللَّهُ فَذَكَرَ
خُرُوجَ الدَّجَالِ قَالَ فَانْزِلْ فَأَقْلُهُ فَيَرْجِعُ النَّاسُ إِلَى
بِلَادِهِمْ فَيَسْتَقْبِلُهُمْ يَاجُوجُ وَ مَا جُوجُ وَ هُمْ مِنْ كُلِّ
حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَلَا يَمُرُّونَ بِمَاءٍ إِلَّا شَرِبُوهُ وَ لَا يَشْبِيءُ إِلَّا
أَفْسَدُوهُ فَتَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ فَأَدْعُوا اللَّهَ أَنْ يُمِيتَهُمْ فَتَنْتَنُ
الْأَرْضُ مِنْ رِيحِهِمْ. فَيَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ فَأَدْعُوا اللَّهَ
فَيُرْسِلُ السَّمَاءَ بِالْمَاءِ فَيَحْمِلُهُمْ فَيَلْقِيَهُمْ فِي الْبَحْرِ ثُمَّ
نَسِيفُ الْجِبَالِ وَ تَمُدُّ الْأَرْضُ مَدَّ الْأَدِيمِ فَعُهِدَ إِلَى مَنْ
كَانَ ذَلِكَ كَانَتْ السَّاعَةُ مِنَ النَّاسِ كَالْحَامِلِ الَّتِي لَا
يَدْرِي أَهْلُهَا مَنْ تَفْجُوهُمْ بِلَا دَيْتِهَا قَالَ الْعَوَامُ وَ وَجَدَ
تَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ
يَاجُوجُ وَ مَا جُوجُ وَ هُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾

علم ہوگا)۔ لیکن ان کو کچھ علم نہ تھا قیامت کا پھر سب نے
حضرت موسیٰ سے پوچھا ان کو بھی علم نہ تھا۔ آخر حضرت
عیسیٰ سے پوچھا انہوں نے کہا مجھ سے وعدہ ہوا ہے
قیامت سے کچھ پہلے کا (یعنی قیامت کے قریب دنیا
میں جانے کا) لیکن قیامت کا ٹھیک وقت وہ تو کوئی نہیں
جانتا سوائے اللہ تعالیٰ کے پھر بیان کیا انہوں نے
دجال کے نکلنے کا حال اور کہا میں اتروں گا اور اس کو قتل
کروں گا پھر لوگ اپنے اپنے ملکوں کو لوٹ جائیں گے
اتنے میں یا جوج اور ماجوج ان کے سامنے آئیں گے
اور ہر بلندی سے وہ چڑھ دوڑیں گے جس پانی پر وہ
گزریں گے اس کو پی ڈالیں گے اور ہر ایک چیز کو
خراب کر دیں گے آخر لوگ اللہ تعالیٰ سے گڑگڑائیں
گے عاجزی سے (ان کو دفع کرنے کے لئے میں دعا
مانگوں گا کہ اللہ تعالیٰ ان کو مار ڈالے) (وہ مرجائیں
[الانبیاء: ۹۶])

گے) اور زمین بدبودار ہو جائے گی ان کے پاس پھر لوگ گڑگڑائیں گے اللہ کی درگاہ میں اللہ سے دعا کروں گا تو
وہ پانی بھیجے گا جو ان کی لاشیں اٹھا کر سمندر میں بہا لے جائے گا پھر پہاڑ اکھاڑ ڈالے جائیں گے اور زمین کھینچی جائے گی
اور صاف ہموار ہوگی (اس میں پہاڑ اور ٹیلے اور سمندر گڑھے وغیرہ نہیں رہیں گے) پھر مجھ سے کہا گیا جب یہ باتیں
ظاہر ہوں تو قیامت لوگوں سے ایسی قریب ہوگی جیسے عورت حاملہ کا جننا اس کے گھر والے نہیں جانتے کس وقت ناگہاں
وہ جنتی ہے۔ عوام بن حوشب نے کہا اس واقعہ کی تصدیق اللہ کی کتاب میں موجود ہے: ﴿حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَاجُوجُ وَ
مَا جُوجُ وَ هُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ﴾ یعنی جب کھل جائیں گے یا جوج اور ماجوج اور وہ ہر بلندی سے چڑھ دوڑیں
گے۔

خلاصۃ الباب ☆ ۴۰۷۱: اس باب کی احادیث میں دجال اکبر کا نکلنا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول
بیان کیا گیا ہے۔ احادیث میں آتا ہے کہ دجال کے ساتھ آگ اور پانی بھی ہوگا لیکن لوگ جس کو پانی سمجھیں گے وہ
حقیقت میں آگ ہوگی اور جس کو آگ خیال کریں گے وہ پانی ہوگا پھر جو شخص تم میں سے دجال کو پائے وہ اس کی آگ
میں گرے بہر حال اس حدیث میں اس کی شکل بیان کی گئی ہے کہ وہ بائیں آنکھ کا کانہ ہوگا سر پر بال بہت زیادہ ہوں گے۔
دوسری صحیح حدیث میں آتا ہے کہ وہ دائیں آنکھ کا کانہ ہے اور اس کی آنکھ گویا ایک انگوڑے پھولا ہوا یا اندھی بغیر روشنی

کے۔ ایک اور حدیث میں کہ وہ مسوح العین ہے (مسوح العین اندھے کو کہتے ہیں) اور اس میں غلیظ پھلی ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان میں ”کافر“ لکھا ہوا ہے اس کو ہر مؤمن پڑھ لے گا پڑھا ہوا ہو یا نہ ہو دجال کے بارے میں حدیث میں اختلاف ہے۔

۳۴۲: بَابُ خُرُوجِ الْمَهْدِيِّ

باب: حضرت مہدی کی تشریف آوری

۴۰۸۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ قَبِلَ فِتْنَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَلَمَّا رَأَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ اغْرَوْ رَقَّتْ عَيْنَاهُ وَتَغَيَّرَ لَوْنُهُ قَالَ فَقُلْتُ مَا نَزَالَ نَرَى فِي وَجْهِكَ شَيْئًا نَكْرَهُهُ فَقَالَ أَنَا أَهْلُ إِغْرَوْ رَقَّتْ بَيْتِ اخْتَارَ اللَّهُ لَنَا الْآخِرَةَ عَلَى الدُّنْيَا وَإِنَّ أَهْلَ بَيْتِي سَيَلْقَوْنَ بَعْدِي بَلَاءً وَتَشْرِيدًا وَتَطْرِيدًا حَتَّى يَأْتِيَ قَوْمٌ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ مَعَهُمْ رَايَاتٌ سُودٌ فَيَسْأَلُونَ الْخَيْرَ فَلَا يُعْطَوْنَهُ فَيَقَاتِلُونَ فَيَنْصَرُونَ فَيُعْطُونَ مَا سَأَلُوا فَلَا يَقْبَلُونَهُ حَتَّى يَذْفَعَهَا إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَيَمْلُؤُهَا قِسْطًا كَمَا مَلَأُوهَا جَوْرًا فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَاتِهِمْ وَلَوْ جَبَا عَلَى الثَّلَجِ

۴۰۸۲: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ بنو ہاشم کے چند نوجوان آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو آپ کی آنکھیں بھر آئیں اور رنگ متغیر ہو گیا۔ میں نے عرض کیا ہم مسلسل آپ کے چہرہ انور میں ایسی کیفیت دیکھ رہے ہیں جو ہمیں پسند نہیں (یعنی ہمارا دل دکھتا ہے) فرمایا: ہم اس گھرانے کے افراد ہیں جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے دنیا کی بجائے آخرت کو پسند فرمایا ہے اور میرے اہل بیت میرے بعد عنقریب ہی آزمائش اور سختی و جلا وطنی کا سامنا کریں گے۔ یہاں تک کہ مشرق کی جانب سے ایک قوم آئے گی جس کے پاس سیاہ جھنڈے ہوں گے وہ بھلائی (مال) مانگیں گے انہیں مال نہ دیا جائے گا تو وہ قتال کریں گے انہیں مدد ملے گی اور جو (خزانہ) وہ

مانگ رہے تھے حاصل ہو جائے گا لیکن وہ اسے قبول نہیں کریں گے بلکہ میرے اہل بیت میں سے ایک مرد کے حوالہ کر دیں گے وہ (زمین کو) عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ اس سے قبل لوگوں نے زمین کو جور و ستم سے بھر رکھا تھا سو تم میں سے جو شخص ان کے زمانہ میں ہو تو ان کے ساتھ ضرور شامل ہو اگر برف پر گھٹنوں کے بل گھسٹ کر جانا پڑے۔

۴۰۸۳: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعُقَيْلِيُّ ثَنَا عَمَارَةُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ عَنْ أَبِي صَدِّيقِ النَّسَاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَكُونُ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ

۴۰۸۳: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: میری امت میں ایک مہدی (ہدایت یافتہ پیدا ہوں گے اگر وہ دنیا میں کم رہے تو بھی سات برس تک رہیں گے ورنہ نو برس تک رہیں گے۔ اس دور میں میری

اِنْ قَصِرَ فَنَسَعَ وَاِلَّا فَنَسَعَ فَنَنَعَمُ فِيهِ اُمِّي نَعْمَةٌ لَمْ يَنْعَمُوا
مِنْهَا قَطُّ تَوَتَّى اَكْلَهَا وَلَا تَذَخِرُ مِنْهُمْ شَيْئًا وَالْمَالُ
يَوْمَئِذٍ كُدُوسٌ يَقُولُ الرَّجُلُ يَقُولُ يَا مَهْدِيْ اَعْطِنِيْ
فَيَقُولُ: خُذْ.

مجھے کچھ دیجئے؟ وہ کہیں گے (جتنا جی چاہے) لے لو۔

۴۰۸۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ وَ أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَا
ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ
أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحْبِيِّ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتُلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةَ
كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيفَةٍ ثُمَّ لَا يَصِيرُ إِلَىٰ وَاحِدٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَطْلُعُ
الرَّايَاثُ السُّودُ مِنْ قَبْلِ الْمَشْرِقِ فَيَقْتُلُونَكُمْ قَتْلًا ثُمَّ
يَقْتُلُهُ قَوْمٌ.

۴۰۸۴: حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے
فرمایا: تمہارے ایک خزانہ کی خاطر تین شخص قتل کریں
گے (اور مارے جائیں گے) تینوں حکمران کے بیٹے
ہوں گے لیکن وہ خزانہ ان میں سے کسی کو بھی نہ ملے گا
پھر مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہونگے وہ
تمہیں ایسا قتل کریں گے کہ اس سے قبل کسی نے ایسا قتل
نہ کیا ہوگا اس کے بعد آپؐ نے کچھ باتیں ذکر فرمائیں
جو مجھے یاد نہیں پھر فرمایا: جب تم ان (مہدی) کو دیکھو تو
ان سے بیعت کرو اگرچہ تمہیں گھٹنوں کے بل گھسٹ کر
جانا پڑے (کیونکہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی ہونگے)۔

ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئًا لَا أَحْفَظُهُ فَقَالَ قَادَا رَأَيْتُمُوهُ
فَبَايَعُوهُ وَلَوْ حَبْوًا.

۴۰۸۵: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ
ثَنَا يَاسِينُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَهْدِيُّ مِمَّا أَهْلَ الْبَيْتِ
يُضِلُّهُ اللَّهُ فَيَلِيْلُهُ.

۴۰۸۵: حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مہدی ہم اہل بیت میں
سے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کو ایک ہی شب میں
(خلافت کی) صلاحیت والا بنا دیں گے۔

ت: یعنی ان کی خلافت و حکومت کے لئے سازگار ماحول آنا فائدا پیدا ہو جائے گا۔ (مترجم)

۴۰۸۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ
الْمَلِكِ ثَنَا أَبُو الْمَلِیحِ الرَّقِيُّ عَنْ زِيَادِ بْنِ بَيَانَ عَنْ عَلِيٍّ
بْنِ نَفِيلٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أُمِّ سَلَمَةَ
فَقَدْ أَكْرَمَنَا الْمَهْدِيُّ فَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
الْمَهْدِيُّ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ.

۴۰۸۶: حضرت سعید بن مسیبؓ فرماتے ہیں کہ ہم
حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھے ہمارے
درمیان حضرت مہدی کا ذکر آیا تو فرمانے لگیں کہ میں
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ مہدی
سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں ہوں گے۔

۴۰۸۷: حَدَّثَنَا هَدِيَّةُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ

۴۰۸۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الْحَمِيدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ الْيَمَامِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ
بْنِ عَمَّارٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ نَحْنُ وَآلِدُ
عَبْدِ الْمُطَّلِبِ سَادَةُ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنَا وَحَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَ
جَعْفَرُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَالْمَهْدِيُّ.

۴۰۸۸: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ وَابْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ
الْجَوْهَرِيُّ قَالَ ثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَّائِيُّ ثَنَا بَنُ
لَهْبَعَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَمْرٍو بْنِ جَابِرِ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الرَّبِيعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
يُخْرَجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ فَيُوطِنُونَ لِلْمَهْدِيِّ يَعْنِي سُلْطَانَهُ.

باب: بڑی بڑی لڑائیاں

۳۵: بَابُ الْمَلَا حِم

۴۰۸۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عِيسَى ابْنُ
يُونُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ قَالَ
مُحَمَّدُ بْنُ وَائِلٍ أَبِي زَكَرِيَّا إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ وَمِلْتُ
مَعَهُمَا فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ قَالَ قَالَ لِي جُبَيْرٌ انْطَلَقَ
بِنَا إِلَى ذِي مَخَمَرٍ وَكَانَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْطَلَقْتُ مَعَهُمَا فَسَأَلَهُ عَنِ الْهُدْنَةِ فَقَالَ
سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ سَتُصَالِحُكُمْ
الرُّومُ صَلَاحًا آمِنًا ثُمَّ تَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا فَتَنْتَصِرُونَ وَ
تَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ ثُمَّ تَنْصَرِفُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي
تُلُولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصَّلِيبِ الصَّلِيبَ فَيَقُولُ
غَلَبَ الصَّلِيبُ فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقُولُ
إِنِّي فَيَذُقُهُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ وَيَجْتَمِعُونَ
لِلْمَلْحَمَةِ.

۴۰۸۹: حضرت خالد بن معدان فرماتے ہیں کہ مجھے
جبیر بن نفیر نے کہا کہ ہمیں ذی مخر رضی اللہ عنہ کے پاس
لے چلو یہ رسول اللہ کے صحابی ہیں۔ میں ان کے ہمراہ
گیا حضرت جبیر نے ان سے صلح کی بابت دریافت کیا تو
فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ
عنقریب رومی (عیسائی) تم سے پُر امن صلح کریں گے
پھر تم اور وہ (رومی) مل کر ایک تیسرے دشمن سے جنگ
کرو گے تمہیں فتح حاصل ہوگی اور مال غنیمت ملے گا اور
سلامتی کے ساتھ تم جنگ سے واپس لوٹو گے۔ یہاں
تک کہ تم ایک سرسبزہ اور تروتازہ مقام پر جہاں ٹیلے
ہو گئے پڑاؤ ڈالو گے کہ ایک صلیبی صلیب کو بلند کر کے
کہے گا صلیب کو غلبہ حاصل ہوا۔ اس پر ایک مسلمان کو
غصہ آئے گا وہ اٹھ کر صلیب کو توڑ ڈالے گا اس وقت رومی
عہد شکنی کریں گے اور سب جنگ کیلئے اکٹھے ہو جائیں گے۔

دوسری سند سے اس میں یہ اضافہ ہے کہ جب

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا

رومی جنگ کیلئے اکٹھے ہونگے تو اسی جھنڈوں تلے ان کا لشکر ہوگا ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار افراد ہونگے۔

الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانِ ابْنِ عَطِيَّةٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ فَيَجْتَمِعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ فَيَاتُونَ جُنُودًا تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا.

۴۰۹۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بڑی بڑی لڑائیاں ہوں گی تو اللہ تعالیٰ عجمیوں میں سے ایک لشکر اٹھائیں گے جو عرب سے بڑھ کر شہسوار اور ان سے بہتر ہتھیار والے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ دین کی مدد فرمائیں گے۔

۴۰۹۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاتِكَةِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ حَبِيبٍ الْمُحَارِبِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا وَقَعَتِ الْمَلَا حِمُّ بَعَثَ اللَّهُ بَعَثًا مِنَ الْمَوَالِي هُمْ أَكْرَمُ الْعَرَبِ قُرْسًا وَأَجْوَدُ سِلَاحًا يُؤَيِّدُ اللَّهُ بِهِمُ الدِّينَ.

۴۰۹۱: حضرت نافع بن عتبہ بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے فرمایا: عنقریب تم جزیرۃ العرب (کے رہنے والوں) سے قتال کرو گے تو اللہ تعالیٰ اسے فتح فرمادیں گے اس کے بعد تم روم (کے نصاریٰ) سے قتال کرو گے اللہ تعالیٰ اسے بھی فتح فرمادیں گے اسکے بعد تم دجال سے قتال کرو گے۔ اللہ تعالیٰ اس جنگ میں (بھی تمہیں) فتح عطا فرمائے گا۔ جابرؓ فرماتے ہیں کہ (اس سے معلوم ہوا کہ) دجال روم کی فتح سے قبل نہ نکلے گا۔

۴۰۹۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ نَافِعِ عْتَبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَقَاتِلُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تُقَاتِلُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تُقَاتِلُونَ الدَّجَالَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ.

قَالَ جَابِرٌ فَمَا يَخْرُجُ الدَّجَالُ حَتَّى تَفْتَحَ الرُّومَ.

۴۰۹۲: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہت بڑی لڑائی اور قسطنطنیہ اور خروج دجال یہ سب سات ماہ میں ہو جائیں گے۔

۴۰۹۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَاسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُطَيْبٍ السَّكُونِيِّ (وَقَالَ الْوَلِيدُ يَزِيدُ بْنُ قُطَيْبَةَ) عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَلْحَمَةُ الْكُبْرَى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ.

۴۰۹۳: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنگ عظیم اور فتح مدینہ (قسطنطنیہ) کے درمیان چھ سال

۴۰۹۳: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي بَلَالٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَسْرِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْمَلْحَمَةِ وَفَتْحِ أَلَةِ أَمَةِ سِتِّ سِنِينَ

کا عرصہ ہوگا اور ساتویں سال دجال نکلے گا۔

وَيَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي السَّابِعَةِ.

۴۰۹۴: حضرت عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمانوں کا نزدیک ترین مورچہ والا بولاء (نامی مقام) میں ہو اس کے بعد فرمایا: اے علی اے علی (حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے) عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ فرمایا: عنقریب تم بنوا صغر (رومیوں) سے قتال کرو گے اور تمہارے بعد والے بھی انہیں سے قتال کریں گے۔ یہاں تک کہ اہل حجاز بھی ان سے جنگ کے لئے نکلیں گے جو اسلام کی رونق ہیں اور اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے یہ سب قسطنطنیہ کو فتح کریں گے۔ تسبیح و تکبیر کہتے ہوئے اور انہیں مال غنیمت اتنا ملے گا کہ اس

۴۰۹۴: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ ثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الْحُسَيْنِيُّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُونَ أَذْنَى مَسَالِحِ الْمُسْلِمِينَ بَنَوَاءً ثُمَّ قَالَ ﷺ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ قَالَ يَا بَنِي وَأُمِّي قَالَ إِنَّكُمْ سَتَقَاتِلُونَ بَنِي الْأَصْفَرِ وَيَقَاتِلُهُمُ الَّذِينَ مِنْ بَعْدِكُمْ حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ رُوقَةُ الْإِسْلَامِ أَهْلُ الْحِجَازِ الَّذِينَ لَا يَخَافُونَ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَأَنَّهُمْ فَيَفْتَحُونَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ بِالنَّسِيحِ وَالتَّكْبِيرِ فَيَصِيُونَ عَنَائِمَ لَمْ يَصِيُوا مِثْلَهَا حَتَّى يَقْتَسِمُوا بِالْأَتْرَسَةِ وَيَأْتِيَ آتٍ فَيَقُولُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَرَجَ فِي بِلَادِكُمْ (لَا وَهِيَ كَذِبَةٌ فَلَا خُذْ نَادِمٌ وَالتَّارِكُ نَادِمٌ).

سے قبل کبھی بھی اتنا نہ ملا ہوگا یہاں تک کہ وہ ڈھالیں بھر بھر کر (مال غنیمت) تقسیم کریں گے اتنے میں ایک آنے والا آ کر خبر دے گا کہ تمہارے شہروں میں دجال نکل آیا یا د رکھو یہ خبر جھوٹی ہوگی سو مال غنیمت والا بھی شرمندہ ہوگا اور نہ لینے والا بھی نادام ہوگا۔

۴۰۹۵: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے اور بنوا صغر (رومیوں، نصرانیوں) کے درمیان صلح ہوگی پھر پھر وہ صلح کی خلاف ورزی کریں گے اور تمہارے ساتھ لڑائی کے لئے نکلیں گے اسی جھنڈوں کے نیچے ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار فوج ہوگی۔

۴۰۹۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ هُدْنَةٌ فَيَغْدِرُونَ بِكُمْ فَيَمْسِرُونَ إِلَيْكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا.

(یعنی کل نو لاکھ ساٹھ ہزار فوج ہوگی)۔

۳۶: بَابُ التَّرْكِ

پاب: ترک کا بیان

۴۰۹۶: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو ایسے لوگوں سے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے (یا انکے بال اتنے لمبے ہوں گے کہ جوتوں تک ٹپکتے ہوں گے) اور قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ تم لوگ ایسے لوگوں سے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوں گی (یعنی ترک سے جیسے بریدہ نے روایت میں تصریح کی ہے۔ اسکو نکالا ابو داؤد ہے)۔

۴۰۹۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کی آنکھیں چھوٹی ہوگی اور ناکیں موٹی ہوگی (اٹھی ہوئی) انکے منہ ہرخ ہونگے یعنی ترک لوگوں سے (انکے منہ ایسے ہونگے جیسے سپریں تہ برتہ (یعنی موٹے اور پُر گوشت رخسارے) اور قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کی جوتیاں بالوں کی ہوں گی۔

۴۰۹۸: عمر بن قُلب سے روایت ہے میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے یہ کہ تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے منہ چوڑے ہیں گویا ان کے منہ سپریں ہیں تہ برتہ اور قیامت کی نشانیوں میں سے ہے یہ کہ تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

۴۰۹۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کی

۴۰۹۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَنْبَغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نَعَالُهُمُ الشَّعْرُ. وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارِ الْأَعْيُنِ.

۴۰۹۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارِ الْأَعْيُنِ ذُلْفُ الْأَنْوْفِ كَانَ وَجُوهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمَطْرَقَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نَعَالُهُمُ الشَّعْرُ.

۴۰۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَارِثٍ ثَنَا الْحَسَنُ عَنْ عُمَرَو بْنِ تَغْلِبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا عَرَاضُ الْوُجُوهِ كَانَ وَجُوهُهُمُ الْمَجَانُّ الْمَطْرَقَةُ وَإِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ.

۴۰۹۹: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ

السَّاعَةُ حَتَّى تَقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ عَرَاضُ الْوُجُوهِ
 كَأَنَّ أَعْيُنَهُمْ حَدَقَ الْجَرَادِ كَأَنَّ وُجُوهُهُمْ الْمَجَانُ
 الْمُطَرَّقَةُ يَنْتَعِلُونَ الشَّعَرَ وَيَتَحِدُونَ الدَّرَقَ يَرْبُطُونَ
 خَيْلَهُمْ بِالنَّخْلِ.

آنکھیں چھوٹی ہو گئی، منہ چوڑے ہو گئے ان کی آنکھیں
 گویا مڈی کی آنکھیں ہوں گی اور منہ ان کے گویا
 سپریں (ڈھالیں) ہیں تہ برتہ اور بال کے جوتے
 پہنیں گے اور سپریں (ڈھالیں) اُن کے پاس ہونگے
 اور اپنے گھوڑے کھجور کے درخت سے باندھیں گے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کتاب الزہد

زہد کے ابواب

پاچ: دُنیا سے بے رغبتی کا بیان

۱: بَابُ الزُّهْدِ فِي الدُّنْيَا

۴۱۰۰: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دنیا کا زہد یہ نہیں کہ آدمی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے اور نہ یہ ہے کہ اپنا مال تباہ کر دے لیکن زہد اور درویشی یہ ہے کہ آدمی کو اس مال پر جو اس کے ہاتھ میں ہے اس سے زیادہ بھروسہ نہ ہو جتنا اس مال پر ہے جو اللہ کے ہاتھ میں اور دنیا میں جب کوئی مصیبت آئے تو اس سے زیادہ خوش ہو بہ نسبت اس کے کہ مصیبت نہ آئے دنیا میں اور آخرت کے لئے اٹھا رکھی جائے۔

۴۱۰۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عُمَرُو بْنُ وَقْدٍ الْقَرَشِيُّ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مَيْسَرَةَ ابْنِ حَلْبَسٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي زَرِّ الْعِفَّارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الزُّهَادَةُ فِي الدُّنْيَا بِتَحْرِيمِ الْحَلَالِ وَلَا فِي إِضَاعَةِ الْمَالِ وَلَكِنَّ الزُّهَادَةَ فِي الدُّنْيَا أَنْ لَا تَكُونَ بِمَا فِي يَدَيْكَ أَوْ تَقْ مِنْكَ بِمَا فِي يَدِ اللَّهِ وَأَنْ تَكُونَ فِي ثَوَابِ الْمُصِيبَةِ إِذَا أَصِيبَتْ بِهَا أَرْغَبَ مِنْكَ فِيهَا لَوْ أَنَّهَا أَتَتْكَ لَكَ.

ہشام نے کہا ابو اور خولانی نے کہا یہ حدیث اور حدیثوں میں ایسی ہے جیسے کندن سونے میں۔

قَالَ هِشَامٌ: قَالَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ يَقُولُ مِثْلُ هَذَا الْحَدِيثِ فِي الْأَحَادِيثِ كَمِثْلِ الْأَبْرَزِ فِي الذَّهَبِ.

۴۱۰۱: صحابی رسول حضرت ابو خلاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ کسی آدمی کو کہ دنیا میں اس کو رغبت نہیں ہے اور وہ شخص کم گو بھی ہے تو اس کی صحبت میں رہو حکمت اس کے دل پر ڈالی جائے گی۔

۴۱۰۱: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا الْحَكَمُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي قُرُوءَةَ عَنْ أَبِي خَلَادٍ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ قَدْ أَعْيَى زُهْدًا فِي الدُّنْيَا وَقَلَّةَ مَنْطِقٍ فَأَقْتَرِبُوا مِنْهُ فَإِنَّهُ يُلْقِي الْحِكْمَةَ).

۴۱۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ ثَنَا شَهَابُ بْنُ عُبَادٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ عَمْرٍو الْقُرَشِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) ذَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا أَنَا عَمِلْتُهُ أَحَبَّنِي إِلَيْهِ وَأَحَبَّنِي النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُجِبَّكَ اللَّهُ وَإِزْهَدْ فِيمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ يُجِبُّوكَ).

۴۱۰۲: سہل بن سعد سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو کوئی ایسا کام بتلائیے جب میں اس کو کروں تو اللہ تعالیٰ بھی مجھ کو دوست رکھے اور لوگ بھی دوست رکھیں۔ آپ نے فرمایا: دنیا سے نفرت کو اللہ تعالیٰ تجھ کو دوست رکھے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس سے اس سے نفرت کر۔ کسی سے دنیا کی خواہش مت کر لوگ تجھ کو دوست رکھیں گے۔

۴۱۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَابِلٍ عَنْ سَمُرَةَ ابْنِ سَهْمٍ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ نَزَلْتُ عَلَى أَبِي هَاشِمٍ بْنِ عُثْبَةَ وَهُوَ طَعِينٌ فَاتَاهُ مُعَاوِيَةُ يُعْزِدُهُ فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مَا يُبْكِيكَ؟ أَيْ خَالَ! أَوْ جَعَّ يُشْزِكُكَ أَمْ عَلَى الدُّنْيَا فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا؟ قَالَ: عَلَى كُلِّ لَا وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَهْدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَدِدْتُ أَمْوَالًا تُقْسِمُ بَيْنَ أَقْوَامٍ وَإِنَّمَا يُكْفِيكَ مِنْ ذَلِكَ خَادِمٌ وَمُرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ) فَأَذْرَكْتُ فَجَمَعْتُ.

۴۱۰۳: سرہ بن سہم سے روایت ہے میں ابو ہاشم بن عتبہ کے پاس گیا ان کو برچھا لگا تھا۔ معاویہ ان کی عیادت کو آئے ابو ہاشم رونے لگے معاویہ نے کہا ماموں جان تم کیوں روتے ہو درد کی شدت سے یا دنیا کا رنج ہے اگر دنیا کا رنج ہے تو اس کا عمدہ حصہ تو گزر گیا اور خراب باقی رہا اب اس کا کیا رنج ہے؟ ابو ہاشم نے کہا میں ان دونوں میں سے کسی کے لئے نہیں روتا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک نصیحت کی تھی مجھے آرزو رہ گئی کاش میں اس کی پیروی کرتا آپ نے مجھ سے فرمایا تھا شاید تو ایسا زمانہ پائے جب لوگ مالوں کو تقسیم کریں گے تو تجھ کو کافی ہے دنیا کے مالوں میں سے ایک خادم اور ایک جانور سواری کے لئے جہاد میں لیکن میں نے دنیا کے مال کو پایا اور جمع کیا۔

۴۱۰۴: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ اشْتَكَى سَلْمَانُ فَعَادَهُ سَعْدٌ فَرَأَاهُ يُبْكِي فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ مَا يُبْكِيكَ يَا أَحِبِّي أَلَيْسَ قَدْ صَحِبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَلَيْسَ؟ أَلَيْسَ قَالَ سَلْمَانُ مَا أَبْكِي وَاحِدَةً مِنْ اثْنَتَيْنِ مَا أَبْكِي ضَنَا لِلدُّنْيَا وَلَا كَرَاهِيَةً لِلْآخِرَةِ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَهْدَ إِلَيَّ عَهْدًا فَمَا أَرَانِي إِلَّا قَدْ تَعَدَّيْتُ قَالَ وَمَا عَهْدُ إِلَيْكَ قَالَ

۴۱۰۴: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو سعید بن ابی وقاصؓ ان کی عیادت کو گئے دیکھا تو وہ رو رہے ہیں۔ سعد نے کہا تم کیوں روتے ہو بھائی کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نہیں اٹھائی؟ کیا یہ بات تم میں نہیں ہے؟ سلمان نے کہا میں ان دو باتوں میں ایک بات کی وجہ سے بھی نہیں روتا نہ تو دنیا کی حرص

عَهْدَ إِلَى أَنَّهُ يَكْفِي أَحَدَكُمْ مِثْلَ زَادِ الرَّائِبِ وَلَا أُرَانِي إِلَّا قَدْ تَعَدَّيْتُ يَا سَعْدُ فَاتَّقِ اللَّهَ عِنْدَ حُكْمِكَ إِذَا حَكَمْتَ وَعِنْدَ قِسْمِكَ إِذَا قَسَمْتَ وَعِنْدَ هَمِّكَ إِذَا هَمَمْتَ.

کی وجہ سے بخیلی کی راہ سے اور نہ اس وجہ سے کہ میں آخرت کو برا جانتا ہوں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک نصیحت کی تھی اور میں دیکھتا ہوں کہ اپنی تتیں میں نے اس میں فرق کیا۔ سعد نے کہا کیا نصیحت

کی تھی؟ سلمان نے کہا آپؐ نے فرمایا تھا: تم میں سے ایک کو دنیا میں اس قدر کافی ہے جتنا سوار کو کافی ہوتا ہے

لیکن تو اے سعد جب حکومت کرے تو اللہ سے ڈر کر کرنا اور جب تقسیم کرے تو اللہ سے ڈر کر کرنا اور جب کسی کام کا قصد کرے تو اللہ سے ڈر کر کرنا ثابت نے کہا مجھے خبر پہنچی کہ سلمان نے کہا نہیں چھوڑا مگر میں پرکئی درہم وہ ان کے خرچ میں سے ان کے پاس باقی رہ گئے تھے۔

۲: بَابُ الْهَمِّ بِالْذُّنْيَا

باب: دُنیا کی فکر کرنا کیسا ہے؟

۴۱۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ ابْنِ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ بِنِصْفِ النَّهَارِ قُلْتُ مَا بَعَثَ إِلَيْهِ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا لِشَيْءٍ سَأَلَ عَنْهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَأَلْنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (مَنْ كَانَتْ الدُّنْيَا هَمَّهُ فَرَّقَ اللَّهُ عَلَيْهِ أَمْرَهُ وَجَعَلَ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَلَمْ يَأْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ وَمَنْ كَانَتْ الْآخِرَةُ بَيْنَهُ جَمَعَ اللَّهُ لَهُ أَمْرَهُ وَجَعَلَ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَآتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ).

۴۱۰۵: حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مروان کے پاس سے ٹھیک دوپہر کے وقت نکلے میں نے کہا اس وقت جو مروان نے زید بن ثابت کو بلا بھیجا تو ضرور کچھ پوچھنے کے لئے بلایا ہوگا میں نے ان سے پوچھا انہوں نے کہا مروان نے ہم سے چند باتیں پوچھیں جن کو ہم نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کو بڑی فکر دنیا کی ہی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے کام پریشان کر دے گا اور اس کی مفلسی دونوں آنکھوں کے درمیان کر دے گا

اور دنیا اس کو اتنی ہی ملے گی جتنی اس کی تقدیر میں لکھی ہے اور جس کی نیت اصل آخرت کی طرف ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے سب کام درست کر دے گا اس کے پھیلاؤ کو اس کی دلجمعی کے لئے اور اس کے دل میں بے پرواہی ڈال دے گا اور دنیا جھک مار کر اس کے پاس آئے گی۔

۴۱۰۶: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ وَالحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ النَّضْرِيِّ

۴۱۰۶: اسود بن یزید سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے سنا تھا ہارے نبی صلی اللہ علیہ

وسلم سے آپ فرماتے تھے: جو شخص سب فکروں کو چھوڑ کر ایک فکر لے گا یعنی آخرت کی فکر تو اللہ تعالیٰ اس کی دنیا کی فکریں اپنے ذمہ لے لے گا اور جو شخص طرح طرح کی دنیا کے فکروں میں لگا رہے تو اللہ تعالیٰ پرواہ نہ کرے گا وہ چاہے جس مرضی وادی میں ہلاک ہو۔

۴۱۰۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے ابو خالد نے کہا میں یہی سمجھتا ہوں کہ ابو ہریرہؓ نے اسکو مرفوعاً روایت کیا کہ اللہ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے تو اپنا دل بھر کر فراغت سے میری عبادت کر میں تیرا دل بھر دوں گا تو نگری سے اور تیری مفلسی دور کر دوں گا اور اگر تو ایسا نہیں کریگا تو میں تیرا دل (دنیا کے) بکھیر دوں سے بھر دوں گا اور تیری مفلسی دور نہیں کروں گا۔

پاب: دُنیا کی مثال

۴۱۰۸: مستورد سے روایت ہے جو بنی فہر میں سے تھے وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے: دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے تم میں سے اپنی انگلی سمندر میں ڈالے پھر دیکھے کہ کتنا پانی اس کی انگلی میں لگتا ہے۔

۴۱۰۹: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ ایک بورے پر لیٹے۔ آپ کے بدن میں اسکا نشان پڑ گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان کاش آپ ہم کو حکم دیتے تو ہم آپ کے واسطے بچھونا کر دیتے اور آپ کو یہ تکلیف نہ ہوتی۔ آپ نے فرمایا میں تو دنیا میں ایسا ہوں جیسے ایک سوار ایک درخت کے تلے سایہ کے لئے اتر پڑے پھر تھوڑی دیر میں وہاں سے چل دے۔

۴۱۱۰: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہم

عَنْ نَهْشَلٍ عَنِ الصَّحَّاحِ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُولُ (مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هِمًّا وَاحِدًا هَمَّ الْمَعَادِ كَفَاهُ اللَّهُ هَمَّ دُنْيَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ فِي أَحْوَالِ الدُّنْيَا لَمْ يَبَالِ اللَّهُ فِي آيِ أَوْ ذِيَّتِهِ هَلْكَ).

۴۱۰۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ عُمَرَ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْوَلَبِيِّ عَنْ هُرَيْرَةَ قَالَ (وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَدَهُ رَفَعَهُ) قَالَ (يَقُولُ اللَّهُ سُحَّانَهُ يَا بَنِي آدَمَ اتَّفَرَّغْ لِعِبَادَتِي أَمَّا صَدْرَكَ غَنِي وَ أَسَدٌ فَقَرِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ مَلَأْتُ صَدْرَكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسَدٌ فَقَرِّكَ).

۳: بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا

۴۱۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثنا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَا ثنا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسْتَوْرِدَ أَخْبَانِي فُهِرٌ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (مَا مَثَلُ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مَثَلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ أَصْبَعَهُ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ).

۴۱۰۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثنا أَبُو دَاوُدَ ثنا الْمُسْعُودِيُّ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اضْطَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حَصِيرٍ فَأَثَرُ فِي جِلْدِهِ فَقُلْتُ يَا أَبَى وَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ كُنْتُ آذَنْتُنَا فَقَرَّ شَأْلَكَ عَلَيْهِ شَيْئًا يَفِيكَ مِنْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا أَنَا وَالْدُّنْيَا! إِنَّمَا أَنَا وَالْدُّنْيَا كَرَاكِبٍ اسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَ تَرَكَهَا).

۴۱۱۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ الْمُنْذِرِ

الْحِزَامِيُّ وَ مُحَمَّدُ الصَّبَّاحُ قَالُوا ثَنَا أَبُو يَحْيَى زَكَرِيَّا بْنُ
مَنْظُورٍ ثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَى
الْحُلَيْفَةِ فَإِذَا هُوَ بِشَاةٍ مَبْنِيَّةٍ شَانِلَةٍ بِرَجُلَيْهَا فَقَالَ (أَتَرُونَ
هَذِهِ هَيْئَةً عَلَى صَاحِبِهَا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ
عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ عَلَى صَاحِبِهَا وَلَوْ كَانَتْ الدُّنْيَا
تَزِرُنْ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَفَى كَافِرًا مِنْهَا قَطْرَةٌ
أَبَدًا).

۴۱۱۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ
زَيْدٍ عَنْ مُجَالِيدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي
حَازِمٍ الْهَمْدَانِيِّ قَالَ ثَنَا الْمُسْتَوْدُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ إِنِّي لَفِي
الرَّاحِبِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَى عَلَى
سَخْلَةٍ مُتَبَوِّذَةٍ قَالَ: فَقَالَ (أَتَرُونَ هَذِهِ هَائِتٌ عَلَى أَهْلِهَا
؟) قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ هُوَ إِنَّهَا الْقَوَّاهُ أَوْ كَمَا قَالَ
قَالَ (فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَلدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ
عَلَى أَهْلِهَا).

۴۱۱۲: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِيُّ ثَنَا أَبُو خَلِيدٍ عُمَيْدُ
بْنُ حَمَادٍ اللَّيْثِيُّ عَنْ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ قُرَّةٍ عَنْ
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُولِيِّ قَالَ ثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ (الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ
مَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللَّهِ وَمَا وَآلَهُ أَوْ عَالِمًا أَوْ
مُتَعَلِّمًا).

۴۱۱۳: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الدُّنْيَا
سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةُ الْكَافِرِ).

آنحضرت کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں آپ نے دیکھا
تو ایک مردہ بکری پیراٹھے ہوئے پڑی تھی۔ آپ نے
فرمایا: تم کیا سمجھتے ہو یہ اپنے مالک کے نزدیک ذلیل
ہے قسم خدا کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ دنیا
اللہ کے نزدیک اس بکری سے بھی زیادہ ذلیل ہے اس
کے مالک کے نزدیک اور اگر دنیا اللہ کے نزدیک ایک
مچھر کے بازو کے برابر بھی نہیں رکھتی تو اللہ تعالیٰ اس
میں سے ایک قطرہ پانی کا کافر کو پینے نہ دیتا۔

۴۱۱۱: مستورد بن شداد سے روایت ہے میں چند سواروں
کے ہمراہ نبی کے ساتھ تھا اتنے میں ایک بکری کے
(مردہ) بچہ پر گزرے جو راہ میں پھینک دیا گیا آپ نے
فرمایا: دیکھو تم جانتے ہو کہ یہ حقیر ہے اپنے مالک کے
زردیک؟ لوگوں نے کہا: بے شک! تب ہی اس کو پھینک
دیا۔ آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری
جان ہے البتہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ
ذلیل ہے جتنا یہ ذلیل ہے اپنے مالک کے نزدیک۔

۴۱۱۲: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا۔ آپ صلی
اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: دنیا ملعون ہے اور جو
کچھ دنیا میں ہے وہ بھی ملعون ہے مگر اللہ تعالیٰ کی یاد میں
اور جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے اور عالم اور علم سیکھنے
والا۔

۴۱۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا
قید خانہ ہے مسلمان کے لیے اور جنت ہے کافر کے
لیے۔

۴۱۱۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَعْضِ جَسَدِي فَقَالَ (يَا عَبْدُ اللَّهِ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ كَأَنَّكَ غَابِرٌ سَبِيلٍ وَعَدَّ نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ).

۴۱۱۴: ابن عمر سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم میں سے کوئی عضو تھاما اور فرمایا: اے عبد اللہ دنیا میں اس طرح رہ جیسے مسافر رہتا ہے یا جیسے راہ چلتا رہتا ہے اور اپنے تئیں قبر والوں میں سے شمار کر۔

باب: جس کو لوگ کم حیثیت جانیں

۴۱۱۵: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تجھ سے بیان نہ کروں جنت کا بادشاہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں بیان فرمائیے۔ آپ نے فرمایا: جو شخص کمزور، ناتواں ہو لوگ اس کو کم قوت سمجھیں اور دو پرانے کپڑے پہنا ہو وہ اگر قسم کھائے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے بھروسے پر تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس کو سچا کرے گا۔

۴۱۱۶: حضرت حارثہ بن وہب سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تجھ کو نہ بتلاؤں جنت کے لوگ کون ہیں ہر ایک ضعیف ناتواں جس کو لوگ کمزور جانیں کیا میں تم کو نہ بتلاؤں دوزخ کے لوگ ہر ایک سخت مزاج، بہت رویہ جوڑنے والا اور اکڑ والا۔

۴۱۱۷: حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے آنحضرت نے فرمایا: سب سے زیادہ جس پر لوگوں کو رشک کرنا چاہئے میرے نزدیک وہ مومن ہے جو ہلکا پھلکا اور نماز میں اس کو راحت ملتی ہو پوشیدہ ہو لوگوں میں اور لوگ اس کی پرواہ نہ کرتے ہوں اس کا رزق بمشکل زندگی بسر کرنے کے مطابق ہو۔ اس کی موت جلدی واقع ہو جائے اس کا مال وراثت کم ہو اور اس پر رونے والے تھوڑے ہوں۔

۴: بَابُ مَنْ لَا يُؤْبَهُ لَهُ

۴۱۱۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ غَبِيْدٍ اللَّهُ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَلَا أُخْبِرُكَ عَنْ مُلُوكِ الْجَنَّةِ) قُلْتُ بَلَى قَالَ (رَجُلٌ ضَعِيفٌ مُسْتَضْعِفٌ ذُو طَمَرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ).

۴۱۱۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْبُدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَلَا أُتَبِّحُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلِّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ أَلَا أُتَبِّحُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتْلٍ جَوَّاطٍ مُسْتَكْبِرٍ).

۴۱۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عُمَرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ صَدَقَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (إِنَّ أَعْبَطَ النَّاسِ عِنْدِي مُؤْمِنٌ خَفِيفُ الْحَادِ ذُو حِظٍّ مِنْ صَلَاةٍ غَامِضٌ فِي النَّاسِ لَا يُؤْبَهُ لَهُ كَانَ رِزْقُهُ كَفَافًا وَصَبَرَ عَلَيْهِ عَجَلَتْ مَيِّتُهُ وَقَلَّ ثَرَاؤُهُ وَقُلْتُ بَوَاكِئِهِ).

۴۱۱۸: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ الْحَمَصِيُّ ثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ الْحَارِثِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْبِدَاةُ مِنَ الْإِيمَانِ) قَالَ الْبِدَاةُ الْقَشَافَةُ يَعْنِي التَّقَشُّفَ.

۴۱۱۸: حضرت ابو امامہ حارثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بزافت (سادگی) ایمان میں داخل ہے۔

۴۱۱۹: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسَمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (إِلَّا أَنْبِئَكُمْ بِخِيَارِكُمْ) قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) قَالَ (خِيَارُكُمْ الَّذِينَ إِذَا أَرَوْا ذِكْرَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ).

۴۱۱۹: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے آنحضرتؐ سے آپؐ فرماتے تھے کیا میں تم سے بیان نہ کروں ان لوگوں کا حال جو اللہ کے بہتر بندے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ بیان فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا: بہتر تم میں وہ لوگ ہیں کہ ان کو جب کوئی دیکھے تو اللہ کی یاد آئے۔

۵: بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَاءِ

پاب: فقیری کی فضیلت

۴۱۲۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَارِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ مَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا الرَّجُلِ) قَالُوا رَأَيْنَاكَ فِي هَذَا نَقُولُ هَذَا مِنْ أَشْرَفِ النَّاسِ هَذَا حَرِيٌّ أَنْ يُخْطَبَ أَنْ يُخْطَبَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَرَّ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا) قَالُوا نَقُولُ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا مِنْ فَقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ هَذَا حَرِيٌّ أَنْ يُخْطَبَ لَمْ يُنْكَحْ وَإِنْ شَفَعَ لَا يُشَفَعَ وَإِنْ قَالَ لَا يُسْمَعُ لِقَوْلِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (لَهُذَا خَيْرٌ مِنْ مَلَأِ الْأَرْضَ مِثْلَ هَذَا).

۴۱۲۰: حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے ایک شخص آنحضرتؐ کے سامنے سے گزرا آپؐ نے فرمایا: تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا آپؐ کی رائے ہو وہی ہم بھی کہتے ہیں ہم تو سمجھتے ہیں کہ یہ شخص اشraf میں سے ہے۔ اگر یہ کہیں نکاح کا پیام بھیجے تو لوگ اس کو قبول کریں گے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو لوگ اس کی سفارش کو مان لیں گے اور اگر کوئی بات کہے تو لوگ اس کو توجہ سے سنیں گے یہ سن کر آپؐ خاموش رہے پھر ایک دوسرا شخص گزرا آپؐ نے فرمایا: اس کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بخدا یہ تو مسلمانوں کے فقراء میں سے ہے یہ بیچارہ اگر کہیں نکاح کا پیام بھیجے تو لوگ اس کو قبول نہ کریں گے اور اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش نہ سنیں گے اور اگر کوئی بات کہے تو لوگ اس کی بات نہ سنیں گے۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: یہ شخص بہتر ہے پہلے شخص جیسے دنیا بھر کے لوگوں سے۔

۴۱۲۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ الْجَبَرِيُّ ثَنَا حَمَّادُ بْنُ عِيسَى ثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مِهْرَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ عَبْدَهُ الْمُؤْمِنَ الْفَقِيرَ الْمُتَعَفِّفَ الْبَائِسَ الْعِيَالِ).

۴۱۲۱: حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے محتاج مومن کو جو عیال دار ہو کر سوال سے باز رہتا ہے (اور فقر اور فاقہ پر صبر کرتا ہے اکثر اہل اللہ ایسے ہی لوگ میں ہوتے ہیں نہ بھیک مانگنے والوں میں عیال داری کے ساتھ کم معاشی اور پھر قناعت اور صبر ہی فضیلت کیا کم ہے۔

پاب: فقیروں کا مرتبہ

۶: بَابُ مَنْزِلَةِ الْفُقَرَاءِ

۴۱۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَدْخُلُ فَقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْأَغْنِيَاءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ).

۴۱۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ (إِنَّ فَقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِمِقْدَارِ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ).

۴۱۲۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمانوں میں جو فقیر ہیں وہ مال داروں سے آدھا دن پہلے جنت میں جائیں گے اور آدھا دن پانچ سو برس کا ہے۔

۴۱۲۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان فقیر یا مہاجر فقیر مال داروں سے پانچ سو برس پہلے جنت میں جائیں گے۔

۴۱۲۴: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَا أَبُو عَسَّانٍ يَهْلُولُ ثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اشْتَكَى فَقَرَاءُ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ عَلَيْهِمْ أَغْنِيَاءَهُمْ فَقَالَ (يَا مَعْشَرَ الْفُقَرَاءِ لَا أَبَشِّرُكُمْ أَنْ فَقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ قَبْلَ أَغْنِيَائِهِمْ بِنِصْفِ يَوْمٍ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ).

۴۱۲۴: حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے مہاجرین میں جو لوگ فقیر تھے انہوں نے شکایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ نے ان کو مالدار مہاجرین کو ان کے اوپر فضیلت دی ہے آپ نے فرمایا اے فقراء کے گروہ! میں تم کو خوش خبری دیتا ہوں کہ فقراء مومنین مال داروں سے آدھا دن یعنی پانچ سو برس پہلے جنت میں جائیں گے۔ موسیٰ بن عبیدہ نے پھر یہ آیت پڑھی: ﴿وَإِنْ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ﴾

ثُمَّ تَلَا مُوسَى هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَإِنْ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ﴾ [الحج: ۴۷]۔

۷: بَابُ مُجَالَسَةِ الْفُقَرَاءِ

پناپ: فقیروں کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت

۴۱۲۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت جعفر بن ابی طالب فقیروں سے محبت کرتے تھے ان کے پاس بیٹھا کرتے ان سے باتیں کرتے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر کی یہ کنیت رکھی تھی ”ابو المساکین“ یعنی مسکینوں کے باپ۔

۴۱۲۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا مسکینوں سے محبت رکھو اس لئے کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں فرماتے تھے: یا اللہ! مجھ کو چلا مسکین اور میرا حشر کر مسکینوں میں۔

۴۱۲۷: جناب روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ ۖ فَتَكُونُوا مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ یعنی مت نکال ان لوگوں کو جو صبح شام اللہ کی یاد کرتے ہیں اپنے پاس سے انہوں نے کہا کہ اقرع بن حابس تمہیں اور عیینہ بن حصن فزاری آئے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صہیب اور بلال اور عمار اور خباب کے پاس بیٹھے ہیں اور چند غریب مومنین کے ساتھ۔ جب اقرع اور عیینہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد ان لوگوں کو دیکھا تو ان کو حقیر جانا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر آپ سے خلوت کی اور عرض کیا ہم یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے لئے ایک مقام اور وقت آنے کے لئے مقرر کر دیجئے جس کی وجہ سے عرب لوگوں کو ہماری بزرگی معلوم ہو کیونکہ آپ کے پاس عرب کی قوموں

۴۱۲۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيُّ أَبُو يَحْيَى ثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْحَاقَ الْمُخَزُومِيُّ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يُحِبُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكْنِيهِ أَبَا الْمَسَاكِينِ.

۴۱۲۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الْمُبَارَكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَجَبُوا الْمَسَاكِينَ فَأَتَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَسْكِينًا وَ امْتِنِي مَسْكِينًا وَ اخْشَرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ.

۴۱۲۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَرِيُّ ثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرِ عَنْ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْأَزْدِيِّ وَ كَانَ قَارِئُ الْأَزْدِ عَنْ أَبِي الْكَنُودِ عَنْ خَبَّابٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ﴾ إِلَى قَوْلِهِ: ﴿فَتَكُونُوا مِنَ الظَّالِمِينَ﴾ [الانعام: ۵۲] قَالَ جَاءَ الْأَفْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ وَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ فَوَجَدُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَعَ صُهَيْبٍ وَ بِلَالٍ وَ عَمَّارٍ وَ خَبَّابٍ قَاعِدًا فِي نَاسٍ مِنَ الضَّعَفَاءِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَلَمَّا رَأَوْهُمْ حَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ حَقَرُوهُمْ فَاتَوَهُ فَخَلُّوا بِهِ وَ قَالُوا: إِنَّا نُرِيدُ أَنْ تَجْعَلَ لَنَا مِنْكَ مَجْلِسًا نَعْرِفُ لَنَا بِهِ الْعَرَبَ فَضَلَّسْنَا فَإِنَّ وَفُودَ الْعَرَبِ تَأْتِيكَ فَتَسْتَحْيِي أَنْ تَرَانَا الْعَرَبُ مَعَ هَذِهِ الْأَعْبُدِ فَإِذَا نَحْنُ جُنَّاكَ فَأَقْمُهُمْ عَنْكَ فَإِذَا نَحْنُ فَرَعْنَا فَأَقْعُدْ مَعَهُمْ إِنْ شِئْتَ قَالَ (نَعَمْ) قَالُوا

فَاكْتُبْ لَنَا عَلَيْكَ كِتَابًا فَدَعَا بِصَحِيفَةٍ وَدَعَا عَلِيًّا
لِيَكْتُبَ وَنَحْنُ فَعُوذُ فِي نَاحِيَةِ فَنْزَلُ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ فَقَالَ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاوَةِ
وَالْعِشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ مَا عَلَيْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِنْ شَيْءٍ
وَمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَيْهِمْ مِنْ شَيْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُونَ مِنَ
الظَّالِمِينَ﴾ [الأنعام: ۵۲] ثُمَّ ذَكَرَ الْأَفْرَاعَ ابْنَ حَابِسٍ وَ
عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ فَقَالَ: ﴿وَكَذَلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
لِيَقُولُوا أَهَؤُلَاءِ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِنَا أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ
بِالشَّاكِرِينَ﴾ [الأنعام: ۵۳] ثُمَّ قَالَ: ﴿وَإِذَا جَاءَكَ
الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآيَاتِنَا فَقُلْ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلَى
نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ﴾ [الأنعام: ۵۴] قَالَ فَبَدَنُوا مِنْهُ حَتَّى
وَضَعْنَا رُبُّنَا عَلَى رُكْبَتِهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجْلِسُ
مَعَنَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَقُومَ قَامَ وَتَرَكْنَا فَاَنْزَلَ اللَّهُ: ﴿وَاصْبِرْ
نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاوَةِ وَالْعِشِيِّ
يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُكَ
تُجَالِسُ الْأَشْرَافَ﴾ تُرِيدُ رَيْنَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تَطْعُ
مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا﴾ يَعْنِي عُيَيْنَةَ وَالْأَفْرَاعَ
﴿وَاتَّبِعْ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرْطًا﴾ [الكهف: ۲۸] قَالَ
هَلَاكِيَا قَالَ أَمْرُ عُيَيْنَةَ وَالْأَفْرَاعِ ثُمَّ ضَرَبَ لَهُمْ مَثَلُ
الرَّجُلَيْنِ وَمَثَلُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا.

قَالَ خَبَابٌ فَكُنَّا نَقْعُدُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا بَلَّغْنَا
السَّاعَةَ النَّبِيُّ يَقُومُ فِيهَا فَمُنَّا وَتَرَكْنَاهُ حَتَّى يَقُومَ.

اترے تو ہم پھر آپ سے نزدیک ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے اپنا گھٹنا آپ کے گھٹنے پر رکھ دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا یہ حال ہو گا کہ آپ ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے اور جب اٹھنے کا آپ قصد کرتے تو آپ کھڑے ہو جاتے اور ہم کو
چھوڑ دیتے تو یہ آیت اتاری ﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاوَةِ وَالْعِشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ
عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ﴾ یعنی رو کے رکھ آپ کو ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے مالک کی یاد کرتے ہیں صبح اور شام اور ﴿وَلَا

تطع من اغفلنا قلبه عن ذكرنا﴾ یعنی مت کہا مان ان لوگوں کا جن کے دل ہم نے غافل کر دیئے اپنی یاد سے۔ خواب نے کہا پھر تو وہ حال ہو گیا کہ ہم برابر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے رہتے جب آپ کے اٹھنے کا وقت آتا تو ہم خود اٹھ جاتے اور آپ کو چھوڑ دیتے اٹھنے کے لئے۔

۴۱۲۸: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا أَبُو دَاوُدَ ثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ فِينَا سِتَّةٌ فِيَّ وَفِي ابْنِ مَسْعُودٍ وَصُهَيْبٍ وَعَمَارٍ وَ الْمُقَدَّادِ وَ بِلَالٍ. قَالَ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّا لَا نَرْضَى أَنْ نَكُونَ أَسْبَاعًا لَهُمْ فَاطْرُدْهُمْ عَنْكَ قَالَ فَدَخَلَ قَلْبَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ عَنْ يَدْخُلَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ﴾ آيَةُ [الأنعام: ۵۲]

۴۱۲۸: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ آیت ہم چھ آدمیوں کے بارے میں اتری میں ابن مسعود، صہیب، عمار، مقداد اور بلال میں قریش کے لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہم ان لوگوں کے ساتھ بیٹھنا نہیں چاہتے ان کو آپ اپنے پاس سے ہٹا (دھکار) دیجئے اس بات کو سن کر آپ کے دل میں آیا جو اللہ کو آنا منظور تھا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ﴾ اس کا ترجمہ اوپر گزر چکا۔

۸: بَابُ فِي الْمُكْثَرِينَ

چاپ: جو بہت مالدار ہیں ان کا بیان

۴۱۲۹: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خرابی ہے بہت مال والوں کی (کیونکہ اکثر ایسے مال دار خدا سے غافل ہو جاتے ہیں مگر جو کوئی مال کو اس کی طرف لٹا دے اور اس طرف اور اس طرف اور اس طرف آپ نے چاروں طرف اشارہ کیا دائیں اور بائیں اور آگے اور پیچھے۔

۴۱۲۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَ أَبُو كُرَيْبٍ قَالَا ثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (وَيْلٌ لِّلْمُكْثَرِينَ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَ هَكَذَا وَ هَكَذَا وَ هَكَذَا) أَرْبَعٌ عَنْ يَمِينِهِ وَ عَنْ شِمَالِهِ وَ مِنْ قُدَامِهِ وَ مِنْ وَرَائِهِ

۴۱۳۰: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لوگ بہت مالدار ہیں انہی کا درجہ قیامت کے دن سب سے پست ہوگا مگر جو کوئی مال اس طرف اور اس طرف لٹائے اور حلال طریقے سے کمائے۔

۴۱۳۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعُبَيْرِيُّ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا عِكْرَمَةُ ابْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو زَمِيلٍ هُوَ سِمَاكٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ الْهَنْفِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْأَكْثَرُونَ هُمْ الْأَسْفَلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ بِالْمَالِ هَكَذَا وَ هَكَذَا وَ كَسَبَهُ مِنْ طَيِّبٍ)

۴۱۳۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی

۴۱۳۱: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ

الْقَطَّانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْأَكْثَرُونَ هُمْ الْأَسْفَلُونَ إِلَّا
مَنْ قَالَ هَكَذَا هَكَذَا وَهَكَذَا ثَلَاثًا).

۴۱۳۲: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ ثنا
عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (مَا أَحَبُّ أَنْ أَحْذَا عِنْدِي ذَهَبًا فَتَأْتِي
عَلَيَّ ثَالِثَةً وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْءٌ أَرْضَدُهُ فِي قِضَاءِ
ذَيْنِ).

۴۱۳۲: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ
نے فرمایا: میں تو یہ نہیں چاہتا کہ احد پہاڑ کے برابر
میرے پاس سونا ہو اور تیسرا دن گزرنے کے بعد اس
میں سے کچھ سونا میرے پاس باقی رہے البتہ جو میں
قرض کے ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑوں اُس کے
علاوہ۔

۴۱۳۳: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ ابْنُ خَالِدٍ ثَنَا
يَزِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهِ مُسْلِمِ بْنِ مِسْكَمٍ
عَنْ عَمْرِو بْنِ غِيلَانَ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اللَّهُمَّ مَنْ آمَنَ
بِي وَصَدَّقَنِي وَعَلِمَ أَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ هُوَ الْحَقُّ مِنْ
عِنْدِكَ فَأَقْبَلْ مَا لَهْ وَوَلَدَهُ وَحَبَّ إِلَهَ لِقَاءِ كَ وَ
عَجَّلْ لَهُ الْقِضَاءَ وَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِي وَلَمْ يُصَدِّقْنِي وَلَمْ
يَعْلَمْ أَنَّ مَا جِئْتُ بِهِ هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ فَأَكْثِرْ مَا لَهْ
وَوَلَدَهُ وَأَطْلِ عُمُرَهُ).

۴۱۳۳: حضرت عمرو بن غیلان ثقفیؓ سے روایت ہے
آنحضرتؐ نے فرمایا: اے اللہ! جو کوئی میرے اوپر ایمان
لائے اور میری تصدیق کرے اور جو میں لایا (یعنی قرآن)
اس کو حق جانے تیرے پاس سے تو اس کے مال اور اولاد کو کم
کرے اور اپنی ملاقات اس کو پسند کر دے (یعنی موت)
اور اسکی قضا (موت) جلدی کر اور جو کوئی میرے اوپر
ایمان لائے اور میری تصدیق نہ کرے اور یہ نہ جانے
کہ میں جو لے کر آیا ہوں وہ حق ہے تیرے پاس سے تو
اسکا مال بہت کر اور اسکی اولاد بہت کر اور اسکی عمر لمبی کر۔

۴۱۳۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا غَسَّانُ
بْنُ بُرْزَيْنَ ح وَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ ثَنَا
غَسَّانُ بْنُ بُرْزَيْنَ ثَنَا سَيَّارُ بْنُ سَلَامَةَ عَنِ الْبَرَاءِ السَّيْطِيِّ
عَنْ نَقَادَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ يَسْتَمْنِخُهُ نَاقَةٌ فَرَدَّهْتُ ثُمَّ بَعَثَنِي إِلَى
رَجُلٍ آخَرَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ بِنَاقَةٍ فَلَمَّا أَبْصَرَهَا رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهَا وَفِي مَنْ
بَعَثَ بِهَا).

۴۱۳۴: نقادہ اسدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک شخص کے پاس
ایک اونٹنی مانگنے کے لئے بھیجا لیکن اس شخص نے نہ دی
پھر آپ نے مجھ کو ایک دوسرے شخص کے پاس بھیجا اس
نے ایک اونٹنی بھیجی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس کو دیکھا تو فرمایا: یا اللہ برکت دے اس میں اور
برکت دے اس کو جس نے یہ بھیجی۔ نقادہ نے کہا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا کیجئے اللہ تعالیٰ برکت

قَالَ نُقَادَةُ: فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيمَنْ جَاءَ بِهَا قَالَ (وَفِيمَنْ جَاءَ بِهَا) ثُمَّ أَمَرَبَهَا فَحَبَلَتْ فَدُرَّتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَا لَفَلَانَ) لِلْمَنَاعِ الْأَوَّلِ (وَاجْعَلْ رِزْقَ فُلَانٍ يَوْمًا بِيَوْمٍ) لِلَّذِي بَعَثَ بِالنَّاقَةِ.

دے اس کو بھی جو اسکو لے کر آیا ہے آپ نے کہا اسکو بھی برکت دے جو اسکو لے کر آیا ہے پھر آپ نے حکم دیا: دودھ دوہنے کا دودھ دوہا گیا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: اللہ فلاں شخص کا مال بہت کر دے (جس نے اونٹنی نہیں بھیجی تھی) اور فلاں شخص کو روزانہ رزق (روزی) دے۔

۴۱۳۵: حَدَّثَنَا الْهَسَنُ بْنُ حَمَادٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي خَصِيبٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (تَعَسَّ عَبْدُ الدِّينَارِ وَ عَبْدُ الدَّرْهَمِ وَ عَبْدُ الْقَطِيفَةِ وَ عَبْدُ الْخَمِيْضَةِ إِنْ أُعْطِيَ رِضًى وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَفِ).

۴۱۳۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہلاک ہوا بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر کا اور بندہ شال کا اگر اسکو یہ چیزیں دی جائیں تب وہ راضی ہے اور جو نہ دی جائیں تو وہ کبھی اپنے امام کی بیعت پوری نہ کرے۔

۴۱۳۶: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (تَعَسَّ عَبْدُ الدِّينَارِ وَ عَبْدُ الدَّرْهَمِ وَ عَبْدُ الْخَمِيْضَةِ تَعَسَّ وَ انْتَكَسَ وَإِذَا شَيْكَ فَلَا انْتَقَشَ).

۴۱۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تباہ ہوا بندہ دینار (اشرفی) اور بندہ درہم (روپیہ) کا اور بندہ شال کا ہلاک ہوا اور دوزخ میں اوندھا گرا خدا کرے جب اس کو کاٹا لگے تو کبھی نہ نکلے (یہ بددعا ہے لاپچی شخص کیلئے)۔

۹: بَابُ الْقِنَاعَةِ

۹: قِنَاعَتِ کا بیان

۴۱۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَفَرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنْ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ).

۴۱۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نگری بہت اسباب رکھنے سے نہیں ہوتی بلکہ تو نگری یہ ہے کہ دل بے پرواہ ہو (اور جو اللہ دے اس پر قناعت کرے)۔

۴۱۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ وَ حُمَيْدِ بْنِ هَانِئٍ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّهُمَا سَمِعَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيَّ يُخْبِرُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَمْرٍ وَ ابْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ (قَدْ أَفْلَحَ مَنْ هَدَى إِلَى الْإِسْلَامِ وَ رَزَقَ الْكَفَافَ وَ قَنِعَ بِهِ).

۴۱۳۸: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک نجات پائی اس نے جس کو اسلام کی ہدایت ہوئی اور ضرورت کے موافق روزی دی گئی اور اس پر قناعت کی۔

۴۱۳۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا: ثَنَا وَكَيْعٌ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (اللَّيْمُ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قُرُونًا).

۴۱۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یا اللہ! محمد (ﷺ) کی آل کو ضرورت کے موافق روزی دے یا بقدر ضرورت۔

۴۱۴۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي وَيَعْلَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ نَفِيعٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا مِنْ غَنِيٍّ وَلَا فَقِيرٍ إِلَّا وَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّهُ أَتَى مِنَ الدُّنْيَا قُرُونًا).

۴۱۴۰: حضرت انسؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی مالدار یا محتاج ایسا نہیں ہے جو قیامت میں یہ آرزو نہ کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کو دنیا میں حاجت کے موافق رزق دیتا، بہت مالدار نہ کرتا کیونکہ فقراء کے مراتب عالیہ کو دیکھیں گے۔

۴۱۴۱: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي شُمَيْلَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي شُمَيْلَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مِحْصَنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ مُعَافًى فِي جَسَدِهِ آمِنًا فِي سِرِّهِ عِنْدَهُ قُوَّةٌ يَوْمَهُ فَكَأَنَّمَا حَبِرَتْ لَهُ الدُّنْيَا).

۴۱۴۱: حضرت عبید اللہ بن محسن سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تم میں سے امن کے ساتھ صبح کرے اور اس کے پاس اس دن کھانا بھی ہو تو گویا ساری دنیا اس کیلئے اکٹھی ہو گئی۔

۴۱۴۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ ثَنَا وَكَيْعٌ وَابْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (انْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ).

۴۱۴۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا میں اپنے سے کم والے کو دیکھو اور اپنے سے زیادہ والے کو مت دیکھو۔ ایسا کرنے سے امید ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی (کسی) نعمت کو حقیر نہ جانو گے۔

۴۱۴۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورَتِكُمْ وَآمَوَالِكُمْ وَلَكِنْ إِنَّمَا يَنْظُرُ إِلَى أَعْمَالِكُمْ وَقُلُوبِكُمْ).

۴۱۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھے گا بلکہ تمہارے عملوں اور دلوں کو دیکھے گا۔

۱۰: بَابُ مَعِيشَةِ آلِ

مُحَمَّدٍ ﷺ

جواب: آنحضرت ﷺ کی آل کی زندگی

کے متعلق بیان

۳۱۳۳: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک ایک مہینہ اس طرح سے گزارتے کہ گھر میں آگ نہ سلگائی جاتی اور ہمارا کھانا (فقط) یہی ہوتا، کھجور اور پانی۔

۳۱۳۵: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آل محمد پر ایک مہینہ گزر جاتا اور کسی گھر سے آپ کے گھروں میں سے دھواں نہ نکلتا۔ ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا پھر کیا کھاتے تھے؟ انہوں نے کہا کھجور اور پانی۔ البتہ ہمارے ہمسائے تھے، ان کے گھروں میں بکریاں پلی ہوئیں تھیں تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دودھ بھیج دیا کرتے۔

۳۱۳۶: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ بھوک سے کروٹیں بدلتے، پیٹ کو الٹتے اور (کبھی تو) ناکارہ کھجور بھی آپ کو نہ ملتی کہ اسی سے پیٹ بھر لیں۔

۳۱۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ کئی بار فرماتے تھے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے آل محمد کے پاس صبح کو ایک صاع غلہ کا یا کھجور کا نہیں ہے۔

۳۱۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ كُنَّا آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَنَمْكُثُ شَهْرًا مَا نُوقِدُ فِيهِ بَنَارَ مَا هُوَ إِلَّا التَّمْرُ وَالْمَاءُ (إِلَّا أَنَّ ابْنَ نُمَيْرٍ قَالَ نَلَبَثُ شَهْرًا).

۳۱۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ يَأْتِي عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ الشَّهْرُ مَا يُرَى فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِهِ الدُّخَانُ.

قُلْتُ فَمَا كَانَ طَعَامُهُمْ قَالَتْ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ لَنَا جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ جِيرَانُ صَدِيقٍ وَ كَانَتْ لَهُمْ رِثَابٌ فَكَانُوا يَبْعُونُ إِلَيْهِ الْيَابِنَا. قَالَ مُحَمَّدٌ وَ كَانُوا تِسْعَةَ أَثْيَابٍ.

۳۱۳۶: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا بَشَرُ بْنُ عُمَرَ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَوِي فِي الْيَوْمِ مِنَ الْجُوعِ مَا يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ.

۳۱۳۷: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى أَنبَأَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِرَارًا (وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَصْبَحَ عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعٌ خَبٍ وَ لَا صَاعٌ تَمْرٍ).

وَإِنْ لَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَ نِسْوَةٍ.

حالانکہ ان دنوں میں آپ کی نوازواج تھیں۔

۴۱۴۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَعِيرِيُّ نَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَدِيمَةَ عَنْ أَبِي عُيَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَا أَصْبَحَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ إِلَّا مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ) أَوْ (مَا أَصْبَحَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ مُدٌّ مِنْ طَعَامٍ).

۴۱۴۸: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس صبح کے وقت نہیں ہے ماسوا ایک مد اناج کے۔

۴۱۴۹: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْأَكْرَمِ (رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ) عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ آتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَكَّنَا ثَلَاثَ لَيَالٍ لَا نَقْدِرُ وَلَا يُقْدِرُ عَلَى طَعَامٍ.

۴۱۴۹: حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے پھر ہم تین دن تک ٹھہرے رہے اور ہم کو اناج نہ ملا کہ آپ کو کھلاتے۔

۴۱۵۰: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ نَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بِطَعَامٍ سَخْنٍ فَأَكَلَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ مَا دَخَلَ بَطْنِي طَعَامٌ سَخْنٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا.

۴۱۵۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گرم کھانا (تازہ پکا ہوا) آیا آپ نے اس کو کھایا جب فارغ ہوئے تو فرمایا اللہ کا شکر ہے اتنے دنوں سے میرے پیٹ میں گرم کھانا نہیں گیا بلکہ کھجور وغیرہ پر گزر رہا فرماتے رہے ہیں۔

۱۱: بَابُ ضَجَاعِ آلِ

پاپ: آنحضرت ﷺ کی آل کا نیند

کے لیے بستر کیسا تھا؟

مُحَمَّدٍ ﷺ

۴۱۵۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ نَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَأَبُو خَالِدٍ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ ضَجَاعُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدَمًا حَشْوُهُ لَيْفٌ.

۴۱۵۱: ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر چمڑے کا تھا اس کے اندر خرما کی چھال بھری تھی۔

۴۱۵۲: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى نَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَهُمَا فِي حِمْلٍ لَهُمَا (وَالْحَمِيلُ الْقَطِيفَةُ الْبَيْضَاءُ مِنَ الصُّوفِ) فَذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَنَّمَ هُمَا بِهَا وَ

۴۱۵۲: جناب علی مرتضیٰ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ میرے اور فاطمہ زہراؑ کے پاس آئے ہم دونوں ایک سفید اونی چادر اوڑھے ہوئے تھے جو آنحضرتؐ نے جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو جہیز میں دی تھی اور ایک تکیہ دیا تھا جس کے اندر ذخری گھاس بھری ہوئی

وَسَادَةِ مُحْشَوَةٍ إِذْخِرًا وَقِرْبَةً.

تھی اور ایک مشک پانی کیلئے۔

۴۱۵۳: خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ ایک بورے پر بیٹھے ہوئے تھے میں بھی بیٹھ گیا آپ صرف ایک تہہ بند باندھے تھے دوسرا کوئی کپڑا آپ کے بدن پر نہ تھا اور بورے کا نشان آپ کی کمر پہ پڑا ہوا تھا اور میں نے دیکھا تو ایک مٹھی بھر جو شاید ایک صاع ہوں گے اور بول کے پتے تھے ایک کونے میں اور مشک جو لٹک رہی تھی یہ دیکھ کر میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل آئے۔ آپ نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے تو کیوں روتا ہے؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی میں کیوں نہ روؤں۔ یہ بوریا آپ کے مبارک پہلو میں نشان ڈالے اور آپ کا خزانہ کل اس قدر اس میں کوئی چیز میں نہیں دیکھتا سوائے اس کے جو میں دیکھ رہا

۴۱۵۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عُمَرُو بْنُ يُونُسَ ثَنَا عِكْرَمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ الْحَنِفِيِّ أَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَبَّاسِ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى حَصِيرٍ قَالَ فَجَلَسْتُ فَإِذَا عَلَيْهِ إِزَارٌ وَلَيْسَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ وَإِذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَرُ فِي جَبِهِ وَإِذَا أَنَا بِقَبْضَةٍ مِنْ شَعِيرٍ نَحْوِ الصَّاعِ وَ قِرْطُ فِي نَاحِيَةٍ فِي الْعُرْفَةِ وَإِذَا إِهَابٌ مُعَلَّقٌ فَأَبْتَدَرْتُ عَيْنَايَ فَقَالَ (مَا يُبْكِيكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ!) فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَمَالِي لَا أَبْكِي؟ وَهَذَا الْحَصِيرُ قَدْ أَثَرُ فِي جَنْبِكَ وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ لَا أَرَى فِيهَا إِلَّا مَا أَرَى وَذَلِكَ كَسْبَرِي وَقِيَصْرُ فِي السَّمَارِ وَالْأَنْهَارِ وَأَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَ صَفْوَتُهُ وَهَذِهِ خِزَانَتُكَ قَالَ (يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَا تُرْضَى أَنْ تَكُونَ لَنَا الْآخِرَةُ وَلَهُمُ الدُّنْيَا) قُلْتُ بَلَى

ہوں اور کسریٰ اور قیصر کو دیکھتے کیسے میوؤں اور نہروں میں رہتے ہیں حالانکہ آپ اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ ہیں اس پر آپ کا یہ توشہ خانہ آپ نے فرمایا اے خطاب کے بیٹے تو اس پر راضی نہیں کہ ہم کو آخرت ملے اور ان کو دنیا میں نے کہا کیوں نہیں۔

۴۱۵۴: جناب علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی (سیدہ فاطمہؓ) میرے پاس روانہ کی گئیں اور اس رات کو ہمارا بچھونا کچھ نہ تھا سوائے بکری کی کھال کے۔

۴۱۵۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ غَامِرٍ عَنْ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَهْدَيْتُ ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَيَّ فَمَا كَانَ فِرَاشَنَا لَيْلَةً أَهْدَيْتُ إِلَّا مَسْكًا كَبِشَ

۱۲: بَابُ مَعِيشَةِ أَصْحَابِ

النَّبِيِّ ﷺ

کیسے گزری؟

۴۱۵۵: ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو صدقہ کا حکم کرتے تو ہم

۴۱۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَأَبُو كُرَيْبٍ قَالَا ثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ

میں سے کوئی جاتا اور مزدوری کرتا یہاں تک کہ ایک مدہ لاتا اس کو صدقہ دیتا اور آج کے دن اس شخص کے پاس لاکھ روپیہ موجود ہے شفیق نے کہا جیسے ابو مسعود اپنی طرف اشارہ کرتے تھے (یعنی میں ایسا ہی کرتا تھا اور اب میرے پاس ایک لاکھ روپیہ موجود ہیں)۔

۴۱۵۶: خالد بن عمیرؓ سے روایت ہے عقبہ بن غزوآن نے ہم نے منبر پر خطبہ سنایا تو کہا میں ساتواں آدمی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہمارے پاس کچھ کھانا نہ تھا صرف درخت کے پتے کھاتے تھے یہاں تک کہ ہمارے مسوڑھے چھلنی ہو گئے۔

۴۱۵۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگ بھوکے ہوئے اور وہ سات آدمی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سات کھجوریں دیں ہر آدمی کیلئے ایک کھجور۔

۴۱۵۸: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری ﴿ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ﴾ (یعنی تم اس دن پوچھے جاؤ گے نعمت کے بارے میں) تو زبیر نے کہا کونسی نعمت ہمارے پاس ہے جس سے پوچھے جائیں گے؟ صرف دو چیزیں ہیں کھجور اور پانی آپؐ نے فرمایا: نعمت کا زمانہ قریب ہے۔

۴۱۵۹: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بولایا کیا تین سو آدمیوں کو (جہاد کے لئے) اور ہمارا انوشہ ہماری گردنوں پر تھا خیر ہمارا توشہ ختم ہو گیا یہاں تک کہ ہر شخص کو ہم سے ہر روز ایک کھجور ملتی لوگوں نے کہا اے

أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ بِالصَّدَقَةِ فَيَنْطَلِقُ أَحَدُنَا يَتَحَامِلُ حَتَّى يَجِيءَ بِالْمَدَةِ وَإِنَّ لِأَحَدِهِمُ الْيَوْمَ مِائَةَ أَلْفٍ.

قَالَ شَفِيقٌ كَأَنَّهُ يَغْرَضُ بِنَفْسِهِ.

۴۱۵۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ سَمِعَهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى قَرَحَتْ أَشْدَاؤُنَا.

۴۱۵۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عُندَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبَّاسِ الْجَرِيرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عُمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ جُوعٌ وَهُمْ سَبْعَةٌ قَالَ فَأَعْطَانِي النَّبِيُّ ﷺ سَبْعَ تَمَرَاتٍ لِكُلِّ إِنْسَانٍ تَمْرَةً.

۴۱۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو الْعَدَنِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَامِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ قَالَ الزُّبَيْرُ وَ أَيْ نَعِي نَسْأَلُ عَنْهُ وَ إِنَّمَا هُوَ الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُو الْمَاءُ. قَالَ (أَمَّا إِنَّهُ سَيَكُونُ).

۴۱۵۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ وَهَبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ أَرْوَادَنَا عَلَى رِقَابِنَا فَقَسَى أَرْوَادُنَا حَتَّى كَانَ يَكُونُ الرَّجُلُ مِائَةً تَمْرَةً

ابو عبد اللہ بھلا ایک کھجور سے آدمی کا کیا بنتا ہوگا؟ انہوں نے کہا جب وہ بھی نہ رہی تو اس وقت ہم کو اس کی قدر معلوم ہوئی۔ آخر ہم سمندر کے کنارے آئے وہاں ہم نے دیکھا ایک مچھلی پڑی ہے جس کو دریا نے پھینک دیا ہے ہم اس میں سے اٹھارہ دن تک کھاتے رہے۔

باب: عمارت تعمیر کرنا؟

۴۱۶۰: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اوپر سے گزرے ہم ایک جھونپڑا بنا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا ہمارا مکان پرانا ہو گیا ہے ہم اس کو درست کر رہے ہیں آپ نے فرمایا میں تو دیکھتا ہوں موت اس سے جلد آنے والی ہے۔

۴۱۶۱: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ ایک گول مکان کے دروازے پر سے گزرے جو ایک انصاری کا تھا آپ نے فرمایا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا گول بنگلہ جس کو فلاں شخص نے بنایا ہے۔ آپ نے فرمایا: جو مال ایسی چیزوں میں خرچ ہو وہ قیامت کے دن وبال ہوگا اس کے مالک پر یہ خرابی انصاری کو پہنچی اس نے اس کو گرا دیا پھر آنحضرتؐ ادھر سے گزرے تو اس گول بنگلے کو نہیں دیکھا، اسکا حال پوچھا لوگوں نے عرض کیا آپ نے جو فرمایا تھا اس کی خبر جب مکان کے مالک کو پہنچی تو اس نے اس کو گرا دیا۔ آپ نے فرمایا: اللہ اس پر رحم کرے اللہ اس پر رحم کرے۔

۴۱۶۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے اپنے آپ کو دیکھا جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہتے تھے میں نے ایک کوٹھری بنالی

فَقَبِيلُ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ وَابْنُ تَقَعِ الثَّمَرَةُ مِنَ الرَّجُلِ فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْنَا فَقَدْهَا حِينَ فَقَدْنَا هَا وَابْنُ الْبَحْرِ فَإِذَا نَحْنُ بِسَحَابٍ قَدْ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا.

۱۳: بَابُ فِي الْبِنَاءِ وَالْخَرَابِ

۴۱۶۰: حَدَّثَنَا أَبُو كَرِيبٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الشَّافِعِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُعَالِجُ خُصَالَنَا فَقَالَ (مَا هَذَا) فَقُلْتُ خُصٌّ لَنَا وَهِيَ نَحْنُ نُصْلِحُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مَا أَرَى الْأَمْرَ إِلَّا أَغْجَلَ مِنْ ذَلِكَ).

۴۱۶۱: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنُ أَبِي فَرُوةَ حَدَّثَنِي إِسْحَقُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَبَّةٍ عَلَى بَابٍ مِنْ الْأَنْصَارِ فَقَالَ (مَا هَذِهِ) قَالُوا: قُبَّةٌ بَنَاهَا فَلَانٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (كُلُّ مَالٍ يَكُونُ هَكَذَا فَهُوَ وَبَالٌ عَلَى صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ) فَبَلَغَ الْأَنْصَارِيَّ ذَلِكَ فَوَضَعَهَا فَمَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ فَلَمْ يَرَهَا فَسَأَلَ عَنْهَا فَأُخْبِرَ أَنَّهُ وَضَعَهَا لِمَا بَلَغَهُ عَنْكَ فَقَالَ (يَرْحَمُهُ اللَّهُ) يَرْحَمُهُ اللَّهُ).

۴۱۶۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ثَنَا إِسْحَقُ بْنُ سَعِيدٍ بْنُ عَمْرٍو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَنَيْتُ

تھی جو بارش اور دھوپ سے مجھ کو بچاتی اور اس کے بنانے میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق نے میری مدد نہیں کی تھی۔

۴۱۶۳: حارث بن مضرب سے روایت ہے ہم خواب کی عیادت کو گئے انہوں نے کہا میری بیماری لمبی ہو گئی اور اگر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہ سنا ہوتا آپ فرماتے تھے کہ موت کی آرزو مت کرو تو میں موت کی آرزو کرتا اور آپؐ نے فرمایا: بندے کو ہر ایک خرچ کرنے میں ثواب ملتا ہے مگر مٹی میں خرچنے کا یا یوں فرمایا کہ عمارت میں خرچنے کا ثواب نہیں ملتا۔

پالپ: توکل اور یقین کا بیان

۴۱۶۴: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے اگر تم جیسا چاہے دیا اللہ پر توکل کرو تو تم کو اس طرح سے روزی دے جیسے پرندوں کو دیتا ہے صبح کو وہ بھوکے اٹھتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے ہوئے آتے ہیں۔

۴۱۶۵: حبہ اور سواہ سے روایت ہے دونوں خالد کے بیٹے تھے کہ ہم آنحضرتؐ کے پاس گئے آپؐ کچھ کام کر رہے تھے ہم نے اس کام میں آپؐ کی مدد کی آپؐ نے فرمایا تم دونوں روزی کی فکر نہ کرنا جب تک تمہارے سر ہلتے رہیں (زندہ رہو) اس لئے کہ ماں بچے کو سرخ جنتی ہے اُس پر کھال نہیں ہوتی پھر اللہ تعالیٰ اس کو روزی دیتا ہے۔

۴۱۶۶: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدم کے دل میں بہت سی راہیں ہیں پھر جو شخص اپنے دل کو سب راہوں میں لگا دے تو اللہ تعالیٰ پرواہ نہ کرے گا اس کو

بَيْنَا يَكْنُسِي مِنَ الْمَطَرِ وَيَكْنُسِي مِنَ الشَّمْسِ مَا أَغَانِي عَلَيْهِ خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى.

۴۱۶۳: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ثَنَا شَرِيكَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرَّبٍ قَالَ أَتَيْنَا خَبَابًا رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَعُوذُ فَقَالَ لَقَدْ طَاطَ سَقَمِي وَلَوْلَا أَتَيْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: (لَا تَمَسُّوا الْمَوْتَ) لَتَمَيُّتُهُ وَقَالَ (إِنَّ الْعَبْدَ لَيُوجِرُ فِي نَفَقَتِهِ كُلِّهَا إِلَّا فِي الثَّرَابِ) أَوْ قَالَ (فِي الْبِنَاءِ).

۱۴: بَابُ التَّوَكُّلِ وَالْيَقِينِ

۴۱۶۴: حَدَّثَنَا حَرَمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ ابْنِ هُبَيْرَةَ عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْسَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (لَوْ أَنَّكُمْ تَرَكَلْتُمْ عَلَى اللَّهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ كَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوا حِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا).

۴۱۶۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَامٍ (ابْنِ شُرَحْبِيلَ أَبِي شُرَحْبِيلَ) عَنْ حَبَّةَ وَسَوَاءِ ابْنِ خَالِدٍ قَالَا دَخَلْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُعَالِجُ شَيْئًا فَأَعْنَاهُ عَلَيْهِ فَقَالَ (لَا تَيْسَأَنَّ الرِّزْقَ مَا تَهَزَّرْتَ رُؤُسُكُمْ فَإِنَّ الْإِنْسَانَ تَلِدُهُ أُمُّهُ أَحْمَرَ لَيْسَ عَلَيْهِ قِسْرٌ ثُمَّ يَرْزُقُهُ اللَّهُ غَزْوَ جَلٍّ).

۴۱۶۶: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَنَبَانَا أَبُو شُعَيْبٍ صَالِحُ بْنُ زُرَيْقٍ الْعَطَّارُ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِنَّ مِنْ قَلْبِ بَنِي آدَمَ بِكُلِّ وَادٍ

کسی راہ میں ہلاک کر دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے تو سب راہوں کی فکر اس کو جاتی رہے گی۔
۳۱۶۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے: تم میں سے کوئی نہ مرے مگر اس حال میں کہ وہ اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھتا ہو۔

۳۱۶۸: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: قوی مسلمان اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے تا تو اس مسلمان سے ہر بھلائی میں تو حرص کر پھر اگر تو مغلوب ہو جائے تو کہہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہے اور جو اس نے چاہا وہ کیا اور ہر گز اگر مگرمت کرا اگر شیطان کا دروازہ کھولتا ہے جب اس طور سے ہو کہ تقدیر پر بے اعتمادی نکلے اور انسان کو یہ عقیدہ ہو کہ یہ ہمارے فلاں کام کرنے سے یہ آفت آئی۔

باب: حکمت کا بیان

۳۱۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حکمت کا کلمہ گویا مسلمان کی گم شدہ چیز ہے جہاں اس کو پائے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

۳۱۷۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو نعمتیں ایسی ہیں کہ بہت سے لوگ ان میں ناشکری کر رہے ہیں۔ ایک تو تندرستی اور دوسرے فراغت (بے فکری)۔

۳۱۷۱: حضرت ابویوب سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو کوئی بات فرمائیے لیکن مختصر۔ آپ نے فرمایا: جب تو نماز میں کھڑا ہو تو ایسی نماز پڑھ گویا تو

شُعْبَةً فَمَنْ اتَّبَعَ قَلْبُهُ الشَّعْبَ كُلُّهَا يُبَالِ اللَّهُ بَأْسِي وَإِدِ أَهْلَكَهُ وَمَنْ تَوَكَّلَ عَلَى اللَّهِ كَفَاهُ الشَّعْبَ).

۳۱۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (لَا يَمُوتَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا وَهُوَ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ).

۳۱۶۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ أَنبَأَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلِّ خَيْرٍ اخِرٌ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَلَا تَعْجُزْ فَإِنْ غَلَبَكَ أَمْرٌ فَقُلْ قَدَّرَ اللَّهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ وَإِيَّاكَ وَاللَّوْ فَإِنَّ اللَّوْ يَنْفَعُ عَمَلُ الشَّيْطَانِ).

۱۵: بَابُ الْحِكْمَةِ

۳۱۶۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ لُثَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ حَيْثُمَا وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا).

۳۱۷۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَبْرِيُّ ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْمُتَانِ مَغْبُوتٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصَّحَّةُ وَالْفَرَاغُ.

۳۱۷۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُنَيْمٍ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ جَبْرِ مَوْلَى أَبِي ثَوْبٍ عَنْ أَبِي ثَوْبٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! عَلَّمْنِي وَ

أَوْ جَزُ قَالَ (إِذَا قُمْتَ فِي صَلَاتِكَ فَصَلِّ صَلَاةَ مُؤَدِّعٍ وَلَا تَكَلِّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ وَاجْمَعْ الْيَأْسَ عَمَّا فِي أَيْدِي النَّاسِ).

اب اس دنیا سے رخصت ہونے والا ہے اور ایسی بات منہ سے مت نکال جس سے آئندہ عذر کرنا پڑے اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے مایوس ہو جا۔

۴۱۷۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَثَلُ الَّذِي يَجُوسُ يَسْمَعُ الْحِكْمَةَ ثُمَّ لَا يُحَدِّثُ عَنْ صَاحِبِهِ إِلَّا بِشَرٍّ مَا يَسْمَعُ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى رَاعِيًا فَقَالَ يَا رَاعِي أَجْزَيْتَنِي شَاةً مِنْ غَنَمِكَ قَالَ أَذْهَبَ فَخُذْ بِأُذُنِ خَيْرِهَا فَذَهَبَ فَآخَذَ بِأُذُنِ كُلِّبِ الْغَنَمِ).

۴۱۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ سَلَمَةَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا مُوسَى ثَنَا حَمَّادٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ (بِأُذُنِ خَيْرِهَا شَاةً).

۴۱۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِيُّ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمَةَ جَمِيعًا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبَرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ).

۴۱۷۵: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ الْأَعَزِّ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ الْكِبْرِيَاءُ رَدَائِي وَالْعَظْمَةُ إِذَا رَأَى مَنْ نَارَ عَيْنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا الْفَيْتَةَ

۴۱۷۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بیٹھ کر حکمت کی بات سنے پھر لوگوں سے وہی بات بیان کرے جو اس نے بری بات سنی ہے اپنے ساتھی سے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص چرواہے کے پاس آیا اور اس سے کہا اے چرواہے مجھ کو ایک بکری ذبح کرنے کے لئے دے۔ وہ بولا جا اور گلہ میں سے (جو بھی بکری تھے) اچھی معلوم ہو اس کا کان پکڑ کر لے چلا۔

باب: تواضع کا بیان اور کبر کے چھوڑ

۱۶: بَابُ الْبَرَاءَةِ مِنَ الْكِبَرِ

دینے کا بیان

وَالْتَوَاضِعُ

۴۱۷۳: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِيُّ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمَةَ جَمِيعًا عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبَرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ).

۴۱۷۴: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ الْأَعَزِّ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ الْكِبْرِيَاءُ رَدَائِي وَالْعَظْمَةُ إِذَا رَأَى مَنْ نَارَ عَيْنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا الْفَيْتَةَ

۴۱۷۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر غرور ہو اور وہ شخص دوزخ میں نہ جائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہو۔

۴۱۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے تکبر میری چادر ہے اور بڑائی میرا ازار پھر جو کوئی ان دونوں میں سے کسی کے لئے مجھ سے جھگڑے

فی جہنم۔

میں اس کو جہنم میں ڈالوں گا۔

۴۱۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۴۱۷۵: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ وَهَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُخَارِبِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (يَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ الْكِبْرِيَاءُ رِذَائِي وَالْعَظَمَةُ إِزَارِي فَمَنْ نَازَعَنِي وَاحِدًا مِنْهُمَا الْقُسُفَةُ فِي النَّارِ).

۴۱۷۶: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے، آنحضرتؐ نے فرمایا: جو شخص اللہ عزوجل کی رضامندی کے واسطے ایک درجہ کا تواضع کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرے گا اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کے سامنے ایک درجہ تکبر کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ گھٹا دے گا یہاں تک کہ اسفل السافلین (سب سے نچلا درجہ) میں اس کو رکھے گا۔

۴۱۷۶: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ بَحْيٍ ثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ أَنَّ ذَرَّاجًا حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ (مَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ سُبْحَانَهُ دَرَجَةً يَرْفَعُهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً وَمَنْ يَكْبُرْ عَلَى اللَّهِ دَرَجَةً يَضَعُهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً حَتَّى يَجْعَلَهُ فِي أَسْفَلِ السَّافِلِينَ).

۴۱۷۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مدینہ کیا ایک لونڈی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑتی پھر آپؐ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں سے نہ نکالتے یہاں تک کہ وہ آپؐ کو لے جاتی جہاں چاہتی اپنے کام کے لئے۔

۴۱۷۷: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَسَلَمُ بْنُ قُتَيْبَةَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنْ كَانَتْ الْأَمَةُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ تَأْخُذُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا يَنْزِعُ يَدَهُ مِنْ يَدِهَا حَتَّى يَذْهَبَ بِهِ حَبُّ شَاءَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي حَاجَتِهَا.

۴۱۷۸: انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ بیمار کی عیادت کرتے، جنازے کے ساتھ جاتے، غلام اگر دعوت دیتا تو بھی قبول کرتے، گدھے پر سوار ہوتے اور جس دن بنی قریظہ اور بنی نضیر کا واقعہ ہوا اس دن آپؐ ایک گدھے پر سوار تھے اُس کی رسی خرما کی چھال کی تھی آپؐ کے نیچے ایک زین تھا خرما کا پوست کا جو گدھے پر رکھا تھا یہ سب امور آپؐ کی تواضع اور اعزاز پر دلالت کرتے ہیں۔

۴۱۷۸: حَدَّثَنَا عُمَرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوذُ الْمَرِيضُ وَيُسَبِّحُ الْجَنَازَةَ وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوكِ وَالنَّصِيرِ عَلَى حِمَارٍ وَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَلَى حِمَارٍ مَخْطُومٍ بِرَسَنِ مِنْ لَيْفٍ وَ نَحْتَةٍ (كَافٍ مِنْ لَيْفٍ).

۴۱۷۹: حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ سنایا تو

۴۱۷۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ ثَنَا أَبِي عَنْ مَطَرٍ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ

حماد عن النبي ﷺ أَنَّهُ حَطَّ لَهُمْ فَقَالَ (إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ
أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرَ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ).

فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ کو وحی بھیجی کہ تواضع کرو
یہاں تک کہ کوئی مسلمان دوسرے پر فخر نہ کرے۔

۱۷: بَابُ الْحَيَاءِ

۴۱۸۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ
اللَّهِ بْنِ أَبِي عُثْبَةَ مَوْلَى لَأَنَسَ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ
الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنْ غَدَرَاءَ
فِي جَدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا ذُبِيَ ذَلِكَ فِي وَجْهِهِ.

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کنواری لڑکی سے بھی زیادہ
شرم تھی جو پردے میں رہتی ہے اور آپ جب کسی چیز کو
برا جانتے تو آپ کے مبارک چہرے میں اس کا اثر
معلوم ہوتا۔

۴۱۸۱: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِيُّ ثَنَا عِيسَى
بْنُ يُونُسَ عَنْ مُعَاوِنَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ خُلُقًا وَخُلُقَ
الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ).

حضرت انسؓ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: ہر دین والوں میں ایک خصلت ہوتی
ہے اور اسلام کی خصلت حیا ہے۔

۴۱۸۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ
الْوَرَّاقُ ثَنَا صَالِحُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيُّ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّ لِكُلِّ دِينٍ
خُلُقًا وَإِنَّ خُلُقَ الْإِسْلَامِ الْحَيَاءُ).

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسے ہی
روایت ہے۔

۴۱۸۳: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ
رَبِيعِ بْنِ جَرَّاشٍ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عُمَرَ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلِمِ النَّبَوَّةِ
الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيَ فَاضْنَعْ مَا شِئْتَ).

ابو مسعود انصاری اور عقبہ بن عمرو سے روایت
ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کے
پاس جو اگلے پیغمبروں کے کلام میں سے رہ گیا ہے وہ یہ
ہے جب تو شرم نہ کرے تو جی چاہے وہ کر۔

۴۱۸۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى ثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ
مَنْصُورٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ (الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ فِي الْجَنَّةِ
وَالْبَدْءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ).

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حیا ایمان
میں داخل ہے اور نفش گوئی جفا ہے اور جفا دوزخ میں
جائے گی۔

۴۱۸۵: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ
أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز میں نفش ہو وہ اس کو عیب

(مَا كَانَ الْفَحْشُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا شَانَهُ وَلَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا زَانَهُ).

اور کردے گا تو انسان ضرور فحش سے عیب دار ہو جائے گا اور حیا جس چیز میں آجائے وہ اس کو عمدہ کر دے گی۔

۱۸: بَابُ الْحِلْمِ

پایہ: حلم اور بردباری کا بیان

۴۱۸۶: حَدَّثَنَا حُرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (مَنْ كَتَمَ غَيْظًا وَهُوَ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يُفْذَهُ دَعَا اللَّهَ عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُحِيرَهُ فِي آيِ الْخُورِ شَاءَ).

۴۱۸۷: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ ثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ ثَنَا خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَمَارَةَ الْعَدَنِيِّ ثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اتَّكُمُمْ وَفُودُ عَبْدِ الْقَيْسِ وَمَا يَرَى أَحَدٌ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذَا جَاءَ وَافْتَزَلُوا فَأَتَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَقِيَ الْأَشْجُ الْعَصْرِيُّ فَجَاءَ بَعْدَ فَنَزَلَ مَنْزِلًا فَاتَّأَخَّرَ رَاحِلَتَهُ وَوَضَعَ يَدَيْهِ جَانِبًا ثُمَّ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَا أَشْجُ إِنْ فِيكَ لَخَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ الْحِلْمُ وَالْتَوَدُّ).

۴۱۸۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنا غصہ روک لے اور وہ طاقت رکھتا ہو اس کو استعمال کرنے کی تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن لوگوں کے سامنے بلائے گا اور اس کو اختیار دے گا جس حور کو چاہے وہ پسند کر لے۔

۴۱۸۷: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آپؐ نے فرمایا: عبد القیس کے قاصد آن پہنچے اور کوئی اس وقت دکھائی نہیں دیتا تھا خیر ہم اسی حال میں تھے کہ اتنے میں عبد القیس کے قاصد آن پہنچے اور اترے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے لیکن ان میں ایک شخص تھا اشج عصری (سر پٹھا ہوا)۔ اس شخص کا نام منذر بن عائد تھا وہ سب کے بعد آیا اور ایک مقام میں اتر ا اور اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور اپنے کپڑے ایک طرف رکھے پھر آنحضرتؐ کے پاس آیا بڑے اطمینان اور سہولت سے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: اے اشج تجھ میں دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے ایک تو حلم دوسرے تو دودہ (یعنی وقار اور تمکین سہولت) اشج نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ صفتیں مجھ میں خلقتی ہیں یا نبی پیدا ہوئی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں خلقتی ہیں۔

قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) أَسَىءُ جِبِلْتُ عَلَيْهِ أَمْ شَيْءٌ حَدَّثَ لِي؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بَلْ شَيْءٌ جِبِلْتُ عَلَيْهِ).

۴۱۸۸: حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ الْهَرَوِيُّ ثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَنْصَارِيُّ ثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا أَبُو جَهْمَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْأَشْجِ الْعَصْرِيِّ (إِنْ فِيكَ

۴۱۸۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اشج عصری سے فرمایا: تجھ میں دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ دوست

خَصْلَتَيْنِ يَجِبُهُمَا اللَّهُ الْجُلْمَ وَالْحَيَاءَ).

رکھتا ہے حلم اور حیا۔

۴۱۸۹: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ ثَنَا بِشْرُ بْنُ عَمْرِو ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ عَنْ الْحَسَنِ عَنْ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَا مِنْ جُرْعَةٍ أَكْظَمَ أَجْرًا عِنْدَ اللَّهِ مِنْ جُرْعَةٍ غِيْظٍ كَظَمَهَا عَبْدٌ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ).

۴۱۸۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی گھونٹ پیئے کا ثواب اللہ تعالیٰ کے پاس اتنا نہیں ہے جتنا غصہ کا گھونٹ پیئے کا اللہ کی رضامندی کے لئے۔

۱۹: بَابُ الْحُزْنِ وَالْبُكَاءِ

باب: غم اور رونے کا بیان

۴۱۹۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ ابْنُ مُوسَى ثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ مُورِقِ الْعَجَلِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَ أَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ إِنَّ السَّمَاءَ أَطْلَتْ وَ حَقَّ لَهَا أَنْ تَبْطَأَ مَا فِيهَا مَوْضِعَ أَرْبَعِ أَصَابِعِ الْأَوَّلِ مَلَكٌ وَاضِعٌ جَهَنَّمَ سَاجِدًا لِلَّهِ وَاللَّهُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَغْلَمَ لَصَحِيحُكُمْ قَلِيلًا وَ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَ مَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَ لَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعْدَاتِ تَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ) وَاللَّهُ لَوِ دِدْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُغْصَدُ .

۴۱۹۰: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں وہ باتیں دیکھتا ہوں جن کو تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں جن کو تم نہیں سنتے آسمان چر کر رہا ہے اور کیونکر چر نہ کرے گا اس میں چار انگلیوں کی جگہ بھی باقی نہیں ہے جہاں ایک فرشتہ اپنی پیشانی رکھے ہوئے اللہ تعالیٰ کو سجدہ نہ کر رہا ہو قسم خدا کی اگر تم وہ جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے اور تم کو کچھوں پر اپنی عورتوں کے ساتھ مزہ نہ آتا اور تم جنگلوں کو نکل جاتے اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہوئے قسم خدا کی مجھے تو آرزو ہے کاش میں ایک درخت ہوتا جس کو لوگ کاٹ ڈالتے۔

۴۱۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَغْلَمَ لَصَحِيحُكُمْ قَلِيلًا وَ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا).

۴۱۹۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم جانتے وہ باتیں جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور بہت روتے۔

۴۱۹۲: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي قُدَيْكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ الرَّمَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ عَامِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ إِسْلَامِهِمْ وَ بَيْنَ أَنْ نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ يُعَاتِبُهُمُ اللَّهُ بِهَا إِلَّا أَرْبَعُ سَنِينَ : « وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا

۴۱۹۲: عامر بن عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے ان کے باپ نے ان سے بیان کیا کہ ان کے اسلام میں اور اس آیت کے اترنے میں جس میں اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب کیا صرف چار برس کا فاصلہ تھا: « وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ

الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِ قَطَالٍ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَ كَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿١٦﴾

عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَ كَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ ﴿١٦﴾

۴۱۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَلْفٍ ثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تُكْثِرُوا وَالضَّحْكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحْكَ تُمِيتُ الْقَلْبَ.

۴۱۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہت مت ہنسو۔ اس لئے کہ بہت ہنسے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔

۴۱۹۴: حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اقْرَأْ عَلَى فِقْرَاتٍ عَلَيْهِ بِسُورَةِ النِّسَاءِ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ [النساء: ۴۱] فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا غِيَاةٌ تَدْمَعَانِ.

۴۱۹۴: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا: مجھ کو قرآن سنا۔ میں نے آپؐ کو سورۃ نساء سنائی جب میں اس آیت پر پہنچا: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ اس وقت کیا حال ہوگا جب ہم ہر ایک امت پر گواہ کر کے لائیں گے اور تجھ کو ان لوگوں پر گواہ کر کے لائیں گے تو میں نے آپؐ کو دیکھا آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

۴۱۹۵: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ دِينَارٍ ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْخُرَّاسَانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ فَبَكَى، حَتَّى بَلَ الشَّرَى ثُمَّ قَلَّادَ يَا إِخْوَانِي لِمِثْلِ هَذَا فَأَعْدُوا).

۴۱۹۵: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک جنازے میں آپؐ قبر کے کنارے بیٹھ کر رونے لگے یہاں تک کہ مٹی گیلی ہو گئی آپؐ کے آنسوؤں سے پھر آپؐ نے فرمایا: اے بھائیو اس کے لئے تیاری کرو۔

۴۱۹۶: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ بَشِيرٍ بْنُ ذُكْوَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (ابْكُوا فَإِنْ لَمْ تَبْكُوا فَبَاكُوا).

۴۱۹۶: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روؤ اگر رونہ آئے تو رونے کی صورت بناؤ۔ آخرت کی یاد کر کے۔

۴۱۹۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ وَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُثَنِّدِ قَالَا ثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الزُّرْقِيُّ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ بْنِ

۴۱۹۷: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس مسلمان بندے کی آنکھ سے آنسو نکلیں اگرچہ کبھی کے سر

مَسْعُودٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَا مِنْ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ يَخْرُجُ مِنْ عَيْنِهِ دُمُوعٌ وَإِنْ كَانَ مِثْلَ رَأْسِ الذَّبَابِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ثُمَّ تُصِيبُ شَيْئًا مِنْ حَرٍّ وَجْهَهُ إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ)

کے برابر ہوں اللہ کے ڈر سے پھر وہ ہمیں اس کے منہ پر تو اللہ تعالیٰ اس (کے جسم) کو حرام کر دے گا دوزخ پر۔

۲۰: بَابُ التَّوَقُّيِ عَلَى الْعَمَلِ

باب: عمل کے قبول نہ ہونے کا ڈر رکھنا

۴۱۹۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ تَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَعُوذٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعْدٍ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ: ﴿وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَاءً آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجَلَةٌ﴾ [المؤمنون: ۶۰] أَهْوَى الَّذِي يَزْنِي وَيَسْرِقُ وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ قَالَ (لَا يَأْبِسُ أَبَى بَكْرٍ) أَوْ يَأْبِسُ الصَّيْقِلُ) وَلَكِنَّهُ الرَّجُلُ يَصُومُ وَيَصَدَّقُ وَيُصَلِّي وَيُؤْتِي خَيْرًا أَنْ لَا يُقْبَلَ مِنْهُ).

۴۱۹۸: حضرت عائشہ صدیقہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ﴿الَّذِينَ يُؤْتُونَ مَاءً آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجَلَةٌ﴾ سے کیا وہ لوگ مراد ہیں جو زنا کرتے ہیں اور چوری اور شراب پیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں اے ابوبکر کی بیٹی اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو روزہ رکھتے ہیں، صدقہ دیتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں اور پھر ڈرتے رہتے ہیں شاید ہمارے اعمال قبول نہ ہوں۔

۴۱۹۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِمْرَانَ الدِمَشْقِيُّ تَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ تَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ جَابِرٍ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (إِنَّمَا الْأَعْمَالُ كَالْوِعَاءِ إِذَا طَابَ أَصْفَلُهُ طَابَ أَغْلَاهُ وَإِذَا فَسَدَ أَصْفَلُهُ فَسَدَ أَغْلَاهُ).

۴۱۹۹: حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: اعمال صالح کی مثال برتن کی سی ہے جب برتن میں نیچے اچھا ہوگا تو اوپر بھی اچھا ہوگا اور جو نیچے خراب ہوگا تو اس کے اوپر بھی خراب ہوگا۔

۴۲۰۰: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ تَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ زُرَّاءَ بْنِ عُمَرَ تَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ ذَكْوَانَ أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا صَلَّى فِي الْعَلَانِيَةِ فَأَحْسَنَ وَصَلَّى فِي الْبَرِّ فَأَحْسَنَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذَا عَبْدِي خَفَا).

۴۲۰۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی جب لوگوں کے سامنے نماز اچھی طرح سے ادا کرے اور تنہائی میں بھی اچھی طرح سے ادا کرے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرا بندہ سچا ہے۔

۴۲۰۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ بْنُ زُرَّارَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَا: تَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۴۲۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میانہ روی اختیار کرو اور صحیح راستہ مضبوط تھا اس لئے کہ کوئی تم میں سے ایسا نہیں جس کا

عمل اس کو نجات دے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ کو بھی آپ کا عمل نجات نہیں دے گا آپ نے فرمایا: مجھ کو بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم کرے۔

باب : ریا اور شہرت کا بیان

۴۲۰۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ جل جلالہ فرماتا ہے میں تمام شریکوں میں سے زیادہ بے پرواہ ہوں شرک سے پھر جو کوئی ایسا عمل کرے جس میں کسی اور کو شریک کرے تو میں اس عمل سے بیزار ہوں کبھی اس کو قبول نہ کروں گا۔ وہ اسی کے لئے ہے جس کو شریک کیا۔

۴۲۰۳: حضرت ابوسعید بن فضالہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ اگلوں اور پچھلوں کو قیامت کے دن اکٹھا کرے گا یعنی اس دن جس کے ہونے میں کچھ شک نہیں تو پکارنے والا پکارے گا جس نے کسی عمل میں خدا تعالیٰ کے ساتھ اور کسی کو شریک کیا تو وہ اس کے ثواب بھی اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے شخص سے مانگے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تمام شریکوں کی شرکت سے بے پرواہ ہے۔

۴۲۰۴: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے ہم دجال کا ذکر کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: میں تم کو وہ بات نہ بتاؤں جس کا ڈر دجال سے زیادہ ہے تم پر میرے نزدیک۔ ہم نے عرض کیا بتلائیے آپ نے فرمایا: پوشیدہ شرک اور وہ یہ ہے کہ آدمی کو دیکھ کر اپنی نماز کو زینت دے۔

(قَارِبُوا وَ سَدِّدُوا قَلْبَهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ بِمُنْجِيهِ غَمَلُهُ) قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ (وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَنْغَمِدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَ فَضْلٍ)

۲۱: بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

۴۲۰۲: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ تَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ فَمَنْ عَمِلَ لِي غَمَلًا اشْرَكَ فِيهِ غَيْرِي فَأَنَا مِنْهُ بَرِيٌّ وَ هُوَ لِلَّذِي اشْرَكَ).

۴۲۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ وَ اسْحَقُ بْنُ مَصْصُورٍ تَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ أَنبَأَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ ابْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زِيَادِ بْنِ مِينَاءَ ابْنِ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ زِيَادِ بْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي سَعْدٍ بْنِ أَبِي فُضَّالَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَ كَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيَوْمٍ لَا رَبَّ فِيهِ نَادَى مُنَادٍ مَنْ كَانَ اشْرَكَ فِي عَمَلٍ عَمِلَهُ اللَّهُ فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ).

۴۲۰۴: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا رُبَيْحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ نَحْنُ نَتَذَكَّرُ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ فَقَالَ (إِلَّا أَخْبِرْكُمْ بِمَا هُوَ أَخَوْفُ عَلَيْكُمْ عِنْدِي مِنَ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ؟) قَالَ قُلْنَا بَلَى فَقَالَ (الشِّرْكَ الْخَفِيُّ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ يُصَلِّيَ فَيُزَيِّنُ صَلَاتَهُ لِمَا يَرَى مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ).

۴۲۰۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ غَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَبَّادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّ أَخَوْفَ مَا أَخَوْفُ عَلَى أُمَّيِّ الْأَشْرَاطِ بِإِلَهِهِ إِنَّمَا إِنِّي لَنْسُتُ أَقُولُ يَغْبُدُونَ شَمْسًا وَلَا وَتَنَا وَلَكِنْ أَعْمَالًا لِعَمْرِ اللَّهِ وَشَهْوَةً خَفِيَّةً).

۴۲۰۵: حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ مجھ کو اپنی امت پر جس کا ڈر ہے وہ شرک کا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ وہ سورج یا چاند یا بت کو پوجیں گے لیکن عمل کریں گے غیر کے لئے اور دوسری چیز کا ڈر ہے وہ شہوت خفیہ ہے۔

۴۲۰۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابُو كُرَيْبٍ قَالَا ثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثَنَا عِيسَى بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةِ الْمَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ يَسْمَعُ يَسْمَعِ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُرَاءِ اللَّهَ بِهِ).

۴۲۰۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص لوگوں کو سنانے کے لئے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کی رسوائی قیامت کے دن لوگوں کو سنا دے گا اور جو کوئی ریا کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کی ذلت لوگوں کو دکھلا دے گا۔

۴۲۰۷: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ جُنْدَبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ يُرَاءِ اللَّهَ بِهِ وَمَنْ يَسْمَعُ يَسْمَعِ اللَّهُ بِهِ).

۴۲۰۷: حضرت جندب سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۲۲: بَابُ الْحَسَدِ

باب: حسد کا بیان

۴۲۰۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَا ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلَى هَلْكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ حِكْمَةً فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَ يَعْلَمُهَا).

۴۲۰۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد جائز نہیں مگر دو شخصوں سے ایک تو اس شخص سے جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے وہ اس کو نیک کاموں میں خرچ کرتا ہے دوسرے اس شخص سے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہے وہ اس پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے۔

۴۲۰۹: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيدٍ قَالَا ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

۴۲۰۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد نہیں کرتا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ
الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ وَ رَجُلٌ آتَاهُ
اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَ آتَاءَ النَّهَارِ) .

چاہئے مگر دو شخصوں سے ایک تو وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ
نے حافظ بنایا وہ اس کو پڑھتا ہے دن رات۔ دوسرے
وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے وہ اس کو خرچ
کرتا ہے رات اور دن۔

۴۲۱۰: حَدَّثَنَا هُرُوثُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَمَّالُ وَ أَحْمَدُ بْنُ
الْأَزْهَرِ قَالَ ثَنَا ابْنُ أَبِي فَدْيِكٍ عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عِيسَى
الْحَسَّاطِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
قَالَ (الْحَسَدُ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ وَ
الصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَ الصَّلَاةُ
نُورُ الْمُؤْمِنِ وَ الصَّيَامُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ) .

۴۲۱۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسد نیکیوں کو کھا
لیتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو کھا جاتی ہے اور صدق
گناہوں کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے
اور نماز نور ہے مومن کا اور روزہ ڈھال ہے دوزخ
سے۔

۲۳: بَابُ الْبَغْيِ

پاب: بغاوت اور سرکشی کا بیان

۴۲۱۱: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُرَّوَزِيُّ أَنَّنَا عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَابْنُ عُثَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ (مَا مِنْ ذَنْبٍ أَجْدَرُ أَنْ يُعَجِّلَ اللَّهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ
فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَ قَطِيعَةِ
الرَّحِمِ) .

۴۲۱۱: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی گناہ ایسا
نہیں ہے جس سے آخرت کے عذاب کے ساتھ جو اللہ
تعالیٰ نے اس کے لئے تیار کر رکھا ہے دنیا میں بھی
عذاب دینا لائق ہو سوائے بغاوت اور رشتہ داری قطع
کرنے کے۔

۴۲۱۲: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى عَنْ
مُعَاوِيَةَ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ
الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (أَسْرَعُ الْخَيْرِ ثَوَابًا
الْبِرُّ وَصَلَةُ الرَّحِمِ وَ أَسْرَعُ الشَّرِّ عُقُوبَةُ الْبَغْيِ وَ قَطِيعَةُ
الرَّحِمِ) .

۴۲۱۲: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
سب سے جلدی جس چیز کا ثواب پہنچتا ہے وہ نیکی کرنا
ہے اور رشتہ داری نبھانا اور سب سے جلدی جن کا
عذاب آتا ہے وہ بغاوت ہے اور رشتہ داری قطع کرنا۔

۴۲۱۳: حَدَّثَنَا يَفْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ ذَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ
أَبِي سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي غَامِرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ قَالَ حَسْبُ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ
الْمُسْلِمَ "

۴۲۱۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کو یہی برائی
کے لئے کافی ہے اس کی تباہی کے لئے اپنے بھائی
مسلمان کو حقیر جانے۔

۴۲۱۴: حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى: ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَنَا نَا عُمَرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بَسَنَانَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا وَلَا يَبْغِي بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ.

۴۲۱۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ کو وحی بھیجی کہ آپس میں ایک دوسرے سے تواضع کرو اور کوئی دوسرے پر (ظلم) اور سرکشی نہ کرے۔

۲۴: بَابُ الْوَرَعِ وَالتَّقْوَى

۴۲۱۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ ثَنَا أَبُو عَقِيلٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنِي رِبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ وَ غَطِيَّةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ غَطِيَّةِ السَّيْدِيِّ وَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَكُونَ مِنَ الْمُتَّقِينَ حَتَّى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ خَلَدًا لِمَا بِهِ الْبَأْسُ.

پای: تقویٰ اور پرہیزگاری کا بیان

۴۲۱۵: عطیہ سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ صحابی تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی پرہیزگاری کے درجہ کو نہیں پہنچتا۔ یہاں تک کہ جس کام میں برائی نہ ہو اس کو چھوڑ دے اس کام کے ڈر سے جس میں برائی ہو۔

۴۲۱۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْرَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ ثَنَا مُعِيْثُ بْنُ سَمِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ كُلُّ مَخْمُومٍ الْكَلْبِ صُدُوقِ اللِّسَانِ قَالُوا صُدُوقِ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُومُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا اِثْمَ فِيهِ وَلَا بَغْيٍ وَلَا غِلٍّ وَلَا حَسَدٍ.

۴۲۱۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کونسا آدمی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: صاف دل زبان کا سچا لوگوں نے کہا زبان کے سچے کو تو ہم پہچانتے ہیں لیکن صاف دل کون ہے؟ آپ نے فرمایا: پرہیزگار پاک صاف جس کے دل میں نہ گناہ ہو نہ بغاوت نہ بغض نہ حسد۔

۴۲۱۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْفَعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ تَكُنْ وَرِعًا تَكُنْ أَغْبَدَ النَّاسِ وَ تَكُنْ قَبِيحًا تَكُنْ أَشْكَرَ النَّاسِ وَ احِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَ احْسِنْ جَوَارِ مِنْ جَاوَزَكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَ أَقِلَّ الضَّحْكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحْكَ تُمِيتُ الْقَلْبَ.

۴۲۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! تو پرہیزگاری کر سب سے زیادہ عابد تو ہوگا اور تو قناعت کر سب سے زیادہ شاکر تو ہوگا اور تو لوگوں کے لئے وہی چاہ جو اپنے لئے چاہتا ہے تو مومن ہوگا اور جو تیرا ہمسایہ ہو اس سے نیک سلوک کر تو مسلمان ہوگا اور ہنسی کم کر اس لئے کہ بہت ہنسنا دل کو مار ڈالتا ہے۔

۴۲۱۸: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنِ رُمَيْحٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ النَّاصِئِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ

۴۲۱۸: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تدبیر کے برابر

کوئی عقل مندی نہیں اور کوئی پرہیزگاری اس کے مثل نہیں ہے کہ آدمی حرام سے باز رہے اور کوئی حسب اس کے برابر نہیں ہے کہ آدمی کے اخلاق اچھے ہوں۔

۴۲۱۹: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حسب مال ہے اور کرم تقویٰ۔

۴۲۲۰: حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے آنحضرتؐ نے فرمایا میں ایک کلمہ یا ایک آیت جانتا ہوں اگر سب آدمی اسی پر عمل کریں تو وہ کافی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون سی آیت ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ﴿وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا﴾ یعنی جو کوئی اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لئے ایک راہ نکال دیگا گزر اوقات کی اور اس کی فکر دور کر دیگا۔

پہلو: لوگوں کی تعریف کرنا

۴۲۲۱: حضرت ابو زہیر ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا بناوہ یا بناوہ جو ایک مقام ہے طائف کے قریب آپؐ نے فرمایا: قریب ہے کہ تم جنت والوں کو دوزخ والوں سے تمیز کر لو گے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ کیونکر ہوگا یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا: تعریف کرنے سے اور برائی کرنے سے۔

۴۲۲۲: کلثوم خزاعی سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے کیسے پتہ چلے گا میں نے فلاں کام نیک کام کیا اور جب برا کام کیا تو آپؐ نے فرمایا: جب تیرے پڑوسی

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا عَقْلَ كَالْتَذْيِيرِ وَلَا وَرَعَ كَالْكُفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ.

۴۲۱۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلْفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ ثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا سَلَامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوَى.

۴۲۲۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَغُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كُثَيْمِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي السَّلِيلِ صُوَيْبِ بْنِ نَعْمَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا عَرِفْتُ كَلِمَةً وَقَالَ غُثْمَانُ آيَةً لَوْ أَخَذَ النَّاسُ كُلُّهُمْ بِهَا لَكَفَّتْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ آيَةُ آيَةٍ قَالَ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا.

۲۵: بَابُ الشَّاءِ الْحَسَنِ

۴۲۲۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ أُمِّیَّةَ بْنِ صَفْوَانَ : عَنْ أَبِي زُهَيْرٍ الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْبَنَآؤِ أَوْ الْبِنَآؤِ (قَالَ وَ الْبَنَآؤُ مِنَ الطَّائِفِ) فَلَا يُوشِكُ أَنْ تَعْرِفُوا أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالُوا بِمِ ذَاكَ؟ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِالشَّاءِ الْحَسَنِ وَالشَّاءِ السَّيِّئِ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ لِلَّهِ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ.

۴۲۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ كُلْثُومِ الْخَزَاعِيِّ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ لِي أَنْ أَعْلَمَ إِذَا أَحْسَنْتُ إِنِّي قَدْ أَحْسَنْتُ وَإِذَا أَسَأْتُ إِنِّي قَدْ

اَسَات؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِذَا قَالَ جِيرَانُكَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَ اِذَا قَالُوا اِنَّكَ قَدْ اَسَاتَ فَقَدْ اَسَاتَ.

۴۲۲۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ اَبَانَا مُعْمَرٌ عَنْ مُصَوَّرٍ عَنْ اَبِي وَاثِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ لِي اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتَ وَ اِذَا اَسَاتَ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا سَمِعْتَ جِيرَانَكَ يَقُولُونَ اَنْ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَ اِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُولُونَ قَدْ اَسَاتَ فَقَدْ اَسَاتَ.

۴۲۲۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ زَيْدُ بْنُ اَحْزَمَ قَالَا ثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ ثَنَا اَبُو هِلَالٍ ثَنَا عَقْبَةُ بْنُ اَبِي ثَيْبٍ عَنْ اَبِي الْجَوَزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ مَلَا اللَّهُ اُذُنِيهِ مِنْ ثَنَاءِ النَّاسِ شَرًّا: وَ هُوَ يَسْمَعُ.

۴۲۲۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قُلْتُ لَهُ الرَّجُلُ يَعْهَمُ الْعَمَلَ لِلَّهِ فَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ. قَالَ ذَالِكَ فَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ.

۴۲۲۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا اَبُو دَاوُدَ ثَنَا سَعِيدُ بْنُ سِنَانَ اَبُو سِنَانَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي اَعْمَلُ الْعَمَلَ فَيُطْلَعُ عَلَيْهِ فَيُعْجِبُنِي قَالَ لَكَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَ اَجْرُ الْعَلَانِيَةِ.

تجھ سے کہیں تو نے اچھا کیا تو تو نے اچھا کام کیا اور جب کہیں برا تو سمجھ لے کہ برا کام کیا۔

۴۲۲۳: ترجمہ ویسی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۴۲۲۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت والا وہ شخص ہے جس کے کان بھر جائیں لوگوں کی تعریف اور ثناء سے سنتے سنتے اور دوزخ والا وہ شخص ہے جس کے کان بھر جائیں لوگوں کی بھو اور برائی سے سنتے سنتے۔

۴۲۲۵: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے عرض کیا ایک آدمی خالص خدا تعالیٰ کیلئے کوئی کام کرتا ہے لیکن لوگ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں اس کام کی وجہ سے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ نقد خوشخبری ہے مومن کو۔

۴۲۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک عمل کرتا ہوں وہ مجھے اچھا لگتا ہے اس طرح سے کہ لوگ اس کو سن کر میری تعریف کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: تجھ کو دو ہر اثواب ملے گا ایک تو پوشیدہ عمل کرنے کا اور دوسرا علانیہ عمل کرنے کا۔

چاپ: نیت کے بیان میں

۴۲۲۷: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ

۲۶: بَابُ النَّيَّةِ

۴۲۲۷: حَدَّثَنَا اَبُو بَكْرِ بْنُ اَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ

ح و حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ أَنَبَانَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ أَنَبَانَا
يَحْيَى بْنُ سَعْدٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ
سَمِعَ عَلْقَمَةَ ابْنَ وَقَاصٍ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ
يُخَاطِبُ النَّاسَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَقُولُ إِنَّمَا
الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَلِكُلِّ أَمْرٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ
هَجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَهَجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ
وَمَنْ كَانَتْ هَجْرَتُهُ لِدُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا
فَهَجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.

لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے تو کہا کہ میں نے سنا جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ہر
ایک عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے اور ہر ایک آدمی کو
وہی ملے گا جس کی وہ نیت کرے سو جس آدمی نے اللہ و
رسول کے لئے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اللہ و رسول
کے لئے ہوگی اور جس کی ہجرت دنیا کمانے کی نیت سے
ہو یا کسی عورت سے نکاح کرنے کی ہو اس کی ہجرت
انہی چیزوں کی طرف ہوگی۔

۴۲۲۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ
قَالَ تَنَا وَكُنَّ: ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ
أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ مَثَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ
كَمَثَلِ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا وَ عَلِمَا فَهُوَ يَعْمَلُ
بِعِلْمِهِ فِي مَالِهِ يُنْفِقُهُ فِي حَقِّهِ وَ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ عَلِمًا وَ لَمْ
يُؤْتِهِ مَالًا فَهُوَ يَقُولُ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هَذَا عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلُ
الَّذِي يَعْمَلُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهُمَا فِي الْأَجْرِ سَوَاءٌ وَ
رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَا لَمْ يُوْتِهِ عَلِمًا فَهُوَ يَخْطِئُ فِي مَالِهِ يُنْفِقُهُ
فِي غَيْرِ حَقِّهِ وَ رَجُلٌ لَمْ يُوْتِهِ اللَّهُ عَلِمًا وَ لَا مَالًا فَهُوَ
يَقُولُ لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ هَذَا عَمِلْتُ فِيهِ مِثْلُ الَّذِي يَعْمَلُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهُمَا فِي الْوَزْرِ سَوَاءٌ.

حضرت ابو کبشہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا: اس امت کے لوگوں کی مثال چار شخصوں
کی طرح ہے ایک تو وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال
اور علم دیا وہ اپنے علم کے موافق عمل کرتا ہے اپنے مال
میں اور اس کو خرچ کرتا ہے اپنے حق میں دوسرے وہ
شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا لیکن مال نہیں دیا وہ
کہتا ہے اگر مجھ کو مال ملتا تو میں پہلے شخص کی طرح اس
پر عمل کرتا آپ نے فرمایا: یہ دونوں شخص برابر ہیں
ثواب میں۔ تیسرے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال
دیا لیکن علم نہیں دیا وہ اپنے مال میں بے حد لغو
اخراجات کرتا ہے۔ چوتھے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ
نے علم دیا نہ مال لیکن وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال
ہوتا تو میں تیسرے شخص کی طرح اس کو صرف کر
ڈالتا۔

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْمُرُوزِيُّ ثَنَا عَبْدُ
الرَّزَّاقِ أَنَبَانَا مَعْمَرٌ (مُعَمَّرٌ) عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي
الْجَعْدِ عَنْ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَ
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ابْنُ سَمُرَةَ ثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ
مُفَضَّلٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ابْنِ أَبِي
كَبْشَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

۴۲۲۹: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَبَّانٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالََا ثَنَا

۴۲۲۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

یزید بن ہارون عن شریک عن لیث عن طاووس عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ انما ینعت الناس علی نبائہم۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کا حشر ان کی نبیوں پر ہوگا۔

۴۲۳۰: حدثنا زهير بن محمد ثنا زكريا بن عدي ثنا شريك عن الاغمش عن أبي سفيان عن جابر قال قال رسول الله ﷺ يحشر الناس على نبائهم۔

۴۲۳۰: جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۲۷: بَابُ الْأَمَلِ وَالْأَجَلِ

پایہ: انسان کی آرزو اور عمر کا بیان

۴۲۳۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ بَكْرُ بْنُ خَلْفٍ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ خَلَادٍ الْبَاهِلِيُّ قَالَا ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِي يَعْلَى عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خَنِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ خَطَّ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطًّا وَسَطَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعِ وَخَطُّوْطًا إِلَى جَانِبِ الْخَطِّ الَّذِي وَسَطَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعِ وَخَطًّا خَارِجًا مِنَ الْخَطِّ الْمُرَبَّعِ فَقَالَ اتَذَرُونَ مَا هَذَا.

۴۲۳۱: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط مربع کھینچا اور اس مربع کے بیچ میں ایک اور خط کھینچا اور اس بیچ والے خط کے دونوں طرف بہت سے خط کھینچے اور ایک خط اس مربع کے باہر کھینچا پھر آپؐ نے فرمایا: تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ خوب جانتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ بیچ کا خط آدمی ہے اور یہ جو اس کے دونوں طرف خط ہیں یہ بیماریاں اور آفتیں ہیں جو ہمیشہ اس کو کاٹی اور دستی رہتی ہے چاروں اطراف سے اگر ایک آفت سے بچا تو دوسری آفت میں مبتلا ہوتا ہے اور یہ جو چار خط اس کو گھیرے ہوئے ہیں یہ اس کی عمر ہے اور جو خط اس مربع سے باہر نکل گیا وہ اس کی آرزو ہے۔

قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ الْخَطُّ الْأَوْسَطُ : وَهَذِهِ الْخَطُّوْطُ إِلَى جَنْبِهِ الْأَعْرَاضُ تَنْهَشُهُ أَوْ تَنْهَشُهُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ فَإِنْ أَخْطَا هَذَا أَصَابَهُ هَذَا وَالْخَطُّ الْمُرَبَّعُ الْأَجَلُ الْمُحِيطُ : وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الْأَمَلُ.

۴۲۳۲: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ ثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ أَنبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَجَلُهُ عِنْدَ قَفَاةٍ وَبَسَطَ يَدَهُ أَمَامَهُ ثُمَّ قَالَ وَتَمَّ أَمَلُهُ.

۴۲۳۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ آدمی ہے اور یہ اس کی عمر ہے اپنی گردن کے پاس ہاتھ رکھا پھر اپنا ہاتھ آگے پھیلا یا اور فرمایا: یہاں تک اس کی آرزو بڑھی ہوئی ہے۔

۴۲۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعُثْمَانِيُّ ثَنَا

۴۲۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

بوڑھے کا دل جوان ہوتا ہے دو چیزوں کی محبت میں
ایک تو زندگی کی محبت میں دوسرے مال کی محبت میں۔

۴۲۳۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی بوڑھا
ہوتا جاتا ہے اور دو چیزیں اس میں جوان ہوتی جاتی
ہیں ایک تو مال کی حرص دوسرے عمر کی حرص۔

۴۲۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر آدمی کے پاس
دو وادیاں بھر کر مال ہو پھر بھی اُس کا جی چاہے کہ
(کاش) ایک اور ہوتی۔ اُس کے نفس کو کوئی چیز بھرنے
والے سوائے مٹی کے۔

۴۲۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے
اکثریں عمریں ساٹھ سے لے کر ستر تک ہوں گی اور ان میں
سے کم ہی ایسے لوگ ہوں گے جو ستر سے تجاوز کریں گے۔

چاپ: نیک کام کو ہمیشہ کرنا

۴۲۳۷: حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے
روایت ہے قسم اس کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
لے گیا (دنیا سے) آپؐ نے انتقال نہیں فرمایا یہاں
تک کہ آپؐ اکثر نماز بیٹھ کر ادا کرتے اور آپؐ کو بہت
پسند وہ عمل ہوتا جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔

۴۲۳۸: ام المؤمنین جناب عائشہ صدیقہؓ سے روایت
ہے کہ ایک عورت میرے پاس بیٹھی تھی اتنے میں آپؐ
تشریف لائے آپؐ نے پوچھا یہ کون عورت ہے؟ میں
نے عرض کیا فلاں عورت جو رات کو نہیں سوتی۔ آپؐ

عبد العزیز بن ابی حازم عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیہ
عن ابی ہریرۃ قال قال ان رسول اللہ ﷺ قال قلب الشیخ
شاب فی حب اثنین فی حب الحیاة و کثرة المال۔

۴۲۳۴: حدثنا بشر بن معاذ الضری ثنا ابو غوانۃ عن
قتادة عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ یہرم ابن آدم و
یشب منه اثنان الحرص علی المال و الحرص علی
العمر۔

۴۲۳۵: حدثنا ابو مروان العثمائی ثنا عبد العزیز بن
ابی حازم عن العلاء بن عبد الرحمن عن ابیہ عن ابی
ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال لو کان لابن آدم وادین
من مال لآحب ان یكون معہما ثالث و لا یملا نفسه الا
التراب و یتوب اللہ علی من تاب۔

۴۲۳۶: حدثنا الحسن بن عرفة حدثنی عبد الرحمن
بن محمد المخاری عن محمد بن عمرو عن ابی سلمۃ
عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ قال اعمار امتی ما بین
الستین الی السبعین و اقلہم من یجوز ذالک۔

۲۸: باب المداوۃ علی العمل

۴۲۳۷: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا ابو الاخوص
عن ابی اسحاق عن ابی سلمۃ عن ام سلمۃ قالت و الذی
ذهب بنفسہ ﷺ ما مات حتی کان اکثر صلاتہ و هو
جالس و کان احب الاعمال الیہ العمل الصالح الذی
یدوم علیہ العبد و ان کان یمیرا۔

۴۲۳۸: حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ ثنا ابو اسامۃ عن
ہشام بن عروۃ عن ابیہ عن عائشۃ قالت کانت عندی
امرأۃ فدخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من
ہذا؟ قلت فلانۃ لا تسام (تذکر من صلاتہا) فقال

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ فَوَاللَّهِ لَا يَمْلَأُ النَّفْسَ حَتَّى تَمْلُؤُوا قَالَتْ وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ

نے فرمایا: چپ رہ کر ایسا عمل کرو جس کی طاقت رکھو۔ نبائے کی اور ہمیشہ کرنے کی کیونکہ قسم خدا کی اللہ تعالیٰ نہیں تھکے ثواب دینے سے تم ہی تھک جاؤ گے عمل کرنے سے۔ عائشہ نے کہا آپ کو عمل پسند تھا جس کو آدمی ہمیشہ کرے۔

۴۲۳۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ الْكَاتِبِ التَّمِيمِيِّ الْأَسَدِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرْنَا الْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَتَّى كَانَا رَأَى الْعَيْنِ فَقُمْتُ إِلَى أَهْلِي وَوُلْدِي أَفْضَحْتُ وَلَعِبْتُ قَالَ فَذَكَرْتُ الْبَدِي كُنَّا فِيهِ فَخَرَجْتُ فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ نَأْفَقْتُ نَأْفَقْتُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّا لَنَفْعَلُهُ: فَذَهَبَ حَنْظَلَةُ فَذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا حَنْظَلَةُ لَوْ كُنْتُمْ كَمَا تَكُونُونَ عِنْدِي لَصَافَحْتُكُمْ الْمَلَائِكَةُ عَلَى فُرُشِكُمْ (أَوْ عَلَى طُرْفِكُمْ) يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَ سَاعَةً

۴۲۳۹: حضرت حنظلہ کاتب التمیمی الاسیدی سے روایت ہے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے جنت اور دوزخ کا بیان گویا ہم ان دونوں کو دیکھنے لگے پھر میں اپنے گھر والوں اور بچوں کے پاس گیا اور ہنسا اور کھلا بعد اس کے مجھے وہی خیال آیا جس میں میں پہلے تھا (یعنی جنت اور جہنم کا) میں نکلا اور ابوبکر صدیق سے ملا۔ میں نے کہا میں تو منافق ہو گیا منافق ہو گیا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں میرا دل اور طرح کا تھا اور اب اور طرح کا ہو گیا۔ ابوبکر صدیق نے کہا ہمارا بھی یہی حال ہے پھر حنظلہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور آپ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: اے حنظلہ اگر تم اس حال پر رہو جیسے میرے پاس رہتے ہو تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں تمہارے بچھونوں پر یا راستوں میں اے حنظلہ ایک ساعت ایسی ہے دوسری ویسی ہے۔

۴۲۴۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: ثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْأَعْوَجُ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ خَيْرَ الْعَمَلِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قَلَّ

۴۲۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اتنا ہی عمل کرو جتنے کی طاقت تم میں ہے جو ہمیشہ ہو اگر چہ تھوڑا ہو۔

۴۲۴۱: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ رَافِعٍ: ثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ عَنْ عِيسَى ابْنِ جَارِيَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ يُصَلِّي عَلَى صَخْرَةٍ: فَاتَى نَاحِيَةَ مَكَّةَ سَمَكَتَ مَلِيًّا: ثُمَّ انْصَرَفَ فَوَجَدَ الرَّجُلَ يُصَلِّي عَلَى حَالِهِ

۴۲۴۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص پر سے گزرے جو ایک پتھر کی چٹان پر نماز پڑھ رہا تھا پھر آپ مکہ کی طرف گئے اور تھوڑی دیر وہاں ٹھہرے جب لوٹ کر آئے تو دیکھا وہ شخص اسی حال پر نماز پڑھ رہا ہے آپ کھڑے ہوئے اور

دونوں ہاتھوں کو ملایا اور فرمایا: اے لوگو! تم لازم کر لو اپنے اوپر میانہ روی کو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نہیں اکتا جاتا ثواب دینے سے تم ہی اکتا جاتے ہو عمل کرنے سے۔

باب: گناہوں کا بیان

۲۹: بَابُ ذِكْرِ الذُّنُوبِ

۴۲۴۲: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم سے مواخذہ ہوگا ان اعمال کا جو ہم نے جاہلیت کے زمانہ میں کئے۔ آپؐ نے فرمایا: جس نے اسلام کے زمانہ میں نیک کام کئے اس کو جاہلیت کے عملوں کا مواخذہ نہ ہوگا اور جس نے برا کیا اس سے اول اور آخر دونوں اعمال کا مواخذہ ہوگا۔

۴۲۴۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُمَيْرٍ ثَنَا وَكِيعٌ وَ أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّوَخَّذُ بِمَا كُنَّا نَعْمَلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ؟

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَحْسَنَ فِي الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤْخَذْ بِمَا كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَمَنْ أَسَاءَ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ.

۴۲۴۳: ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: تو ان گناہوں سے بچی رہ جن کو حقیر جانتے ہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کا بھی مواخذہ کرے گا۔

۴۲۴۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنُ بَانَكٍ: قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ الرُّبَيْرِ: يَقُولُ حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ: إِيَّاكَ وَمُخَقَّرَاتِ الْأَعْمَالِ فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللَّهِ طَالِبًا.

۴۲۴۴: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ الْقَعْقَاعِ ابْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا أَذْنَبَ كَانَتْ نُكْمَةً سَوْدَاءَ فِي قَلْبِهِ فَإِنْ زَادَ زَادَتْ فَذَالِكِ الرَّأْيُ الَّذِي ذَكَرَهُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ: ﴿كَأَنَّهُ بَلَّ رَآنَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾.

۴۲۴۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا: مومن جب گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ دھبہ پڑ جاتا ہے پھر اگر توبہ کرے وہ آئندہ کیلئے اس سے باز آئے اور استغفار کرے تو اس کا دل چمک کر صاف ہو جاتا ہے یہ دھبہ داغ دور ہو جاتا ہے اور اگر زیادہ گناہ کرے تو یہ دھبہ بڑھتا بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ سارا دل کالا سیاہ ہو جاتا ہے اور ان سے یہی مراد ہے اس آیت میں ﴿كَأَنَّهُ بَلَّ رَآنَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ﴾ یعنی گناہ سے ڈرتے رہنا اور اس کی عادت ہو جانا۔

۴۲۴۵: حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے نبیؐ نے فرمایا:

۴۲۴۵: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُونُسَ الرُّمَلِيُّ ثَنَا عُقْبَةُ بْنُ

میں جانتا ہوں ان لوگوں کو جو قیامت کے دن تہامہ کے پہاڑوں کے برابر نیکیاں لے کر آئیں گے لیکن اللہ تعالیٰ ان کو اس غبار کی طرح کر دے گا جو اڑتا جاتا ہے۔ ثوبان نے عرض کیا یا رسول اللہ ان لوگوں کا حال ہم سے بیان کر دیجئے اور کھول کر بیان فرمائیے تاکہ ہم لاعلمی سے ان لوگوں میں نہ ہو جائیں۔ آپؐ نے فرمایا: تم جان لو کہ وہ لوگ تمہارے بھائیوں میں سے ہیں اور تمہاری قوم میں سے اور رات کو اسی طرح عبادت کریں گے جیسے تم عبادت کرتے ہو لیکن وہ لوگ یہ کریں گے کہ جب اکیلے ہوں گے تو حرام کاموں کا ارتکاب کریں گے۔

۴۲۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اکثر لوگ کس چیز کی وجہ سے جنت میں جائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی وجہ سے اور حسن خلق کی وجہ سے اور پوچھا گیا اکثر کس چیز کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے؟ آپؐ نے فرمایا منہ اور شرمگاہ کی وجہ سے منہ سے بری باتیں نکالیں گے اور شرمگاہ سے حرام کریں گے۔

پاب: توبہ کا بیان

۴۲۳۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل تم میں سے کسی کی توبہ کرنے سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے کوئی اپنی گم شدہ چیز پانے سے۔

۴۲۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اتنے گناہ کرو کہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو معاف کر دے اس قدر اس کی رحمت وسیع ہے۔

عَلَقَمَةُ بْنُ خَبِيدٍ الْمُعَاوِيُّ عَنْ أَرْطَاةَ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَنْهَانِيِّ عَنْ ثُوبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا عِلْمَ لَنَا أَقْوَامًا مِنْ أُمَّتِي يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِحَسَنَاتٍ أَمْثَلِ جِبَالِ تِهَامَةَ بَيْضًا فَيَجْعَلُهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَبَاءً مَنْثُورًا قَالَ ثُوبَانُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! صِفْهُمْ لَنَا جَلِمْهُمْ لَنَا أَنْ لَا نَكُونَ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَا نَعْلَمُ قَالَ أَمَّا أَنَّهُمْ إِخْوَانُكُمْ وَمِنْ جِلْدَتِكُمْ وَيَأْخُذُونَ مِنَ اللَّيْلِ كَمَا تَأْخُذُونَ وَلَكِنَّهُمْ أَقْوَامٌ إِذَا خَلَوْا بِمَحَارِمِ اللَّهِ انْتَهَكُوهَا.

۴۲۳۶: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا تَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ وَعَمِّهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ مَا أَكْثَرَ مَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ؟ قَالَ التَّقْوَى وَ حُسْنُ الْخُلُقِ وَ سَأَلَ مَا أَكْثَرَ مَا يُدْخِلُ النَّارَ قَالَ الْأَخْوَفَانِ الْفَمُ وَ الْفَرْجُ.

۳۰: بَابُ ذِكْرِ التَّوْبَةِ

۴۲۳۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ تَنَا شَبَابَةُ تَنَا وَرَقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْهُ بِضَالَتِهِ إِذَا قَبَحَهَا.

۴۲۳۸: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ بْنُ كَاسِبٍ الْمَدِينِيُّ تَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ تَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ أَحْطَاكُمْ حَتَّى تَبْلُغَ خَطِيئَتُكُمْ السَّمَاءَ ثُمَّ تَنْتَبِهُ لَنَابَ عَلَيْكُمْ.

۴۲۴۹: حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے توبہ کرنے سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا ایک اونٹ بے آب و دانہ جنگل میں کھو جائے وہ اس کو ڈھونڈتا رہے یہاں تک کہ تھک کر اپنا کپڑا اوڑھ لے اور لیٹ جائے یہ سمجھ کر اب مرنے میں کوئی شک نہیں پانی سب اسی اونٹ پر تھا اور اس جنگل میں پانی تک نہیں اتنے میں وہ اونٹ کی آواز سنے اور کپڑا اپنے منہ سے اٹھا کر دیکھے تو اسی کا اونٹ آتا ہو۔

۴۲۵۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے وہ جس نے گناہ نہیں کیا۔

۴۲۵۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سارے آدمی گناہ گار ہیں اور بہتر گناہ گار وہ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔

۴۲۵۲: ابن معقل سے روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ عبداللہ کے پاس گیا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ندامت ہی توبہ ہے میرے باپ نے کہا تم نے یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ ندامت توبہ ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

۴۲۵۳: حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ قبول کرتا ہے جب تک اس کی جان حلق میں نہ آئے اس کے بعد قبول نہیں کیونکہ عالم آخرت کا ظہور شروع ہو گیا بعضوں نے کہا یہ کافروں سے خاص ہے لیکن اس تخمینے پر کوئی دلیل نہیں ہے۔

۴۲۴۹: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ثَنَا أَبِي عَنْ فَصِيلِ بْنِ مَوْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ أَصْلَ رَأْسِهِ بِفَلَاحَةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَالْتَمَسَهَا : حَتَّى إِذَا أَعَى تَسَجَّى بِثَوْبِهِ فَبَيْنَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعَ فَجَبَةً الرَّاحِلَةِ حَيْثُ فَقَدْهَا فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ فَإِذَا هُوَ بِرَأْسِهِ.

۴۲۵۰: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ ثَنَا وَهَبُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّابِ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ.

۴۲۵۱: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ : ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَبَابِ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَائِينَ التَّوَّابُونَ.

۴۲۵۲: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ ابْنِ مَعْقِلٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ أَبِي عَلِيٍّ عَبْدِ اللَّهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّدَمُ تَوْبَةٌ فَقَالَ لَهُ أَبِي أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ النَّدَمُ تَوْبَةٌ قَالَ نَعَمْ!

۴۲۵۳: حَدَّثَنَا رَاشِدُ بْنُ سَعِيدٍ الرَّمْلِيُّ أَنَا أَبُو الْوَلِيدِ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ لَيَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يُغْرَعْ.

۴۲۵۴: حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے ایک شخص نبیؐ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اس نے ایک عورت کا بوسہ لیا۔ وہ اس کا کفارہ پوچھنے لگا آپ نے اس سے کچھ نہیں فرمایا: تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا مِنَ اللَّيْلِ.....﴾ یعنی دن کے دونوں کناروں میں نماز پڑھ اور رات کے حصوں میں بے شک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو تب وہ شخص بولا یہ حکم خاص میرے لئے ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں جو کوئی میری امت میں سے اس پر عمل کر لے۔

۴۲۵۵: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے نبیؐ نے فرمایا: ایک شخص نے گناہ کئے تھے جب اسکی موت آن پہنچی تو اپنے بیٹوں کو یہ وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں مجھ کو جلانا: پینا پھرتیز ہوا میں میری خاک سمندر میں ڈال دینا اس لئے کہ اللہ مجھ کو پکڑ لے گا تو ایسا عذاب کرے گا ویسا عذاب کسی کو نہیں کیا خیر اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے زمین کو حکم دیا کہ جو تو نے لیا ہے وہ حاضر کر حکم ہوتے ہی وہ شخص اپنے مالک کے سامنے کھڑا تھا۔ مالک نے اس سے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ وہ بولا: اے میرے داتا! تیرے ڈر سے آخر مالک نے اس کو بخش دیا۔

۴۲۵۶: زہری نے کہا جو اس حدیث کا راوی ہے مجھ سے حدیث بیان کی حمید بن عبد الرحمن نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اک عورت دوزخ میں گئی ایک بلی کی وجہ سے جس کو اس نے باندھ رکھا تھا نہ اس کو کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے کھاتی یہاں تک کہ مر گئی۔

۴۲۵۴: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ ثَنَا الْمُعْتَمِرُ سَمِعْتُ أَبِي ثَنَا أَبُو عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَجَعَلَ يَسْأَلُ: عَنْ كَفَّارَتِهَا فَلَمْ يَقُلْ لَهُ شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبُنَ السَّيِّئَاتِ ذَٰلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ﴾: فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَى هَذِهِ قَالَ هِيَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي.

۴۲۵۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَنبَأَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَالَ الزُّهْرِيُّ أَلَا أُحَدِّثُكَ بِحَدِيثَيْنِ عَجِيبَيْنِ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بَيْنَهُ فَقَالَ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ ذَرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَّرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ أَحَدًا قَالَ فافعلوا به ذَٰلِكَ فَقَالَ لِلْأَرْضِ ادِّي مَا أَخَذْتَ فَإِذَا هُوَ قَائِمٌ فَقَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا صَنَعْتُ؟ قَالَ خَشْيَتِكَ (أَوْ مَخَافَتِكَ) يَا رَبِّ فَقَعَّرَ لَهُ: لِذَٰلِكَ.

۴۲۵۶: حَدَّثَنَا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَ حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطْنَهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ!

قَالَ الزُّهْرِيُّ، لَيْلًا يَتَكَلَّ رَجُلٌ وَلَا يَنَاسُ رَجُلًا!

زہری نے کہا ان دونوں حدیثوں سے یہ مطلب نکلتا ہے کہ کسی آدمی کو نہ اپنے اعمال پر بھروسہ کرنا چاہئے کہ ضرور ہم جنت میں جائیں گے اور نہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا چاہئے۔

۴۲۵۷: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ الْمُسَيْبِ الثَّقَفِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ مُذْنِبٌ إِلَّا مَنْ عَافَيْتُ فَسَلُونِي الْمَغْفِرَةَ فَأَغْفِرَ لَكُمْ وَمَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ آتَى دُونَهُ عَلَى الْمَغْفِرَةِ فَاسْتَغْفِرْنِي بِقُدْرَتِي غُفِرَتْ لَهُ وَكُلُّكُمْ صَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُ فَسَلُونِي الْهُدَى أَهْدَيْتُكُمْ وَكُلُّكُمْ فَقِيرٌ إِلَّا مَنْ أَغْنَيْتُ فَسَلُونِي أَرْزُقْكُمْ وَلَوْ أَنَّ حَيِّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَأَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَطَبَّكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا فَكَانُوا عَلَى قَلْبِ أَتَقِي عَبْدِي مِنْ عِبَادِي لَمْ يَزِدْنِي مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ اجْتَمَعُوا فَكَانُوا عَلَى قَلْبِ أَشَقِي عَبْدِي لَمْ يَنْقُصْ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ حَيِّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَأَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَطَبَّكُمْ وَيَابِسَكُمْ اجْتَمَعُوا فَسَأَلَ كُلُّ سَائِلٍ مِنْهُمْ مَا بَلَغَتْ أَمْنِيَّتُهُ مَا نَقَصَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِشَفَةِ الْبَحْرِ فَعَمِيسَ فِيهَا إِبْرَةً ثُمَّ نَزَعَهَا ذَلِكَ بَانِي جَوَادٍ مَا جَدَّ عَطَانِي كَلَامٌ إِذَا أَرَدْتُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ.

۴۲۵۷: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ فرماتا ہے اے میرے بندو تم سب گنہگار ہو مگر جس کو میں بچا رکھوں تو مجھ سے بخشش مانگو میں تم کو بخش دوں گا اور جو کوئی تم میں سے یہ جانے کہ مجھ کو گناہ بخشے کی طاقت ہے پھر مجھ سے بخشش چاہے میری قدرت کی وجہ سے تو میں اس کو بخش دوں گا اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں راہ بتلاؤں تو مجھ سے راہ کی ہدایت مانگو میں تم کو راہ بتلاؤں گا اور تم سب محتاج ہو مگر جس کو میں مالدار کروں تو مجھ سے مانگو میں تم کو روزی دوں گا اور اگر تم میں جو زندہ ہیں جو مر چکے ہیں۔ اگلے اور پچھلے اور دریا والے اور خشکی والے یا تر اور خشک اور سب مل کر اس بندے کی طرح ہو جائیں جو میرے سب بندوں میں زیادہ پرہیزگار اور زیادہ متقی ہے تو میری سلطنت میں ایک ذرہ برابر زیادہ نہ ہوگا اور اگر یہ سب مل کر اس بندے کی طرح ہو جائیں جو انتہا کا بد بخت ہے میرے بندوں میں تو میری سلطنت میں ایک پرچھھر کے بازو کے برابر کی نہیں آ سکتی ان خرد مانگوں کی

مخالفت اور سرکشی اور بغاوت سے بہ نسبت سابق کے ایک ذرہ برابر فوراً اور اگر تم میں سے جو زندہ ہیں جو مر چکے ہیں اگلے پچھلے صحرائی یا تر و خشک سب مل کر جہاں تک ان کی آرزو پہنچے جہاں تک خیال ان کا بلند پروازی کرے مجھ سے مانگیں تو میرے خزانہ دولت میں سے کچھ کم نہ ہوگا مگر اس قدر کہ جیسے کوئی تم میں سے سمندر کے کنارے پر گزرے اور اس میں سے ایک سوئی ڈبو دے پھر اس کو نکال دے اس کی وجہ یہ ہے کہ میں بخشنے ہوں اور میرا دینا صرف کہہ دینا ہے جہاں میں نے کوئی بات چاہی اس سے کہتا ہوں ہو جاوہ جاتی ہے۔

۳۱: بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ

پایپ: موت کا بیان اور اس کے واسطے

تیار رہنا

وَالِاسْتِعْدَادَ لَهُ

۴۲۵۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لذتوں کو توڑنے والے موت کا اکثر ذکر کیا کرو۔

۴۲۵۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ ثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرُوا ذِكْرَهَا ذِمَّ اللَّذَاتِ يَعْنِي الْمَوْتِ

۴۲۵۹: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اتنے میں ایک مرد انصاری آپ کے پاس آیا اور سلام کیا پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! کونسا مومن افضل ہے تمام مومنوں میں سے؟ آپ نے فرمایا: جس کے اخلاق اچھے ہوں پھر اس نے پوچھا کہ کونسا سادانا ہے ان میں سے؟ آپ نے فرمایا: جو مو۔۔۔ کو بہت یاد کرتا ہے اور موت کے بعد کے لئے اچھی تیاری کرتا ہے وہی عقلمند ہے۔

۴۲۵۹: حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ ثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَّاضٍ ثَنَا نَافِعُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ فُرْوَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمُؤْمِنِينَ أَفْضَلُ؟ قَالَ أَحْسَنُهُمْ لِمَا بَعْدَهُ اسْتَعْدَادًا أَوْ لِيَكِ الْاِكْيَاسُ

۴۲۶۰: شداد بن اوس سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کو مسخر کر لے اور موت کے بعد کے لئے عمل کر لے اور عاجز وہ ہے جو نفس کی خواہش پر چلے پھر اللہ پر آرزوئیں لگائے۔

۴۲۶۰: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْحِمَصِيُّ ثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي أَبُو مَرْيَمَ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ أَبِي يَغْلَى شَدَادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكَيْسُ مَنْ وَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا ثُمَّ تَمَنَّى عَلَى اللَّهِ

۴۲۶۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جوان کے پاس گئے وہ مر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: کیا حال ہے؟

۴۲۶۱: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَكَمِ ابْنُ أَبِي زِيَادٍ ثَنَا سَيَّارُ ثَنَا جَعْفَرُ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى شَابٍ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَقَالَ "كَيْفَ تَجِدُكَ؟

وہ بولا یا رسول اللہ! میں اللہ سے مغفرت کی امید رکھتا ہوں لیکن اپنے گناہوں سے ڈرتا بھی ہوں۔ آپ نے فرمایا دو باتیں ایک وقت میں جس بندے

قَالَ أَرْجُوا اللَّهَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَأَخَافُ ذُنُوبِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبٍ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هَذَا الْمَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللَّهُ مَا يَرْجُوا وَ

أَمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ.

کے دل میں جمع ہوں تو اللہ اس کو وہ دیگا جو اس کو امید ہوگی اور جس سے وہ ڈرتا ہے اس کو محفوظ رکھے گا۔

۳۲۶۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ الْمَيِّتُ تَحْضُرُهُ الْمَلَائِكَةُ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَالِحًا قَالُوا اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ اخْرُجِي حَمِيدَةً وَأَبْشِرِي بِرُوحٍ وَرِيحَانٍ وَرَبِّ غَيْرِ غَضَابٍ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا حَتَّى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَيُفْتَحُ لَهَا فَيُقَالُ مَنْ هَذَا؟

۳۲۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردے کے پاس فرشتے آتے ہیں یعنی مرنے کے قریب اگر وہ شخص نیک ہوتا ہے تو کہتے ہیں نکل اے پاک جان جو پاک بدن میں تھی تو نیک ہے اور خوش ہو جا اللہ کی رحمت اور خوشبو سے اور ایسے مالک ہے جو تیرے اوپر غصہ نہیں ہے برابر اس سے یہی کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ جان بدن سے نکل جاتی ہے پھر فرشتے اس کو آسمان کی طرف

فَيَقُولُونَ فَلَانٌ فَيُقَالُ مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الطَّيِّبَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الطَّيِّبِ ادْخُلِي حَمِيدَةً وَأَبْشِرِي بِرُوحٍ وَرِيحَانٍ وَرَبِّ غَيْرِ غَضَابٍ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا ذَلِكَ حَتَّى يُنْتَهَى بِهَا إِلَى السَّمَاءِ الَّتِي فِيهَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ وَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ سُوءًا قَالُوا اخْرُجِي أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْخَبِيثَةُ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ اخْرُجِي دَمِيمَةً وَأَبْشِرِي بِحُمِيمٍ وَغَسَاقٍ وَآخِرٍ مِنْ شَكْلِهِ أَرْوَاجٌ فَلَا يَزَالُ يُقَالُ لَهَا حَتَّى تَخْرُجَ ثُمَّ يُعْرَجُ بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَلَا يُفْتَحُ لَهَا يُقَالُ مَنْ هَذَا فَيَقُولُونَ فَلَانٌ فَيُقَالُ لَا مَرْحَبًا بِالنَّفْسِ الْخَبِيثَةِ كَانَتْ فِي الْجَسَدِ الْخَبِيثِ ارْجِعِي دَمِيمَةً فَإِنَّهَا لَا تَفْتَحُ لَكَ أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَيُرْسَلُ بِهَا مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ يُسْرَرُ ثُمَّ تُصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ.

چڑھالے جاتے ہیں آسمان کا دروازہ کھلتا ہے۔ وہاں کے فرشتے پوچھتے ہیں کون ہے یہ فرشتے جواب دیتے ہیں فلاں شخص ہے وہ کہتے ہیں مرحبا ہے پاک نفس جو پاک بدن میں تھا اندر داخل ہو جا تعریف کیا گیا اور خوش ہو جا اللہ کی رحمت سے اور خوشبو سے اور اس مالک سے جو تجھ پر غصہ نہیں ہے برابر اس سے یہی کہا جاتا ہے یہاں تک کہ روح اس آسمان تک پہنچتی ہے جہاں اللہ عزوجل ہے اور جب کوئی برا آدمی ہوتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اے ناپاک نفس جو ناپاک بدن میں تھا نکل برائی کے ساتھ اور خوش ہو جا گرم پانی اور پیپ اور اس جیسی اور چیزوں سے پھر اس سے یہی کہتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ نکل جاتا ہے پھر اس کو

چڑھاتے ہیں آسمان کی طرف وہاں کا دروازہ نہیں کھلتا وہاں کے فرشتے پوچھتے ہیں کون ہے؟ یہ فرشتے کہتے ہیں فلاں شخص ہے وہ کہتے ہیں مرحبا نہیں ہے اس ناپاک نفس کے لئے جو ناپاک بدن میں تھا لوٹ جا برائی کے ساتھ تیرے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھلیں گے آخر اس کو چھوڑ دیتے ہیں آسمان پر سے وہ قبر کے پاس آ جاتی ہے۔

۳۲۶۳: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ وَعُمَرُ بْنُ ۳۲۶۳: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی موت کسی زمین میں ہوتی ہے تو وہاں جانے کی حاجت پڑتی ہے جب اپنے انتہا کے مقام تک پہنچ جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی روح قبض کرتا ہے اور قیامت کے دن وہاں کی زمین کہے گی: اے مالک یہ تیری امانت ہے۔

۴۲۶۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا چاہے گا اور جو اللہ تعالیٰ سے ملنا برا جانے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا برا جانے گا پھر آپؐ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ! سے ملنے کو برا جانتا یہ ہے کہ موت کو برا جانے اور ہم میں سے تو ہر کوئی موت کو برا جانتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ موت کا ذکر ہے جب ایک بندے کو خوشخبری دی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رحمت کی تودہ اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اور اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے۔

۴۲۶۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی تم میں سے موت کی تمنا نہ کرے کسی آفت کی وجہ سے جو اس پر اترے اگر ایسا ہی موت کی خواہش ضرور پڑے تو یوں کہے یا اللہ تعالیٰ مجھ کو زندہ رکھ جب تک جینا میرے لئے بہتر ہو اور مجھ کو اٹھالے جب مرنا میرے لئے بہتر ہو۔

پاپ: قبر کا بیان اور مردے کے گل

جانے کا بیان

۴۲۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

شَيْبَةُ بْنُ غَبِيَّةٍ قَالَ قَالَ ثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا كَانَ أَجَلُ أَحَدِكُمْ بِأَرْضٍ أَوْ بُنْتُهُ إِلَيْهَا الْحَاجَةُ فَإِذَا بَلَغَ أَقْصَى أَثَرِهِ قَبَضَهُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ فَيَقُولُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَبِّ اهَذَا مَا اسْتَوْدَعْتَنِي.

۴۲۶۴: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ: أَبُو سَلَمَةَ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ: وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَرَاهِيَةُ لِقَاءِ اللَّهِ فِي كَرَاهِيَةِ لِقَاءِ الْمَوْتِ فَكَلَّمْنَا يَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ: لَا إِنَّمَا زَاكَ عِنْدَ مَوْتِهِ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَمَغْفِرَتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ فَاحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ: وَإِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ.

۴۲۶۵: حَدَّثَنَا عُمَرَانُ بْنُ مُوسَى ثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِيُضْرَ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا الْمَوْتَ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ أَخْبِنِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّيْ إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي.

۳۲: بَابُ ذِكْرِ الْقَبْرِ

وَالْبَلَى

۴۲۶۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انسان میں سب چیز گل جاتی ہے مگر ایک ہڈی وہ ریڑھ کی ہڈی ہے اسی سے ترکیب دی جائے گی پیدائش قیامت کے دن۔

الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا يَبْلَى إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجَبُ الذَّنْبِ وَمِنْهُ يَرَاكِبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۳۲۶۷: ہانی سے روایت ہے جو مولیٰ تھا عثمان بن عفان کا کہ حضرت عثمان جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو روتے یہاں تک کہ ان کی داڑھی تر ہو جاتی لوگ ان سے کہتے آپ جنت اور دوزخ کا بیان کرتے ہیں اور نہیں روتے اور قبر کو دیکھ کر روتے ہیں۔

۳۲۶۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ ثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحِيرٍ عَنْ هَانِيٍّ مَوْلَى عُثْمَانَ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرِ نَبِيٍّ حَتَّى يَبْلُ لِحَيْتِهِ فَقِيلَ لَهُ تَذَكَّرُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ تَبْكِي وَ تَبْكِي مِنْ هَذَا؟

انہوں نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منزلوں میں سے اگر اس منزل میں آدمی نے نجات پائی تو اسکے بعد کی منزلیں زیادہ آسان ہوں گی اور اگر اس میں نجات نہیں پائی تو اسکے بعد کی منزلیں اور زیادہ سخت ہوں گی اور حضرت عثمان نے کہا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: میں نے کوئی چیز ہولناک نہیں دیکھی مگر قبر اس سے زیادہ ہولناک ہے یعنی جتنی ہولناک چیزیں میں نے دیکھی ہیں قبر ان سب میں زیادہ ہولناک ہے۔

قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَقْطَعُ مِنْهُ.

۳۲۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مردہ قبر میں جاتا ہے تو جو شخص بھی نیک ہوتا ہے وہ اپنی قبر میں بٹھایا جاتا ہے نہ اس کو ہول ہوتا ہے نہ اس کا دل پریشان ہوتا ہے اس سے پوچھا جاتا ہے تو کس دین پر تھا وہ کہتا ہے دین اسلام پر پھر اس سے پوچھا جاتا ہے اس شخص کے باب میں تو کیا کہتا ہے اس وقت مومن کو جمال نبوی نظر آتا ہے یا آپ کا نام لے کر پوچھا جاتا ہے وہ کہتا ہے محمد اللہ کے رسول ہیں ہمارے پاس دلیلیں اور کھلی

۳۲۶۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا شَبَابَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّ الْمَيِّتَ يَصِيرُ إِلَى الْقَبْرِ.

فَيُجْلِسُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فِي قَبْرِهِ غَيْرَ فَرَحٍ وَلَا مَشْغُوفٍ ثُمَّ يَقَالُ لَهُ فِيمَ كُنْتَ؟ فَيَقُولُ كُنْتُ فِي الْإِسْلَامِ فَيَقَالُ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فَصَدَّقْنَاهُ فَيَقَالُ لَهُ هَلْ رَأَيْتَ اللَّهَ؟

فَيَقُولُ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَرَى اللَّهَ فَيَفْرُجَ لَهُ
فُرْجَةً قَبْلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطُمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَقَالُ لَهُ
انْظُرْ إِلَى مَا وَقَالَ اللَّهُ ثُمَّ يَفْرُجُ لَهُ قَبْلَ الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى
زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا فَيَقَالُ لَهُ هَذَا مَقْعَدُكَ وَ يُقَالُ لَهُ عَلَى
الْيَقِينِ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مَتَّ وَعَلَيْهِ تَبَعْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
وَيُجْلِسُ الرَّجُلُ السُّؤْفَى فِي قَبْرِهِ فِرْعَا مَشْغُوفًا فَيَقَالُ لَهُ فِيمَ
كُنْتَ؟

فَيَقُولُ لَا أَدْرِي فَيَقَالُ لَهُ مَا هَذَا الرَّجُلُ؟
فَيَقُولُ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ قَوْلًا فَقُلْتُهُ فَيَفْرُجُ لَهُ قَبْلَ
الْجَنَّةِ فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا : فَيَقَالُ لَهُ انْظُرْ إِلَى مَا
صَرَفَ اللَّهُ عَنْكَ ثُمَّ يُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قَبْلَ النَّارِ فَيَنْظُرُ
إِلَيْهَا يَحْطُمُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَيَقَالُ لَهُ هَذَا مَقْعَدُكَ عَلَى
الشَّكِّ كُنْتَ وَعَلَيْهِ مَتَّ وَعَلَيْهِ تَبَعْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
تَعَالَى

نشانیاں لے کر آئے اللہ کے پاس سے ہم نے ان کی
تصدیق کی پھر اس سے پوچھا جاتا ہے کیا تو نے اللہ کو
دیکھا وہ کہتا ہے بھلا اللہ تعالیٰ کو کون دیکھ سکتا ہے پھر اس
کے لئے ایک طرف سے کھڑکی کھولی جاتی ہے دوزخ کو
وہ آگ دیکھتا ہے اس سے کہا جاتا ہے دیکھ اللہ تعالیٰ
نے تجھ کو اس سے بچایا پھر ایک دوسرا درجہ جنت کی
طرف کھولا جاتا ہے وہ وہاں کی تازگی اور لطافت کو
دیکھتا ہے اس سے کہا جاتا ہے یہی تیرا ٹھکانا ہے اور اس
سے کہا جاتا ہے تو یقین پر تھا اور یقین پر مرا اور یقین ہی
پراٹھے گا اللہ چاہے تو اور برا آدمی قبر میں بٹھایا جاتا ہے
اس کا دل پریشان گھبرایا ہوتا ہے اس سے پوچھا جاتا
ہے تو کس دین پر تھا وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا پھر پوچھا
جاتا ہے اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے وہ کہتا میں
نے لوگوں کو کچھ کہتے سنا تو تھا میں نے بھی ویسا ہی کہا پھر

جنت کی طرف ایک کھڑکی کھولی جاتی ہے وہ اس کی تازگی اور بہار جو اس میں دیکھتا ہے اس سے کہا جاتا ہے دیکھ اللہ
تعالیٰ نے تجھ اس سے محروم کیا پھر ایک کھڑکی دوزخ کی طرف کھولی جاتی ہے وہ آگ کو دیکھتا ہے تلے اوپر ہو رہی ہے
ایک کو ایک توڑ رہی ہے اس سے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے تو شک میں تھا اور اسی پر مرا اور اسی پراٹھے گا اگر اللہ تعالیٰ
چاہے۔

۴۲۶۹: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثنا شُعْبَةُ عَنْ عُلْقَمَةَ بْنِ
مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ
النَّبِيِّ ﷺ ﴿يَبْتَثُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾
(قَالَ) نَزَلَتْ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ يُقَالُ لَهُ مِنْ رَبِّكَ؟

فَيَقُولُ: رَبِّيَ اللَّهُ وَ نَبِيِّ مُحَمَّدٍ فَذَلِكَ قَوْلُهُ:
﴿يَبْتَثُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَفِي الْأُخْرَةِ﴾

۴۲۶۹: حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ثابت رکھتا ہے
ایمان والوں کو مضبوط قول پر یہ آیت قبر کے عذاب میں
اتری میت سے پوچھا جاتا ہے تیرا رب کون ہے؟
وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور میرے نبی
حضرت محمدؐ ہیں یہی مراد ہے اس آیت ﴿يَبْتَثُ اللَّهُ
الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي

۴۲۷۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی تم میں سے مر جاتا ہے تو اس کا ٹھکانا اس کے سامنے پیش کیا جاتا ہے صبح اور شام اگر وہ جنت والوں میں سے ہے تو جنت والوں میں سہی اور اگر دوزخ والوں میں سے تو دوزخ والوں میں اور کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ تو اٹھے قیامت کے دن۔

۴۲۷۱: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کی روح ایک پرندے کی شکل میں جنت کے درختوں میں چگتی پھرتی ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اپنے اصلی بدن میں ڈالی جائے گی۔

۴۲۷۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میت کو قبر میں داخل کیا جاتا ہے تو اس کو ایسا نظر آتا ہے جیسے سورج ڈوبنے کے قریب ہے وہ بیٹھتا ہے اپنی دونوں آنکھوں کو ملتے ہوئے اور کہتا ہے مجھ کو نماز پڑھنے دو، چھوڑ دو۔

پاب: حشر کا بیان

۴۲۷۳: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صور والے دونوں فرشتے ان کے ہاتھوں میں دو زنگے ہیں ہر وقت دیکھ رہے ہیں کب ان کو حکم ہوتا ہے پھونکنے کا۔

۴۲۷۴: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے مدینہ منورہ کے بازار میں ایک یہودی نے کہا قسم اس کی جس نے موسیٰ کو تمام آدمیوں پر فضیلت بخشی ایک مرد انصاری نے یہ سن کر اس کو ایک طمانچہ مارا اور کہا تو یہ کہتا ہے اور ہم میں اللہ کے

۴۲۷۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عَرِضَ عَلَى مَقْعَدِهِ بِالْغَدَاةِ وَالْعِشَاءِ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۴۲۷۱: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا نَسَمَةُ الْمُؤْمِنِ طَائِرٌ يَغْلُقُ فِي شَجَرِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجَعَ إِلَى جَسَدِهِ يَوْمَ يُبْعَثُ.

۴۲۷۲: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ الْأُبُلِيُّ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عِيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مَثَلَتِ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوبِهَا فَيَجْلِسُ يَمْسَحُ عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ دَعُونِي أَصْلِي.

۳۳: بَابُ ذِكْرِ الْبَعْثِ

۴۲۷۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ حَبَّاجٍ عَنْ غَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ صَاحَبِيَ الصُّورِ يَأْتِيَانِيهِمَا (أَوْ فِي أَيَدِيهِمَا) قُرْآنٌ يَلَا حِصَانِ النَّظَرِ مَنَى يَوْمَئِذٍ.

۴۲۷۴: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ بِسُوقِ الْمَدِينَةِ وَالَّذِي اضْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ! فَرَفَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَدَهُ فَلَطَمَهُ

رسول موجود ہیں پھر اس کا ذکر نبیؐ سے ہوا آپؐ نے فرمایا: اللہ فرماتا ہے اور صور پھونکا جائیگا تو سارے آسمان اور زمین والے بے ہوش ہو جائیں گے پھر دوسری بار پھونکا جائے گا تو یکا یک سب لوگ کھڑے ہوئے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوں گے آنحضرتؐ نے فرمایا: میں سب سے پہلے اپنا سر اٹھاؤں گا تو میں دیکھوں گا جناب موسیٰ عرش کا ایک پایہ تھامے ہوئے ہیں میں اب نہیں جانتا کہ وہ مجھ سے پہلے سر اٹھائیں گے یا وہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جن کو اللہ نے مٹنی کیا اور جو کوئی یوں کہے میں یونس بن متی سے بہتر ہوں اس نے جھوٹ کہا۔

قَالَ : تَقُولُ هَذَا؟ وَفِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ بِنُظُرٍ﴾ [الزمر: ۶۸] فَكُونَ أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا أَنَا مُوسَى اخِذَ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَذْرَى أَرْفَعُ رَأْسَهُ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنْ اسْتَنَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ.

۴۲۷۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ منبر پر تھے فرماتے تھے: پروردگار آسمانوں اور زمین کو اپنے ہاتھ میں لے لے گا اور آپؐ نے مٹھی بند کر لی پھر کھولی پھر بند کی پھر کہے گا میں جبار ہوں میں بادشاہ ہوں کہاں ہیں دوسرے جبار دوسرے متکبر جو اپنے آپ کو جبار سمجھتے تھے اور یہ فرما کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم جھکتے تھے اور دائیں اور بائیں طرف یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا وہ نیچے سے ہلتا تھا میں کہتا تھا شاید آپؐ کو وہ لے کر گر پڑے گا۔

۴۲۷۵: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَا نَسَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مِقْسَمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ يَا خُذْ الْجَبَّارَ سَمَوَاتِهِ وَأَرْضِيهِ وَقَبْضُ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقْبِضُهَا وَيَسْطُهَا ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْجَبَّارُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ.

أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ قَالَ وَيَتَمَائِلُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى الْمِنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ أَسَافُطُ هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۴۲۷۶: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگ قیامت کے دن کیونکر حشر کئے جائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا: ننگے پاؤں ننگے بدن۔ میں نے کہا عورتیں بھی اسی طرح؟ آپؐ نے فرمایا: اسی طرح میں نے کہا یا رسول اللہ پھر شرم نہ آئے گی؟ آپؐ نے فرمایا: اے عائشہؓ وہاں ایسی فکر

۴۲۷۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ حُفَاةٌ عُرَاةٌ : قُلْتُ وَالنِّسَاءُ قَالَ : وَالنِّسَاءُ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَمَا نُسْتَحْيِي قَالَ يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَهْمُ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ

بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ

ہوگی کہ کوئی دوسرے کی طرف نہ دیکھے گا۔

۴۲۷۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ رِفَاعَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْرَضُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَ عَرَضَاتٍ فَمَّا عَرَضَتَانِ فَيُجْزَلُ وَمَعَاذِيرُ وَأَمَّا الثَّالِثَةُ فَعِنْدَ ذَلِكَ تُطَيَّرُ الصُّحُفُ فِي الْأَيْدِي فَاحْذَرُوا يَمِينَهُ وَاجْتَنِبُوا شِمَالَهُ.

۴۲۷۷: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ قیامت کے دن تین بار پیش کئے جائیں گے دو پیشوں میں تکرار اور عزرات ہوں گے آخر تیسری پیشی میں تو کتابیں اڑ کر ہاتھوں میں آجائیں گی کسی کے داہنے ہاتھ میں کسی کے بائیں ہاتھ میں۔

۴۲۷۸: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ [المطففين: ۶] قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رُحْجِهِ إِلَى أَنْصَافِ أَذُنَيْهِ.

۴۲۷۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس دن لوگ کھڑے ہوں گے سارے جہان کے مالک کے رو برو آپؐ نے فرمایا: نصف کانوں تک اپنے پسینہ میں غرق کھڑے ہوں گے۔

۴۲۷۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ﴾ [ابراهيم: ۴۸] قَالَيْنِ تَكُونُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ غَلَى الصِّرَاطُ.

۴۲۷۹: ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے میں نے نبیؐ سے پوچھا یہ آیت جو ہے جس دن زمین اور آسمان بدلے جائیں گے تو لوگ اس دن کہاں ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا: پل صراط پر ہوں گے اور زمین کا بدلنا یہ ہوگا کہ ٹیلے پہاڑ گڑھے صاف ہو کر سب برابر ہو جائیگا اور آسمان کا بدلنا یہ ہوگا کہ سورج قریب آجائیگا، گرمی کی شدت ہوگی، اللہ رحم کرے۔

۴۲۸۰: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ إِسْحَاقَ حَدَّثَنِي عُيَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْمَغِيرَةِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَبْدِ بْنِ الْعَتَارِيِّ أَحَدِ بَنِي لَيْثٍ قَالَ وَكَانَ فِي حَجْرِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يُعْنَى أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يُعْنَى أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُوضَعُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانِي جَهَنَّمَ عَلَى حَسَكٍ كَحَسَكِ السَّعْدَانِ ثُمَّ يَسْتَجِيرُ النَّاسُ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْذُوجٌ بِهِ ثُمَّ لَاجٍ وَ

۴۲۸۰: ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پل صراط جہنم کے دونوں کناروں پر رکھا جائے گا اس پر کانٹے ہوں گے سعدان کے کانٹوں کی طرح پھر لوگ اس پر سے گزرنا شروع کریں گے تو آفت سے سلامت رہ کر گزر جائیں گے ان میں بعض بجلی کی طرح گزر جائیں گے بعض ہوا کی طرح، بعض پیدل کی طرح اور بعض ان کے کچھ اعضاء کٹ کر جہنم میں گریں گے پھر نجات پا جائیں گے بعض اسی پر انکے رہیں گے

مُحْتَبَسٌ بِهِ وَ مَنْكُوسٌ فِيهَا.

بعضے اوندھے منہ جہنم میں گریں گے۔

۴۲۸۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أُمِّ مَيْسَرَةَ عَنْ
خَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرْجُوا
أَلَّا يَدْخُلَ النَّارَ أَحَدٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى مِمَّنْ شَهِدَ
بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَّةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ
قَالَ اللَّهُ: ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا
مَقْضِيًّا﴾ [مریم: ۷۱] قَالَ أَلَمْ تَسْمَعِي يَقُولُ: ﴿ثُمَّ نُنَجِّي
الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا جِثًّا﴾ [مریم: ۷۲]

۴۲۸۱: ام المؤمنین جناب حفصہ سے روایت ہے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے امید ہے کہ جو لوگ بدر
کی لڑائی اور حدیبیہ کی صلح میں حاضر تھے ان میں سے
کوئی جہنم میں نہ جائے گا اگر اللہ چاہے۔ میں نے عرض
کیا اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے تم میں سے کوئی ایسا نہیں
جو جہنم پر وارد نہ ہو آپؐ نے فرمایا: اس کے بعد تو نے
نہیں پڑھا پھر ہم نجات دیں گے پر ہیزگاروں کو اور
تمام ظالموں کو وہیں چھوڑ دیں گے۔

۳۴: بَابُ صِفَةِ أُمَّةٍ

مُحَمَّدٌ ﷺ

حال

۴۲۸۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ
عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَرِدُونَ عَلَيَّ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنَ الْوَضُوءِ سَيِّمَاءَ أُمَّتِي لَيْسَ
لَا أَحَدٌ غَيْرُهَا.

۴۲۸۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم قیامت کے دن
میرے پاس آؤ گے سفید پیشانی، سفید ہاتھ پاؤں
والے وضو کے سبب سے یہ میری امت کا نشان ہوگا اور
کسی امت میں یہ نشان نہ ہوگا۔

۴۲۸۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عُمَرَ وَ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُفْعَ أَهْلِ
الْجَنَّةِ.

۴۲۸۳: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم
نبیؐ کے ساتھ ایک ڈیرے میں تھے آپؐ نے فرمایا: تم اس
سے خوش نہیں ہوتے کہ جنت والوں کی چوتھائی تم لوگ
ہو گے؟ ہم نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا تم اس
سے خوش نہیں ہو کہ جنت والوں کی تہائی تم لوگ ہو؟ ہم نے

قُلْنَا بَلَى قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثَلَاثَ أَهْلِ
الْجَنَّةِ وَ ذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ: وَ
مَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكَ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ
الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ

کہا جی ہاں آپؐ نے فرمایا قسم اسکی جس کے ہاتھ میں میری
جان ہے مجھے امید ہے کہ جنت والوں کے نصف تم لوگ ہو
گے اور نصف میں باقی اور سب امتیں اور اسکی وجہ یہ ہے کہ
جنت میں وہی روحیں جائیں گی جو مسلمان ہیں اور تمہارا

الاحمر.

شمار مشرکوں میں سے ایسا ہے جیسے ایک سفید بال کا لے نیل کی کھال میں ہو یا ایک کالا بال لال نیل کی کھال میں ہو۔

۴۲۸۴: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک نبی قیامت کے دن آئے گا اس کے ساتھ دو ہی آدمی ہوں گے اور ایک نبی آئے گا اس کے ساتھ تین آدمی ہوں گے اور کسی کے ساتھ اس سے زیادہ اور اس سے کم ہوں گے اس سے

کہا جائے گا تو نے اللہ کا حکم اپنی قوم کو پہنچایا تھا؟ وہ کہے گا ہاں پھر اس کی قوم بلائی جائے گی ان سے پوچھا جائے گا تم کو فلاں نبی نے اللہ کا حکم پہنچایا تھا؟ وہ کہیں گے ہرگز نہیں۔ آخر اس نبی سے کہا جائے گا تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ کہے گا جناب محمدؐ اور آپؐ کی امت میرے گواہ ہیں۔ جناب محمدؐ کی امت بلائی جائے گی ان سے پوچھا جائے گا کیوں اس نبی نے اپنی امت کو اللہ کا پیغام پہنچایا تھا یا نہیں وہ کہیں گے بے شک پہنچایا تھا ان

سے پوچھا جائے گا تم کو کیونکر معلوم ہوا وہ کہیں گے ہمارے نبیؐ نے ہم کو اس کی خبر دی تھی کہ اللہ کے تمام رسولوں نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور ہم نے ان کی بات کی تصدیق کی اور یہی مراد ہے اس آیت سے اسی طرح ہم نے تم کو متوسط امت کیا تاکہ تم گواہ ہو لوگوں پر اور رسول تمہارے اوپر گواہ ہو۔

۴۲۸۵: حضرت رفاعہ جہنی سے روایت ہے کہ ہم نبیؐ کے ساتھ لوٹے آپؐ نے فرمایا: قسم اسکی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو ایمان لائے پھر اس پر مضبوط رہے وہ ضرور جنت میں جائیگا اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ لوگ جنت میں داخل نہ ہونگے یہاں تک کہ تم اور تمہاری اولاد میں سے جو نیک ہیں وہ جنت میں اپنے اپنے ٹھکانے نہ بنائیں اور بیشک میرے مالک نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت میں سے ۷۰ ہزار آدمیوں

۴۲۸۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَ أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَا ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَجِيءُ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الرَّجُلَانِ وَيَجِيءُ النَّبِيُّ وَمَعَهُ الثَّلَاثَةُ وَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ وَ أَقَلُّ فَيَقَالُ لَهُ هَلْ بَلَغْتَ قَوْمَكَ.

فَيَقُولُ: نَعَمْ فَيَدْعَى قَوْمَهُ فَيَقَالُ هَلْ بَلَغْتُمْ؟ فَيَقُولُونَ لَا فَيَقَالُ مَنْ شَهِدَ لَكَ فَيَقُولُ نَعَمْ مُحَمَّدٌ وَ أُمَّتُهُ فَيَدْعَى أُمَّةَ مُحَمَّدٍ فَيَقَالُ هَلْ بَلَغَ هَذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَقُولُ وَ مَا عَلَّمَكُم بِذَلِكَ.

فَيَقُولُونَ أَخْبَرَنَا نَبِينَا بِذَلِكَ أَنَّ الرُّسُلَ قَدْ بَلَّغُوا فَصَدَّقْنَاهُ قَالَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿وَ كَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُونَ الرُّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ [البقرة: ۱۴۳]

۴۲۸۵: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رِفَاةِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَدَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ عَبْدٍ يُؤْمِنُ ثُمَّ يُسَدِّدُ إِلَّا سُلِكَ بِهِ فِي الْجَنَّةِ وَ أَرْجُوا إِلَّا يَدْخُلُوهَا حَتَّى تَبَوَّأُوا وَ أَنْتُمْ وَ مَنْ صَلَحَ مِنْ ذُرِّيَّتِكُمْ مَسَاكِنَ فِي الْجَنَّةِ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا بَغِيرِ

حساب۔

کو بغیر حساب کے جنت میں داخل کریگا۔

۴۲۸۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ
ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ الْأَنْهَارِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ
الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ وَعَدَنِي رَبِّي سُبْحَانَهُ أَنْ يُدْخَلَ الْجَنَّةَ مِنْ
أُمْتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ مَعَ كُلِّ
أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلَاثَ خِثَابٍ مِنْ خِثَابِ رَبِّي
عَزَّ وَجَلَّ.

۴۲۸۶: حضرت ابو امامہ باہلی سے روایت ہے میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میرے
مالک نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری امت سے
۷۰ ہزار آدمیوں کو جنت میں داخل کرے گا جن کا نہ
حساب ہوگا نہ ان پر عذاب ہوگا اور ہزار کے ساٹھ ستر
ہزار ہوں گے اور ان کے سوا تین مٹھیاں ہوں گی
میرے مالک کی مٹھیوں میں سے۔

۴۲۸۷: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ ابْنُ النَّحَّاسِ الرَّمْلِيُّ
وَأَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ قَالَا ثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ
عَنِ ابْنِ شَوْزِبٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُكْمِلُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعِينَ أُمَّةً نَحْنُ آخِرُهَا وَخَيْرُهَا.

۴۲۸۷: بہر بن حکیم نے اپنے باپ سے انہوں نے
دادا سے روایت کی میں نے نبی سے سنا آپ فرماتے
تھے قیامت میں ستر امتیں پوری ہوگی اور سب میں ہم
اخیر امت ہوگی اور سب میں بہتر ہونگے اللہ تعالیٰ کی
عنایت سے جو اس کو ہمارے پیغمبر جناب محمد پر ہے۔

۴۲۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ خَدَّاشٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ
بْنُ عَلِيَّةٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَنْتُمْ وَفِيكُمْ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا
وَأَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ.

۴۲۸۸: اسی اسناد سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا: تم نے ستر امتوں کو پورا کیا۔ یعنی
ستر ہویں امت تم ہو اور تم ان سب میں بہتر ہو اور اللہ
تعالیٰ کے نزدیک عزت رکھتے ہو۔

۴۲۸۹: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَقَ الْجَوْهَرِيُّ ثَنَا حُسَيْنُ
بْنُ حَفْصِ الْأَصْبَهَانِيُّ ثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ
سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَهْلُ الْجَنَّةِ
عِشْرُونَ وَ مِائَةٌ صَفٍّ ثَمَانُونَ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَأَرْبَعُونَ مِنْ
سَائِرِ الْأُمَمِ.

۴۲۸۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت والوں کی ایک سو
بیس صفیں ہوں گی ان میں سے اسی صفیں اس امت کے
لوگوں کی ہوں گی اور چالیس صفیں اور امتوں میں
سے۔

۴۲۹۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَمَّادُ بْنُ
سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِسْأَسِ الْجَرِيرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَحْنُ
آخِرُ الْأُمَمِ وَ أَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ يُقَالُ آيْنَ الْأُمَّةُ الْأُمِّيَّةُ وَ

۴۲۹۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے
کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
(اگرچہ) ہم آخری امت ہیں لیکن سب سے پہلے ہمارا
حساب ہوگا۔ خدا آئے گی: اُمّی امت کہاں ہے اور اس

نَبِيَّهَا؟

کے نبی (ﷺ) کہاں ہیں؟ تو ہم سب سے آخر میں
(دنیا میں) اور سب میں اول ہوں گے (جنت میں)

فَنَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ۔“

خلاصۃ الباب ☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جب دوسری امتوں کا حساب ہو رہا ہوگا۔ اس وقت امت محمدیہ جنت میں جا چکی ہوگی۔ یعنی اگرچہ دنیا میں آمد کے لحاظ سے تو ہماری امت سب سے آخری ہے لیکن حساب و کتاب اور جنت میں داخلے کے لحاظ سے سب سے مقدم ہوں گے۔ ان شاء اللہ۔

۳۲۹۱: حضرت ابو موسیٰ اشعرئ سے مروی ہے کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا: روز قیامت جب تمام مخلوق کو جمع کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ نبی کریمؐ کی امت کو سجدے کا حکم دے گا اور وہ امت بڑی دیر تک سجدے میں رہے گی پھر (رَبِّ ذَوِ الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ) سر اٹھانے کا حکم دے گا اور ارشاد ہوگا کہ ہم نے تمہارے شمار کے مطابق تمہارے فدیئے جہنم سے (رہا) کر دیئے۔

۳۲۹۱: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ أَبِي الْمُسَاوِرِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جُمِعَ اللَّهُ الْخَلَائِقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَذِنَ لِأَمَّةٍ مُحَمَّدٍ فِي السُّجُودِ: فَيَسْجُدُونَ لَهُ طَوِيلًا ثُمَّ يُقَالُ ارْقَعُوا رُؤُوسَكُمْ قَدْ جَعَلْنَا عِدَّتَكُمْ فِدَاءَ كُفٍّ مِنَ النَّارِ.

۳۲۹۲: حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: یہ امت امت مرحومہ ہے اور ان پر عذاب انکے اپنے ہاتھوں سے ہوگا۔ ایک دوسرے کی گردن مارے گی روز قیامت ہر ایک مسلمان کے حوالے اک مشرک کیا جائیگا اور فرمایا جائیگا کہ یہ جہنم سے تیرے لئے فدیہ ہے۔

۳۲۹۲: حَدَّثَنَا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ ثَنَا كَثِيرُ بْنُ سُلَيْمٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ مَرْحُومَةٌ عَذَابُهَا بِيَدَيْهِمَا فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دُفِعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَيُقَالُ هَذِهِ فِدَاؤُكَ مِنَ النَّارِ.

چاپ: روز قیامت رحمت الہی کی اُمید

۳۲۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی سرحمتیں ہیں ان میں سے صرف ایک رحمت اپنی تمام مخلوق میں جمع کر دی ہے اسی کی وجہ سے تمام ایک دوسرے سے پیار رحمت کرتے ہیں اور ماں اپنے بچہ سے کرتی ہے اور باقی تمام رحمتیں اللہ نے اپنے پاس قیامت کے دن کے لئے رکھ چھوڑی ہے۔

۳۵: بَابُ مَا يُرْجَى مِنَ رَحْمَةِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
۳۲۹۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَنَّنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ لِلَّهِ مَائَةَ رَحْمَةٍ فَسَمِ مِنْهَا رَحْمَةً بَيْنَ جَمِيعِ الْخَلَائِقِ فِيهَا يَسْرَاجُمُونَ وَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ وَبِهَا تَغْطِفُ الْوُحُشُ عَلَى أَوْلَادِهَا وَآخَرُ تِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ رَحْمَةً يُرْحَمُ بِهَا عِبَادُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۴۲۹۴: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس دن اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین کو پیدا کیا اسی دن سورج تپتی پیدا کیں اور زمین میں ان سورجوں میں سے ایک رحمت بھیجی اسی کی وجہ سے ماں اپنے بچہ پر رحمت کرتی ہے اور چرند جانور ایک دوسرے پر اور پرند اور نانوے رحمتوں کو اس نے اٹھا رکھا قیامت کے دن تک جب قیامت کا دن ہوگا تو اس دن ان رحمتوں کو پورا کرے گا۔

۴۲۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ اللہ ذوالجلال والاکرام نے جب تمام مخلوق کو پیدا کیا تو اپنے ہاتھ سے اپنے اوپر یہ لکھ لیا کہ میرے غضب (غصہ) پر میری رحمت غالب ہے۔

۴۲۹۶: حضرت معاذ بن جبلؓ سے مروی ہے کہ میں ایک گدھے پر سوار کہیں جا رہا تھا کہ آپ میرے قریب سے گزرے۔ ارشاد فرمایا: معاذ (اللہ پر تو کوئی چیز واجب نہیں) لیکن پھر بھی تم جانتے ہو کہ بندوں کا اللہ پر اور اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ہی خوب جاننے والے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا حق اپنے بندوں پر یہ ہے کہ اس کی خوب عبادت کریں (پانچ وقت کی نماز کے علاوہ نفلی عبادت) اور کسی کو اس کے ساتھ شریک نہ کریں۔

۴۲۹۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم ایک جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ آپ کا گزر کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا۔ آپ نے ان سے پوچھا کہ تم کون لوگ ہو؟ انہوں نے کہا:

۴۲۹۴: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَ أَحْمَدُ ابْنُ سِنَانٍ قَالَا ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَجَعَلَ فِي الْأَرْضِ مِنْهَا رَحْمَةً فِيهَا تَغْطِفُ الْوَلَدَةُ عَلَى وَلَدِهَا وَ الْبَهَائِمُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ وَ الطَّيْرُ وَ آخِرُ تِسْعَةٍ وَ تِسْعِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ اكْمَلَهَا اللَّهُ بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ .

۴۲۹۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ ابْنِ غَجَلَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلَى نَفْسِهِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي .

۴۲۹۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي السَّوَارِبِ ثَنَا أَبُو غَوَانَةَ ثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ أَنَا عَلَى حِمَارٍ فَقَالَ يَا مُعَاذُ هَلْ تَذَرِي مَا حَقَّ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ وَ مَا حَقَّ الْعِبَادُ عَلَى اللَّهِ قُلْتُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يُعْبُدُوهُ وَ لَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَ حَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللَّهِ : إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ .

۴۲۹۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَعْيَنٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ غَزَوَاتِهِ : فَمَرَّ بِقَوْمٍ فَقَالَ مَنِ الْقَوْمُ ؟ فَقَالُوا : نَحْنُ

اَلْمُسْلِمُونَ وَاَمْرًاۗةٌ تَحْصِبُ تَنُوْرَهَا وَ مَعَهَا اِبْنُ لَهَا فَاِذَا
اَرْتَفَعَ وَ هَجَّ التَّنُوْرُ تَنَحَّثَ بِهٖ فَاتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ
اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ؟

ہم مسلمان ہیں۔ ان میں سے ایک عورت آگ سے
اپنا تنور روشن کر رہی تھی جب تنور سے دھواں نکلا تو اس
نے اپنے بیٹے کو پیچھے (دھکیل) دیا اور پھر نبی کریمؐ کے

فَقَالَ نَعَمْ قَالَتْ يَا بِيَّ اَنْتَ وَ اُمِّي اَلَيْسَ اللّٰهُ
بِاَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ؟ قَالَ بَلٰی قَالَتْ اَوْ لَيْسَ اللّٰهُ بِاَرْحَمَ
بِعِبَادِهٖ مِنْ اَلْاُمِّ بَوْلِدَهَا؟ قَالَ بَلٰی : قَالَتْ فَاِنَّ اَلْاُمَّ لَا تُلْقٰی
وَلَدَهَا فِی النَّارِ فَكَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَبْكٰی ثُمَّ رَفَعَ
رَأْسَهٗ اِلَيْهَا : فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ مِنْ عِبَادِهٖ اِلَّا الْمَارِدَ
الْمُتَمَرِّدَ الَّذِیْ یَتَمَرَّدُ عَلٰی اللّٰهِ وَ اَبٰی اَنْ یَقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ.

پاس آ کر پوچھنے لگی؟ آپ اللہ کے رسول ہیں؟ آپؐ
نے کہا ہاں، اُس نے کہا میرے والدین آپؐ پر قربان
مجھے یہ بتائیے کہ اللہ کا رحم سب رحم کرنے والوں سے
زیادہ ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: بے شک۔ وہ بولی
کیا اللہ کا رحم اپنے بندوں پر ایک ماں سے بھی زیادہ
ہے جو وہ اپنے بچہ پر کرتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: بے
شک، پھر اس نے کہا بچہ جتنا مرضی شرارتی اور نافرمان

ہو ماں اسے آگ میں نہیں پھینک سکتی۔ آپؐ سر جھکا کر روتے رہے پھر اٹھا کر اس کی طرف دیکھ کر کہنے لگے۔ اللہ اپنے
بندوں کو کبھی عذاب نہ دے مگر کہ جو سرکش ہوں اور اللہ کو ایک ماننے سے منکر ہوں اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ وہ
انہیں بخش دے۔

۴۲۹۸: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا عَمْرُو بْنُ
هَاشِمٍ ثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ
الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ
لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِيٌّ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ مَنِ الشَّقِيُّ.
قَالَ مَنْ لَمْ يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ وَ لَمْ يَتْرُكْ لَهٗ
مَعْصِيَةً.

۴۲۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سوائے شقی
کے جہنم میں کوئی نہیں جائے گا۔ لوگوں نے عرض کیا
اے رسول اللہ! شقی کون؟ فرمایا: ایسا بندہ جس نے کبھی
اللہ کی بندگی نہ کی ہو اور کبھی کوئی نیکی کا کام نہ کیا ہو اور
گناہ کبھی کوئی چھوڑا نہ ہو۔

۴۲۹۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ
ثَنَا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخُو حَزْمِ الْقُطَيْبِيِّ ثَنَا قَابَتُ الْبُنَائِي
عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ (أَوْ تَلَا)
هَذِهِ الْآيَةَ: ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوٰی وَ أَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾. فَقَالَ
قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ: اَنَا أَهْلُ اَنْ اَتَّقٰی فَلَا يُجْعَلُ مَعِيَ اِلٰهٌ
آخَرُ فَمَنِ اتَّقٰی اَنْ يُجْعَلَ مَعِيَ اِلٰهًا آخَرَ فَاَنَا أَهْلُ اَنْ
اَغْفِرَ لَهُ. قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقُطَّانُ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَصْرِ

۴۲۹۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سورۃ پڑھی: ﴿هُوَ أَهْلُ
التَّقْوٰی وَ أَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے کہ میں اس اہل ہوں کہ اس بات سے بچوں
کہ میرے ساتھ کسی کو شریک کرو اور پھر جو میرے ساتھ
کسی کو شریک نہ کرے تو میں اس لائق ہوں کہ اس کو
نجات دے دوں۔ (جہنم سے)۔ ترجمہ بعینہ گزر چکا۔

ثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي خَارِمْ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ﴾ [المائدة: ۵۶]: قَالَ رَبُّكُمْ أَنَا أَهْلُ الْمَغْفِرَةِ: قَالَ رَبُّكُمْ أَنَا أَهْلُ أَنْ اتَّقَى فَلَا يُشْرِكُ بِي غَيْرِي وَأَنَا أَهْلُ لِمَنْ اتَّقَى أَنْ يُشْرِكَ بِي أَنْ أَغْفِرَ لَهُ.

۴۳۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَاحُ بِرَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ فَيُنْشَرُ لَهُ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ سَجَلًا كُلُّ سَجَلٍ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَلْ تُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا.

۴۳۰۰: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روز قیامت میری امت میں سے ایک شخص کو پکارا جائے گا اور اس کے ساتھ نواوے دفتر (اعمال ناموں کے) رکھ دیئے جائیں گے اور ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا کہ جہاں تک نگاہ جاسکے۔ اللہ پوچھے گا تو ان میں سے کسی (عمل) کا انکاری ہے؟ وہ عرض کرے گا نہیں اے آقا پھر اللہ فرمائے گا میرے کاتبوں (فرشتوں) نے تجھ پر کوئی ظلم کیا؟ پھر اللہ فرمائے گا اچھا تجھے کوئی اعتراض ہے یا تیرے پاس کوئی نیکی ہے؟ وہ سہم کر کہے گا نہیں میرے آقا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے۔

۴۳۰۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ثَنَا اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَاحُ بِرَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ فَيُنْشَرُ لَهُ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ سَجَلًا كُلُّ سَجَلٍ مَدَّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَلْ تُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا.

۴۳۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ

باب: حوض کا ذکر

۳۶: بَابُ ذِكْرِ الْحَوْضِ

۴۳۰۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ

۴۳۰۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی

ثَنَا زَكَرِيَّا ثَنَا عَطِيَّةُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ لِي حَوْضًا مَا بَيْنَ الْكُعْبَةِ وَبَيْتِ الْمُقَدَّسِ أَبْيَضُ مِثْلَ اللَّبَنِ آيَتُهُ عَدَدُ النُّجُومِ وَإِنِّي لَأَكْثَرُ الْأَنْبِيَاءِ تَبَعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ہے کہ نبی کریم نے ارشاد فرمایا: میرا ایک حوض (حوض کوثر) ہے۔ اس کا فاصلہ بیت المقدس سے لے کر کعبہ تک ہے۔ پانی اس کا سفید ہے دودھ کی طرح کے اس کے برتن میں اور ان کی تعداد ایسے ہے جیسے آسمانوں پر ستارے ہوں اور اس پر میری امت کے لوگ جو میرے تابعدار ہیں۔ دوسرے پیغمبروں کی قوم سے زیادہ ہوں گے۔

۴۳۰۲: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ سَعْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ خُذَيْفَةَ: قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ حَوْضِي لَأَبْعَدُ مِنْ أَيْلَةٍ إِلَى عَدَنَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَيَّتُهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ النُّجُومِ وَلَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَذُودُ عَنْهُ الرِّجَالُ كَمَا يَذُودُ الرَّجُلُ الْإِبِلَ الْغَرِيْبَةَ عَنْ حَوْضِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَتَعْرِفُنَا؟ قَالَ نَعَمْ تَرِدُونَ عَلَيَّ غَرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ أَثَرِ الْوُضْوءِ لَيْسَتْ لِأَحَدٍ غَيْرِكُمْ.

۴۳۰۲: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرا حوض ایسا بڑا ہے جیسے ایلہ سے (وہ ایک مقام ہے یثرب اور مصر کے درمیان ایک پہاڑ ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان) اور قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کے برتن شمار میں تاروں سے زیادہ ہیں اور اس کا پانی دودھ سے سفید ہے اور شہد سے میٹھا ہے قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں اور لوگوں کو اس پر سے ہانک دوں گا جیسے کوئی غیر اونٹوں کو اپنے حوض سے ہانک دیتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ہم لوگوں کو (یعنی اپنی امت والوں کو) پہچان لیں گے آپ نے فرمایا ہاں تمہارے منہ اور ہاتھ سفید ہوں گے وضو کے نشان سے اور یہ نشان اور کسی ام کے لئے نہ ہوگا۔

۴۳۰۳: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الدَّمَشْقِيُّ ثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ حَدَّثَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ سَالِمٍ الدَّمَشْقِيُّ نُبْتُ عَنْ أَبِي سَلَامٍ الْحَبَشِيِّ قَالَ بَعَثَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ فَاتَّيْتُهُ عَلَى بَرِيدٍ فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلَيْهِ فَلَا لَقَدْ شَفَقْنَا عَلَيْكَ يَا أَبَا سَلَامٍ فِي رَكْبِكَ قَالَ أَجَلٌ وَاللَّهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ: قَالَ وَاللَّهِ! مَا أَرَدْتُ الْمَشَقَّةَ عَلَيْكَ وَلَكِنْ حَدِيثٌ بَلَغَنِي أَنَّكَ تُحَدِّثُ بِهِ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَوْضِ فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُشَافِهَنِي بِهِ قَالَ فَقُلْتُ حَدَّثَنِي ثَوْبَانُ: مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ حَوْضِي مَا بَيْنَ عَدَنَ

۴۳۰۳: حضرت ابو سلام حبشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز مجھے اپنے پاس آنے کا پیغام بھیجا۔ میں نے ہر چوکی پر تازہ دم گھوڑا (لے کر جلد جانے کی نیت سے) ان کے پاس پہنچا۔ انہوں نے کہا میں نے تجھے اور تیری سواری کو تکلیف دی مگر ایک حدیث سننے کے لئے۔ میں نے کہا بے شک امیر المؤمنین انہوں (خلیفہ) نے کہا میں نے سنا ہے کہ تو حوض کوثر کے متعلق بیان کرتا ہے ثوبان سے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ تھے تو میں یہ چاہتا ہوں کہ اس حدیث کو تیرے منہ سے سنوں۔ میں نے کہا مجھ

إِلَى أَيْلَةٍ أَشَدَّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَ أَخْلَى مِنَ الْعَسَلِ أَكَاوِيئُهُ
كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ مِنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا
أَبَدًا وَ أَوَّلُ مَنْ يُرْدُهُ عَلَى فَقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الدُّنْسَ ثِيَابًا
وَالشُّعْتَ رُؤُوسًا: الَّذِينَ لَا يَتَكَبَّحُونَ الْمُنْعَمَاتِ وَلَا
يُفْتَحُ لَهُمُ السَّدُّ قَالَ فَبَكَى عُمَرُ حَتَّى انْضَلَّتْ لِحْيَتُهُ ثُمَّ
قَالَ لِكَيْنِيَ قَدْ نَكَحْتُ الْمُنْعَمَاتِ وَفَتَحْتُ لِيَ السَّدَّ لَا
جَرَمَ إِنِّي لَا أَغْسِلُ نَفْسِي عَلَى جَسَدِي حَتَّى يَتَسَخَّ
وَلَا أَذْهَنَ رُؤُوسِي حَتَّى يَنْشُعَتْ.

سے ثوبان نے بیان کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے مولیٰ تھے رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: کہ میرا حوض
اتنا بڑا ہے جیسے عدن سے ایلہ تک اس کا پانی دودھ سے
زیادہ سفید اور شیریں شہد سے زیادہ ہے۔ اور اس کے
برتن اتنے بے شمار ہیں جیسے آسمانوں پر ستارے جو
انسان اس میں سے ایک گھونٹ بھی پی لے گا اسے پھر
کبھی پیاس نہ لگے گی اور سب سے پہلے مہاجرین اور
میلے کھیلے کپڑوں والے جو سروں سے پریشان لگتے ہیں

جو کبھی عمدہ عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتے اور ان کے لئے دروازے نہیں کھولے جاتے۔ ابوسلام بیان کرتے ہیں
حدیث سن کر عبدالعزیز بہت روئے کہ ان کی داڑھی تر ہوگئی۔ پھر کہنے لگے میں نے تو خوب سے خوبصورت عورت سے
نکاح بھی کیا اور میرے دروازے بھی کھلے ہیں۔ میں اب اس طرح کروں گا کہ کبھی کپڑے نہ تبدیل کروں نہ سر میں
کنگھی کروں یہاں تک کہ پریشان لگوں۔

۴۳۰۴: حَدَّثَنَا نَضْرَبُ بْنُ عَلِيٍّ ثَنَا أَبِي ثَنَا هِشَامٌ عَنْ
قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا بَيْنَ فَاحِشَتِي
حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ أَوْ كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَ
عُمَانَ.

۴۳۰۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے حوض کے دونوں
کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء اور مدینہ میں
ہے یا جیسے مدینہ اور عمان میں ہے۔

۴۳۰۵: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعُودَةَ ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ
ثَنَا سَعِيدُ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ
مَالِكٍ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَرَى فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ
وَالْفِضَّةِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ.

۴۳۰۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ حوض کوثر پر سونے اور چاندی کے لئے بے شمار
کوزے (برتن) ہیں جن کا شمار آسمان کے تاروں میں
ہے۔

۴۳۰۶: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثَنَا
شُعْبَةُ عَنِ الْعَلَاءِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَتَى الْمَقْبَرَةَ فَسَلَّمَ عَلَى
الْمَقْبَرَةِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارِ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ
اللَّهُ تَعَالَى بِكُمْ لَا حَقُّونَ ثُمَّ قَالَ لَوْ دُنَا أَنَا قَدْ رَأَيْنَا
إِخْوَانِنَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ لَسْنَا إِخْوَانِكَ؟ قَالَ أَنْتُمْ

۴۳۰۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان آئے اور سلام کیا
قبرستان والوں کو تو ارشاد فرمایا: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارِ قَوْمٍ
مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِن شَاءَ اللَّهُ..... پھر ارشاد فرمایا کہ میری
خواہش ہے کہ کاش میں اپنے بھائیوں کو دیکھوں تو
صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا

أَصْحَابِي وَإِخْوَانِي الَّذِينَ يَأْتُونَ مِنْ بَعْدِي وَأَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَمْ يَأْتِ مِنْ أُمَّتِكَ.

ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ میرے اصحاب ہو میری وفات کے بعد جو لوگ پیدا ہوں گے میرے بھائی ہوں گے اور میں تمہارا پیش خیمہ ہوں حوض کوثر پر۔ اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ جن لوگوں کو آپ نے دیکھا نہیں آپ انہیں کیسے پہچانیں گے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص کے پاس گھوڑے سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہوں اور وہ خالص مشک سیاہ گھوڑوں میں مل جائیں تو کیا وہ اسے نہیں پہچانے گا؟ صحابہ نے عرض کیا: بے شک پہچان لے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے لوگ قیامت کے بعد سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہو کر آئیں گے وضو کی وجہ سے آپ نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا (یعنی میں وہاں حوض کوثر پر تمہارا استقبال کروں گا اور میں ہی تمہیں پانی پلاؤں گا) پھر ارشاد فرمایا چند لوگ (میری امت میں سے ایسے ہوں گے جنہیں بھولے بھٹکے اونٹ کی طرح وہاں سے ہانک دیا جائے گا) اور میں انہیں اپنی طرف بلاؤں گا اور مجھ سے کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے تمہارے بعد تمہارے دین کو بدل دیا تھا اور ہمیشہ دین سے ایڑیوں پر منحرف ہوتے رہے پھر بھی میں کہوں گا دور ہو جاؤ۔

قَالَ أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ رَجُلًا لَهُ خَيْلٌ غُرٌّ مُحَجَّلَةٌ بَيْنَ ظَهْرَانِي خَيْلٌ ذُهُمٌ بِهِمْ أَلَمْ يَكُنْ يَعْرِفُهَا.

قَالُوا بَلَى قَالَ فَإِنَّهُمْ يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَرِ الْوُضُوءِ قَالَ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ ثُمَّ قَالَ لِيَذْأَنَّ رِجَالٌ عَنْ حَوْضِي كَمَا يَزَادُ الْبَعِيرُ الضَّالُّ فَإِنَّا دِينُهُمْ أَلَا هَلُمُّوا فَيَقَالُ إِنَّهُمْ قَدْ بَدَلُوا بَعْدَكَ وَلَمْ يَزَالُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَغْقَابِهِمْ فَاذْكُرُوا: أَلَا سَحَقًا: سَحَقًا.

لے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کے لوگ قیامت کے بعد سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہو کر آئیں گے وضو کی وجہ سے آپ نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا (یعنی میں وہاں حوض کوثر پر تمہارا استقبال کروں گا اور میں ہی تمہیں پانی پلاؤں گا) پھر ارشاد فرمایا چند لوگ (میری امت میں سے ایسے ہوں گے جنہیں بھولے بھٹکے اونٹ کی طرح وہاں سے ہانک دیا جائے گا) اور میں انہیں اپنی طرف بلاؤں گا اور مجھ سے کہا جائے گا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے تمہارے بعد تمہارے دین کو بدل دیا تھا اور ہمیشہ دین سے ایڑیوں پر منحرف ہوتے رہے پھر بھی میں کہوں گا دور ہو جاؤ۔

۳۷: بَابُ ذِكْرِ الشَّفَاعَةِ

پا پ: شفاعت کا ذکر

۴۳۰۷: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلْ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَأُمْتِي فَهِيَ نَائِلَةٌ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا.

۴۳۰۷: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کی ایک دعا ہوتی ہے جو ضرور قبول ہوتی ہے (اپنی امت کے لئے) تو ہر نبی نے اپنے دعا جلدی کر کے دنیا میں ہی پوری کر لی لیکن میں نے آخرت کے لئے اپنی دعا کو چھپا رکھا ہے اپنی امت کی بخشش کیلئے تو میری دعا ہر اس شخص کے لئے ہوگی جس نے شرک نہ کیا ہوگا۔

۴۳۰۸: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَأَبُو إِسْحَقَ الْهَرَوِيُّ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَا ثَنَا هُشَيْمٌ ثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ

۴۳۰۸: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت

بْنِ جَدْعَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ؟

آدم کی اولاد کا سردار ہوں اور مجھے اس پر کوئی غرور نہیں ہے (یہ تو اللہ کا فضل اور نعمت ہے) اور روزِ قیامت زمین سب سے پہلے میرے لئے پھٹے گی (میں قبر سے باہر نکلوں گا) میں غرور سے نہیں کہتا اور میں سب سے پہلے شفاعت کروں گا اور میری شفاعت سب سے پہلے منظور ہوگی اس پر مجھے کچھ غرور نہیں ہے اور میں یہ بھی کوئی غرور سے نہیں کہتا کہ روزِ قیامت میں حمد (اللہ کی تعریف) کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوْ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ وَلَوْاءُ الْحَدِّ يَبْدِئُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ.

۴۳۰۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہنم کے لوگ جو جہنم میں رہیں گے وہ نہ اس میں مریں گے نہ جنیں گے (بے آرام رہیں گے) لیکن کچھ لوگ ایسے ہوں گے کہ آگ ان کے گناہوں اور خطاؤں کی وجہ سے ان کو جلڑے گی اور ان کو ختم کر ڈالے گی یہاں تک وہ کوندہ کی طرح ہو جائیں گے اور اس وقت ان کی شامت کا حکم ہوگا اور وہ گروہ درگروہ جنت کی نہر پر پھیل جائیں گے اور جنت کے لوگوں سے کہا جائے گا

۴۳۰۹: حَدَّثَنَا نَضْرَبُ بْنُ عَلِيٍّ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ: قَالَا تَنَا بِشَرِّ بْنِ الْمُفَضَّلِ تَنَا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَّا أَهْلُ النَّارِ الَّذِينَ هُمْ أَهْلُهَا فَلَا يَمُوتُونَ فِيهَا وَلَا يَحْيَوْنَ وَلَكِنَّ نَاسَ أَصَابَتْهُمْ نَارٌ بِذُنُوبِهِمْ أَوْ بِخَطَايَاهُمْ فَأَمَاتَهُمْ إِمَاتَةً: حَتَّى إِذَا كَانُوا فَحَمًا أَذِنَ لَهُمْ فِي الشَّفَاعَةِ فَجِئَ بِهِمْ ضَبَائِرُ فَبُتُوا عَلَى أَنْهَارِ الْجَنَّةِ فَقِيلَ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ! أَفِيضُوا عَلَيْهِمْ فَيَنْبُتُونَ نَبَاتَ الْجَنَّةِ تَكُونُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَانَ فِي الْبَادِيَةِ.

کہ ان پر جنت کا پانی ڈالوا اور وہ اس طرح اگیں گے جیسے دانہ نالی کے بہاؤ میں اگتا ہے بہت جلد بڑھتا ہے کھاد اور پانی کی وجہ سے۔ ایک شخص یہ حدیث سن کر بولا کہ ایسے لگتا ہے کہ جیسے حضور پاک جنگل میں بھی رہے ہیں اور زراعت کا حال بھی پوری طرح جانتے ہیں کہ کس جگہ دانہ خوب اگتا ہے۔

۴۳۱۰: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ تَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ تَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِأَهْلِ الْكُتُبِ مِنْ أُمَّتِي.

۴۳۱۰: حضرت جابر سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے کہ روزِ قیامت میری شفاعت ان لوگوں کے لئے ہوگی جو میری امت میں سے بہت نیک پرہیزگار ہیں یعنی صلحاء اور اولیاء کرام کی شفاعت ترقی کے درجات کیلئے ہوگی۔

۴۳۱۱: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اختیار ملا ہے کہ یا شفاعت

۴۳۱۱: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَسَدٍ تَنَا أَبُو بَدْرٍ تَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ جِرَاشٍ عَنْ أَبِي

مُوسَى الْأَشْعَرِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ ثَبَرٍ بَيْنَ الشَّفَاعَةِ وَبَيْنَ أَنْ
يَدْخُلَ نَصْفُ أُمِّي الْجَنَّةِ فَاحْتَرَّتِ الشَّفَاعَةُ لِأَنَّهَا أَعْمُ وَ
أَكْفَى اتْرُونَهَا لِلْمُتَّقِينَ لَا وَلَكِنَّهَا لِلْمُذْبِحِينَ الْخَطَّائِينَ
الْمُتَلَوِّينَ.

کروں یا میری آدمی امت کو جنت ملے اور آدمی دوزخ
میں جائے تو میں نے شفاعت کو اپنایا کیونکہ وہ تو عام ہوگی
کافی ہوگی اور تم سمجھتے ہو کہ میری شفاعت صرف
پرہیزگاروں کے لئے ہوگی نہیں وہ ان سب سے پہلے ہوگی
جو گناہ گار خطا کار اور قصور وار ہوں گے۔

۴۳۱۲: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: ثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ثَنَا
سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ يَجْمَعُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلْهَمُونَ أَوْ يَهْمُونَ
شَكَّ سَعِيدٌ.

۴۳۱۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
روز قیامت سب مؤمنین اکٹھے ہوں گے پھر اللہ ان
کے دلوں میں ڈالے گا اور وہ کہیں گے کہ کاش ہم کسی کی
سفارش اپنے آقا کے پاس لے جائیں اور اس تکلیف
سے رہائی پائیں (کیونکہ میدانِ حشر میں گرمی کی شدت
پینے کی کثرت اور پیاس حد سے زیادہ ہوگی) آخر تمام
امت حضرت آدم کی خدمت میں آئیں گے اور کہیں
گے کہ آپ سارے آدمیوں کے باپ ہیں اور اللہ نے
اپنے ہاتھ سے آپ کی تعمیر کی اور اپنے فرشتوں سے
آپ کو سجدہ کرایا۔ اب آپ ہماری سفارش کریں اپنے
مالک سے کہ وہ ہمیں اس جگہ سے نکال کر کسی آرام دہ
جگہ پر لے جائیں وہ کہیں گے کہ میرا مرتبہ ایسا نہیں کہ
اس وقت میں مالک سے کچھ عرض کر سکوں وہ اپنے
گناہوں کو یاد کر کے لوگوں سے بیان کریں گے کہ البتہ
تم لوگ ایسے وقت میں حضرت نوح کے پاس جاؤ وہ
پہلے رسول ہیں جن کو اللہ نے زمین والوں کے پاس
بھیجا۔ پھر یہ لوگ حضرت نوح کے پاس آئیں گے (ان
سے بھی وہیں گے جو حضرت آدم سے کہا) وہ بھی کہیں
گے کہ میں اس قابل نہیں اور یاد کریں گے اپنے اس
سوال کو جو انہوں نے دنیا میں اللہ سے کیا تھا جس کا

فَيَقُولُونَ لَوْ نَشَفَعْنَا إِلَى رَبِّنَا فَمَآ رَاحَنَا مِنْ
مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ آدَمُ أَبُو النَّاسِ خَلَقَكَ
اللَّهُ بِيَدِهِ وَاسْجُدْ لَكَ مَلَائِكَتُهُ فَأَشْفَعْنَا عِنْدَ رَبِّكَ
بِرَحْمَتِكَ مِنْ مَكَانِنَا هَذَا: فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَبَذَلْتُكُمْ
بَشَكْرًا إِلَيْهِمْ ذُنُوبُهُ الَّتِي أَصَابَ فَيَسْتَحْيِي مِنْ ذَلِكَ) وَ
لَكِنْ اتُّوْا نُوْحًا فَإِنَّهُ أَوَّلُ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللَّهُ إِلَى أَهْلِ
الْأَرْضِ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ: وَيَذْكُرُ سُؤَالَ
رَبِّهِ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ وَيَسْتَحْيِي مِنْ ذَلِكَ وَلَكِنْ اتُّوْا
خَلِيلَ الرَّحْمَنِ إِبْرَاهِيمَ: فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَ
يَذْكُرُ سُؤَالَ رَبِّهِ مَا لَيْسَ لَهُ بِهِ عِلْمٌ وَيَسْتَحْيِي مِنْ ذَلِكَ
فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلَكِنْ اتُّوْا مُوسَى عَبْدَ
كَلِمَةِ اللَّهِ وَاعْطَاهُ الْوَرَاةَ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ (وَ
يَذْكُرُ قِتْلَةَ النَّفْسِ) وَلَكِنْ اتُّوْا عِيسَى عَبْدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ
وَ كَلِمَةَ اللَّهِ وَ رُوحَهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَلَكِنْ
اتُّوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَ مَا تَأَخَّرَ
قَالَ فَيَأْتُونَ فَانْطَلِقُ (قَالَ فَذَكَرَ هَذَا الْحَرْفَ عَنِ الْحَسَنِ
قَالَ فَأَمْسَى بَيْنَ السَّمَاءِ طِينٌ مِنَ الْمُهْمَةِ الْمُهْمَةِ الْمُهْمَةِ عَادَ

إِلَىٰ حَدِيثِ أَنَسٍ قَلَّا فَاسْتَأْذَنُ عَلَىٰ رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي : ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ يَا مُحَمَّدُ وَقُلْ تَسْمَعُ وَ سَلْ تُعْطَىٰ وَ اشفَعُ تُشْفَعُ فَاحْمَدُهُ بِتَحْمِيدِ يَعْلَمُنِيهِ ثُمَّ اشفَعُ فَيَحْدِلِي حَدًّا فَيَذْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ الثَّانِيَةَ فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي ثُمَّ يُقَالُ لِي ارْفَعْ مُحَمَّدُ ! قُلْ تَسْمَعُ يُقَالُ لِي ارْفَعْ مُحَمَّدُ ! قُلْ تَسْمَعُ وَقُلْ تُعْطَىٰ وَ اشفَعُ تُشْفَعُ فَارْفَعْ رَأْسِي فَاحْمَدُهُ بِتَحْمِيدِ يَعْلَمُنِيهِ ثُمَّ اشفَعُ فَيَحْدِلِي حَدًّا فَيَذْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ الثَّالِثَةَ فَإِذَا رَأَيْتُ رَبِّي وَقَعْتُ سَاجِدًا : فَيَدْعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَدْعُنِي ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ مُحَمَّدُ قُلْ تَسْمَعُ وَ سَلْ تُعْطَىٰ وَ اشفَعُ تُشْفَعُ فَارْفَعْ رَأْسِي فَاحْمَدُهُ بِتَحْمِيدِ يَعْلَمُنِيهِ ثُمَّ اشفَعُ فَيَحْدِلِي حَدًّا فَيَذْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُوذُ الرَّابِعَةَ فَأَقُولُ يَا رَبِّ مَا بَقِيَ إِلَّا مِنْ حَبْسَةِ الْقُرْآنِ .

قَالَ يَقُولُ قَتَادَةُ عَلَىٰ آثَرِ هَذَا الْحَدِيثِ وَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ وَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ وَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ .

انہیں علم نہ تھا اور شرم کریں گے اس وقت مالک کے پاس جانے میں اور سوال یاد کریں گے وہ یہ تھا کہ طوفان کے بعد نوح نے اللہ سے عرض کیا کہ تو نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میرے گھر والوں کو تو بچالے گا اب بتا میرا بیٹا کہاں ہے جو اپنی بے وقوفی سے کشتی پر سوار نہیں ہوا اور ڈوب گیا تھا۔ اس پر اللہ کا عتاب ہوا اور ارشاد ہوا کہ وہ تیرے گھر والوں میں سے نہ تھا (اور جو بات تجھ کو معلوم نہیں وہ مت پوچھ) اور کہیں گے کہ تم البتہ ابراہیم کے پاس جاؤ اور وہ اللہ کے ایسے بندے ہیں جن سے اللہ نے بات کی اور ان کو تورات نازل کی پھر یہ سب لوگ حضرت موسیٰ کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں جو انہوں نے دنیا میں بغیر کسی وجہ سے خون (قبطی کا) کیا تھا اس کو یاد کریں گے (حالانکہ یہ عدا نہ تھا) انہوں نے صرف ڈرانے کے لئے ایک مکا لگایا تھا اور وہ مر گیا البتہ تم حضرت عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اللہ کا کلمہ اور روح ہیں پھر یہ سب حضرت عیسیٰ کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے کہ میں اس قابل نہیں کیونکہ میری امت نے مجھے خدا بنا کر پوجا اس وجہ سے مجھے اللہ کے سامنے جاتے ہوئے شرم آتی ہے البتہ تم حضرت محمدؐ کے پاس جاؤ ان کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہیں۔ آپؐ نے فرمایا وہ میرے پاس آئیں گے میں ان کے ساتھ چلوں گا ان کی ہر خواہش پوری کرنے کیلئے (آفرین ہے آپؐ کی ہمت اور محبت پر) دو صفوں کے درمیان سے (مومنوں کی) اپنے رب سے آنے کی اجازت مانگوں گا اور جب میں اپنے مالک کو دیکھوں گا اسی وقت سجدے میں گر پڑوں گا اور جب تک اللہ کو منظور ہوگا میں سجدے میں ہی رہوں گا پھر اللہ حکم کرے گا اے محمدؐ اٹھا اور کہہ جو کہنا چاہتا ہے ہم اس کو سنیں گے اور جو تو چاہے گا ہم دیں گے اور جس کی تو سفارش کرے گا ہم منظور کریں گے۔ میں اس کی تعریف کروں گا اسی طرح سے جس طرح وہ خود مجھے سکھا دے گا۔ اسکے بعد شفاعت کروں گا لیکن میری شفاعت کیلئے ایک حد مقرر کر دی جائیگی کہ جو لوگ اس قابل ہوں گے انہی کی سفارش قبول ہوگی۔ اسکے بعد میں دوبارہ اللہ عزوجل کے پاس آؤں گا۔

☆ خلاصۃ الباب اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوا کہ شفاعت کا وعدہ جو اللہ نے دنیا میں ہی آپؐ سے کیا ہے وہ اس دن پورا ہوگا لیکن یہ سمجھنا کہ شفاعت کا اذن آپؐ کو حاصل ہو چکا ہے بالکل جہالت ہے اور احادیث صحیحہ کے مخالف ہے۔ یہاں تک کہ پروردگار انہیں جنت میں داخل کرے گا جن کی فرمائش کی جائے گی۔

۴۳۱۳: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَرْوَانَ ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ثَنَا
عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عِلَاقِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ
أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ ابْنِ عُثْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ الْأَنْبِيَاءُ ثُمَّ
الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ۔

۴۳۱۳: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تین لوگ شفاعت کریں گے۔ (۱) انبیاء یعنی پیغمبر (۲) علماء کرام (۳) پھر شہداء۔

۴۳۱۴: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقِّيُّ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ
بْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطُّفَيْلِ
بْنِ أَبِي كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا
كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيئَتُهُمْ وَصَاحِبَ
شَفَاعَتِهِمْ غَيْرَ فَخْرٍ۔

۴۳۱۴: حضرت ابی بن کعب سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو میں سارے انبیاء کا امام ہوں گا اور ان کا خطیب اور ان کی شفاعت کرنے والا اور یہ میں فخر کیلئے نہیں کہتا بلکہ حق تعالیٰ نے یہ نعمت مجھے عطا فرمائی اس کو ظاہر کرتا ہے۔

۴۳۱۵: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا
الْحُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعَطَّارِ دِيٍّ عَنْ
عِمْرَانَ ابْنِ الْحُصَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَنُخْرِجَنَّ قَوْمَ
مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي يُسْمَوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ۔

۴۳۱۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری شفاعت کی وجہ سے کچھ لوگ جہنم سے نکالے جائیں گے ان کا نام (ہی) جہنمی ہوگا۔

۴۳۱۶: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَفَّانُ ثَنَا
وَهْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي الْجَدْعَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ: لَنَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَةِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّيٍّ أَكْثَرُ
مِنْ بَنِي نَمِيمٍ: قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ سِوَاكَ قَالَ
سِوَايَ۔

۴۳۱۶: حضرت عبد اللہ بن ابی الجداء سے روایت ہے انہوں نے نبیؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے: قیامت کے دن میری امت کے ایک شخص کی شفاعت سے بنی تمیم سے زیادہ شمار میں لوگ جنت میں داخل ہوں گے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ کے سوا یہ شخص بھی شفاعت کریں گے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں میرے سوا۔ عبد اللہ بن شقیق نے کہا میں نے ابن ابی الجداء سے پوچھا تم نے یہ حدیث نبیؐ سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے سنی ہے۔

فُلْتُ أَنْتُ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَنَا
سَمِعْتُهُ۔

۴۳۱۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ ثَنَا ابْنُ

جَابِرٌ قَالَ سَمِعْتُ سَلِيمَ بْنَ عَامِرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَوْفَ ابْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيَّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَذَرُونَ مَا خَيْرَنِي رَبِّي اللَّيْلَةَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ خَيْرَ بَيْنِي أَنْ يَدْخُلَ نَصْفُ أُمْتِي الْجَنَّةِ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ اذْغُ اللَّهُ ابْجَعَلْنَا مِنْ أَهْلِهَا : قَالَ هِيَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ .

ہے نبیؐ نے فرمایا: تم جانتے ہو مالک نے آج کی رات مجھ کو کون سی دو باتوں میں اختیار دیا؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپؐ نے فرمایا: پروردگار نے مجھ کو اختیار دیا ہے کہ یا میں تیری آدمی امت کو جنت میں داخل کر دیتا ہوں یا تو شفاعت کی اجازت لے لے میں نے شفاعت کو اختیار کیا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اللہ سے دعا فرمائیے کہ ہم کو آپؐ کی شفاعت نصیب کرے۔ آپؐ نے فرمایا وہ تو ہر مسلمان کے لئے ہوگی۔

پاپ: دوزخ کا بیان

۳۸: بَابُ صِفَةِ النَّارِ

۴۳۱۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ ثَنَا أَبِي وَ يَعْلَى ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ نَفِيعِ أَبِي دَاوُدَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ نَارَكُمْ هَذِهِ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءٍ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَلَوْ لَا أَنَّهَا أُطْفِئَتْ بِالنِّعَمِ مَرَّتَيْنِ مَا انْتَفَعْتُمْ بِهَا وَأَنَّهَا لَتَدْعُو اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ أَنْ لَا يُعِيدَهَا فِيهَا .

۴۳۱۸: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کے ستر جزوں میں سے ایک جز ہے اور اگر وہ دوبار بجھائی نہ جاتی پانی سے تو تم اس سے فائدہ نہ لے سکتے اور اب یہ آگ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ دوبارہ اس کو دوزخ میں نہ ڈالا جائے۔

۴۳۱۹: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا : فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكَلْتُ بَعْضِي بَعْضًا فَجَعَلَ لَهَا نَفْسَيْنِ نَفْسٌ فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسٌ فِي الصَّيْفِ فَشِدَّةٌ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْبُرْدِ مِنْ زَمْهَرِيرِهَا وَشِدَّةٌ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ نِ سَمُومِهَا .

۴۳۱۹: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: دوزخ نے اپنے مالک کی جناب میں شکایت میں اور اُس نے عرض کیا اے مالک! میں خود ایک دوسرے کو کھا گئی۔ آخر مالک نے اس کو دو سانس لینے کا حکم دیا ایک سردی میں دوسرے گرمی میں تو تم جو سردی کی شدت پاتے ہو یہ دوزخ کے زمہریر طبقہ کی سردی ہے اور جو تم گرمی پاتے ہو یہ اسکی گرم ہوا ہے۔

۴۳۲۰: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ثَنَا شَرِيكَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُوقِدَتْ النَّارُ أَلْفَ سَنَةٍ فَأَبْيَضَتْ ثُمَّ أُوقِدَتْ أَلْفَ سَنَةٍ فَأَحْمَرَتْ ثُمَّ

۴۳۲۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دوزخ ہزار برس تک سلگائی گئی اس کی آگ سفید ہو گئی پھر ہزار برس تک سلگائی گئی تو اس کی آگ سرخ ہو گئی پھر ہزار برس تک

أَوْقَدْتُ الْفَسَقَ فَاسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ كَاللَّيْلِ الْمُظْلَمِ.
 ۴۳۲۱: حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ عَمْرٍو ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ
 الْخُرَّابِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ حَمِيدِ الطَّوِيلِ عَنْ
 أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُوتَى يَوْمَ
 الْقِيَامَةِ بِأَنِّمِ أَهْلُ الدُّنْيَا مِنَ الْكُفَّارِ: فَيُقَالُ أَعْمِسُوهُ فِي
 النَّارِ غَمْسَةً فَيُغَمَسُ فِيهَا ثُمَّ يُقَالُ لَهُ أَيْ فَلَانُ أَهْلُ
 أَصَابِكَ نَعِيمٌ قَطُّ؟ فَيَقُولُ لَا مَا أَصَابَنِي نَعِيمٌ قَطُّ وَ يُوتَى
 بِأَشَدِّ الْمُؤْمِنِينَ ضَرًّا وَ بَلَاءً فَيُقَالُ أَعْمِسُوهُ غَمْسَةً فِي
 الْجَنَّةِ فَيُغَمَسُ فِيهَا غَمْسَةً فَيُقَالُ لَهُ أَيْ فَلَانُ أَهْلُ
 أَصَابِكَ ضَرٌّ قَطُّ أَوْ بَلَاءٌ؟ فَيَقُولُ مَا أَصَابَنِي قَطُّ ضَرٌّ وَ
 لَا بَلَاءٌ.

۴۳۲۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن کافروں میں سے وہ شخص لایا جائے گا جس کی دنیا بڑی عیش سے گزری ہو اور کہا جائے گا کہ اس کو جہنم میں ایک غوطہ دو اس کو ایک غوطہ جہنم میں دے کر نکالیں گے پھر اس سے پوچھیں گے اے فلا نے کبھی تو نے راحت دیکھی ہے وہ کہے گا نہیں میں نہیں جانتا راحت کیا ہے اور مومن کو لایا جائے گا جس کی دنیا بڑی سختی اور تکلیف سے گزری ہوگی اور حکم ہوگا اس کو جنت میں ایک غوطہ دو پھر وہاں سے نکال کر اس کو لائیں گے اور پوچھیں گے

اے فلا نے تو نے کبھی سختی اور تکلیف بھی دیکھی ہے وہ کہے گا مجھے کبھی سختی اور بلا نہیں پہنچی۔

۴۳۲۲: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثنا عِيسَى ابْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ غَطِيَّةِ الْعَوْفِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْكَافِرِينَ لَيُعْطَمُ حَتَّىٰ إِنَّ ضَرْسَهُ لَا عَظْمَ مِنْ أَحَدٍ وَ فَضِيلَةَ جَسَدِهِ عَلَىٰ ضَرْسِهِ كَفَضِيلَةِ جَسَدِ أَحَدِكُمْ عَلَىٰ ضَرْسِهِ.
 ۴۳۲۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي بَرْزَةَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَدَخَلَ عَلَيْنَا الْخَارِثُ بْنُ أَقْبِشٍ فَحَدَّثَنَا الْخَارِثُ لَيْلَتِنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَعْطَمُ لِلنَّارِ حَتَّىٰ يَكُونُ أَحَدٌ زَوَايَاهَا.

۴۳۲۲: حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: بے شک کافر (دوزخ میں) بڑا کیا جائے گا یہاں تک کہ اس کا دانت احد پہاڑ سے بڑا ہوگا (اس سے اس کی صورت بگاڑنا اور دوزخ کا بھرنا منظور ہوگا) اور پھر اس کا سارا بدن دانت سے اتنا ہی بڑا ہوگا جتنا تمہارا تمہارے دانت سے بڑا ہے۔
 ۴۳۲۳: حضرت عبداللہ بن قیسؓ سے روایت ہے میں ایک رات ابو بردہ کے پاس تھا اتنے میں حارث بن قیس ہمارے پاس آئے اور اس رات کو ہم سے یہ حدیث بیان کی کہ نبیؐ نے فرمایا: میری امت میں کوئی شخص ایسا بھی ہوگا جسکی شفاعت سے اتنے لوگ جنت میں جائیں گے کہ انکا شمار مضرکی قوم سے زیادہ ہوگا اور میری امت میں سے ایسا بھی ہوگا جو دوزخ کیلئے بڑا کیا جائیگا یہاں تک کہ وہ دوزخ کا ایک کونہ ہو جائیگا۔

مَكَانِهِمُ الَّذِي هُمْ فِيهِ فَيَقَالُ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا .
 قَالُوا نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ قَالَ فَيُؤَمَّرُ بِهِ فَيَذْبَحُ
 عَلَى الصَّرَاطِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْفَرِيقَيْنِ كِلَاهُمَا خُلُودٌ فِيمَا
 تَجِدُونَ لَا مَوْتَ فِيهَا أَبَدًا .
 ہوگی اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کہہ دیا جائے گا اب دونوں فرشتے ہمیشہ رہیں گے اپنے اپنے مقاموں میں موت کبھی نہ آئیگی۔

باب : جنت کا بیان

۳۹ : بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ

۴۳۲۸ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ
 الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَعَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ
 مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ
 بَشَرٍ .
 قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَمِنْ بَلَدٍ مَا قَدْ أَطْلَعَكُمْ اللَّهُ
 عَلَيْهِ أَفَرَأَوْا إِنْ شِئْتُمْ : ﴿فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ
 قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ [السجدة : ۱۷] .
 قَالَ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْرَأُ وَهِيَ مِنْ قُرَاتِ
 أَعْيُنٍ .
 قراءت العین پڑھتے تھے جمع کے ساتھ اور مشہور قرأت قرۃ العین ہے یہ صیغہ واحد یعنی کوئی نفس نہیں جانتا جو مومنین کے
 لئے آنکھوں کی ٹھنڈکیں چھپا کر رکھی گئی ہیں یہ بدلہ ہے ان کے نیک اعمال کا۔

۴۳۲۹ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
 حَجَّاجٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
 قَالَ لَشَبْرٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا عَلَيْهَا (الدُّنْيَا وَ
 مَا فِيهَا) .
 حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک بالشت
 برابر جنت میں ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے اس
 سب سے بہتر ہے۔

۴۳۳۰ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثنا زَكْرِيَّا بْنُ مَنْظُورٍ ثنا
 أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک کوڑا رکھنے کے

برابر جگہ جنت میں بہتر ہے دنیا اور ما فیہا۔

مَوْضِعُ سَوَاطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.

۴۳۳۱: حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرماتے تھے جنت میں سو درجے ہیں ہر درجہ کا فاصلہ دوسرے درجہ سے اتنا ہے جتنا آسمان اور زمین کا فاصلہ اور سب درجوں سے اوپر جنت میں فردوس ہے اور جنت کا درمیان بھی وہی ہے اور عرش فردوس پر ہے اسی میں سے جنت کی نہریں پھوٹی ہیں تو تم جب اللہ تعالیٰ سے مانگو تو فردوس مانگو۔

۴۳۳۱: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا حَفْهَضُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الْجَنَّةُ مِائَةٌ دَرَجَةٍ كُلُّ دَرَجَةٍ مِنْهَا مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَإِنَّ أَغْلَاهَا الْفِرْدَوْسُ وَإِنَّ أَوْسَطَهَا الْفِرْدَوْسُ وَإِنَّ الْعَرْشَ عَلَى الْفِرْدَوْسِ مِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَإِذَا مَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَسَلُّوهُ الْفِرْدَوْسَ.

۴۳۳۲: حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا: کیا کوئی شخص جنت کے لئے کمر نہیں باندھتا اس لئے کہ جنت کی مثل دوسری کوئی شے نہیں ہے قسم خدا کی جنت میں نور ہے چمکتا ہوا اور خوشبودار پھول ہے جو جھوم رہا ہے اور محل ہے بلند اور نہر ہے جاری اور میوے ہیں بہت اقسام کے کپے ہوئے اور بی بی ہے خوبصورت خوش اخلاق اور جوڑے ہیں بہت سے اور ایسا مقام ہے جہاں ہمیشہ تازگی بہار ہے اور بڑا اونچا اور محفوظ اور روشن محل ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اس کے لئے کمر باندھتے ہیں آپؐ نے فرمایا: ان شاء اللہ کہو پھر جہاد کا بیان کیا اور اس کی رغبت دلائی۔

۴۳۳۲: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُثْمَانَ الدِّمَشْقِيُّ ثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَهَاجِرٍ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ الْمُعَاوِرِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى عَنْ كُرَيْبِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا خَيْرَ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا مِثْمَرُ الْجَنَّةِ فَإِنَّ الْجَنَّةَ لَا خَيْرَ لَهَا هِيَ وَرَبُّ الْكُفَّةِ نُورٌ يَتَلَاوُزُ رِيحَانَةٌ تَهْتَرُ وَقَصْرٌ مَشِيدٌ وَنَهْرٌ مُطَرَّدٌ وَفَاكِهَةٌ كَثِيرَةٌ نَضِيجَةٌ وَزَوْجَةٌ حَسَنَاءٌ جَمِيلَةٌ وَحُلُلٌ كَثِيرَةٌ فِي مَقَامٍ أَبَدًا فِي حَبْرَةٍ وَنَضْرَةٍ فِي دُورٍ عَالِيَةٍ سَلِيمَةٍ بِهِيَّةٍ قَالُوا نَحْنُ الْمُشْمِرُونَ لَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُولُوا: إِنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ ذَكَرَ الْجِهَادَ وَحَصَّنَ عَلَيْهِ.

۴۳۳۳: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: اول جماعت جو جنت میں جائے گی وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگی۔ پھر ان سے قریب ایک بہت روشن تارے کی طرح آسمان میں نہ وہ پیشاب کریں گے نہ پانخانہ نہ ناک سکیں گے نہ تھوکیں گے۔ ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی اور ان کا پسینہ مشک کا ہوگا اور ان کی

۴۳۳۳: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَوَّلُ رُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى ضَوْءٍ أَشَدَّ كَوَكَبِ دُرِّي فِي السَّمَاءِ إِصْنَاءَةً لَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَتَقَلَّبُونَ

أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمُجَامِرُهُمُ
الْأَلْوَرَةُ أَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعَيْنُ أَخْلَافُهُمْ عَلَى خُلُقِ رَجُلٍ
وَاجِدٍ عَلَى صُورَةِ آبَائِهِمْ أَدَمُ سِتُونَ ذِرَاعًا.

باپ آدم کی صورت پر ہوں گے ساٹھ ہاتھ کے لمبے۔

ترجمہ بعینہ گزر چکا۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ
الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَ حَدِيثِ بْنِ
فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ.

۴۳۳۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوثر
ایک نہر ہے جنت میں اس کے دونوں کنارے سونے سے
بنے ہوئے ہیں اور پانی بہنے کے مقام میں یا قوت اور
موتی ہیں اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور
اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور برف سے زیادہ
سفید ہے۔

۴۳۳۴: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى وَ عَبْدِ اللَّهِ بْنُ
سَعِيدٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالُوا ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ
غَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ:
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ
ذَهَبٍ مُجَرَّاهُ عَلَى الْيَاقُوتِ وَالذَّرُّ تَرْبُتُهُ أَطْيَبُ مِنَ
الْمِسْكِ وَمَاءُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَشَدُّ بَاطِنًا مِنَ
الْقَلْعِ.

۴۳۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں ایک
درخت ہے اس کے سایہ میں (گھوڑے کا) سوار سو
برس تک چلتا ہے گا اور درخت تمام نہ ہوگا اتنا بڑا ہے
اور تم اگر چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھو: ﴿وَوَظِلٌّ مِّمَّذُودٍ﴾
یعنی جنت میں لمبا اور دراز سایہ ہے۔

۴۳۳۵: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو الضَّرِيرُ ثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ
عُثْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي
الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّكَّابُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ وَلَا
يَقْطَعُهَا.

وَأَقْرَأُوا إِن شِئْتُمْ وَظِلٌّ مِّمَّذُودٍ.

۴۳۳۶: حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملے
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا میں اللہ سے یہ دعا
کرتا ہوں مجھ کو اور تم کو جنت کے بازار میں ملائے۔
سعید نے کہا: کیا وہاں بازار ہے؟ انہوں نے کہا ہاں
مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ جنت کے
لوگ جب جنت میں داخل ہوں گے تو وہاں اتریں گے

۴۳۳۶: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ
حَبِيبٍ بَنِي أَبِي الْعَشْرَيْنِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو
الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ ابْنِ
الْمُسَيْبِ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَسْنَأَلُ اللَّهَ أَنْ
يَجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سَوْقِ الْجَنَّةِ قَالَ سَعِيدٌ أَوْ فِيهَا
سَوْقٌ.

قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ أَهْلَ

اپنے اپنے اعمال کے درجوں کے لحاظ سے پھر ان کو اجازت دی جائے گی ایک ہفتہ کے موافق دنیا کے دنوں کے حساب سے یا جمعہ کے دن کے موافق کیونکہ جنت میں دنیا کی طرح دن اور رات نہ ہوں گے اور بعضوں نے کہا جنت میں بھی جمعہ کا دن ہوگا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے اور پروردگار ان کے لئے اپنا تخت ظاہر کرے گا اور پروردگار خود نمودار ہوگا جنت کے باغوں میں سے اور منبر سونے کے اور منبر چاندی کے یہ سب کر سیاں ہوں گی اور مالک اپنے تخت شاہی پر جلوہ گر ہوگا یہ دربار عالی شان ہے ہمارے مالک کا اور جو کوئی جنت والوں میں کم درجہ ہوگا حالانکہ وہاں کوئی کم درجہ نہیں وہ مشک اور کافور کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے اور ان کے دلوں میں یہ ہوگا کہ کرسی والے ہم سے زیادہ نہیں ہیں درجہ میں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں کیا تم ایک دوسرے سے جھگڑا کرتے ہو چودھویں رات کے چاند اور سورج کے دیکھنے میں ہم نے کہا نہیں۔ آپؐ نے فرمایا اسی طرح اپنے مالک کے دیکھنے میں بھی جھگڑا نہ کرو گے اور اس مجلس میں کوئی ایسا باقی نہ رہے گا جس سے پروردگار مخاطب ہو کر بات نہ کرے گا یہاں تک کہ وہ ایک شخص سے فرمائے گا اے فلاں تجھ کو یاد ہے تو نے فلاں فلاں دن ایسا ایسا کام کیا تھا اس کے بعض گناہ اس کو یاد دلائے گا وہ کہے گا اے میرے مالک کیا تو نے میرے گناہ بخش نہیں دیئے اور میری بخشش کے وسیع ہونے ہی کی وجہ سے تو اس درجہ تک پہنچا پھر وہ اسی حال میں

الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ فَيُؤَدُّنَ لَهُمْ فِي مَقْدَارِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَرْوُونَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ وَيَبْرُرُ لَهُمْ عَرْشُهُ وَيَتَّبِدَى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُؤْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لَوْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرٍ جَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فَضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ دَنَى عَلَى كُتُبَانَ الْمُسْكِ وَالْكَافُورِ مَا يَرُونَ أَنَّ أَصْحَابَ الْهَكَرَى بِأَفْضَلٍ مِنْهُمْ سَجِلَسَا

قال ابو هريرة قلت يا رسول الله! هل نرى ربنا؟ قال نعم هل تمارون فيه رؤية الشمس والقمر ليلة البدر؟ قلنا لا قال كذلك لا تمارون في رؤية ربكم عز وجل ولا يبقى في ذلك المجلس أحد الا حاضره الله عز وجل محاضرة حتى انه يقول للرجل منكم الا تذكر يا فلان يوم عملت كذا وكذا؟ يذكره بعض غدا ربه في الدنيا فيقول يا رب افلم تغفر لي فيقول: بلى فبسعة مغفرتي بلغت منزلتك هذه فيسماهم كذلك غشيتهم سحابة من فوقهم فامطرت عليهم طيبا لم يجدوا مثل ريحنا قط ثم يقول قوموا الى ما اعددت لكم من الكرامة فخذوا ما اشتهيتهم (قال) فسأبى سوفا قد حفت به الملائكة فيه ما لم تنظر العيون الى مثله ولم تسمع الاذان ولم يخطر على القلوب قال فيحمل لنا ما اشتهينا ليس يناع فيه شيء ولا يشتري وفي ذلك السوق يلتقي اهل الجنة بعضهم بعضا فيقبل الرجل دوا المنزل المرفعة فيلقى من هو دونه (وما فيهم دنى) فيروعه ما يرى عليه من اللباس فما ينقضي اخر حديثه حتى يتمثل له عليه احسن منه

وَذَٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا . ہوں گے کہ ناگہاں ایک ابر اوپر سے آن کر ان کو

قَالَ ثُمَّ نَصَرَفَ إِلَى مَنَازِلِنَا فَلَقْنَا أَرْوَجَنَا فَيَقْلُنَا مَرْحَبًا وَ أَهْلًا : لَقَدْ جِئْتُ وَإِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ وَالطَّيِّبِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْنَا عَلَيْهِ فَقَوْلُ أَنَا جَالِسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ عَزَّوَجَلَّ وَ يُحَفَّنَا أَنْ نَقْلَبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا .“ ڈھانپ لے گا اور ایسی خوشبو برسائے گا ویسی خوشبو انہوں نے کبھی نہیں سونگھی ہوگی پھر پروردگار فرمائے گا اب اٹھو اور جو میں نے تمہاری خاطر کے لئے تیار کیا ہے اس میں جو جو تمہیں پسند آئے وہ لے لو اور ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ نے کہا اس وقت ہم ایک بازار میں جائیں گے جس کو ملائکہ گھرے ہوں گے اور اس بازار میں ایسی چیزیں ہوں گی جن کی مثل نہ کبھی آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں نے سنا نہ دل پر ان کا خیال گزرا اور جو ہم چاہیں گے وہ ہمارے لئے اٹھا دیا جائے گا نہ وہاں کوئی چیز بکے گی نہ خریدی جائے گی اور اسی بازار میں سب جنت والے ایک دوسرے سے ملیں گے پھر ایک شخص سامنے آئے گا جس کا مرتبہ بلند ہوگا اور اس سے وہ شخص ملے گا جس کا مرتبہ کم ہوگا وہ اس کا لباس اور ٹھانڈ دیکھ کر ڈر جائے گا لیکن ابھی اس کی گفتگو اس شخص سے کم نہ ہوگی کہ اس پر بھی اس سے بہتر لباس بن جائے گا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت میں کسی کو رنج نہ ہوگا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر ہم اپنے اپنے مکان میں لوٹیں گے وہاں ہماری بیویاں ہم سے ملیں گے اور کہیں گے مرحبا و اہلا! تم تو ایسے حال میں آئے کہ تمہارا حسن اور جمال اور خوشبو اس سے کہیں عمدہ ہے جس حال میں تم ہم کو چھوڑ کر گئے تھے ہم ان کے جواب میں کہیں گے آج ہم اپنے پروردگار کے پاس بیٹھے۔

۴۳۳۷: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقِيُّ أَبُو مَرْوَانَ الْبَدْمَشَقِيُّ ثَنَا خَالِدُ بْنُ يَرْبُودَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ أَحَدٍ دَخَلَ اللَّهُ الْجَنَّةَ إِلَّا زَوْجَهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ثَنَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً ثَنَيْنِ مِنَ النُّجُورِ الْعَيْنِ وَسَبْعِينَ مِنْ مِثْرَانِهِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ مَا مِنْهُنَّ وَاحِدَةٌ إِلَّا وَلَهَا قُبْلٌ سَهْيٌ وَلَهُ ذِكْرٌ لَا يَنْبَغِي .“ حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: جس شخص کو اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا اس کو ستر پردوں یعنی بہتر بیبیاں نکاح میں کر دے گا تو دو بڑی آنکھ والی حوروں میں سے عنایت فرما دے گا اور ستر بیبیاں جن کا وہ وارث ہوگا دوزخ والوں میں سے ان میں سے ہر ایک بی بی کی شرمگاہ نہایت خوبصورت ہوگی اور اس کا ذکر ایسا ہوگا جو کبھی نہ جھکے گا۔ ہشام بن خالد نے کہا دوزخ والوں میں سے وہ مرد مراد ہیں جو دوزخ میں جائیں اور اہل جنت ان کی عورتوں کے وارث ہو جائیں گے۔ جیسے فرعون کی بی بی اس کے وارث بھی اہل جنت ہو جائیں گے کیونکہ وہ مؤمنہ تھی۔

قَالَ هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ مِنْ مِثْرَانِهِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَعْنِي رَجُلًا دَخَلَ النَّارَ فَوَرِثَ أَهْلَ الْجَنَّةِ نِسَاءَهُمْ كَمَا وَرِثَتْ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ .“ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

۴۳۳۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ثَنَا أَبِي

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن جب اولاد کی خواہش کرے گا جنت میں تو حمل اور وضع حمل اور بچہ کا بڑا ہونا سب ایک ساعت میں ہو جائے گا اس کی خواہش کے موافق۔

۴۳۳۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں جانتا ہوں اس کو جو سب دوزخیوں میں اخیر میں دوزخ سے نکلے گا اور سب جنتیوں میں اخیر میں جنت میں جائے گا وہ ایک شخص ہوگا جو دوزخ سے گھستا ہوا (پیٹ اور ہاتھوں کے بل نکلے گا) اُس سے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ وہ وہاں جائے گا اس کو معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے وہ لوٹ کر آئے گا اور عرض کرے گا مالک میں نے تو جنت کو بھرا ہوا پایا پھر مالک فرمائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ وہ جائے گا اس کو بھری ہوئی معلوم ہوگی۔ وہ پھر لوٹ کر آئے گا اور عرض کرے گا مالک میں تو اس کو بھری ہوئی پاتا ہے پروردگار فرمائے گا جنت میں داخل ہو جاؤ وہ جائے گا اس کو بھری ہوئی معلوم ہوگی وہ لوٹ آئے گا اور عرض کرے گا مالک وہ تو بھری ہوئی ہے پروردگار فرمائے گا جنت میں داخل

عَنْ غَامِرِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي الصَّدِّيقِ النَّاجِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ كَمَا يَشْتَهَى.

۴۳۳۹: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَا أَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ حَبْرًا فَيُقَالُ لَهُ أَذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيَخِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَى فَيَقُولُ اللَّهُ أَذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيَخِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ اللَّهُ سُبْحَانَهُ أَذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيَخِيلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلَأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ إِنَّهَا مَلَأَى فَيَقُولُ اللَّهُ أَذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشْرَةَ أَمْثَالِهَا أَوْ إِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشْرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ: أَسْخَرُبِي (أَوْ تَضْحَكِي) وَأَنْتِ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ.

فَكَانَ يُقَالُ هَذَا أَذْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا.

ہو جا تجھے اتنی جگہ ملے گی جیسے دنیا تھی اور دس دنیا کے برابر یا یوں فرمائے گا تیری جگہ دس دنیا کے برابر ہے وہ عرض کرے گا اے مالک تو مجھ سے مذاق کرتا ہے یا مجھ سے ہنستا ہے حالانکہ تو بادشاہ ہے۔ راوی نے کہا میں نے دیکھا جب آپ نے یہ حدیث بیان کی تو آپ نے یہاں تک کہ آپ کے اخیر دانت کھل گئے تو یہ کہا جاتا تھا کہ یہ شخص سب سے کم درجہ والا ہوگا جنتیوں میں۔

۴۳۴۰: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جنت کو تین بار مانگے تو جنت کہتی ہے یا اللہ تعالیٰ اس کو جنت

۴۳۴۰: حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ ثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ سَأَلَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اللَّهُمَّ ادْخُلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنْ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اللَّهُمَّ اجْرُهُ مِنَ النَّارِ.

میں داخل کرے اور جو شخص تین بار دوزخ سے پناہ مانگے تو دوزخ کہتی ہے یا اللہ تعالیٰ اس کو پناہ میں رکھ دوزخ سے۔

۴۳۴۱: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَحْمَدُ بْنُ سَنَانٍ قَالَ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا لَهُ مَنَزِلَانِ: مَنَزِلٌ فِي الْجَنَّةِ وَمَنَزِلٌ فِي النَّارِ فَإِذَا مَاتَ فَدَخَلَ النَّارَ وَرِثَ أَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَزِلَهُ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ.

۴۳۴۱: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ اُسکے دو ٹھکانے نہ ہوں ایک جنت میں دوسرا جہنم میں۔ جب وہ مرجاے گا اور دوزخ میں چلا گیا (معاذ اللہ) تو جنت والے اس کا ٹھکانا وارث سمجھ کر لے لینگے ﴿أُولَئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ﴾ ”وہی وارث ہیں جو وارث ہوں گے فقط فردوس کے“۔ کے یہی معنی ہیں۔